

تاریخ لغات ہند

جسکا ترجمہ چندکتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنہیا لال صاحب سابق مترجم
چیف کشنری و رجال مہاراجہ گڑھ اٹھی کو منصرم یاست فی زبان اردو میں فرما کر

محاربتہ عظیم

تاریخی نام رکھا حقیقت میں اسم بابھی ہی کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ و سوانح معتبرہ

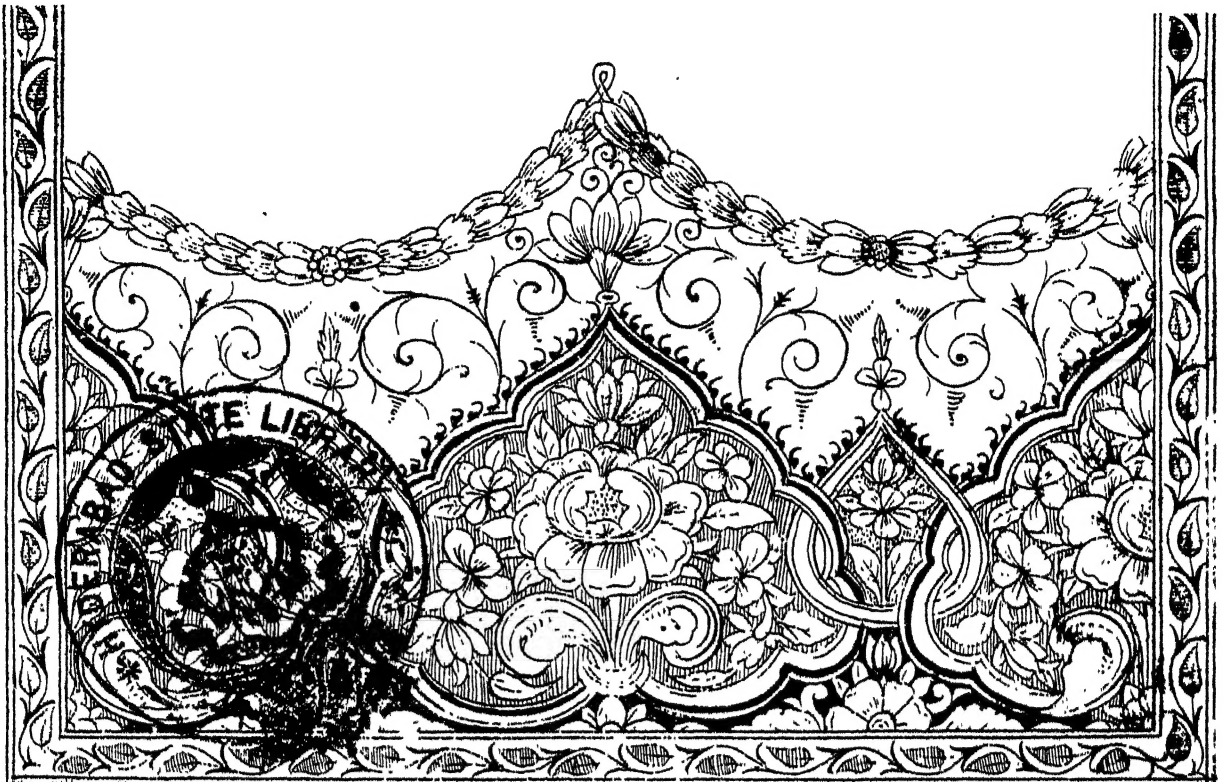
ابتدائی شہادہ سے اختتام شہادہ تک حتی الوسع معتبر تواریخ کو مقابلہ دے رکھی

مطبع منشی نوری الشوریٰ حسن تصحیح میری ہے

صحیح نامہ اغلاط بغاوت ہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	پہر	یہ	۲۳	۵	کہ اس گفتگو کا اس فقرہ ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرہ ہے	کہ اس گفتگو کا اس فقرہ ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرہ ہے
۳	۱۲	مصاحفات	مصاحفات			پایا جاتا ہے کہ یہ گفتگو پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو	پایا جاتا ہے کہ یہ گفتگو پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو
۴	۱۲	اونسی اوسی	اونین سی			زبان انگریزی میں تحریر	زبان انگریزی میں تحریر
۵	۱۳	ممالک ہندو	ممالک ہند			ہوئی ہے اور اس وقت	ہوئی ہے اور اس وقت
۵	۲۶	نارضا مندی کا	نارضا مندی کی			ضرورتاً زبان سنائی گئی	ضرورتاً زبان سنائی گئی
۷	۶	چولیدار	چوکیدار			سنائی گئی تھی ترجمہ	سنائی گئی تھی ترجمہ
۷	۲۲	وصول	تقسیم	۲۳	۱۱	حیدر علی نے ہزار ہا	حیدر علی نے ہزار ہا
۸	۲	ویا	دی	۲۵	۹	اوپر پر باد دی اوگنی ہی	اوپر پر باد دی اوگنی ہی
۹	۱۰	بشل کا لند	بشل اجڑا کا غذا سابق			ساکنان صدر بازار نے	ساکنان صدر بازار نے
۹	۱۲	رنگ میں بھی اکثر	رنگ میں بھی اکثر	۲۷	۱۶	ساکنان صدر بازار نے	ساکنان صدر بازار نے
۹	۲۷	اقوال	افواہ			کین	کین
۱۱	۳	جرم	خرم	۳۲	۱۸	سوی شجاعت	سوی شجاعت
۱۱	۴	ناگپور	بارگپور	۳۳	۲۶	مقام میرٹھ سے	مقام میرٹھ سے
۱۱	۲۲	تم پر عائد ہوئی ہے	تم پر ضرور عائد ہوئی ہے	۳۸	۱	رو برو	رو برو
۱۳	۲۳	سر کے	سر کے	۳۹	۱	آتی	آتی
۱۶	۱۹	رجٹ مذکور نایا جاوگا	رجٹ مذکور کو نایا جاوگا	۵۶	۱	چھٹی مکر	چھٹی مکر
۱۶	۲۰	نہیں ہی	نہیں ہیں	۵۷	۲۰	مستور	مستور
۱۹	۲۲	یا شرح میں	یا نسخ میں	۶۳	۸	سرشتہ	سرشتہ
ایضاً	ایضاً	قبل از اسنے	قبل ازانی	۶۸	۲۷	سستکریان	سستکریان
۲۱	۷	منافق مذہب نہیں ہے	منافق مذہب نہیں ہے مگر کچھ	۹۳	۱۹	میم کوگون کی	میم کوگون کی
		اور صاحب مدوح	وقفہ درکار ہوا صاحب مدوح	۹۷	۱	جو انگریسی	جو انگریسی
۲۱	۲۰	بیہواس	بیجواس	۹۹	۲۵	پہٹ جاتی تھی	پہٹ جاتی تھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۱	شیر گنج	نشرت گنج	۲۲۲	۱۵	بمقام سناد صاحب	بمقام سناد و نغمی صاحب
۱۰۶	۲۵	زیادہ	ارادہ	۲۲۸	۱۲	بنگامی کہ جب	بنگامی کے جب
۱۱۱	ایضاً	تھا	تھی	۲۳۲	۲۰	تباریخ نمہ امہ جون	تباریخ نمہ ماہ جون
۱۸۸	۱۳	تکو	تکو	۲۳۷	۴	بطرت پیرول	بطور پیرول
۱۹۴	۲۲	مناسبت نہیں ہے	مناسب ہے	۲۴۱	۲۷	گرنٹ صاحب	گرنٹ صاحب
۱۹۹	۱۳	نارسی ہر وہ ہی آزاد	نارسی وہ ہی آزاد	۲۴۵	۱۷	للن ملی	امن ملی
۲۰۰	۳	فرقان حمید	فرمان حمید	۲۴۷	۱۸	وہی	وہی
۲۰۰	۱۶	فرقان حمید	فرمان حمید	۲۴۸	۷	حکم ہوا	حکم ہو
۲۰۶	۱	سپاہ گورہ سو طرح	بدلی سپاہ گورہ کی طرح	۲۴۸	۲۷	۲۵ رحمت	دوم رحمت
۲۱۰	۲۴	لجھانے	مین نے	۲۵۰	۶	جرات سوا	خوب لڑائی
۲۱۳	۱۷	سپاہی سوارانگی	سپاہی سوار کیے جانے	۲۵۷	۱۳	بے محل متصور	بے محل متصور ہوگا
۲۱۵	۲۱	دودہ بلا وقت شام	دودہ ملا وقت شام			ہوگا	
۲۱۶	۲۲	یہ بھی اقرا میں شہنشاہ	یہ بھی قرا کہیا کہ شہنشاہ	۲۵۷	۲۳	تیلی دروازہ	تیلی واڑہ
۲۱۷	۱۸	حفاظت ملک	اکثر معزز رئیسین	۲۵۸	۲۶	متحسن شود	متحسن شود



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش زبان گفتم از بنی و سیت، و صفش بد بان گفتم از بنی و سیت، ہنی اچھا چنانست کہ گفتم، انصاف چنان گفتم از بنی و سیت
بعد حمد و نعت کے مدح و عطا از بنی و سیت کہ قصیر تقصیر ذرہ مثال پندت گفتم **لال** کہ بد و شہو سے آج کے دن تک کہ جات مستعار قریب حکر
پونجی ہل و جان کار سرکار گلشنیہ میں مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کو جزا دے کہ وہ دن و نوار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال ٹپتے
جاتا رہا اس عرصہ بیکاری و ایام بے مشغلی میں کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی ایک روز یہ خیال دل نیا ز منزل میں گذرا کہ کچھ حال بلوہ عجیب
کچھ عقل جو سابق میں اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا جو صغیر قرطاس کرنا کہ دوستان دوستی شمار و شایقان خبر و اخبار کو ذرا مشغول
و دل بستگی ہم فوجیہ یہ ارادہ رو برو سے احباب صادق الولا کے لباس ظہور پر میں کر کے مقبول نظر اون صاحب نظروں کے ہو گا ایک
امر و تفتیح طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ عروس زریا جللیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت آرد و سے قطع آتش صلاح و دستان ہوشی شمار اس پر قرار پائی
کہ زیور آرد و اس پر وہ نشین جگہ خدا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہے لہذا تہجیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الامتداد و نظر آو
کہ ہر ایک شائق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو و کہ سیر حکمی وقت تقسیم میں عائد ہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف میں تحریر
کر کے نام اس کتاب کا **محاریر عظیم** رکھا گیا و چونکہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور لطف
یہ کہ اگر ہمیں لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو **۱۸۷۵** عیسوی یعنی سال شروع علامات فساد اوہمیں سے نکلتے ہیں اس واسطے یہ نام
رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب میں درج ہے اس کا حال ترجمہ دیا چہ مولف کتاب انگریزی سے واضح اسے اصحاب شوق ہو گا صرف ہر قدر
تحریر کرنا کافی ہے کہ آخ کتاب میں جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اوہمیں محل اور کجا حال اون تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوہ عام کے
سنبالہ سرکار گردون و قار ظہور میں آئیں تہیں اور اوہمیں حال جنگ، علی ہی ثبت کیا گیا ہے وہمیں نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام فروریہ
میں شطیر نہیں ہوا التماس اندام عالی ناظرین کتاب ہر امین یہ ہے کہ احباب اگر کہیں ہو یا غلطی نظر سے گذرے تو غلط عفو او سپرد الین اور

اور اس حقیر بیچ میرز کو کجکلمات خیر باد فرما دیں انسان مگرک من اخطاء و لہنسان

خطاب بناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف بیچ بیان کرنے حالات مرقومہ ذیل کے دعویٰ تصنیف کا نہیں کرتا بلکہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اکثر حیثیات اخبارات سے جو ممالک ہندوستان میں زمانہ مفسدہ میں مشہور ہوئے تھے اسناد یا کتب سے اور علاوہ اسکے اکثر حالات و حسیب ایسے ہی ہیں جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہیں ہوئے تھے اس سے ثابت ہے کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنا اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کردہ میں احتمال غلطی کا بھی واقع ہے کتاب ہندو عرصہ پر داز ہے کہ اگرچہ مولف نویسی غلطی بھی حتی الامکان واقع ہوئی ہے اگر اگراشاؤں واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہندو اس پر امیدوار ہوں کہ غلطیوں کو ترتیب دینے میں ان حالات کو مولف نے قید تاریخ کی بنیچال نہیں کی ہے جو بعد از شروع مفسدہ مقام میں اور وہی کو تمام ملک شملہ ہو کیا تھا اور اکثر فسادیں تاریخ و تاریخ جو بعد از شروع ہو اس فرض کر دے کہ ان مقامات کے دو کی اطلاع تو اس وقت ہوئی اور دو کی خبر ایک مفسدہ یا دو مفسدے بعد سننے میں آئی اور یا قیام نہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانوں کے ظاہر ہوا جسکے اظہار میں چند ان مشہور نہیں ہو سکتا پس تاریخ و حالات کیونکہ درج ہو سکتا تھا اسی لحاظ سے مولف نے قید تاریخ کی نہ کہ مقام دارا دل سے آخر تک متبذہ بنیچا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہے چند اس تالیف میں باعث کم بہم پہنچنے حالات واقعی کے احتمال و دیگر گون ہو سکتا ہے کہ مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ میں اس کتاب سے آئندہ مورخان ہندو کو بیچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے کہ سکھانی کبھی کسی وقت اور کسی ملک میں نہوا ہو گا امداد کامل ہوئے گی

دیکھا مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان میں تھے ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت ننگ ہو گئی تھی اور اسکی آمدنی پر تخیل غلطی واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج و لائسی کی جو اس ملک ہندوستان میں مقیم تھی محک اشکان پڑھی اور آتش بغاوت اور ہوا ہوسا و نہایت کچھ نامراد یعنی قتل عورت اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک میں پھیل گئی اور دغا بازی اور لوگوں کی نے جو اپنے میں ازہد و فدا و تعلقا و شہداء نام کو داغ لگایا اور ہندوستانی رشیوں نے بھی جنگی جان مال کی سب اور حفاظت باعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شرکت مسند دن کی خیر فوج کی مگر بافضل آسمی تمام کوشش ان سوفا اور بے ایمانوں کی گو کہ ہزاروں بڑے نامی قیدیان چلیں اور ڈاکو ان مشہور ہوئے وقت کی امداد بھی اوکو پونجی کام نہ آئی اور خدا ایتعالیٰ نے حفاظت انگلستان کی کی اور بد وقت ضرورت شدید کو کم بھی پونجی اور ہندوستان اب ہندو انگلستان کا ہوا اگرچہ آئندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستان سے آلودہ ہو اور گروہ خفاخان کے ملک کو خراب اور ویران کر دیں مگر بفضل خدا غلبہ انگلستان کا اب تک رہا ہے اور آئندہ بھی پسپا اور چند روز میں جمیع امور مثبت سابق اہیت اور آسائش کی حاصل رہے قبل از بیان کرنے حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور غارتگری اموال سرکار درجاہو امور کہ بعد از تاریخ و ہم خودی ششاد و قمع میں آج ہیں مولف ارادہ رکھتا ہے کہ اول مختصر احوال اور واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے رہا ہونے فساد میرزا اور وہی کے واقع ہونے میں کہ کجکلمات مفسدہ و کوشیدہ تر عیب اس امر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کر کے اپنے پسند کا بادشاہ مقرر کریں

قرآن

راے اکثر اصحاب کی یہ کہ یہ سرکشی جو ہندوستان میں ہوئی ہے اسکی تجویز یہی ہے جس سے ہور ہی تھی اور اب کلکتہ میں دہرہ اسکے ظاہر ہونے میں مگر تمام کہ اخذ سے جو نظر میں آئے ہیں ایسی دلیل قوی کوئی اور نہیں ملتی کہ جس سے اس وقت اتفاق ملے اس امر پر ہوا تھا

خبر

خنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا نہ ہو کہ یہ مضد ان کا کل شروع ہوا تھا اور وقت میں یعنی اور پختہ ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حاصل کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھیں ہنوز فتح ہرات بخوبی جہم تک نہیں پہنچی تھی کہ آواز خنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اور خیال مصروف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ میں تھا اسکی حفاظت کا سہی فکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گواہا اور راجپوتانہ اور اضلاع سندھال میں بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج دلائی کی طاقت میں سمجھتے ہیں اور اکثر معاملات جنگی میں کمی تصور کرتے ہیں خصوصاً مقدار نفری فوج و دلائی جو ہندوستان میں تھی انھیں نزدیک بہت کمی اور گفتگو سے صلح جوئیما بین سرکار انگریزی اور امیر دست محمد خان کے درپیش تھی اسکی طرف سے اور علجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی ایک دام بلا بسوط ہونے والا ہے

جب ہماری فوجی مقام محمہ میں فوج ایران پر فتح پائی تو درسیان اہوال بغیا جیمہ شاہراہ سے دستیا ب ہوا تھا ایک ہتھار شہر شاہ ایران جیسو تختہ بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہیں برآمد ہوا مضد ان اسکا یہ ہو چو کہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو سکو باعث فتح ہند اسبب فوائد جو اس فتح سے حاصل ہوئی ہیں یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے کہ تمامی ملک مشرق قبضہ سرکار مذکور میں آجائے اور اسی نیت سے سرکار مذکور نے غرض فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم میں بہت سی ذلک اور تھائی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان میں بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مصافات افغان فتح کر لیے اور اس فتح سے اسکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر تسلط ہوں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہماری سبب یا اور ہم مذہب ہیں اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہیں ہوں وہ اس سے غرض اسکی یہ ہے کہ اسکو راستہ واسطے آئے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بڑھڑ دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہ ہائے ہندوستان زیر نگین کر دین اور مذہب اسلام کو خراب کر کے مثال مذہب مسلمانان ہندو میں ہی فتور دالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اور ملک ایران کے شروع کی ہو اور جمال و دہاقین کو بد غابازی و بے ایمانی فریب دیکر مصدر افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار مابدولت نے ہنوز کوئی تدبیر بعض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل نہیں لائی ہے گو کہ اس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ و بد عہدی کے یہاں تک پہنچائے ہیں کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے کو کر ی سرکار انگلشیہ شاہزادہ ہنوشیان ملازم ایران کو دیتے ہیں اور پھر زیر فریب و کارستانی دعویٰ ہائے باطل و تجویزات نادرست پیش کر کے غرض حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام اقدار پر داری اسکی ظاہر ہو گئی انقض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران میں بھیجی اور چونکہ یہاں گمان بھی ایسے امر کا تھا اور اس سبب سے کچھ طیاری عمل میں نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو برب دریا سے شور دات تھا اور فوج قلیل اس میں بطور محافظ قائم تھی اسکو قبضہ میں آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہاں موجود نہ تھی قلعہ مذکور میں جا کر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب اسکا ہونے دیکھا کہ پیش قدمی اس جگہ سے باعث تردد ہو گا اور اس قلعہ سے باہر کھٹنا گویا مہم ہے اب کی طرح بقراری میں پڑنا ہو و میں تقسیم ہے کیونکہ پڑھا ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیر ہائے آبدار شجاعان اسلام اس کے تن میں دم باقی نہ کرتی

لیکن جنھو مابدولت شاہ شاہ کو اب موقع اظہار کنون خاطر و طیب دل باعث بد عہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام مابدولت صدر دہلی میں کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہوں اور بنام فوج نصرت قرین حکم حکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کہ دشمنان کو

پختہ سلسلہ انون کے دل میں خلل ڈال کر اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا حال سے اونکے حیلہ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کریں اور نیزہ افغانی جو جملہ مند اس اور بیٹی میں ظاہر ہوئی تھی اوس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اور وہ طلب اصلی اور علت غائی اس فساد کی نہ تھی اور یہ راسی یا پیدق کو اس کے بھی پہنچتی ہے کہ جب خبر سرکشی کی ملک طران میں پہنچی تھی تو عالم اور وزون شہر کو اس کے درباب صداقت اور راستی اس غم سرکشی کے مساجد وغیرہ میں بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخبار اخبارات بنی میں سے ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی میں پورہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب مند و بگینہ کنندہ فساد میں دیگر اطراف میں گفتگو یہ ہے کہ ہندو پجاریہ یا اختیار مسلمین میں جب چاہا اوسے خدمت ملی اور جب بچا یا ملو کر دیا گیا اس بات کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو یہ ظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک معندہ تھے اور انہوں نے بھی ہمراہ مسلہ تو کو سرکشی کی تھی ہر چند عرصہ تک علامات دسوزی سرکار اوسے ظہور میں آئی تھیں مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آئندہ کو زیادہ تر قیامت سے کار نکلتا ہے کہ اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چادنی وغیرہ جہاں فساد شروع ہوا پھر ہٹنے نہ ہندو کے مستعد قلعہ ہوئے مگر انکی حرکات یہ تھیں کہ صرف خلعت اور کاپاوسی کو ٹوٹی تھے اور معندہ بچیاں خام عورت اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ دنیا و عیسائیوں کو برکندہ ہو آدمی بہت فقیرانہ شہر و زمین بدین ارادہ جاتی تھے کہ انتظام سرکار میں کسی طرح خلل انداز ہوں اور ہندوستانی سپاہیوں کو دل بجانب فساد نائل کریں اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تباہی اور تاراج جو معندین اس فساد کے برپا کرنے میں عمل میں لائے ہیں وہ اوسے زیادہ بدنام و قبیح ہیں جو قبضہ کسی آدم و وحوش سیرت و بہائم سرت سے کہ چھانام بھی زمرہ انسان میں لینا چاہیے وقوع میں آئے ہوں مگر موجدان سرکشی نے دوبارہ وقت مناسب اور درباب قوم جبکہ خلاف انہوں نے فساد کیا تباہ ہو گا کیا اور کو جو خام خیالی بلکہ جنون سے شریک سرکشی ہوئی ہے اور یہ امر انکی تدبیر حصول مطلب اور حالات تعجب آئیں سے اور منوں نے رست ختمی اور رست کرداری کے عطا ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو انکو سالہا سال صحبت ایسے داناؤں کی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان کو نیزہ بھی داناؤں اور علم اثر پذیر ہو اوسنے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے انکو بالاتر نہیں کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیح میں نائل ہے مگر عرصہ قلیل میں مصروفان عرصہ ہنگامہ کو طاقت بی نہایت جواہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوائے بربادی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوگا بہت جلد اون لوگوں کو بوجہ تحقیق واضح ہوگا کہ انکی عہدہ ایسی تھی کہ جیسے طاقت سر سے کسی جسم چان میں پیرج و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ انکے خیال خام میں گذرا کہ آسید اور اسد اچھو کو خوف دیتے ہیں اور نزدیک حکما و فضلاء کے انکا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا مساودت طاقت و تسلط انگلیہ الیالینینی اسے جسے شکستہ ہے متواترہ جو معندین کو بخلاف ہماری اقواج کے نصیب ہوئی ہیں جو کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اس کے اب تحقیق و ظاہر ہے کہ کیا امر بنا وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام میں آئی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب خفاقت رعایا بخلانہ حملہ اسے مردمان معند اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تراز سابق سرکار کے پاس مستعد کافی و زیور وجود

علامات معندہ

تاریخ ۲۴ جنوری چوٹی رانی گنج میں آگ لگی اور بعد از دو یا تین گھنٹوں تک سحریت میں صاحب کا بھی دو ہی حال ہوا اور تاریخ ۲۵ مارچ کو دفتر تاریخی
 بقام بابرک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اس طرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی و مغربی کا لینا شروع کیا
 سماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل گلستان کے اوس وقت میں فقیر اور بیچ تمام لو اس امر سے انقسام نان یعنی چائی کر
 اوس وقت میں دریافت ہوا تھا کہ چکیداران اضلاع بامین فرخ آباد اور گورگانوہ اور باندہ تقسیم نان گندی بمہ تن مصروف ہیں اور بعد
 روٹھونکے رسید انکی تیواری دیر سے بعد تصدیق تہا نہ طلب کرتے ہیں
 طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چکیدار دیر و روٹھان لیکر اپنے قریب کے گانوں میں جاتا تھا اور وہ روٹھان وہاں کے چکیدار کو دیکر کہتا تھا
 کہ چہ روٹھان اور بنا کہ چکیداران دہات قریب جوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم دہات آئندہ سہما دینا اور ہر ایک چکیدار دو نان آدھین
 سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا خاکم وقت طلب کر جو پیش کیا دین اور یہ دہایت فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹھان یہ
 یہ تقسیم ہوئیں

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جس میں طریق انقسام نان و طرز تعمیل دہایت درج ہے ذیل میں لکھے جاتے ہیں

ترجمہ چٹھی بطور رفر وکٹ

میں انکیو اطلاع دیتا ہوں کہ ایک امر درمیان اکثر دہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچا اب تک ظاہر نہیں ہوئی
 چکیداران دہات ضلع ہذا کو جو ضلع سہرا ہیں کچر روٹھان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہیں
 نان مذکور اس طرح پر تقسیم ہوتی ہیں کہ ایک چکیدار ہر وقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھ اور ویسی ہی روٹھان بنا کہ تقسیم کرتا ہے
 اور اس طرح روٹھان دیر بدیر پہنچ گئی ہیں اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانوں گانوں یہ روٹھان تقسیم ہو گئیں
 آج یہ روٹھان دہات ضلع گورگانوہ میں بھی تقسیم ہو گئیں اور لوگوں کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہیں

دستخط ڈپٹی فور و مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی و مغربی میں بہت متعجب ہے اوس میں درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تسخیر اندر درج تھا
 ہمارے ناظرین اخبار کو قصہ اوس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وہاں مہینہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتر ہوا تھا ویسا ہی کوئی
 شخص شاید اب پر اہل اضلاع میں نہ بنے والا ہو جان بظہر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر تھو درباب انتظام ملک کے
 کچھ شک ہوتا یا صنعت پایا جاتا تو شاید لوگوں کو توجہ بجانب اندفاع اس شعلہ بخشی کے بعض ان گرم روٹھونکے ہوتی مگر اب اگر کچھ تحقیقات درآ
 اصلیت اس امر کے گو کہ کچھ اور قدرے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آند گو یونکے واضح ہی ہوتو ہی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے شہر
 میں دیوکان یورک سے براہ تھی و دوڑ ہو کہ کریت برز ستریت تک ہوا تھا

قریب تین مہینے بعد از وصول ہونے ناہما سے مذکور کے ضلع دہلی میں یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمع اضلاع قریب و جوار دہلی و گندو دگر مقامات
 اودہ میں پہل کر رہے ہیں تاکہ تمام اضلاع میں جنکو آئندہ یا کہتے ہیں پہنچ گئے تین نکات پر ہے کہ کوئی امر بترا اس سے واسطے شامل کرنے تمام
 مسلمانوں کے ایک خاص امر میں اور حسب وخواہ عمل میں لانے اوس امر کے نہیں معلوم ہوتا
 بعد ازین مقدمہ کار توں پیش ہوا جسکو اہل باعث اس نسا دہکتے ہیں ایک بیان تو اوس حال کا جسکے باعث شبہ سپاہیوں کو پیش ہوا

یہ ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے راضی کے جو ایک نے وضع کی بہت دور رس مبدوق ہے مقام کلکتہ میں ذبحہ قو حاکم بالاد
نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دیاننگالی مذکور نے اوس مقام تک
ترجمہ خوب کیا کہ جہاں بیان کار قوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہ پہنچ کر متال ہوا گویا اوس کے دل میں خود بخود کچھ دھم پیدا ہوا وہ کہ یہ
جس چیز سے کار قوس کو چمکا کر ناکھاتا تھا وہ ایک لفظ انگریزی میں ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی کاوتے اور عفا معنی چربی بزد وغیرہ کے بھی
اوس سے لیتے ہیں اس شہ سے بنگالی مذکور نے اوس حاکم بالاد سے جس نے ہدایت ترجمہ کو واسطے دی تھی استفسار تم چربی
کا کیا حاکم مدوح نے اوسکو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان میں اس چیز کو جو کہتے ہیں وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ ترجمہ نے بعد
تامل بلا لحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھ کر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہو گئی کہ کار قوس ایسے چیز سے چمکنے کے جاتے ہیں کہ جسکو
ہندو مسلمان کوئی منہ میں نہیں لیتا اور برکت برق یہ خبر تمام روسے زمین میں شہرت پذیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے دریافت اس مقدمہ کار قوس کے اس طرح پر بیان طراز ہے اور یہ روایت بھی اوس بقدر درست و قریب
معلوم ہوتی ہے جس بقدر بیان سبق الذکر صحیح اور درست ہے

کہ جب سدا کرنے استعمال الفیل ذرا فیصل کا اس ملک میں قرار دیا تو واسطے طیارہ کار قوس کے جو موافق اوسکی نال کے ہون ٹھیکہ دار
مقرر کیے بلکہ انگلستان میں سنا ہے کہ ایسے کار قوس بچہ پی گا و طیارہ ہوتے ہیں مگر اس ملک ہندوستان میں بروقت ٹھیکہ دینے کے
کوئی شخص جو بکا قرار دینا مناسب تصور نہ ہوتا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی رائے پر ختم کیا گیا تھا الغرض مقام دہم میں ان کار قوس کو طیارہ ہونا
مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور میں واسطے تعلیم سپاہیوں کے سچ فرائض کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیوں نے شوق
سر کرنے راضی مذکورہ بالا کی شروع بھی نہیں کی تھی کہ ایک وزیر ایک خلاصی جو کارخانہ طیارہ کار قوس میں ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا بن
تھا اور تعلیم گاہ کار قوس میں فن الفیل سیکھتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھ میں ایک ٹوٹہ تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے ٹوٹا پانی پینے
کو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف تھا خلاصی جواب اوسکے کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز میں تمہاری بھی
ذات باتی نہ ہوگی کیونکہ جو کار قوس تمکو ملینگے اور تم انکو بوقت سر کرنے راضی کے دانت سے کاٹو گے اوس میں چربی کا و خوشک کی لگائی گئی ہے
بس بھی گمان سپاہیوں کے دل میں نہ گیا اور یہ خیال ان کے غیظ میں آیا کہ جو کار قوس آئندہ انکو ملینگے ان کے زہب کو تراب کرینگے اور طرفہ
اوس وقت اوسکی خاطر میں شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکم کا ارادہ اوسکے عیسائی کر نیک ہضم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع عداس گمان میں تھا
کے ہوئے ہونگے الغرض یہ دونوں قوی کہ اوسکے دہرم و ایمان بگاڑنے کا اور انکو عیسائی کرنے کا ارادہ سدا کار کا اوسکے دل میں نہ گنجی
اور ایسے خیالات کا گزندہ نا تعجبات سے نہیں کیونکہ کار قوس جو اوسکے واسطے طیارہ ہوتے تھے چمکنے تھے اور ان سپاہیوں کو اپنے دہرم ایمان کا بڑا
پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیوں میں ہوئی تھی اور جا بجا اور جگہ جگہ کہ منشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خیالات واقع نہ تھے کیونکہ میان پر ہم یہی گمان کر رہے
کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ چربی گا و بھی طیارہ کار قوس میں لگائی تھی اور جو جوش طیارہ سپاہ سے آئندہ نہ ہو سکتی تھا وہ
سب پر ظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہیں کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ و عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے میں
جہاں کار قوس اس قسم کے طیارہ ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کار قوس مذکور سپاہ کو نہ دینے جاوین اور ہم قسم یہ بیان کرتے ہیں کہ احاطہ بکار میں
ایک ہی اس قسم کا کار قوس سپاہ کو نہیں دیا گیا اور وہ کار قوس جسکے بارہ مہی اکثر مقامات میں اس قدر کثرت لاطائل محل میں تا میں ہر طرح سے

وہی ہی ہیں جیسے اب تک سپاہی استعمال کرتے ہیں اور وہ کارٹوس جو ان فیما بٹرائفل میں چلتی ہیں وہ سپاہیوں نے خود تیل اور گھی سے چکنی کر کے بنائے ہیں

تباخہ چنری سرکار کو نیز ہونے کی چند سپاہیوں کو تعلیم گاہ میں شوق قواعد رائفل کرتے ہیں عذر استعمال کرنے کا کارٹوس چرب کا ہو گا اس خبر کے اجتماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارٹوس چرب نہ دے، جاوین اور راستی یہ ہو کہ ایک ہی کارٹوس چرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہیں دیا گیا

بظن رفع عذر و قطع حجت حکام تمام تعلیم گاہان معلوم کہ حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجائے چربی کے خرید کر کے سپاہیان تعلیم گاہ کو لایا دین کہ وہ خود کارٹوسوں پر لگا دیں اور نیز ایک ترکیب تو امد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارٹوس کا سر آئندہ میں نہیں دینا پڑتا تھا اور بغیر لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا مگر بغیر رفع ہونے حجت چربی کے شہادت دیا کہ کارٹوس کے بہ نزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارٹوسوں کا نسبت کاغذ اور کارٹوسوں کے باریک تھا اور بجائے تنگ ہونے دہان رائفل ضرورت کا غذا باریک بنا دیا گیا تھا مگر وہ چکن تھا اور کوئی چیز غذائیز اور جلیہ آواز و ہمیں نہ تھی بلکہ بشل کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال میں تھا یہی وہی ہی اجزاء سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا مگر یہ درست ہے کہ کارٹوس بنادین سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور باؤسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سہیام پور میں طیار ہوتا تھا گو اس کے رنگ میں کچھ بہ اکثر اتفاقہ تفاوت ہوتا تھا مگر نظر خفیف ہونے معاملہ کے کیسے دلیں گمان یہ سبب اس اختلاف کے عامہ نہیں ہوتا اور یہ وہ کاغذ ہے جس کا نسبت ۱۹ رجٹ ہندوستانی نے عذر پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو ان کو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارٹوس کسی رجٹ کو دیا گیا تھا وہ اختلاف لون کو جو سابق ہی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ کی کچھ فی ہے مگر واقعی میں یہ امر نہیں تھا سولے تبدیل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہے اور اسی اجزاء سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنا تھا جواب تک استعمال میں ہے

۹ رجٹ ہندوستانی نے جو مقام برہم پور میں قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارٹوس مذکورہ بالا کی اس مقام تک پہنچ چکی تھی

تاریخ ۲۹ ماہ فروری اس رجٹ کو حکم ہوا کہ کوئی نفر نبرد عدد کارٹوس خالی لیکر دوسرے روز ریٹ پر حاضر ہو کیونکہ اس بقدر کارٹوس خالی مقام مذکور میں موجود تھے اور یہ کارٹوس وہ تھے جو ۱۹ رجٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور میں پیشتر ۱۹ رجٹ کی قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بروقت تبدیلی رجٹ مذکور کے اس بقدر پہنچے تھے اور یہ وہی کارٹوس تھے جو کیرکٹائی فو ملازم متعلقہ رجٹ ۱۹ اس تاریخ تک استعمال میں لاتے تھے

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بربد و رنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اس کے لیتے میں پیش کرتے ہیں اور جب حوالہ دار نے واسطے دینے تو پوچھنے کے سبب طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق لفظ بیان کیا کہ ہم کو کارٹوس میں شبہ ہے

بعد ازیں سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جنرل صاحب بہادر کمانیہ کلکتہ ڈیڑ گزانی کر عرصہ زیادہ از دو ماہ گزرتا ہے کہ ہم نے مختلف اقوال در باب طیار کاری کارٹوس کے بمقام کلکتہ سنے اور یہ شہور ہے کہ اوس میں ایسا کاغذ لگتا ہے جو چربی کا و خوشک سے

چکنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت میں آیا ہے کہ ارادہ سہ کار کا یہ ہے کہ زبردستی کار توں مذکور سپاہ سے گٹھ اوٹینگے ایسے خیالات سے ہلکے خوف اپنے ذہن میں اور وہ ہم کا ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کہیں ظہور میں نہ آویگا اوس سے ہلکا اطمینان بھی ہو گیا ہے مگر اوس کے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ تاریخ ۲۶ فروری ۱۹۱۷ء میں کار توں دوسرے کے دیکھو اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے بہمن خیال تھے ان کے لینے سے عذر کیا تھا

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چاؤنی میں جا کر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بلا کر فمائش کی کہ ان کار توں میں کچھ نقص نہیں ہے اور یہ کار توں وہ ہیں جو ۷۷ رجٹ ہیان چور گئی ہے صاحب مدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کرو دیوں کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کار توں اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کرے گا اور جو اس وقت عذر دیا نکار کر گیا اوسکی کوٹ میں تحقیقات ہوگی اور جب تجویز نہ آویگا دوسرے کی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی

درمیان و نسل اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلیون پر زبردستی کر کے دروازہ توڑ کر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چاؤنی میں معہ اسلحہ و اسلحہ چلی گئی

باستماع اس واردات کے کرنیل محل صاحب نے حکم واسطے طلبا ہی رسالہ نازدہم اور اتواب کے صادر کیا جب رسالہ قریب پٹ کے پونچا سپاہ ۱۹ رجٹ اپنی چاؤنی سے شروع غل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلیون کے پاس جا کر انہوں نے بنا بریق پر کرنیل صاحب کی کین اور جب کرنیل محل صاحب اور دیگر صاحبان رجٹ نزدیک سپاہ کے پونچے تو یہ آواز اونکی گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گوئی مارے گی

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل محل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہو کر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علیحدہ کر کے سپاہ سے ہتیار لے کر سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازاں سب ہتیار دیکر اپنی چاؤنی میں چلے گئے

یہ علامات عظیم معتمد کے تھیں جو تاریخ ۲۶ فروری بمقام بہام پور ظہور میں آئی تھیں باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر دہکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیہ شکست کے آئین جنگی کے اور اس کلیہ افکار غم فساد کے اسے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ بھی کہ بطریق مجرم کا صرف محبت طفلانہ ہے اور کچھ دلہنتہ اور سنگین نہیں مگر اخبار نویس مذکور کیجا وہ نہیں کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھ میں بھی ہوں تو بھی مضرت رسان ہوتے ہیں اور شاید ان کے نزدیک قتل عام تمام افسران کلکتہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین ہو گا جو ایسی بظلمی کو بازو طفلانہ کہتے ہیں

اب چونکہ بہام پور میں فوج گورہ موجود نہ تھی اس واسطے یہ امر بعد از دینائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کر لیا اور انکی فوجیں ہائیڈا دیا جاوے کیونکہ در صورت اونسکے نافرمانی کے نتیجہ ہائے فسیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاسے نادرہ فساد کے بحشم پوشی و فروگزاشت منجانب حکام عمل میں آئیں اور وہ یہ تھیں کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کار توں کا منسوخ ہوا اور سپاہیوں کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زر و خرید کو کے بجائے چربی کے کار توں میں لگا دیں اور استمالی اوس کا حکم جی حسین گمان و شبہ واقع تھا مطلق رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل میں آئیں جس سے ثابت ہوتا تھا کہ سہ کار کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دیں

بعد ازین ۱۹ حبش کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور حبش مذکور مقام سطور میں تباہی و بربادی و غارتگری کو تجربہ کرے
و تحریر حکم ثبت اس حبش کے باجاس کو نسل قرار پا چکا تھا اور مجبور وار دہونے حبش کے حکم برطانیہ صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے میں
کوئی دقیقہ جرم و شہیداری کا ذکر گذشت نہ ہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا در صورت نافرمانی و غدر سپاہ کے کہ یہ دو قوم امر نامیدی
رونگار آئندہ سے پیدا ہونے میں مہیا کیا گیا تھا اور سنگین سے دو رجٹھائے شاہی اور نیز رسا گورنر مقیم ناگپور سے جو پرست پر موجود ہیں حکام کو
گمان قوی تھا کہ یا حقوق سابق جو تنزل پرستی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ تو پچانہ مندر اس نے جسکی چندان ضرورت مقام دم دم میں نہ تھی اس سال
کو اور بی بروقی دی اور یہی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابھی مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری اسی قسم کی ہے یہ کوئی نمکی ظاہر کی اور نیز یہی اس سے
واضح ہے کہ سرکار نے کس قدر سامان احتیاط گمان ضرورت ہی موجود رکھا ہے اور کس قدر سختی اور بے ہراسی افسران سرکاری کے و ملین قائم کر
اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے پظاہر ہے اور اس موقع پر تدریس فصلہ ذیل بروی کار آتی تھی فوج سرکار بصورت اعتلاء
مربع قائم کی گئی تھی بجانب است نو رسالہ گورنری اور وسط میں ۵۰ حبش شاہی تو پچانہ مندر اس چند تو اب کلان دم دم اور ۵۰ حبش شاہی
اور بجانب چپ دوم گرائڈل اور ۳۰ حبش ہندوستانی بعد از اس بند و بست کے سپاہ بھرم کو چوانی میں سے باہر لا کر اور ایک ضلع مربع کو پلا
کے روبرو سے لیجا کر وسط میں قائم کیا اور جنرل ہیری صاحب نے حکم برطانیہ سنایا ہتیار سب نے رکھ دیے اور نشان گرا دیے اور نام و
نشان ۱۹ حبش کا باقی نہ بجا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ اسے لے لیا تاکہ مجبور ہو کہ اونکی غلطی سے کس قدر سخت عاید حال ہو سکے
ہوئی مگر وروی اور سنوئی کو وہ چیز اسے لونی تھی کہ جسکے رکھنے کے لائق وہ نہ پاتی اسے تھے بعد ازین دو گنٹہ میں اونکی تھوڑے قسم کر کے
اونکو گرو ایک ضلع مربع مذکور پر اگر نظیر پلٹ گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اونکے گردا گرد ہوا اور اسی بیت مجموعی سے اونکو بارکپور سے
گھاٹ مذکور تک پہنچا کر اور تین جہاز و خانی پر سوار کر دیا اور پوریا سے ہو گئی کے کر دیا بر وقت خست جنین جی صاحب نے ایک نصیحت نازبان
اور دو میں ٹپہ کرسب مجمع کو خست کیا ترجمہ اوسکا یہ ہے

ای افسران سپاہ ہندوستانی بگوش بگوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ نصف ہے اب بھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو میں ملاحظہ
نواب گورنر جنرل بہادر گذار تے پر راضی و مستعد ہوں ہر چند میں تمکو کوئی توقع قوی نہیں دے سکتا مگر میں بسع مبارک نواب محترم الیہ گذار
عرض کروں گا کہ تم عذر خواہ و از کردہ پشیمان ہوں ہمیشہ تمہارا اکامیز اور دوست رہا ہوں اور تم سے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ یا ۵
فروری جب تم دشمنوں کے درغلانے سے مستعد و بجا ہوئے تھے اور اونکے شامل ہو کر اپنے افسر و سہ سے بمقابلیہ پیش آئے تھے جسکے عوض تمہارے
ہتیار چھین گئے تھے ظہور میں نہیں آیا اسی سبب سے سرکار برہم رجم ہے ہر چند ہنر انکو ملی مگر کچھ زیادتی پھر نہیں ہوئی دیکھو تمکو وروی
جانی کا حکم مول ہے جس سے جہان تم جاؤ گے تمہارے ظاہری نام میں کچھ فرق نہیں آئے گا گو مصیبت برطانیہ تہر عائد ہوئی ہے اور چونکہ کہتہ میں
برہم پور سے یہاں تک تھے کوئی امر خلاف حکم نہیں کیا اس واسطے از طرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ کچھ کہ مرگ کر یاہ سواری و بار برداری
معا جرت جہاز متبارا اور تمہارے عیال اطفال و اطفال احوال کا ہو گا سرکار اپنی دریا دلی سے ادا کر دے گی اور تم سے اس باب میں مزاحمت
نہو گی اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار نصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب ہی خود داری مانتا ہے مذکور اور اپنے تین اختیار
باہر نگر کے ایسی ترکیب کہتی ہے کہ جسکی وجہ سے رجم اور ضعف کے کیا جاوے

تمکو ایک ایک جہ جو تمہارا بار ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ ایسا حساب کتاب کرے دوکاندار و سہ فیصدہ کر لو۔ وروی جو مال گھر ہے

مطابق آئین و رومی کے جو برقت بطرفی سپاہی کے عمل میں آتی ہے سرکار کو وہیں دو مہارے ساتھ پنج کپیان ہر حربت شامی کے اور سالہ گورزی پٹیا گماشت تک جاؤنگی اور وہاں سے ٹکڑا ہوا ہاے دغا فی پر سوار کر کے نامقام گمیر پونچا دینگے تمام مہارے افسران اپنی مہارے ہمراہ چلینگے اور مہارے واسطے خیر روانہ ہو چکے ہیں ڈاکڑان ولایتی اور ہندوستانی اور حملہ اسپتال جو متعلق مہاری حربت تھے وہ سب مہارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہنسنے سنا ہے کہ وہاں سے ہفتہ مہاری حربت میں شروع ہو گئی ہے اور ہمارے وکی تیار داری بہت ضرور ہے اس واسطے کہ جو سرکار نصف ہوتی ہے وہ سعادہ جو نہیں ہوتی بلکہ رعیت پر ورموتی ہے اور مہارے اقامت ایک یا دو روز تک مقام گیر تھے میں ہوگا جان تمام مہارے حساب و کتاب کا فیصلہ معرفت مہارے افسر و سکنے ہوگا بعد از ان مہارے اکوچ مقام مذکور سے چلنے تک جو بقاصد شش میل کے ہے ہوگا اور مقام خیر سے ہوگا اجازت و سجادگی کہ جان مہارے اول چاہے وہاں جاؤنگی طبیعت میں آوے وہ اپنے گھر جا کر اون دیوتاؤں کی پستش کرے جو ان کے ابا و اجداد کرتے آئے ہیں اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگنا تہ جی کے کرشن کرے یا گیا جی میں یا کسی اور معبد گاہ میں جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسے طرے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد لگا کرتے ہیں جو عوام میں مشہور ہو گئی ہے کہ سرکار کو دست اندازی کرنے مہاری ذات میں اور تھل ڈالنا مہارے مذاہب میں منظور ہے

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیوں نے کرنل ہیری صاحب کو دعاوی کہ اللہ تعالیٰ تمکو خوش رکھے اور مہاری دراز ہو اور تہذیب بیان کیا کہ جہاں کہیں ہو سکا سپاہیان ۴۴ حربت چلینگے ہم اونسے اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہوں نے ہماری اور ہمارے عیال اطفال کی روٹی چنوا دی ہے جنرل صاحب نے بھی جواب اسکے اٹھک لکھا کہ خدا تمکو جلدی اسنے گھر و زمین پونچاوے اور اٹھک لکھا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار مہاری در خواست عفو جرائم کی سماعت فرمادین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ راستہ میں جس طرح فوج آئینی با نظام اور انضباط اکوچ کرتی ہے اس طرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نہ کرو گے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کسی نام اور سربراہی قدیم حربت کا بدنام نہ کریں گے اور سرکار کو ثابت ہو جاوے گا کہ ہم احسان فراموش نہیں ہیں

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارہ کپور کا بجائے فرو ہونیکے اور زیادہ بلکہ بوزم قتل اجیشن صاحب اور ساجن سحر صاحب ۴۴ حربت کے مشغول ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حربت مذکور میں سے نکل پانڈی سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بدوق چکر کے اور ایک ہاتھ میں توار اور دوسرے میں بدوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور غرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگوں کا اگیا ہے اور یہ صد کہ ناہوا ۴۴ حربت کے گار و کطرف سے آگے بڑھا اس اثنائ میں ساجن سحر صاحب نے ارادہ اسکے روکنے کا کیا مگر لغو لغو تھنگ مجروح شدید ہوئے جب خبر لغت یا صاحب اجیشن کو پونچھی وہ پریت پر آئے اور پتول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے سپہ سالار کی طرف سے گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد از ان نکل پانڈی پریت کے سچ میں گیا اور دھان دوبارہ اپنی بدوق کو پڑ کر کے اور ٹوپی چڑھا کر ایک ہاتھ میں شیر خون آلود اور دوسرے میں بدوق لیے ہوئے بائیں ارادہ آمادہ ہو کر پس پیش گشت کمان ہوا کہ جہاں سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے اسکو مجروح یا مقتول کرے مبعائد اس حال کے جب کہ سنے گا ۴۴ حربت میں سے یا فسر میں پیش قدمی نکلی تو میر جرنل ہیری صاحب بھراہی کپتان ہیری صاحب متعلق ۴۴ حربت ہندوستانی جو ان کے مصاحب تھے اور اتفاق لغت انیدر ہیری متعلق ۴۴ حربت ہندوستانی جو دونوں جنرل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہو کر پریت پر تشریف لینگے اور کپتان راس صاحب سے جو اسٹنٹ اجیشن جنرل تھے اور اس وقت مقام پریت پر وار و ہوئے تھے اسٹنٹ راس صاحب کوئی صاحب حاضر نہیں

جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی منگیل یا بڑی دیکھو پس شیش گشت کر رہے اور اسکی بندوبست ہے

بہستماع اس کلمہ کے جنیل صاحب نے فرمایا کیا میان کوئی گار و نہیں ہے جو اسے گرفتار کرے یا اسکو مثال سنگ دیوانہ قتل کرے
اسکا جواب یہ ملا کہ گار دوا لے نہیں جاتے سپر جنرل صاحب نے اپنا پستول خاندان سے نکال کر اور دو نو صاحبزادگان اور اس صاحب کو
ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جہدار اور گار دو انکو حکم دیا کہ ساتھ آویں

جہدار مذکور نے جواب کچھ عرض کی مگر جنرل صاحب نے ہنوز اسکی عرض سماعت نفرمائی تھی کہ مگر حکم میری صادر فرمایا ہے گار دوا لے
اپنی جگہ سے نہ سرکے بواوید اس حال کے جنرل صاحب نے باواو غضبناک رہ کر حکم میری دیا اب تو جہدار نے دست و پا لگ کر اسکی عرض
کی کہ سپاہی اپنی بنادین پر ٹوپی چڑھاتے ہیں بعد چڑھانے ٹوپی کے گار دوا لے جنرل صاحب کے پیچھے جو کہ طریق منگیل یا بڑی سپاہی کے
روانہ ہوئے جب قریب بقاصد پچاس یا ساٹھ قدم سپاہی مذکور سے پونچھے کپتان میری صاحب نے جو بجانب چپ کارو مذکور کے رہتے
جنرل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر پڑ گیا کہ کچھ طرف نشانہ تاک رہا ہے

جنرل صاحب نے جواب فرمایا کہ اسے مارنے دو اگر میں ارا جاؤں گا تو تم اسکو گرفتار کر کے بکزارہ اہل پونہ چا دینا اسی اثنا میں سپاہی
مذکور نے بندوبست فیر کی اور تمام گار دوا لے دو دیگر سپاہی بہشتنا ایک سپاہی کے کزات کا سکہ ہٹا اور ایک سپاہی کے زمین سے لگ چڑھ
اور چلائے کہ اسنے خود کشتی کی اور بیک مرتبہ سپاہی کے گرد جا کھڑے ہوئے اس سکہ نے اسکی نیچے سے نواخون کو جسے سپاہی صحیح
پڑا تھا نکالی اسکا کٹہر جو گرد گردن کے تھوڑے جل رہا تھا جنرل صاحب نے جہدار مذکور کو حکم دیا کہ اسکو منطفی کرے اور اسے تعمیل حکم کی
ایک زخم کھلان پہلوی چپ سے گردن اور شانہ تک گھملا ہوا تھا اور خون باشتہ ۱۰۰ سین۔ سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع میں رہ گیا
کہا رہا تھا اکثر انفران ولایتی اب جمع ہو گئے تھے اور جنرل صاحب نے بھیجا کہ سپاہی مذکور و گیاہ کشت گشتی صادر فرمایا اور کپتان
بطرف چادنی ۳۴ رجسٹ ہندوستانی جسپر اکثر سپاہی مارا دھوا سدر رکھتے تھے تشریف لے گئے اور زبانی فرمائش اور اطمینان اونکی کی کہ وہ
منگیل یا بڑے اور نیسے ہو کہ آیا تھا کہ اہل انگلستان اونکی ذات لینے آئے ہیں

بعد ازیں جنرل صاحب ۳۴ رجسٹ مین گئے جہاں ارادہام بکثرت تھا اور اونکو ہی فرمائش کی کہ وہ مذکور نے غلامہ کیا کہ منگیل یا بڑی دیوانہ
بہستماع اس جواب کے جنرل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اسکو پہنچ کر گرفتار کرتے یا مثل سنگ دیوانہ قتل کرتے
بعدہ جنرل صاحب مذکور اس امر سے بھی اطمینان کلی فرمائے کہ سپاہ گورہ اونکی فراحت کو نہیں آتی ہے بعد ازیں قتل و قاتل جنرل صاحب معہ ہر دو
صاحبزادوں کے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لے گئے

ڈاکٹر جینسن صاحب نے برسر موقع منگیل یا بڑے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہیں ہے پس سپاہی مجروح کو ہسپتال
میں روانہ کیا اور ایک پہرہ اس کے اور پتھینات فرمایا اور دست و پا اس کے زخیر میں کیے

بروز دوم غورہ نفر سپاہیان ۳۴ رجسٹ باعزت انکار جو اونوں نے واسطے جانے حکم کے کیا مقید ہو کر بیچ گار و سپاہیان
۷۰ رجسٹ کے محبوس کیے گئے مگر وہ سپاہی جسے لفتنت یا صاحب پر گولی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہو گیا جہدار گار و
جسے اپنے پہرے میں منگیل یا بڑے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی شہر ہوئے کہ جب جہدار کلکتہ سے بارکپور میں
آیا تھا تو اسنے اپنی کمپنی کے آدمیوں کو بکھایا تھا کہ تم کاروس لینے سے انکار کرنا اور چادنی اپنی ست بنانا

حالات مر توہ صدر کو منہ بند ہوا پر دوا نہیں مل کر سکتے ہیں کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حکم مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر اس میں نہایت
 کہ مصدقہ قتل اور غارتگری پر ہی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر ان کے جیوا اختیار اور احاطہ امکان میں ہوتا مگر یہ امور تو ان کے دست قدرت سے باہر
 باہر تھے اس واسطے وہ انہار نارضا مندی پر جس سے ارادہ فساد و تراوش پاتا تھا کفنی ہوئے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب
 سپاہیان بیکپور کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کار قوس چکنائی و پتھر طیار کرین تو انہوں نے انکار کیا تھا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بیکپور و دیگر مقامات
 ہند کے مزرع و زمینیں بویا تھا اور وقت شب اکثر سپاہ جمع ہو کر گفتگو در باب بیکپور نے فساد کے کرتے تھے بلکہ مقام بیکپور میں ایک نیچا
 قرار پائی تھی اور اوس میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکے سے ہی سپاہ اگر شامل ہو کر اسپین تجویز کرین کہ کس طرح فساد عام ہر ہوا اور کس طرح لشکر بلا امکان
 قلعہ کلکے پر قبضہ سپاہ ہوجاوے یہ تجویز ان کی ہی ادنیٰ ہے بیودہ تھی کہ جتنا ان کا ارادہ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازیں اپنے موقع پر پڑا ہر ہوگا
 کہ فی الحقیقت ارادہ ان کا تھا کہ فساد ہر ہوا

تھنے عرصہ تک کہ سپاہ بیکپور حالت سرکشی میں مبتلا تھے تمامی سپاہ ہند کوستانی مقیم کلکے ان کے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرتے تھے
 اور چند سپاہی انہیں سے باعث اظہار علامات گستاخی و ترش دلی گرفتار بھی ہو گئے تھے
 اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہ ہوگا کہ ہندوستان کے خلیفہ میں ایک خیال بے سرو پا ممکن ہو گیا تھا اور اسی جلدی شہرت پذیر ہوا تھا
 جس پر ایک امر دروغ شہر ہو جاتا ہے اور وہ یہ تھلکہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی پور ڈکننگ صاحب بہادر اس امر کا شیر اور ہمارا ہندوستان
 میں تشریف لائے ہیں کہ ہندوستان کو مذہب عیسائی میں داخل کرینگے اور نواب محبت علی نے مرکار گورنمنٹ سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ قبل از
 مراجعت بولایت اس امر کو عرصہ میں سال میں سر انجام فرما دینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و نارضا مندی سپاہ ملک ہند کا
 ہوا ہے مگر مثال دیگر باعث بمثل کار قوس وغیرہ یہ بھی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے صاحب کا ذکر پیرا چکا ہے تاریخ ہشتم اپریل سنہ ۱۸۵۷ء میں معلوم ہوا کہ پانڈے دیگا اور مقدمہ جمہور شیریں سنگھ کا تاریخ دہم ماہ مذکور کو رٹ
 میں واسطے تحقیقات کے ہر دو کو تاریخ نسبت و یکم ماہ مذکور و اسکی نسبت بھی حکم پانڈے صادر ہوا اور اسی روز سراسر پانڈے عمل میں آئی جہاں
 جو نسبت جمہور مذکور کے پائے ثبوت کو پونجیہ یہ تھے

اول تاریخ نسبت و نہم ماہ بلج شہد عمر جب جمہور مذکور بیکپور میں تھا اور کمان گارڈ رجٹ کی اس کے سپرد تھی اس نے کوشش طبع بلکہ کچھ
 ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کہنی غرور رجٹ مذکور کے عمل میں نہ لایا جب سپاہی مذکور وقت سپہ تاریخ مذکور اپنے
 مکان سے نکل کر متصل اور روبرو گارڈ مذکور کے مسلح باشندوں کو شیر استادہ ہوا اور وہاں پر سپاہیان رجٹ کو ترغیب دی اور ہیکا یا
 انکار اس کے شامل ہون اور مقابلہ حکام دی حق کا کرین اور وہاں پر سپاہی مذکور نے ہندو بھائی ساجن میجر ہیون صاحب اور فٹنٹ صاحب
 متعلق ہر رجٹ کے کر کے اور اسی مقام پر دونو صاحب کو زخم شمشیر محجوب کیا تب بھی جمہور مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری
 سپاہی مذکور کے یا دربارہ ادا فٹنٹ یا صاحب اور میجر ہیون صاحب کی نئی اور سواسے ازیں جمہور مذکور نے دیگر سپاہیان گارڈ کو
 اعانت کرنے صاحبان مدد و عین سے منع کیا بلکہ سدرہ اس امر میں ہوا

دوئم جب کمان افسر نے جمہور مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اس نے تعمیل حکم کی اور نافرمانی سے
 پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبق الذکر واقع ہوا تھا اور اوقت کرنل ولید صاحب نے جو کمان افسر ۳۳ رجٹ ہندوستانی گئے تھے

یہ حکم اوسکو دیا تھا جسکی متابعت اوسنے نہیں کی تھی

قطع نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا ظاہر ہوا کہ جعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مبعوث الذکر مصدر حرکات مفسدہ ہوا تھا یعنی اوسنے نظریہ بغیہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیوں کو یہ کہنا تاکہ جو کوئی کارنوس میرے زور و لاویگی میں اوسکا سر تراش ڈالو گا اور اوسنے سپاہیان ۳۴ رجٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تھی کہ واسطے یہ پاکر نہ فساد عام کے بروز تہوار ہونے کے بعد اور مادہ رہن اور اوسنے یہی شہرت دی تھی کہ میں نے اپنے مکان پر نیچاریت کی تھی اور اوسمیں دو بے حوالہ دار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجٹ شامل تھے اور نیچاریت مذکور میں تجویز ہوئی تھی کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کر گئے نقطہ بروقت اطلاع دیا بی اس امر کے ذیلے حوالہ دار وغیرہ مذکورہ بالا اور ایک جعدار متعلق ۲۰ رجٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پہانسی کے ایشری سنگہ جعدار نے چند کلہ باز بند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو مضمون کلمات جعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں

سپاہیوں سنو کیا میں کہتا ہوں میں نے ایسی سرکار نیک و نصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجھ کو سزا ملنی ہے مجھے اب پہانسی ہوگی اور میں توجہ اس نرا کا ہوں سپاہیوں تم اطاعت اپنے افسر ذکی کرو تمہارے افسر حق شناس اور نصف ہیں اور اگر تم لوگ تو تم ہی میری طرح پہانسی پاؤ گے سپاہیوں تم اپنے افسر ذکی فرمان برداری کرو اور گوش دل سنو اور بہتر دل مانو کیا وہ تم کو کہتے ہیں اور کسی بیوہ کو اور دخل باز کے کہنے پرست جاؤ میں نے ناصحان مذکور کا کہنا مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو میں پونچھاب میں دعا مانگتا ہوں گو ر زخیر صاحب بہادر زور جلیل القدر عہدہ دار ان سرکار کو اور جرنیل کو اور دیگر صاحب لوگوں کو جو یہاں موجود ہیں خدا برکت دے

سیتا رام سیتا رام سیتا رام

نظر اس کے کہ تخیل بیج بیان واردات مذکورہ بالا واقعہ مضمون ہندو ذیل اپنے مقام مناسب پر درج ہوا اس واسطے اب واسطے گی ناظرین کے غیب ہونے سے کہ تاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گزٹیل نے جنکا نام بودھی لال تواری اور بہادر سنگہ تھا ارادہ کیا تھا کہ کارٹھک سال سے جو مقام کلکتہ میں ہے سازش کریں مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہو کر جھک کر کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل افواہی نسبت قرار دیے گئے تھے

اول تاریخ دہم مارچ ۱۸۵۷ء قریب نواخت دہ گنڈہ شب اپنے گارڈ سے جو قلعہ کلکتہ میں ٹون میں صاحب کے تعینات تھا بغیر ہولی چکے اور بلا اجازت قلعہ ہو کر چلے گئے اور بعد ازاں دوسرے روز گرفتار ہو کر مثال قیدیان اپنے گارڈ میں آئے

دوئم درانسی غیر حاضری گارڈ چاکر جم اول میں ذکر ہوا ہے دونوں باتفاق گیسال میں گئے اور وہاں بیج خان صوبہ دار کو جس کے تحت حکم کارٹھک سال تھا ترقیب دینی شروع کی کہ اوی شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ میں جا کر شامل مفسدہ سازش جو بخلاف سرکار ہوئے والی سے ہوئے

مقدمہ کارٹھک رفتہ تاؤ ماہ مارچ ملک پنجاب میں پہنچ گئے اور اراکھندین کا ہوا کہ سپاہ سیا کلکٹ کو بھی شامل فساد کریں اور اسی نظر کو کاخذ اس مضمون کا لکھ کر یہ واقعہ مقام مذکور کیا اور یہ کاخذ اوس لین یعنی جانب چاونی سیا کلکٹ سے برآمد ہوا جو ملحق مکان سلج خانہ تھا جس کو وہاں انگریزی میں ڈپو کہتے ہیں مضمون اوسکا یہ تھا کہ تم ہی مثال دیگر باروان ہارکپور تحصیل حکم نسخہ مذہب بقابلہ پیش آؤ اور کچکار سے کارٹھک

جب تک تھکوا اور اطلاع نہ پہنچے اور اس طرح کا بہت سا مضمون درج تھا
 کچھ احوال بر ملا فسادات کا بھی جو اوّل میں ۳۴ حرث ہندوستانی نے درپردہ ظاہر کیا تھا اور جو بکرات محمد ارایشری پانڈے و باطلارائن
 گوانان آئنا سے تحقیقات مقدمہ محمد ارا نکور اور باجماع پنجابیت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہنچا تھا مگر کبھی شہر نہوا تھا بیان ہو چکا اب اس
 حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس حرث کو بھی برطرف کیا جائیے
 عجب شامت ایام اس نمبر کی حرث پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق میں ہی شہر ام میں بوجہ انکار کرنے واسطے جلسے ملک سندھ کے
 یہ حرث تمام وکمال برطرف ہو چکی تھی اور اس ایام میں حکم جناب سپہ سالار بہادر کا برہمنیوں نے نسبت اس حرث کے بتاریخ ۲۰ ماہ ۱۸۴۴ء
 صادر ہوا تھا

دربارہ حرث نمبر ۳ کوئی و تخفیف سزا و ترجمہ کی باقی نہیں
 بدینتی ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کے دل میں روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے ہر طرح اوکو سمایا اور نیکے جیت لایا
 اور بند و نصیحت کی مگر ان ہمدرد و مفسدہ پر داز و شکے دل میں کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدعا و معاون پیش کی اسکا تردید اور
 اسکی تشنیع بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف درزی سرکار سے باز رہے لہذا اب کوئی امر سوائے اسکے باقی نہیں کہ اس
 ۳۴ حرث کو وہ سزا ملے جسکے وہ تہی ہے ایسا رو غیر متعارف و بدنام کنندہ نام افواج جنگالہ جسکی یہ تربت مجرم قرار پائی ہے بغیر اشتہار
 اور سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع میں نہیں آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کئی افسران ہندوستانی میں سے دربارہ
 منع کرنے اور بعد از ان سزا دینے ان سپاہیوں کے کوشش اور اعانت افسران و لایتی کی نہیں کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی را
 میں ہر ایک سپاہی مدعا افسر ہندوستانی اس ۳۴ حرث کا لائق تہنک کر سیکے ہے اور بنظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکداری باقیانہ نہ سپاہ کی
 جو صاحب محترم الیہ کے زیر حکم ہیں باقی رہے صاحب عزالید ترمہ داری خود و متوقیع اتفاق رائے و خطوری سرکار کو فرستے ہند حکم صادر فرمائے ہیں
 کہ نمبر ۳۴ حرث افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باوجود اس سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی اومیں سے لائق اعتبار و خدمت
 سرکار اور قابل نام سپاہی کے نہیں ہے برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم کا مقام میرٹھ
 میں شہر کیا جاوے اور مقام مذکور کے تمام وکمال فوج کی رو برو سپاہیانہ حرث مذکور نہوا یا جاوے گا اور سپاہیانہ مجرم کی سلاح اور وردی
 کہ یہ مال سرکار ہے اور اسکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہیں ہے لیکر اور اوکلی تنخواہ اس روز تک دام دام اوکڑ کے بہرگز نہ دات
 و بچہ سنی اوکو چاؤنی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہہ تبدیل کنندہ نے رضا و رغبت خود پہ اس نمبر حرث کو شہر ام میں قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ شہر ام ۱۸۵۵ء
 کو سات کپنیاں اس حرث کی برخاست ہوئیں اور سپاہیانہ برخاست شدہ کو دام دام حساب میاں کر کے بلٹا گھاٹ پر لایا کر برخاست
 کیا اور مضمون سندھ ذیل گڈری جنرل ہر صاحب نے زبان مبارک سپاہہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنا یا مضمون یہ ہے
 بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۴ حرث پایوگان ہندوستانی مقیم بارکو پور نے ایک بھری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر سپہ
 باقونین لیکر زمین پریش پر گیا اور بطور مفسدہ و کشتار اپنی حرث سے کہ سپاہیوں سے یہ کہا کہ اگر بخلائی حکام اوکو شامل ہوں اور
 اسنے اپنی حرث کے صاحب امین اور صاحبین کو جو اوکو منع کر سنے بغیر قدم زن ہوئے تھے مجروح شدہ یہ کیا اس آدمی کے

مقدمہ کی تحقیقات ہو کے اور سنا ہے پہاڑی تجویز ہو کر اوسکو خفا ہو گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمہور نے جو گارڈ حبث مذکور کے کمان پر
تعیینات تھانہ فرانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب احکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار کیا اسکی تحقیقات بھی کوٹ میں ہوئی اور یہی اوس طرح مجرم
ثابت ہو کر پہاڑی دیا گیا مگر یہی دو شخص اوس موقع پر مجرم نہ تھے

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ روید وچلن ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ حبث کا اس موقع پر ایسا ثابت
ہوا جسے اعتبار اور کافض ہو اور نواب محترم الیہ کو سزا سے سخت اور نکی نسبت تجویز فرانی ٹری

سپاہی معتمد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل و غش زمین پر سیٹ پر روید و تمام سپاہ کے پس پیش قدم زن رہا اور اپنے افسر ارجی لاتی
کو سخت و سخت کھتا رہا مگر کسینے تجویز اوسکی مغلوبی کی نکی ملکہ جب اوسنے نشانہ باندھ کر اپنے سارجن پھر کی طرف بندوق سرکی اور سوت ہی
کوئی مانع اوسکا نہوا اور بعد ازاں ہی کسینے اوسکو اس حرکت قبضہ سے باز رکھا جب اوسنے دوبارہ اپنی بندوق پر کر کے اپنی اعلیٰ کھٹ
جو اوسکو سمجھانے آیا تھا سرکی اور اوسکے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہو کر گرہا ہ سوت ہی کسینے جو پیرس پرستے
یا پرست پر موجود تھے اعلیٰ صاحب کی مدد بھی نکی چرند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارڈ سے وقوع میں آئی تھی بلکہ جب اعلیٰ صاحب
کے اور سپاہی مضرب کے دست بہت آفریش رہی اور سارجن پھر صاحب بھی حتی المقدور ادا اعلیٰ صاحب کے کرستے تھے سب سپاہی
جوبے وردی تھے اور وہ جو وردی سپہنے تھے سب گرد و پیش جمع ہوئے مگر کسینے مدد کی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سواری کرنا
اور وردی دالے سپاہی تو شامل فساد بھی ہو گئے اور سارجن پھر صاحب کو بندوق کے گندون سے مار مار کر زمین پر گرادیا اور آہر بھی
ضربات گندہ کم نکین

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گوشناخت بھی اوسکی تجویز ہو گئی تھی مگر فراری ہو کر
سنہ اسے جرم سے محفوظ رہا

ہاں مگر ایک سپاہی کمپنی گران ڈیل نے جسکا نام شیخ پٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہو گیا ہے نقش اور پزل اپنے ہم منصبوں کے
رکھا اور بے نامل اطاعت حکام محبت قتل رہا اور سارجن نے نقشت صاحب میں مجروح بھی ہو اگر اوسنے وہ کام کیے جو بے ہتیا سپاہی کی نگاہ
تھا اور اوسکی خدمات معمول اور ایسا فراری اور مردانہ شکاری کی ہونیں

جب اعلیٰ صاحب مجروح و جنتہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آئے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پٹو چاونی کے
سامنے ہو کر گذرا اوسنے اور مجمع سپاہ کو سخت و درشت کلامی مسکلم ہو کر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تم نے اپنے افسر کو روید و اپنی آنکھوں کے
مجروح ہونے دیا اور کچا اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچھ جواب نہ دیا اور پشت دیکھ چین چھین ہو کر چلے گئے سپاہیان گارڈ مذکور نے
جو اپنا کام میں پہنوتی کی تھی عوض اوسکے جمہور گارڈ کو پہاڑی ہوئی اس گارڈ میں سے جمین بس سپاہی تھے چار سپاہی برخلان معتمد
بتعمیل حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمہور نے اوسکو منع کیا اور جب حاکم بالا دست نے اوسکو حکم عمری دیا تو اکثر سپاہی جبراً اوسکے ساتھ ہوئے
بنظر حالات مرقومہ بالا دیگر وجہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام سپاہی

۳۴ حبث پایدگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلمین فساد غالب ہے اور یہ نیو جو کہ اس خبک و بدل میں جو عرصہ تک رہی تھی کوئی
اپنی جگہ سے متحرک نہوا اور نہ کسینے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام و کمال سپاہی مستوجب سزا و معتمدین فرار ہو

اور نواب گورنر جنرل بہادر آئندہ اون پر اعتماد نہیں رکھ سکتے اور ہمیں کھانا اون کو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہیں کہ آئندہ اون کو روزگار سرکار سے نہیں ملے گا۔
لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۴۴ رجٹ پیادگان کے جو بفضل مقام پر پوزیشن میں مقیم ہیں برطرف ہو کر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاویں اور مردمان مفصلہ ذیل جنگی و فاداری و ایمان داری و خدمات شالستہ جو ان سے اس وقت میں نسبت بحکام و انتظام سرکار طور میں آئے ہیں اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو بلا یہ صداقت کو پوچھنے پر حکم برخاستگی سے مستثنیٰ کیے جاویں۔

صوبہ دار سیر پانڈے صوبہ دار مرچ خان جمہدار دیو سنگھ حوالدار شیخ پٹو حوالدار گورنر بخش سنگھ حوالدار جیو راکھن تواری رام سہائی لال سپاہی صوبہ سنگھ سپاہی آتما سنگھ سپاہی مینو لال سپاہی شیو بخش تیوار کی سپاہی علاوہ ان کے میان مذکورہ بالا وہ لوگ بھی اس حکم برخاستگی سے مستثنیٰ ہونگے جو تاریخ ۲۹ مارچ چھاوونی میں موجود تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور اون کی غیر حاضری برقرار نہ ہو کہ پانڈے کو پوسٹ چھوڑنے کی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہیں ہے بلکہ کل افسر سوائے افسران مذکورہ بالا برخاست ہونگے۔

افواج ہند پر پنجابی روشن ہے کہ سرکار صرف افسر و فکوزمہ دار انتظام اور خوش وضعی و ایمان داری سپاہ قرار دیتے ہیں بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اور ڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۷ء نمبر ۳۲ میں شہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجٹ کو یقین دلائیں سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام مستدام ہو گا و کاست عملد آمد ہو گا۔
حکم برخاستگی چھاوونی کلکتہ میں تعمیل ہو گا اور تمام رجٹ ہا جو دوزنہ راہ تک مقیم ہونگے اس موقع پر طلب فرمائے جاویں گے اور ان کے روبرو تعمیل حکم مصدورہ بالا ہوگی۔

اس رجٹ کی پریٹ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ و دیگر تمام کمال تنخواہ واجب الادا حاصل کر کے چھاوونی سے جہس نکال دیا جاوے گا اور اسکے دردی بھی ملے گی جاوے گی۔
اول دفعات حکم مذکورہ بالا حاوی اون تین کپٹنوں اس ۴۴ رجٹ کے نہیں ہے جو مقام ٹپکا نو میں مقیم ہیں اور جن کے نسبت کچا الزام شور و فساد کا عائد نہیں ہوا ہے۔

اب ایک امر اور نتیجہ طلب بدانت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے
وہ سپاہی جو اصل مقصد اس فساد ۲۹ مارچ کا تھا اون سے اپنے رفیقوں سے یہ کہا تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب
تخل میں پڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کاروس کوٹاٹے کی جیسے دانت سے کاٹنے میں زبان مذہب ہے اور جس تقریر سے
اون سے یہ مطلب ادا کیا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال غام میں اسکے شریک ہیں۔

عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی
سپاہ سے بجا اور زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اسکے خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہیں دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کر سکتے ہیں کہ گورنمنٹ
ممدوح کبھی ایسی حرکت نہ کرے گی اور نواب محترم الیہ کو یقین دلائیں کہ اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے نفرت شک

و عام خیالی کر دیا ہوگا

بر چند اور لوگوں کی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویا ان گنجائش رکھتی ہیں مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجسٹر عذر فریب دہی اور بدگوئی پیش نہیں کر سکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارج اون لوگوں کو یہ امر بخوبی و بد فہات فہمائش کیا گیا تھا اول مرتبہ اون کے صاحب کمان افسر نے اون کے دل نشین کردیا تھا کہ خطرہ مذہب سے ہے اور بارشانی ہیچ جنرل کمان افسر کل ضلع نے بھی یہی امر اون کے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر ان کو کلیتہً اور صراحتاً واضح کیا گیا تھا کہ جو کار توس او کو ملے انہیں کوئی شے خلاف اور منافق مذہب نہیں ہے اگر بعد از فہمائش چندین وجوہ طمانینت آمیز ہی سپاہ ۳۴ رجسٹر یا کوئی اور رجسٹر کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر شبہات نہیں رکھیں گے اور اگر سپر ہی شبہات ہی اپنے دل میں قائم کر کے برخلافی اور فرمان برداری اور فساد و بھگت بے محل و بے بنیاد استعدا اور کمر بستہ رہیں گے تو تصور اون کا ہے اور سزا اون کے سروں پر کھیلے گی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کو نسل او کو ان گنی خشتے ہیں کہ سزا ایسے تصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ایک رجسٹر و سالہ اور کپنی لازم سرکار کو پریٹ پر سنایا جاوے گا اور بروقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریٹ کر کے یہ حکم سناوے

اس مقام پر کہ بیان علامات مفیدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از آہنگ تصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھ نے ایک حاکم اعلیٰ سے تکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان کا دغہ گندم کے ساتھ سائید ہو کر شال ار دگندم کے بازار میں فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم آیا کہ کچھ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ مشتمل ۲۹ ماہ مارج ۱۸۵۷ء ایک بیویاری بنام دولالی سنگھ نے دو صدقین آر دگندم آسینا و بھولاسے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھ سے واقع ہے خرید کر کے براہ نہر گنگ شرق کو روانہ کیا اور یہ آر دکانپور میں پونچھ کر بازار میں لکھا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بہت فروخت ہو گیا بعد ازیں تا آخر ماہ مذکور بیویاری مسطور نے اور دیگر بیویاریان نے قریب آٹھ سو من آر دگندم آسینا ہاسے مختلفہ سے خرید کر کے مقام کانپور واد کیا اس آر دین شک آئیش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تھا اور ارزانی آر دکی باعث گرانی خاطر آر دخوران ہوئی اور یہ تقریر بیان آئی کہ گندم تو آٹھ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آر د کہ فاصلہ سے آیا ہے کہ جو جسے ارزان بکتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیویاری نے خبر سنی تھی کہ دیگر بیویاریان آر د خرید کر کے نیت روانگی مقام کانپور کہتے ہیں پس اوسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر اور مال آگرا تو کیا عجیب ہے کہ اسکے فروخت میں یک شش میں کچھ فتور واقع ہو اس نظر سے اوسنے قبل ارزانی آٹھ سو من آر د دیگر کے اپنا مال نرخ ارزان فروخت کر دیا تھا اور آخر ایک سپاہی نے خستہ خود تھوڑا آٹا خریدتا تھا یہ شہرت دی کہ اس آٹے میں گاو اور خوک کی استخوان سائید آمیز کیے ہیں یہ شہرت ز فستہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دلین رکھتے تھے انہوں نے اور اشتعالک دی غرض کہ اب اس آٹے کی خرید موقوف ہوئی بر چند بیویاری وغیرہ نے ہر طرح فہمائش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کی فائدہ تر تب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جب گاہ شہر کسر پٹ تھا خود مقام آسینا پر گیا اور تمام وکمال احوال دریافت کر کے خود تین روپے کا آٹا اپنے پیچ میں لے کر آیا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف آلاوان میں واسطے دریافت حال کے گئے اور کہ بیان کیا کہ اس آر دین سیرطرح کی آئیش نہیں

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سوائے ازیں اور کچھ فائدہ نہ ہوا کہ کچھ اور آٹا اسی قسم کا بنیخ اٹھائیں سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد آسپاہنی آئی بلکہ جو اردو باتیاں زندہ تھیں وہ بڑا بڑا خراب ہو گیا دو ہزار من آٹا چکیوں پر موجود تھا مگر کسینے نہ لیا کیونکہ بنیخ دہم اپریل خرید و فروخت اسی قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہو گئی

بعد ازیں ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جابجا مسبوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام انبار میں بنیخ ۱۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی میں بوقت نواخت آٹے گنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خالی تھا سپاہ گریڈ ۱ مگر خوبی مطالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گنٹہ بعد گودام شراب کسٹریٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ و دھواں اس گودام میں چار سو بیالیس پیسے شراب کے تھے جبکہ سوخت ہوئے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایکین جو چادنی گورہ کا تھا سو لہ ہزار روپیہ کا نقصان سکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شاہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز میں متعدد عمارات مشال دل مضدان جلیقہ خاک سیاہ ہو گئے مگر بنو زینہ معلوم ہوا کہ موجود اور صدر اس امر ناخدا تری کے کون میں لیکن گواہی چوکیدار ان گودام کو دم سے واضح ہوا کہ جب ہم میں آگ لگی تھی اس کے بعد ایک سوار گودام میں سے طرف شہر انبار کے پشتہ کو بگیا تھا

بنیخ اٹھارہ دین ماہ مذکورہ بالا جو رجٹ ہندوستانی مقیم تھا دینی انبار زمین اوکو حکم ہوا کہ کار توں سے استعمال میں ملاوین مگر اونہوں نے پوست کندہ جواب انکار یہ دیا کہ سپاہ بن کا خاکہ کوئی امر سرچ باعث فساد یا زیادتی منجانب سکار واقع نہ ہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کار توں فی قسم کے خود طیار کر لیں اس موقع پر لفظ صبح اس واسطے لکھا گیا کہ قبل ازیں نواب گور زجرل بہادر نے بذات خود سپاہ بن کو گواہی بخشی تھی کہ نیے کار توں میں کوئی شے منافق مذہب نہ ہو و مسلمانین میں سے اور اب جو اوکو خود طیار کر لیا حکم ہوا تو اس سے حشر مابیت کار توں بخوبی معلوم ہو سکتی ہے اور اس حکم سے یہ بھی تصور تھا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقصی کار توں معلوم ہوگا تو چادنی بلاک آتش زدگی سے محفوظ رہے گی مگر سپاہ تو بڑا گڑبڑ ہو گئی تھی اور ایک دلیل قوی اوکی برخلافی سکار سے یہ ہے کہ تمام قسمی اسباب افسران ہندوستانی نے باندہ کر برآمدہ میں نکال رکھا تھا کہ جو وقت شعلہ آتش زدگی اوکی چادنی میں مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر اسی جگہ اب سرکشی و کوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی مقیم رجٹ پایادگان او وہ نے سر شورش اٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۳۱ او ۲۸ رجٹ پایادگان ہندوستانی کو بھی شمشیک اپنا گردنیں بیان شورش رجٹ مذکور کا بمقام لکھنؤ قبل میں درج ہوتا ہے

چند روز گزرتے ہیں کہ سپاہ ٹیکوٹ یعنی فی بہرتی نے کار توں کے کاشنے سے انکار کیا تھا مگر جب اونکے افسران ولایتی نے فہمائش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریش سب نے کار توں لیے اور پکٹے اور افسران مذکورین نہایت خوش ہو کر باہم کلمہ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم شکل سپاہی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ اوکی خوشی اور مبارکباد کی کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بنیخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ غدر پیش کیا اور مقید گارڈ رجٹ میں ہو گئے مگر افسران ہندوستانی ان نو ملازموں کی حرکات پر نظریں کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تھے کہ پورے سپاہی سب اسی اور خالی اور شہنات لٹا لٹا بنیخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجٹ و دھواں سے کہ جان وہ نوکری پر یکیز میں تھے واپس آئے اور قبل ازاں کے شخص کے نیلے صاحب کمان افسر وائس صاحب نے مناسب تصور فرما کر اوکو اطلاع کی کہ کیا نو ملازم سپاہیوں نے کیا تھا اور ان کی حرکت بھیج سے کیا سزا دینا چاہی اور بعد ازاں سپاہ مذکور کو فہمائش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور سپر حکم عذر بھی پیش نہ کرنا اور دیکھنا کہ سپر حکم

انتظامِ رحمت میں واقع ہوا کہ جو نیکوئی ہماری رحمت کی جانب سے ہو رہی تھی وہاں ہم نے ایک صاحب کو بھیجا کہ وہ اپنے
 زکوٰۃ کے حکامات مندوبہ بالا بتوہ تمام شے اور خاموش اپنی اپنی جہاد کی کو رحمت ہو کر چلے گئے مگر ان کے بشور سے ایک صورتِ رحمت
 و زبونِ نظرِ ثری اور ان کی حکمت سے ناخوشی نصیب میں آئی جس کے ملاحظہ سے کپتان و اس صاحب نے مناسب سمجھا کہ بریڈر گری صاحب
 کو اطلاع ان حالات کی ضرورت ہے مگر قبل از نیکہ صاحب موصوف بر گیدر صاحب مدد کو اطلاع ان حالات نہ جان کی دین تمام افسرین و ستانی
 جمع ہو کر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بہ طورِ رسم اور قول سے تعین کیا گیا کہ اپنے سیاسی سبب خوش اور راضی ہیں اور وہ سب کاروں سے
 کھٹے پرستہ ہیں بلکہ اس پنج سے صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسران کے اطمینان کی واسطے رو برو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے
 تاکہ وہ سب پروردی ہماری کریں اور ان کو یقین کامل ہو جاوے کہ کاروں میں کوئی شے منافق نہ رہیں ہیں اور صاحب مدد کے بہ طور
 خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سبب سپاہی قدیم پروردی کرینگے اور صاحب کو سپر امدادہ کر لیا کہ کچھ وقفہ دینے میں برج نہیں ہے اور
 اطلاع دینی بالفعل موقوف رہی جب بوقتِ فواخت میں گمنام تہہ صاحب نے کل رحمت کو اس امر کی تعمیل کی واسطے طلب کیا تو
 حاضر آئے مگر بجائے ایسے وعدہ و بستانجہ تمام افسران اگر نیمی کسی افسرین و ستانی نے کاروں کو ماتہ ہی نہیں لگایا اور یہ کہا
 کہ سکو خوف ہے کہ سپاہ بعض اس حرکت کے بہک جان سے تھک کر دالی گی افسران و لایتی نے کچھ اور فہمائش مناسب تصور کر کے
 رحمت کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی جہاد فی میں بشور و غل داخل ہوئی گویا ان کے مقاصد دلی اور مطالب لادبی حاصل ہوئے اب تمام
 امور طشت از بام ہو گئے اور اطلاع اس حال کی بر گیدر گری صاحب کو کی گئی اور بر گیدر صاحب کپتان بارلو صاحب بر گیدر میجر کو براہ
 لیکر فوراً جہاد فی ختم رحمت میں نشر لیت لیگیے اور سب رحمت کو جمع کر کے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کاروں اتنا استعمال کیا ہو
 ان کو آئندہ ہی کاٹو گے یا نہیں تمام و کمال سپاہیان رحمت مذکور نے انکا جواب کیا بستانجہ جواب صاف بر گیدر صاحب نے حکم دیا
 کہ سپاہ معندہ کی نگہانی رہے اور خود و اس اپنے مقام پر نشر لیت لائے رات تو باسن و اماں گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو کو رب
 و نل گمنام سب کے کمپنی گراڈیل پر ایک کمپنی کے پاس جا کر بدین ہوئی کہ تم اپنے اپنے اعلیٰ اور کو اربتر ماستر سا رحمت اور دریل حالہ کو
 مار ڈالو ورنہ ایک یا دو گمنام کا گذر ہو گا کہ کچھ آدمی دوان دوان صاحب کو گونے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلدی مسلح ہو دیں کیونکہ
 رحمت اپنے ہتھیار لینے کی واسطے دوڑ پڑی ہے افسران و لایتی یہ حال سنکر فوراً بجانب جہاد فی روانہ ہوئے وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ
 سپاہی ہجو اس بہا گئے پرتے ہیں مگر جب سپاہیوں نے اپنے افسران و لایتی کو دیکھا تو کچھ تو اپنی جہاد فی میں چلے گئے اور بند و شین
 اپنی پوشیدہ کر لیں اور اکثر سپاہی اگر خطر خواہی اور شک حلالی ہوئے اور زیادہ برین یہ بھی اونہوں نے کیا کہ اپنے افسر کے گرد و نوار
 لٹکائے ہوئے جمع ہو گئے اور ان کی حفاظت میں پنج سالانہ اس سپاہ کے جو زیادہ معندہ پر دازتے مستعد اور آمادہ ہوئے
 اسی آئنا میں کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمائش اور نصیحت کر رہا تھا کہ تم سب علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے جرمِ غلو زیادہ سنگین نہ کرو ورنہ شیو زبون
 از وسم و قیاس شکوہ لگا اور نیز ان کو آگہ کر دیا تھا کہ اگر اس طرح وہ لوگ بطریق وسوء انتظامی کے باعث ہونگے تو ان کے حق میں سولہ سزا
 شدیدا و رکچہ متصور نہیں ہے اور ایسے ایسے کلمات نصائح آمیز اور سخنان تند و تیز سے ان کو منتشر بھی کر دیا تھا کہ تمام افسران ہندوستانی
 حاضر خدمت ہو کر غدر کو ہوئے مگر اس جانب تو یہ واقعہ بھی ناخوشی میں ہو رہا تھا اور اوپر اس رحمت معندہ نے پیغام ۴۸ رحمت کو معاف
 منڈیا توں میں روانہ کیے مگر سپاہ رحمت ۴۸ نے پیغام بر کو گرفتار کر کے حاضر حضور کر لیا یا صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت سے

سوا سے کل ایما ندری اور وفادار سپاہ ۸۴۸ رجٹ کے اور کچھ خاص نہیں ہوتا بعدہ جگر قناری پیغامبران بظاہر معندین کے گوش نہ دہوئی ہوگی
کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ معندہ پر درخاموش ہو کر اپنے اپنے مقام میں جا بیٹھی اور یہی اطلاع اذکو ہوئی ہوگی کہ یہاں سامان منطقی کرنے
نادرہ فساد کا مہیا ہو رہا ہے کیونکہ افسران ہندوستانی نے بعد ازاں انکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے کاروں
بیکوٹینگے ہم اذکو کاٹیں گے اس امر کی اطلاع ہی بریگیڈ ری صاحب کو کی گئی مگر مناسب وقت تھا کہ اور وقفہ استعنا نہ دیا جاوے
بلکہ فوراً سزا سے اعمال دینی پر ضرورتی اس واسطے قریب آٹھ بجے شب کے رجٹ ہفتم مکر بریٹ پر جانی گئی اور فوراً بعد ازاں آواز
مسم ستوران واسطہ شجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آ پونچھے تو راعہ صہ ہی نگذا ہوگا کہ ہر طرح جی
سپاہ موجود ہوئی اور تفصیل ذیل میدان میں نصب کی گئی رسالہ ہفتم اور رسالہ گال جب بجانب راست اور تو پانچانہ محاذی اونٹ کے اور
رجٹ ۸۴ پیادگان ہندوستانی اور چار کمپنی ۲۲ رجٹ گورہ سپاہ معندین کے سر پر قیام پذیر ہوئیں معندہ توڑی دیر تو خاموش کڑو
رہے گویا عالم سکتے ہیں تھے مگر جب گولہ اندازوں نے ہمتا میں روکش کین تو اونٹ کے دھمکنے سے زہرہ معندین نامرد آب ہو گیا اور
زیادہ از نصف پاکیز ہوئے اور جو حساب اور اسلحہ اونٹ کے تھے سب ہینک پہانک کر ہاگ نکلے حرف پارچہ چاؤنٹ کے جسم پر تھے وہ سب
لیگیے ہر چند اذکور کا مگر کوئی نہ تھا آخر کار رسالہ اونٹ کے تعاقب میں گیا اور چند مغورین کو گرفتار کر لائے اور وہ معندہ جو سکتے کے عالم میں
تھے اور پیروی مغورین اونٹ سے نہو سکی اونہوں نے حسب الحکم ہتیار سپرد سرکار کر دیے اور بے عذر جیلہ گرفتار ہو گئے اور پر سے
سپاہ موجودہ میں سے چاؤنی مغورین پر مقرر ہوئے تاکہ حفاظت چاؤنی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کریں اور اس طرح قبل از سر پہننے
تو پ شام کے ہفتم رجٹ پیادگان اودہ فرست معندان و سرکشان میں شامل ہو گئی

جیسا سابق ذکر ہو چکا ہے ہفتم رجٹ اودہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۱۴ رجٹا سے ہندوستانی ہی شریک فساد ہو کر معندین میں
شامل ہوں مگر کتابت جو اسباب میں روانہ ہوئی تھی قدر سے سپاہیان جہت سے مذکورین نے گرفتار کر کے رو برو سے افسران لاتی
کے گذرانی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجٹ اودہ ہر طرف کی گئی خابہ ہیری لارنس صاحب بہادر کے جہت سے میں جیت تھے انعام
بخشی میں بھی گشت تھے یہ تجویز ہوئی کہ اشخاص تحقیق کو انعام نمایان و غلظت سے گران بہا لائق عظم و شان سرکار سے عطا ہوں لیکن
۸۴ رجٹ کے یعنی ایک صوبہ دار و ایک حوالدار میر اور ایک سپاہی اور ۱۳ رجٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانب دار سرکار
ہے تھے انکی عزت افزائی اور شہرت نام کیواسطے سرکاری صاحب بہادر مدوح نے تاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام میں وہ
اشخاص مذکورہ بالا کا پانچ نظوری و رضامندی سرکار حاصل کر کے باعث عزت اور جرئت وفادار سپاہیوں کا ہو

صحیح جو رو برو سے کوٹھی رزیدنی کے واقع تھا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اوتین جانب فرش کے گریبان بائیں شائستہ
لگا گئی لیکن تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجٹ جو ہری میں تھے اوتیرا کر بیٹھیں اور برآمدہ میں جو وسیع اور رفیع تھا کرسیاں اور
بنگ وغیرہ واسطے علی اور چکی افسر و کئے بچائے گئے بوقت نواخت شش گشتہ شام ہیری لارنس صاحب بہادر کے سے بی ہما ہی
سکر تر صاحبان یعنی جو کو پر صاحب اور کپتان مین صاحب اور باتفاق بریگیڈ ریمنڈ سکوم صاحب اور بریگیڈ ریگری صاحب معہ اونٹ کے
رفقا و صاحبین کے یعنی سیر برٹ صاحب پدہ کپتان میک نیل صاحب مہتمم بازار کپتان جیل صاحب ڈبئی جنرل کپتان ہر جوسا
بریگیڈ ریگر متعلق اودہ بے آئین فوج اور کپتان بار دل صاحب بریگیڈ ریگر کھنوا اور بہر ای کر نیل بدور صاحب کر نیل ماسٹر صاحب کر نیل

یام صاحب اور کرنل برادر صاحب اور سیرگال صاحب اور سیر مارنچ صاحب شریف فرما ہو کر رونق بخش کسی ہوئے اور افوی برابرتی نہیں ملتا
گمان بہار کہے گئے قبل از عطا فرمانے خلعت کے جناب سرزری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ انصریح اور بڑی
کی گفتگو زبان ہندوستانی طرز خوب صاف آہستہ آہستہ روبرو ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ ادائی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک
لفظ اسکا موثر اندام تاسے مردمان موجودہ استیادہ کرتا تھا اور ہر ایک شخص نے بہتر دل اسکو سنا اور اسکا رنڈ ہوئے یہ کو نہایت خوش
ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی میں تحریر ہوئی تھی اور اسوقت ضرورتاً زبان سنائی گئی تھی ترجمہ
زبان اردو میں ہو کر ہر ایک حبیب مقیم ہندوستان میں تقسیم ہوا مگر ہم اسکا مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں

اسی سپاہیوں چند آدمی بدشہرت سارے میں پھیلاتے ہیں کہ خواہش سرکار اسطرح رہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ میں خلل
واقع ہوا اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہیں اور ہم بھی خود بخوبی اگلی کہتے
کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمہارے مذہب میں کبھی مزاحمت نہیں ہوئی ہے اور محکمہ تمہارے وہ لوگ جنہوں نے حالات
پیشین پڑے اور جنہوں نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگوں سے سنتے آئے ہیں بخوبی واقف
ہیں کہ سابق میں عالمگیر نے اور حال میں حیدر علی نے ہزار ہا ہندو مسلمان کر ڈالے اور ہندو بڑا بکسے و شوالے سمار کر ڈالے اور جو
ٹھاکر خانگی پستنس کے تھے وہ بھی ہمیں لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم میں سے واقف ہیں کہ رنجیت سنگھ نے مسلمانان پنجاب
کو کبھی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد میں جسے شہر لاہور کی رونق ہے اور تعمیر کرنے والوں کی شان و شوکت
اب تک اونسے ظاہر ہوئی ہے کبھی اسکے وقت میں اذان نہوئی اور خاص لکھنؤ میں سال پچیسہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے
نہ پاتا تھا مگر یہ تمام معاملات و گروں ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہیں جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کے مذاہب میں خلل انداز
ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم مجھے خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اس واسطے میری شہادت یا تقریر اس امر میں کچھ ضرور
نہیں تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا میں کوئی اور سلطنت ایسی نہیں کہ ہم یہ دہم ہیکو سرکار انگلشیہ کے سچ طاقت و دولت و آمدنی
در و پیدا اور ملک کے سمجھی جاوے کوئی ایسا سمند نہیں ہے جسیر اس ملک کے صد ہا جہاز نہیں جاتے اور کوئی ملک ایسا نہیں ہے
اوسکی سپاہ موجود نہیں تم سب نے سنا ہے کہ جنگ روس میں کیا ہوا اور کس طرح ہمارے سپاہ بری اور بحری نے بھلائی ایسے ایک
نہایت طاقت دار قوم کے اور باوجود دلاقی ہونے عوارض گوناگون اور شائد و کالیف موسم سخت کے اور باوجود کم ہونے سپاہ
اور مسافت ہزار ہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہرج کو رقع کر کے اور تمام مقابلوں کو دفع کر کے لڑائی میں فتحیاب ہوئے اور بیکار ہوئے
نام ملک کو روکشن کیا اور دشمن قوی کو مبعائد ایسی فوج ارستہ و یاسا مان و شائستہ و جنگ آزمایاں کہ جسکی ہمیری کوئی فوج کسی ملک کی
نہیں کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب میں ڈال دیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ میں ایک لاکھ فوج دلائی سے ہندوستان میں آسکتی ہے

ایسی سرکار کو کچھ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت رو بہ بازی نہیں جو کچھ اسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر بر ملا اور زبرد
ہو کر کرتی ہے اور رضا و پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہیں کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ شکست عزم و جملہ دشمنان
بر فونی و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و مستحسن پر قائم رہے گی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے لپے نہ بپا اور جاری رکھنے سومات پستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آئندہ دیکھنے کوئی اور سرکار تمام نیامین اپنی سپاہ کی ایسی خاطر داری نہیں کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانوار ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہیں ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ جاری سپاہ کے قدیم سپاہی کس طرح بآرام تمام و باسایش لاکلام بیٹھے پیش کھاتے ہیں جو پیش اور کو بعض وفاداری سرکار یا زخم و ریا شجاعت کے ملی ہے اور اپنے دوستوں میں دہشتہ دار و نہیں اور رفیقوں میں بیٹیکہ اس طرح اپنی معمری پرانی سین بآرام و خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہیں کہ ہر ایک ہمسایہ ان کا ادب کرتا ہے اور سرکار ان کی عزت کرتی ہے اور کس ملک میں تم ایسے حالات خوش و احوال دیکھتے ہو پس ہوش رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بے بجا ہاتھ سے بجاتے رہیں

ہندوستان کے کسی قوم یا ضلع میں قوی سپاہی کا نہیں جہاں ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہے وہاں بچا سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہو جاتے ہیں صرف ہفتہ گذشتہ میں اسی شہر لکھنؤ میں تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کیونکہ حاضر ہو کر متمنی پرکوش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار و مستعد آدمی کی پرورش اور پرہیز کرتے ہیں اور بیوفا و احسان فراموش کو نہ اسے قرار دیتی دیتے ہیں کسی فوج نے روسے زمین پر ایسی خدمات نمایاں نہیں کی ہیں جیسی فوج بنگالہ نے کی ہیں ان کی خدمات سے خوب واقف ہوں اور یہ ان سران شجاعت شعاری یعنی برگیزہ پینڈ سکوم صاحب اور برگیزہ گری صاحب اور کرنل ہیل فوڈ صاحب اور کرنل نام پر صاحب اور اکثر ان سران موجودہ جلسہ نوابی خوب جانتے ہیں جنکے باعث تھکوہ دایات فتحیابی ہم پہنچیں اور جو تمہاری سمداری تیز کھڑے ہو جو جنگ اور ہو کر مجروح و خستہ ہوئے ہیں اور جنگی نیکیاں میان دال تمہاری شجاعت پر ہیں اور جنکے بیانات فتح سے شکارہ سے تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغامین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہیں اگر صاحب لوگ مانند میرے تمہارے ساتھ معمر اور پیر ہو گئے ہیں اور تمہارے ساتھ عمدہ شباب سے رہے ہیں اور تمہارے ساتھ جنگ ہاے عظیم میں رہ کر شریک خوف و تکالیف اور فتح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال میں ملک برہما سے کو بہتان برف با بیان تک رہے ہیں ہم سب تمہارے دوست ہیں اور ہماری اور تمہارا ایک ساحل ہے اگر تمہاری روسیاسی ہو تو ہماری پہلے ہوگی اور اگر تمہاری بے عزتی ہوگی تو کیا تمہارے ساتھ ہماری نہوگی اب بدر کرداری اور بیوفا کی چوڑ و اور فریب چند بے ایمان ملک بحر امور سکامت کا ٹوہ ماہ گذشتہ میں بہت کچھ بچکا جس سے نیکیاں سپاہ بنگالہ کی ضائع ہو گئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جس نے چند سال خدمات مردانہ کر کے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکیاں اور شہرت یا بی شین گوئی سبقت نہیں لے گی تھی اور جس نے دریائے ایراوتی سے دریائے سندھ تک جنگلہاے عظیم پر روسے روزگار لاکر فتح ملک کیا تھا اور جس نے ملک جہاد اور ملک چین اور دریائے نیل میں اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہائے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک نظر کارزار کی حاصل کی تھیں مگر بخلت تمام ہم بیان کرتے ہیں کہ اب بخلاف اس کے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج منجی ملک ایران میں فتح حاصل کرتی تھی چند چٹھائے بنگالہ سے وہ امصار ہوا کہ جس سے ان کی نالیاتی بیج کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۹۰ رجٹ برطرف ہو گئی اور سات کپیان ۲۴ رجٹ کی بھی برخواست کی گئیں ان میں اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تھے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی دیکھ کر آدہ ہوئے تھے اب تم ہوشیار ہو جاؤ بعد ازین کرنل سرہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہو کر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ دار سیوک تواری کو اور حوالہ میرالال دوسے کو اور رام ناتھ دوسے کو چاہا

۸۴۴ حریت پادگان ہندوستانی کی ہیں اور حسین شہسپاہی ۱۳۱۳ حریت کو بھی دیکھو جس طرح انہوں نے خدمات لائقہ کین ہیں مین سپاہیانہ کو
 اولیٰ نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کر کے تمام حال معتمدہ اپنے افسران بالا دست کے گوش گزار کر دیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ دیکھا
 ہوا اور بہتر حریت ہے آئین پادگان اودہ پکیا بلانازل ہوئی زیادہ از چاس نفر افسر و سپاہ حریت مذکور کے قید ہیں اور تمام حریت نظر
 حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین شہسپاہی ۱۳۱۳ حریت کو کہ کیا وہ نیک آدمی ہے اور تباؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہیں اس
 میں معتمدہ کو گرفتار کر کے حاضر کیا اور وہ اب قید میں منتظر اپنی سزا کے اعمال ہے مین اور مین نے یہ کج ٹکڑا سولے جمع کیا ہے کہ تم
 دیکھو کس طرح انعام جلد سے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار اُن آدمی کو ملتا ہے جنہوں نے نیک کام سے مذکورہ بالا جسے تم بھی خوب جانتے
 وجود واقف ہو منصفہ ہو دہلائے ہیں اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نیک حلال ہیں انکی ہمیشہ غور و پروخت بخشش انعام وغیرہ
 ہوگی سرکار انعام بخشنے میں سزا دینے میں جیت سہ اور پشیمار اور شائق اور شائق حفاظت رعایا سے وفاداری کی ہے مگر
 قائم اور مضبوط اور مستقل ہی اور پر بادی انکی بربادی ہے جو اس سے خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس کو ناراض کر کے آمادہ عفو و ستانی
 کرتے ہیں خوب سوچو کیا مینے کہا ہے اور خوب غور کر کے دیکھو کیا لگد بچکا ہے اور مانو جو تمہارے بزرگ اور افسر جنہوں نے قریب پچاس سال
 برس کے خدمت سرکار انجام دی ہے ٹکڑے ہوئے ہیں اور یہی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہیں کہ خفیہ یا در پردہ کوئی
 امر ایسا کرے جس سے تھل کسی عیال کے مذہب میں عائد ہو اور دیکھو کہ اس نے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنی اپنی طریق بزرگان
 پر پرستش کیا کریں مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جو امر تعلق با نظام فوج ہے اسکی تعمیل کروانے میں کوئی
 امر فرو گذاشت نہیں ہو سکتا اور کس طرح وہ سخاوت مندین پر گوش نہیں رکھیں گے اور ان کے عذرات بھی سماعت نہیں فرمائیں گے اور اگر
 خدا خواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شرترا دی کے درغلانے میں آکر پیر و حرکات ۱۹ اور ۲۴ حریت کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت
 قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دی کے ہے فوراً ایسی سزا سے سخت دیگی کہ مدتہا سے درازنگ انسانوں کے دل سے دھبوں
 گی اب سپاہیوں میں بخوشی تمام نجانے سرکار ان لوگوں کو انعام دیتا ہوں جو خدمات پسندیدہ و کارنامے حمیدہ حتیٰ حصول انعام ہوئے ہیں
 آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کے عطا کرتے ہیں تو سرکار بہت خوش
 ہے کہ تم سے وفادار سپاہی اسکی خدمت میں موجود ہیں ان میں قیضہ نکو جو کتنے بانیں شائستہ خدمات لائقہ وصول کی ہیں قبول کرو اور
 خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار میں انکاز میں بن کر تانصیب ہوئے

یہ رویہ تھا اپنے عیال و رشتہ دار کو دیکھو اور بخلعت اپنے گھر و زمین بروز ہاے سعید ہیں کہ تباہ کیا کرو اور خدا کرے کہ تمہاری
 خدمات نمایان ہو کر ہر ایک حریت میں پیدا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمہاری پروی ایسے کازنیک میں جنہا
 کریں گے

بعد از گفتگوی بالا جناب سر ہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو مبلغ بخلعت ہوا تھا دوستانہ
 مانتہ ملائے

صوبہ دار سیوک تواری ۲۸ حریت کو قبضہ خیر مرصع کا رتھایت تحفہ اور ایک حقبت و شالہ قیمتی اور ایک چو غہ زرکار اور چار تھان کا دانی کے
 عطا ہوئے

اور حوالدار سید کو بھی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا

اور رام ناتہ دو بے سپاہی ۴۴ رجٹ اور شیخ حسین سپاہی ۳۴ رجٹ کو کہ اب شیخ حسین نایک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شیر مرصع و ایک عامہ قیمتی اور چند تھان پانچ سفید حرمت ہوئے اور سوائے از پانچ سفید مذکورہ بالا کے تین تین سو روپیے نقد بھی فی نفر عنایت ہوئے

شروع احوال فساد

باشنا سے ایجنال کہ جناب سرسہری لائسن صاحب بہادر اس طرح معتمدین کو سزا اور وفادار و فکوالانعام دیتے تھے وہ سرکشی جبکایت خوف تھا تمام میرٹھ برپا ہوئی اور یہ مقام باعث قیام تو سچا نہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اس قدر متحکم تھا کہ اوسمیں گمان سرکشی بھی خارج از دہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تھا

میرٹھ

تاریخ ۳۳ ماہ اپریل کرنل اسٹ صاحب کا نیز سالہ سوم نے باہن خیال کہ خوشنودی در ضاجو فی سپاہ اہمیں متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ رجٹ کے سوار پرپٹ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے فی بند تو نکال بغیر کاشتے کار توں کے دیکھیں اور حوالدار سید اور اسکا اردلی جو بنگالہ صاحب پر موجود تھے انکو صاحب نے دکھایا کہ اس طرح یہ عمل ہو سکتا تھا اور اردلی حوالدار سید نے دوسرے اسی طرح نئی بند و سرکی بوقت اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران جو متصل میگزین کے تھا اوسکا بھی یہی حال ہوا بوقت فوجت وہ گنہ شب کرنل اسٹ صاحب کو خبر پونہجی کہ کچھ سوار کار توں لینے عین انکار کرتے ہیں باستماع ایجنال ایک افسر نے واسطے ملتی رکھنے پرپٹ چلی عرض کی کہ گورہ خیال اسکے کہ اس امر میں سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز بدین گمان کہ صبح تک سپاہ رستی پر آجا دے گی حکم التوا جاری ہوا الغرض صبح کو سپاہ پرپٹ پر حاضر ہوئی اور حوالدار سید نے ایک کار توں سر کیا اور انکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹ نفر سپاہ پانچ نے تو کار توں لیے اور باقی نے انکار کیا تھا شاید یہ ہے کہ یہ کار توں وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور نئے کار توں نہ تھے فوراً اطلاع اس امر کی گمان افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور شہداد پونچ نفر سپاہ جنہوں نے انکار لینے کار توں سے کیا تھا معطل ہو کر چا دنی میں بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کو رٹ میں شروع ہوئی اور تاریخ نہم ماہ مئی پرپٹ تمام سپاہ گورہ و بند کوتاہی جاکر مجرمن کو واسطے سنانے حکم نرا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے انکو پانچ بیکر کے حکم قید کا سنا یا گیا حوالدار جس نے سپاہ کو لینے کار توں سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ ترجمہ تھے دنل دنل برس کو قید ہوئے اور باقی پانچ برس کو مجبوس ہوئے تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمن کے دوست سپاہ رجٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز دمان بازار کے پاس جاکر مشورہ کچھ ہوئے کہ کیا تہذیب استخلاصی معتمدین میں مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ موٹے تھے مگر سوائے آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام کھینچ دہم ماہ مذکور وقوع میں نہیں آیا تھا الا ذلیم کو اندھ جگ و خوریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان مجتہم دیرہ ذیل میں درج ہوتا ہے اول بیان پادری صنتہ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ میں پادری تھے اور وہ یہ ہے کہ تاریخ دہم ماہ مئی روز کھینچ تا شام تک اس دمان تھا اور میں مکی میں سوار ہو کر گر جا کر جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا

واسطے ادا سے نماز شام جاتا تھا کہ راستہ میں دو سپاہی گورہ شصتہم رحمت شاہی کو کیا دیکھتا ہوں کہ بھڑک خستہ و خون آلود ہندو چند فریقوں کے چلے
 آتے ہیں بعد ازاں جب میں گر جا کر زمین پونچھا تو دیکھا کہ لگیان اور گاڑیان بھڑک و ہراس تمام بہاگی جاتی ہیں اور ایک گر وہ مرد میرے
 قریب آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا سنئے جو دیکھا تو اوپر ہر سو اسے شعلہ اور دھوئیں کے اور کچھ نظر آتا تھا اور آواز
 بندوق سماعت میں آتی تھی اور غل و شور علاوہ کاکوش زد ہوتا تھا پاؤں سی راتیں صاحب جو میرے شریک نماز تھے میرے ساتھ ہی میرے صاحب کے
 اس اثنائے میں آپونچے مگر چونکہ کوئی شخص وہاں نماز گزاری کو موجود نہ تھا ہم ہی واپس اپنے مکانوں کے جانب روانہ ہوئے اب وقت قریب
 ۷ گھنٹہ شام کا تھا اور سینے دہشتہ رہتے اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب ایفل اور توسنجر کے اختیار کی اٹھارے راہ میں ایک
 پہرہ کے سپاہیوں نے جو قریب آٹھ یا دس نفری کے تو سچانہ تعینات تھے اور جہد میں سے تین سپاہی بعد ازاں ہمارے جانب کے مقام کو پہنچے
 بقایا ایک نفر ولایتی جو اپنے سپاہیوں کو ساتھ لیکر ان کے مقام پر قبضہ کر سکیا آیا تھا مارے گئے تھے ہکو سلام کیا میں بھڑک اپنے مکان پر
 پونچھا مگر میرے ہمسایہ یعنی بنگل صاحب میرے ساتھ ہی صاحب نے جو تو سچانہ اپنی سے تعلق رکھتے ہیں بیان کیا کہ سپاہی پہرہ برکھڈیر صاحب نے
 جو قریب تر اس مکان سے ہے تو راعصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تھی اور وہ میرے اور میرے صاحب کے بیچ میں سے گزر گئی ہم افسوس
 دروازہ احاطہ پر کھڑے تھے بعد ازاں سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی گئے اور آواز آج گولی کی سنی جو نزدیک
 راستہ پر سر ہوئی تھی اور اس کے بعد آواز پاپ اسپ کی پڑی کہ کان میں آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلیپ صاحب ڈاکٹر سپاہی تعلقہ
 رسالہ سوم کے یہہ گئی تھی اور وہ بخراہ تمام پانچ سو اڑھائی مارے گئے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا
 کے اپنی گئی میں آتا تھا بھڑک حستہ ہوا مگر اب تک زندہ ہے اور امید نسبت رکھتا ہے اس اثنائے میں فوج ولایتی یعنی شصتہم گارڈوں کو
 شاہی ایک رسالہ اور ایک تو سچانہ بنگال حاطہ اور یکم ملین شصتہم رائفل شاہی چا دی پیادگان ہندوستانی میں آپونچی اور گراپ اور
 بندوقین سر ہونی شروع ہوئیں مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم کشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کین اور ہونوں نے کپستان
 میکہ دلد صاحب کی سیم کا تھوڑی دور نقاب کر کے بڑھتا ہے شمشیر وغیرہ قہر کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اس کے بچہ پاس خور و سال ہر طرح
 پر بچ رہے کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا اونکو اپنے ساتھ بچا کر لے گئی اور نیزادوں کو گون نے چہنچ صاحب کی سیم کو جو باغ میں خفیہ
 بیٹھی تھی کھینچ کر اچھٹن صاحب خود چا ونی میں کار سرکار پر گئے تھے قتل کیا اور اس پر جی سے بالا کہ اول تو سیم صاحب کو کپڑے اوٹھے
 بدن پر جلائے اور بعد ازاں گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میرے صاحب کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سو اڑھائی رسالہ سوم نے
 ایک بنگلے کو جو روبرو ہمارے بنگلے کے تھا آگ لگا دی اور بعد ازاں برکھڈیر صاحب کو شہی جلائے کا آزادہ کیا مگر خوش نصیبی ہو گون
 کے سے اوسنے آگ نلی بعد از نواخت گیارہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگوں کے ہمارے مکانات کے گرد قائم کئے گئے اور سوار
 اور تو سچانہ ولایتی گرد اگر گشت کرنے میں مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قریب ہمارے نے بازار آتش زنی ناصح گرم رکھ کر دست
 نظام و احوال ضعیفہ دراز کیا اور اس ہنگامہ میں نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جان سرکشی واقع ہوئی تھی وہاں مکانات میں
 و سوختہ کے سوا اسے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان میں مثل گریٹ ہڈ صاحب شصتہم شصتہم میرٹھ ڈاکٹر و کئی
 میں کیا عجز کرتا کوئی باغات میں اور کوئی مکانات خدمتگاران میں پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کر کے
 جان سلامت لے گئے کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان ان کے عقب میں سرگرم خوزیری تھی لشب بکشیہ یعنی شب بے سندہ جو انگریز

قبل از آنے سپاہ گورہ میدان سرکشی میں جان بحق ہوئے تھے انکی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے

ٹریگر صاحب مہتمم مدرس کپتان سیکرٹری صاحب بتم یادگان ہندوستانی میسر صاحبہ کپتان سکر صاحب اور ٹیل صاحب اور
مبدرس صاحب تعلق حربٹ مذکور اور کرنل فٹس صاحب کمانڈر حربٹ یادگان ہندوستانی اسپر صاحب کی میسر صاحبہ قاتل
بتاریخ ۱۴ مارچ کو گرفتار ہو کر سزا بابت خفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بٹش غضب سوختہ و خاکستر کیا گیا اور سال سوم میں صاحبان فاضل
مقتول ہوئے تھے فلیپ صاحب ڈاکٹر اسپان ڈاکٹر صاحب مہتمم صاحبہ منک غیب صاحب جو چند عرصے سے شامل رسالہ
ہوئے تھے اور لنکدل صاحب اور رائینگٹن کی ایک دختر و سال اور سوائے اکثر گورہ تو بچانہ و شہتیرا فاضل و عورات و اطفال
گورہ و دیگر عیسائی انکی بیکتیر مقام میسر کے جو حرکات خارج از انسانیت و مردمی بچ قتل انگیزی و قتل میں آئے ہیں قابل بیان ہر
چنانچہ ایک اون میں سے جسکے بیان میں قتل ایک خوشک سے ایک سیاہ رو تھا ہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چاؤنی سے بھاگ
رہے تھے اور ایک میسر اور بچ اطفال اونکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوئے تو معلوم نہیں کہ وہ کس طرح زخمی ہوئے اور مارے
گئے اور کیا اونکے اوپر گزرا تو جب صبح روز دوم یعنی دو شنبہ کے صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے اونکے لباس میں نیکے نو
تنگ سے لباصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ کرے اور قریب چار
کے فاصلہ پر اسکے ایک لٹکے کی لاش پڑی تھی مردمان مذکور جب نیکے میں گئے تو وہاں دو لڑکے صاحب مرحوم کے ختمہ و بچہ و مشل
گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے لکھیاں باقی تھیں کہ وہ دم زندگی کا برتنے تھے دو نوڑ کو کو اسی وقت ڈولی میں ڈال کر اسپتال کو روانہ کیا
چنانچہ ایک اون میں سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہندو زندہ ہے اور ظن قوی ہے کہ وہ جان برہو گاہ اب اسکو اعجاز سیسیائی اور فضل آسی
کہتے ہیں کہ میسر صاحب اور دو اطفال باقی ماندہ جو اسقدر مجروح و ختمہ ہو گئے تھے کہ کوئی جگہ اونکے جسم پر خالی از جرح نہ تھی بعد از نصف
شب کس طرح اطفال خیران یا غطان پچان اسپتال تک پہنچ کر مثال اجسام پچان زمین پر گرے اسی وقت معالجہ انکا شروع ہوا
اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج و الم و محن و غم کو اب انکو بہت افاقہ ہے اور چند روز میں صحت کلی نصیب ان کیسکو ہوگی
شروع سرکشی میں مفسدون نے اول ۸۵ نفر قیدیوں کو سپاہی رہا کیے اور باقی ماندہ قیدیوں کو چوڑا سو آدمی سے وہ بھی بہاگل
نیکے اوچینی کو آتش دیدی قیدیوں پر پانچ کپتان گیلو دی صاحب کے حاطے میں گئے اور جو اننگرا انکا ملازم تھا اس کے سلسلہ
قید کا شکست کر دیا یعنی زنجیر ہائے آہنی جو اونکے افعال متحیر سے شرکین ہو کر انکے پاپوس ہوئی تھیں اور ہر وقت برصدا کرتی تھیں
کہ آئندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤں سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے

نقشت جی جی امکفرو صاحب نے جو متعلق حربٹ ششم یادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ میں علاقہ انجیر پٹنی بارک ستری
کا کہتے تھے عرصہ کثرت معنہ دین سے لڑتے رہے اور خزانہ کو بجا یا لگا آؤ کار معنہ دین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب
امکفرو صاحب باہر کو ٹھکی کے آئے اور اکثر معنہ دین کو تیرتین سیدین کر کے خود زخمی ہو کر زمین پر گرے اور جب تک مکان میں آگ
روشن رہی جسے جس و حرکت اقامہ رہا اور صاحب کے عمال و اطفال باغیچہ مکان میں پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال اکبر اعظم
غیبی اس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب زخمی صاحب ممدوح انزال پذیر ہو گئے ہیں اکثر ملازمان ہندوستانی
نے اس ہنگامہ میں ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب عین و آفرین کے ہوئے

رسالہ سوم بہشتناے ہفتادیاہشتاد سواران کے اور تمام حربٹ ششم پادگان ہندوستانی شب کشینہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر حربٹ ۱۱ پادگان ہندوستانی جو ہرگز شریک میدان نہیں ہوئے تھے اور جنہوں نے اپنے افسر و فوج کو نہیں مارا تھا اور نہ اونکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورت اور بچکان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایک سو پندرہ سپاہ تو داس گئی مگر یہ یقین ہے کہ اور بہت سپاہی وہاں آویٹے کیونکہ ایک ہشتار معافی جرائم کا جاری ہو کر اونکے پاس بھیجا گیا ہے

شب دوشنبہ اکثر سے ازیم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ تو بچانہ میں جسکے گرد و دیوار حصار تھی اور پرہ وغیرہ مضبوطی تمام قائم کیے گئے تھے شب باش رہیں اور شب مذکور میں کوئی امراضہ انگیر سرزد نہ ہوا مگر بار بار نند و قین در میان پرہ والہ و بد معاشان دیہات و بازار چلتی رہیں اور تجویز سچ جزل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ میں جاری ہوا

اکثر صاحب لوگوں کے پاس کوئی چیز سوا سے رخت بدن باقی نہ باقی رہا خصوصاً پادری افرید صاحب اور سید بید صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حصہ کا بھی باقی نہ پایا پادری صاحب گرجا گھر میں نماز ادا کرتے تھے جب معتمد شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوران روانہ چادنی گورہ میں پونچھ جان سلامت لیگیے اور بد معاش اونکی مکان میں عبادت درون شروع تھا کیے اور تلاش ایک گوشہ کنار مکان میں چلی مگر صاحب خوش طالعی سے اونکو دستیاب نہ ہوئے الا مکان مذکور دست ستم بدکاران سے جگہ خاک سیاہ ہو گیا

گر حربٹ صاحب کی میم کے بچے میں اعجاز ہوا تھا جب مکان اونکا چلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھیں معتمد و فوج سیاہ باہر کوٹھی کے طہیز اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب ازیم صاحبہ دو نوکر میں نہیں ہیں اور اونکی تلاش بیان مفید نہ ہے تو معتمد لگا کر چلے گئے بعد جانے معتمد دن کے میم صاحبہ اس طرح بام سے اتر کر مکان سوختہ میں سے نکل بہا گئیں کہ ایک بال کو بھی اسب نہ پونچھا اور گر حربٹ صاحب کے اتفاق میں تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی

افسران و سپاہی کاران طویلہ باؤر جسکو زبان انگریزی میں سنڈ کہتے ہیں معہ اپنی عیال اطفال کے بتاریخ ۳۱ مارچ فرار ہو کر صبحی روز دوم بلازاحت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل میں درج ہوتا ہے کپتان دی اولی صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان پرسی صاحبہ و اکثر سپاہان سکالی صاحب نائب اکثر اور باقی ماندہ باشندگان قلعہ سیانی معہ قبائلان

چند کینی سفرینیا کی بتاریخ ۱۴ مقام میرٹھ میں روڑ کی سے آئیں اور جب اونکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتھیار حسب الحکم جزل صاحب کے سپرد کر دو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فرید صاحب کو بغلولہ بندوق ہلاک کیا اور ہلاک کر میدان میں قیام پذیر ہوئے مگر تو بچانہ سپاہی اور گارڈ فوجوں نے اونکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ معتمدین قتل ہوئے اور اکثر گرفتار آئے بعد ازاں سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ میں ۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کینی نے ہتھیار سپرد کر کے دیے اور میرٹھ میں مقیم رہیں

ایک ہندوستانی کا بیان جو بھوبلی اس معاملہ سے واقف تھا اس طرح فرمے کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گنڈہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے کہ افسر سوم اپنے گھوڑوں پر زمین کر کے سوار ہو کر بطرف جھلانہ روانہ ہوئے

اور فیروز شہر شہب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کر کے واپس اپنی چھاوئی میں چلے آئے مگر خانہ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا میں حربٹ ۱۱ و ۲۰ اسلحہ شامل اونکی ہو گئی تمام افسران متعلقہ برسرہ حربٹ پر پٹ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمائش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بند و قلع کی سکین اور اکثر افسر و فکھ ملاک کیا اس عرصے میں خبر سرکشی کی میم ہاے مقیم میرٹھ کو پونجی اور سب چھاوئی گورہ کی طرف روانہ ہوئیں اس میں سے بعض صاحب یعنی مسکند و مدد صاحب اور حیدر صاحب کی میم مدد عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئیں اور اونکی لاشیں بجای زمین کے سپرد شدہ مکانات کی گھٹنیں مجھ و فساداگر زری افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کھارنگری حیرت باندہ کر اور باتہ نظم کا دراز کر کے اول تو قیدیان چلیخانہ کو جو قریب ۱۲ نفری کے تھے اور جن میں اکثر دائم محبس تھے رہا کیا بعد ازاں شہر میرٹھ کو ٹوٹنا شروع کیا معندین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگوں کے میم صاحبوں کے اور انکو اطفال کو جو سامنے اکثر بہت خرابی کی اور اپنی چھاوئی کو جلا کر اور دیگر عمارات قرب و جوار و آرزو سے نالہ جو درمیان چھاوئی کے جاری ہے سوخت و تاراج کر کے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط میں قریب کر کے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ چھاوئی میرٹھ میں سپاہ گورہ کثرت تھی اور ہر طرح کا ساز و سامان حرب و دوغاکا آمادہ و آلات تمام سپر بھی تعاقب ان برعاشو نکا نہوا اور معند خنک قلع و قمع رستہ ہی میں ہونا ممکن اور مناسب تھا جو فراحت و سبب دغدغہ داخل شہر دہلی ہوئے

تیسرا بیان اس فساد کا اسطرح ہے

تین سو و ستم ماہ میں روز کیشنبہ وقت شام جب قدرے سپاہی گورہ واسطے آدھے نماز کے گئے تھے حربٹ بستم بادگان ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور حربٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہوئے بولایا فوراً سپاہی جمع کر نیل فتر صاحب کے پاس جا کر تھوڑا سا اسلحہ ہٹے کر نیل صاحب نے اسلحہ عنایت فرمائے اور ہوا دینے پر پٹ پر تشریف لیا کہ فہمائش سپاہ حربٹ بستم کی شروع کی مگر سپاہ مذکورہ نے نال کر نیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اس ہنگامہ میں مقام پر پٹ پر آئے سپاہ کے پاس سے جان بربت ہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاوئی سے باہر آئے اور شریک معندان ہوئے اب ہنگامہ پیش رفتی اور قتل کا رپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تیز رفتہ و عمر یعنی بغیر حفاظت کو روانہ نہ تھا و طفل و جوان و پیر کے جو ان کے سامنے آگیا تو انھیں آگیا ایک گروہ معندان بطور چلیخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر باعث نہ لینے کا توں کے قید ہوئے تھے انکو رہا کر کے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازاں بدرعاشان صدر بازار شامل معندان ہوئے اور جو کچھ برروسے کا راپا نادیدنی اور ہشیدنی سے کوئی ننگہ واقع چھاوئی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ حربٹ ملوہ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ حربٹ کو اونکے سپاہیوں نے حفاظت کی اور اکثر اونہیں کے اس ہنگامہ میں جان بربت ہوئے

ایک تروپ تو چنانہ اسی اور ایک باڑی کاموہ تمام راہیل شہر متروک سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولہ گریب اوس جانب کو راہی کیے جب برسرے آواز فنگ آتی تھی مگر باعث تاریکی شب اصل مقام معندین کا معلوم نہ ہوتا تاکہ گولہ شہر پر جا کر کارگر ہوتا

ایک تروپ ڈراگون کا بزودی ہرچہ تمام جانب چلیخانہ روانہ ہوا کیونکہ مخیل حکام میں خورایہ خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیوں کو رہا کرے

مگر کم نصیبی دیکھنی چاہیے کہ ترو بزرگوار کستہ گم ہو گیا اور وہ اس وقت گردش کما کر مقام چلبانہ میں پہنچے کہ جب تمامی مجوسین فرما ہو چکے تھے

اور جب فوج گورہ چاونی ہندوستانی میں وارد ہوئی تو سواسے شعلہ کے اور کچھ وہاں نہ تھا اور نشان کسی مکان کا اوس جانب شعلہ کے باقی نہ رہا تھا ہندوستانی آدمیوں نے اوس وقت تک فساد نہ کیا جب تک سپاہ راہل نے گولہ رانی شروع نہیں کی اور جب گولہ سپاہ گورہ پھر ہوئے وہ تمام روگردان ہو کر رو بفرار لگیئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کر کے حدود شہر سے فتنہ انگیزوں کو باہر کر دیا

شب یازدہم میں کوئی امر فتنہ انگیز ترو قلع میں نہ آیا سواسے اسکے کہ طوطیہ اسبان تو بچانہ جو خالی تھا اوس میں شعلہ جا کر رہا جسکے سبب بجاسی خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شرک فساد تھے ایک مصیبت زدہ اپنا حال اس طرح بیان کرتے ہیں جس سے واضح ہے کہ وہ اور اوسکے عیال اطفال کس طرح امداد اسی سے جان سلامت لینگے

قتل نامیدنی جو نتیجہ اس فساد کا مقام نہا میں ہوا تھا اوسے قدر قریح تھا مصدقہ اتفاق و خلاف توقع تھا میرا بنگلہ از بس کہ چاونی سپاہ ہندوستانی میں واقع تھا اول لقمہ طعمہ شعلہ ہوا میں اور میرے عیال و اطفال کو داکم شراب میں جو زمانہ خانہ میں تھا ہانگ کر بٹا کر ہوئے اوس مامن میں ہمارے قدم رکھنے کی دیر تھی کہ مصدقہ داخل بنگلہ ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوس میں تھا اوسکو الٹا گادی خدا کو برا حیم و کریم ہے اوسنے مصدقہ کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے جس میں ہم تھے اور جو صرف پنج قدم کے فاصلے پر بنگلہ سے واقع تھا اور اوسکی کمری پر نظر کر لی چاہیے کہ شعلہ بھی اوس مکان تک نہ پہنچا بعد جلد جانے مصدقہ کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدنگاران رہست کر کے میری سیم کو بطور آیا بجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سپاہ کے چھو باغ میں لینگے اور اپنے چار پاؤں کے نیچے چھو مخفی و تنواری کیا تین مرتبہ مصدقہ میری تلاش میں آگوزہ بنگلہ گارون نے یہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ میں حل گئے کہ اوس عرصہ میں میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ الکی مرتبہ اگر مصدقہ اگر تلاش کریں تو صاحب کو معہ سیم صاحبہ جوا کہ دینا چاہیے مگر شکر اوس حافظہ حقیقی کا ادا کرنا چاہیے کہ فوج گورہ اس اثنا کہ آ پونہی اور میں خوراجا کو انکی حفاظت میں بٹا کر میرا تمام میرا اسباب اور کو اخذ وغیرہ جو تھے خراب و برباد ہو گئے اور میرے چھوٹے خاکی سپاہ ہو گئی میری گاڑیاں وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہو گئیں اور گنوں سے مصدقہ لینگے کل نقصان میرا قریب آٹھ ہزار روپے کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلہ کو آگ لگائی تھی وہ بزرگ شعلہ گرفتار ہوا اور شناخت ہو کر بہانسی دیا گیا

بیانات مذکورہ بالا کے ساتھ ایک اور احوال ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران حرب بستم میں سے تھے دربارہ اپنی جان بری اور حفاظت کے شہر فرمایا ہے فی الحقیقتہ جان سلامت لیجا نا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پرست کہ درمیان مصدقہ کے اٹھو اٹھو فہمائش بھی باز آئے حرکات فساد سے کہ نہ ہو اور ایسے وقت میں کہ جو وقت نادر مصدقہ شعلہ درہم کو از ہما ز نہیں بروز کیشنبہ تاریخ ویم ماہ مئی وقت ساڈسپانچ بجو شام کے اکثر افسران حرب بستم بنگلہ کان افسر میں کھائے تھے کہ نقشب ثیل صاحب خیر اللہ کے چاونی میں کوفساد ہو گیا ہے تمام افسران موجودہ چاونی کو روانہ ہوئے اور وہاں جا کر دیکھا کہ کچھ علامت فساد کی ظاہر ہو رہی

اور کچھ غور و غل نہیں اور سپاہی تمام خاموش ہیں تو انکو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اپنے نئے مقامات پر جا کر حملہ وغیرہ زیب تن کریں سپاہ نے افسران
 مذکورین سے یہ کہا کہ ہم نے شناسہ کیا ہے کہ سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرے میگزین حبشہ کے آتی ہے افسران و مددین چاؤنی میں پر مٹی
 اور سب کی تسلی اور اطمینان کیواسطے یہ کہتے تھے کہ جب تک تم سے کوئی امر ناشایستہ طور میں نہیں آتا تاہم میگزین متاڑے پاس
 رہے گا جب وہ قریب میگزین کے پونچھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہشتادگان شہر اور ساکنان صد بار بار کثرت صدر بازار سے میگزین
 تک جمع ہیں اور میگزین کے گرد تو ایک جم غفیر جوم آ رہے ہیں کپتان ٹیلر صاحب نے کپنی گرائڈیل کو حکم دیا کہ لاشیاں بیکر اوس گروہ کو ترش
 کریں کہ کسی سپاہی نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی اور طنز و رچی اور بلجے والوں نے جو قوم کے عیسائی تھے تعمیل حکم کی بعد از قریب
 پانچ گھنٹہ کے جس عرصہ میں افسر لوگ سپاہ کو نہایت کر رہے تھے اور انکی طماننت میں کوشش کر رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ
 اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر اٹھ کر لیکر ہباگے جاتے ہیں افسر بھی انکے تعاقب میں گئے اور نہایتش کی کہ اپنی چاؤنی میں جاؤں
 اس عرصہ میں انکی سپاہیوں کا ہشتاد گروہ چاؤنی میں گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہیں اگر کوئی پاس
 سپاہی گری کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہے پکرتے ہو کر لو بازار آدی ہی اوسکے ساتھ متفق لفظ ہوئے اب اکثر سپاہ کپنی کپنی کی
 باہر آئی اور افسران و فکوریں نے ہر چند بہت نہایتش کی اور کچھ آدمیوں کو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوئے وہاں
 پونچ کر سب نے ہتھیار لیے اور اراحمیٹ کے کرنل فیس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بغور لڑائی تک مقتول کیا
 اور کپتان میگزین و غلہ صاحب متعلق بہتر حث اور تری کر صاحب مہتمم مدراس کو بھی بعد از ان ہلاک کیا باقیانندہ افسروں نے جگہ جو کہ
 صدر بازار میں قائم رہی اور فوج میرہ کو روکا گویا ان چاروں طرف سے مثال قطرات باران اور پربتستی تھیں اس عرصہ میں محشی شخص نے
 اونکو خبر دی کہ افسران مذکورہ بالا ہلاکت کو پونچ گئے اور اکثر سپاہیوں نے اوسنے کہا کہ تم اب یہاں سے بچ جاؤ افسران موصوفین
 بانسوں تمام مقام مذکور سے روانہ ہوئے اور جب وہ چاؤنی سے باہر آئے تو سپاہ انکے تعاقب میں ہباگے یہ حال ملاحظہ کر کے افسران
 مذکورین بھی تیز قدم ہوئی مگر بعد از ان حرکات غصہ آنی سپاہ کو نرم قدمی ملا کر کیا اس حالت پر بھی افسران حبشہ کے کوئی امر خلاف
 مرواگی یا سوئے شجاعت نہیں کیا یعنی لفظ ہر صبح صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسروں کے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور اٹھا
 راہ میں گیارہ گولے کہا کہ انکا گولہ اگر کوئی اون افسروں میں سے گولہ بے ہتھیار تھے ایسا نہ تھا کہ جسے قاتل بچ جاوے راستی پر لائے
 سپاہی ہتھیار کے کیا ہو اور بصورت آخرت میں ہتھیار چٹے پاس بنا دیق تیرا در کسی ہوئی تھیں بضر بات مشت زمین پر لگا دیا میرہ گولہ
 ہر ایک کی ایک وقت ہے اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہے اب وقت گریز کا آگیا تھا اور جان بے سلا
 لیجا ناہر ایک افسر حبشہ کا بغیر تائی غیبی اور کم از کم اسی تھا کہ کیوں جب لفظ ہر صبح صاحب کا گولہ اسیا پیشتر مذکور ہوا ہے مارا گیا تو یہ
 صاحب زمین پر گئے اور اکثر سپاہ نے جو اسے چند قدم کے فاصلہ پر تھے گویا ان اور بارین مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب صبح
 واپس آئے اور ایک مکان میں جو ہسپتال کے حاطہ میں خدشکار و نیک واسطے بنا تھا جا کر مخفی ہوئے یہ کپتان ارل صاحب بھی
 پورا مجمع معتمدین اور باشش غلوہ میں سے ہباگے اور گولہ سے یاگی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پونچا کپتان لو اس صاحب کی گردن پر
 ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی ہباگے اور سپاہی اور مدد معاشان بازار انکے تعاقب میں ہوئے مگر صاحب موصوف کو ٹی کو ٹی ہباگے
 ہوئے ایک بھی کے نزدیک پونچے جو تیزی تمام ہباگے جاتے تھے اور اوپر سوار ہو کر جان بے سلاست لینگے کپتان ٹیلر صاحب لفظ

مندرس صاحب اور لفٹنٹ ٹیلا صاحب لفٹنٹ ٹیلا صاحب اور لفٹنٹ ٹیلا صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب باہنہ صاحب کے مکان
اور پیاوہ چلے جبر جاتے تھے کہ وہ کثیر معسدين کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جاوہ دراستہ مکان و احاطہ ایک بہت مجموعی کثرت
کی نظر آتی تھی جس سے صورت ممت اور بنا ہی فرنگیان رونمائی غرض کہ صاحبان موصوفین اٹھتے ہوئے اور معسدين سلمہ کو نصیبات
سب پاگیتے ہوئے کرنیل امٹ صاحب کی کوٹھی تک پونچے اور وہاں جا کر مکانات خدنگاراں میں جو خالی پیسے تھے جاگزیں
یہاں سے لفٹنٹ مندرسن صاحب اور لفٹنٹ ٹیلا صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہو کر دوسرے مکان میں گئے اور شناخت ہو کر
منزل معسود کو پونچے اس طرح پر کہ جن مکانات میں یہ صاحب تھے ان میں ہی دست آئین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو پاگوب کرتے
ہوئے نکلے اس اثنا میں کپتان ٹیل صاحب تو اسی وقت گروہ معسدين کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ سل صاحب اور
لفٹنٹ مندرسن صاحب کے اوپر کوئی ٹکڑی پڑی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی کیونکہ ان کو اس سے زبون ضرورت سے مرنا تھا جب یہ دونوں صاحبان
اون گولیوں سے بچ کر کسی طرف کو بھاگے تو اور معسدين رو بہ رو ہوئے اور انہوں نے بزعمائے شمشیر دونوں صاحبان کو پارہ پارہ کر کے
اس طرح کاٹا کہ کوئی عضو باکستوان ثابت نہ باقیانہ تین صاحبوں نے عہد کیا کہ اگر مرنا چاہا ہے اور اگر یاں ہاتھ میں لیکر ایک معبد گاہ
میں جو کہ تل صاحب کے عاظمین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبد گاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام عاظمین وہی
ایک مکان اسباب آتش و فتنہ سے بچا اور پانچ گنٹہ تک یہ تینوں صاحب ویاں رہے بعد ازیں اونکو خبر پونچی کہ فرج گورہ آگئی یہ سن کر
وہ دانے نکلے اور شامل فرج ہو کر اس قتل غام اور مرگ ناگمانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہ سے بنی نوع جو اکثر مقامات میں وقوع میں آئے ہرگز واقع نہ ہوئی اگر مفسد مقام دہلی تک پہنچتے
اور ستمین ان کا علاج قرار داتی کہ ناباغت موجود ہونے افواج گورہ مقام سیرٹہ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ رافیل غصتم
وقت شام بہشتیاء خبر فساد جمع ہو کر نظر حکم تعاقب معسدين تھے مگر نصف گنٹہ تک اونکو حکم نکلا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور
کوچ سو گواران قدرن ہوا اور تیز گامی کہ جسکو زبان انگریزی میں ڈبل کوچ کہتے ہیں ہرگز نگریں بروقت وارد ہوئے موقع فساد پر اور
دیکھنے عذر اور خونریزی معسدين کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش میں آیا اور وہ استعداد اس امر کے ہوئے کہ بزدلی پر چڑھا
تعاقب معسدين کر کے خاک وجود و کیشان جہیں آتش فتنہ بجا شعلہ و ہور بارتا تھا تباہ و توب و فتنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری
و مردانگی سے فرو کر کے برباد دیون مگر بجلاف مناسب وقت اونکے دل پر جوش سر دہو گئے کیونکہ اونکو کوئی حکم مناسب نکلا بلکہ
زیادہ تر سچ اونکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اونسے نہ لیا گیا اور ش بقدر وہ لوگ ناظر حکام معسدين سے ہستانی
ہر چار طرف روان اور دوران تھے اور شور و غل مچا ہے تھے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے
اور ان شجاعان میدان صفت آرائی کو حکم سر کرنے اتواب کا یا اگر قمار کرنے معسدين کا نڈیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازیں دلاوری
ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس راستہ پختہ پر جا کر تقسیم ہوں اور اس طرح زیادہ از نصف چاونی دست قتل و غارتگری سرکشان چوڑ و سے حرکت پاسے
ہندوستانی بنے بعد از صدر و کر کے ہر ایک امر لعدی و ستم کے کوئی دقیقہ و قائل اندازسانی سے فرو گزشت نکلیا اور میں بعد بفتح و غیر وزی
روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بکر دار و نکاحا مجد و جہاد فی سبھی نمود گو مقام سیرٹہ سے دور جہاں ولایتی من کل
الوجہ اس سستہ اور پیرستہ موجود تھیں جو یہ حادثات دیکھ کر سچ و ناب کما رہے تھے کہ سیرٹہ حکم ہو تو اون بکر دار و نکاحا بادشاہ اسالی رشتہ کو

پونجا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت نظر ان ہنوا جو رستہ معتمدین نے پکڑا تھا وہ بھی معلوم ہوا اور یہی ظاہر تھا کہ ہر ایک صاحب ولایت زاجو دہلی میں مقیم ہے اور عین سے ایک ہی دستِ تظلم بد معاشان جنگی سے جان برہنو گاماگم تاہم کوئی امر ان کی طاقت کا حصہ نہ ہو رہا تھا اور صورت ایسی فروگزاشت کے کچھ مقام تعجب اور استناب نہیں جو فوج دہلی نے بغور وار دہونے معتمدین میں کے شمولیت ان کی اختیار کی کیونکہ ان کو اور زیادہ تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی کہ خبر دہلی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹھ میں تھوڑا کیسا کارنامہ کیا اور باوصف موجود ہونے ایسی فوج کثیر گورہ جو اس قدر آراستہ اور پیراستہ تھی کہ جس کا ثانی ہندوستان کے کسی مقام پر پکیجا نہ تھا اس کا ایک موسے تن بھی آزار کش ہوا اور یہ بھی کچھ مقام تعجب نہیں جو بعد ازین اور بواوید حالات وقوعہ بالا شہر دہلی عجیب و غریب معتمدان و سرکشان ہوا

دہلی

تاریخ ۱۱ مئی تاریخ یکم اپریل یعنی قریب ایک مہینہ گیارہ روز پیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد میں اویزاں کیا گیا تھا اسکا مضمون یہ تھا کہ تاریخ ۱۱ مئی دہلی کوئی جاوگی اور بڑا گشت و خون ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اس وقت حکام نے کچھ تو جو اس جانب تکی اور جیسے اور امور میں تھم کے اس وقت میں ہنسی میں ٹالے جاتے تھے یہ بھی اخبار نویس ان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی میں ٹال دیا تھا اور اسی سبب سے پھر کچھ خیال اسکا کیسے دلی میں نہ آیا جب تک کہ تاریخ ۱۱ مئی گیارہ روز معتمدین میرٹھ کا جس میں کچھ سوار اور پیادہ تھے رسالہ اور جرنل ۱۱ مئی ۱۹۲۰ ہندوستانی کے تھے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہو کر صبحی وقت سے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کر کے داخل شہر ہوئے جو کچھ بیان واقعی باوجود مفصل حال بعد داخل ہونے معتمدین مذکورین کے شہر میں ہمو کو دستیاب ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم سحرچی سکر صاحب کے حاصل ہوا اور بحسنہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے

مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اور پل کے سپاہیان معتمدین نے صندوق محصول میرٹھ کو لوٹا اور ایک جھٹ سپاہ مذکور عبور دیا بذریعہ پل کے داخل شہر ہوئے اور پل پر ایک انگریز جو اسے دوچار ہوا تھا مار ڈالا بعد عبور جھٹ مذکور کے ملا جان نے پل توڑ دیا اور سوار گھوڑوں پر پار ہو کر بیکشتہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوئے اور سواروں پر پشند کو ب انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے باین بارادہ گئے کہ بڑے صاحب کو دہان قتل کریں

کو تو ال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً سمس فریڈ صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہر جہتا شر حکم دیا کہ کو اغذہ شہر میں لیجاؤ اور خود دہلی میں سوار ہو کر دہلی بہر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب معتمدین روانہ ہوئے جب معتمدین نے صاحب محمد کو دیکھا تو ان کے درپے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک معتمد ایک گولی سے اور ایک سپہ سالار معتمد کو دوسری گولی سے مار کر مگی میں سے باہر کو دھپسے اور براہِ من بچ قلعہ کے اندر جا کر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہاں سے لاہوری دروازہ قلعہ پر پونہ کچھ صوبہ دار کا زکوہ چہر پرستے حکم نیکر نے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا میں ایک سوار معتمد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کو لو صوبہ دار نے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں سوار سالہ میرٹھ کا ہوں پر صوبہ دار نے کچھ تامل کر کے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہاں ہیں تب اس نے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ میں ہیں صوبہ دار نے تب اس کو کہا کہ جاؤ ان کو بھی لے آؤ تب میں دروازہ کو لوٹ گیا سوار سپہ سالار واپس گیا اور تھوڑے عرصہ میں سب کو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آئے تو صوبہ دار مذکور نے دروازہ کو لوٹا

سمن فریز صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغا بازی ہے اپنے سپاہیوں سے کہو کہ قلعہ دار
 بہرین (کیونکہ اگر زیادہ نہیں تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے) مگر صوبہ دار نے کچھ نہ مانا اور صاحب کشن کو دشنام دہی کر کے
 کہا کہ یہاں سے چلا جا جب فریز صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات خوش سُننے تو وہ دونوں ہانسنے بہاگ کو طرف اندرون
 قلعہ چلے گئے رہتہ میں سواران عند ان کے درپے ہوئے اور ایک نے ایک پستول طرف فریز صاحب کے سر کیا جس سے اونکو زخم پہنچا
 اور وہ ایک دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اس اثنا میں ایک اور عند آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اونکا سر تن چھجھ کر دیا ایک اور
 صاحب اس واردات جگہ خون کن کو اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص خشم خود دیدہ یوں بیان کرتا تھا کہ جب فریز صاحب کو کسی سوار
 مفسد نے زخمی غولہ تفنگ کیا تو انہوں نے دو عند ونگو وہاں مارا اور اپنی بگی پر سوار بہاگے گوز خیم سے خون جاری تھا اور ٹکلیف جزا
 کی بہت تھی لیکن تاہم انہیں طاقت بگی چلانے کی باقی تھی کہ اس عرصہ میں ایک عند آیا اور اسے صاحب کے سس کو تلوار دی اور کہا
 کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر دیا سپاہی کیا اور صاحب کے سینہ پر ایسا تلوار کا ماتہ مارا کہ دل پاش پاش ہو گیا فقط بعد ازیں
 نے راستہ میں کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو سہی مجروح بھلا کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی میں پونچے جہاں انہوں نے دو ہیمن چوہا
 کو مارا وہ شاہی جنگ صاحب اور گھوڑے صاحب کی لڑکیاں تھیں اور وہاں سے دریا گنج جا کر سب کا نوٹو لگا لگا دی اس عرصہ میں
 ایک اور جھٹ عند دہلی شہر میں داخل ہوئی اور آتے ہی بد معاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہیکو اسباب لوٹ کو ماتہ لگانا چاہے سواران
 مفسد جو دریا گنج کو چلا رہے تھے انہوں نے وہاں پانچ انگریز اور تین ہینو کو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہاں تھے وہ سب بہاگ کر کوٹھی
 راج کشن گڈہ میں پناہ گیر ہوئے مفسد دریا گنج کو اس طرح تباہ و خاک سیاہ کر کے کوٹھی بینگ میں گئے اور وہاں اوسکو لگا کر بائج صاحبوں کو
 قتل کیا اور وہاں سے کوٹوالی جا کر بد معاشوں کو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ شکر کو قوال بہاگ گیا اور اسے کوئی تدبیر چاہئے مطلقاً وہاں شہر کی نئی تعمیر نہ
 عند ان کرنل سکر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے مگر اوسکو نہ چیر اور جتنے مکانات قرب و جوار گرا جا کر گئے تھے اوس کو لگا دی اور جتنی سیم
 صاحب لوگ اور ان کے بچے ملے سب کو مار ڈالا من بعد پانچ نفر سوار پشہ کو بچا دینی کو گئے اور جب نزدیک چاؤنی کے پونچے تو جتنے سپاہی
 وہاں تھے انہوں نے اپنے انفرنگلے بنگو نکو چلانا اور جو انگریز اوٹو ملا اوسکو مارنا شروع کیا باقی سواران عند شہر میں میگزین کو گئے جب وہ
 نزدیک میگزین کے پونچے تو چار انفرنگلے اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتھ اوڑ گئے دو جھٹ چاؤنی دہلی نے کوٹوالی
 میں شامل عند ان جو کہ شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو جھٹ نزدیک لعل ڈگی روڑ سے قلعہ کے مقام پر پیر ہوٹل میں ایک گارڈ بدین خیال
 راج کشن گڈہ کی کوٹھی پر گیا کہ اوسے انگریز فیکو پناہ دی ہی اور فی الحقیقت اوس کوٹھی میں تیس انگریز سیم اور ان کے بچے سے زیادہ پناہ گیر
 تھے وہاں پونچے مفسد دن سے اوسکو لگا لگا دی اور کوٹھی مذکور ایک دن اور ایک رات تک جلتی رہی مگر انگریز سب تہ خانہ میں محفوظ تھے
 روز دوم صبح کو مفسد دو توپیں میگزین سے لائے اور تمام وزا انہوں نے کوٹھی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر سیکو اسیب نہ پونچا بعد ازیں
 مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنل سکر صاحب مرحوم جسکو عند بدین میر تھے ماتہ بھی نہ لگایا تھا بد معاشان دہلی نے خود پناہ
 تیار نہ کی مفسدین دوبارہ ان انگریزوں پر حملہ آور ہوئے جو کوٹھی راج کشن گڈہ میں پناہ گیر تھے اس روز انگریزوں نے بھی کوٹھی
 پر سے گولیاں ماریں اور تیس نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب ان کے پاس سامان حرب و دغا کچھ باقی نہ رہا تو تیس انگریز باہر آئے اور چار

تہ خانہ میں رہے اس عرصہ میں ولیم شاہ بھی وہاں پونہچے اور عسکریں سے کہا کہ انکو ہمیں سپرد وسم کو باغی جہت میں رکھ کر انکی نگہبانی کرنا
مگر عسکریں نے کچھ خیال نہ کیا اور سبکو تر تیغ کیا

ستر جرج سکر صاحب اونکی سیم معہ بال بچوں کے قلعہ میں پناہ گیر ہو جاسوسوں نے خبر دی اور عسکریں نے انکو قلعہ سے کو توالی میں
لیجا کر بصد خاوری ہلاک کیا ڈاکٹر حین لال ہندوستانی ڈاکٹر شعل خانہ میں اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جہانخانہ میں قتل کیا تین دن تک
لاشیں مقتولین کی بے گور کفن پڑی رہیں اور ہر دو چار مہینہ عسکریں نے انکو اوٹھو کر دریا میں ڈلوا دیا

اب عسکریں نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہنگو دو مہینے کی خواہ دو اور یا سہارا روزینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوادیا
بادشاہ نے سب مہاجان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نہ کر دینگے تو سب اپنی جانوں سے ماتہ ہوئیں
جواخون نے عرض کی کہ ہم میں ہر ایک اور کو دال روٹی دے سکتے ہیں اور اس سے زیادہ ہم میں ہر ایک اور عسکر عسکریں نے کہا
کہ ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندھ کر بیٹھے ہیں جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہیں انہیں ہم دال روٹی کیونکر کما دیں بادشاہ نے یہ کلام تمام
کر کے حکم دیا کہ چار دن روز ہنگو دلا کر دینگے

عسکریں نے اب دو توپیں ہر ایک دروازہ شہر پر چا دیں اور ایکہزار میں باروت میگزین چاؤنی سے لار کی اور تینا گولہ گولی وغیرہ
میگزین شہر میں تھا اور پھر قبضہ کر لیا اس شور و شر سے رندہ شہر میں آنے سے بند ہو گئی اور ہر شے گراں ہو گئی یعنی آٹا ۱۳ ادر اور گندہ ۱۸ ادر
اور روغن زرد ۱۰ ادر کے لگا اور علی بن القیاس سب چیزیں اس طرح گراں قیمت ہو گئیں اور بچنے بچانی گردنوں کے تھے سب اوٹھ کھڑے
ہوئے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رنج و فساد کو واسطے پانچ دہات گوجران کو طلبوادیا جو کوٹھی کرنیل سکر صاحب مرحوم کے
بقام باکس پور تھے وہ بھی لٹ گئے

بعد از لوٹنے دہلی کے دوست و سوار مقام گورگانوہ کو گئے اور مقام مذکور میں بازار آتش زنی گرم کر کے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکھ چالیس
روپیہ وہاں سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے اب عسکریں کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گورگانوہ کا اکیس لاکھ چالیس روپیہ موجود تھا
اور یہ روپیہ قلعہ میں زیر جہت سپاہ عسکر و سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہے

اب مقام دہلی میں تین جہت ہیں ایک تو سرکاری اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہیں اور باقی سپاہ عسکریں اطراف علی گڑہ اور گڑہ
ہو گئی ہے چھپن چند سیٹھ نے جو برائے مال اور ہنر مند سیٹھ ہیں اپنی کوٹھی کو دست پر عسکریں سے باعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ عسکریں
کے بجا کر کہا ہے اور صرف یہ ہی ایک کوٹھی والے ہیں جسکو عسکریں نے نہیں لوٹا

ایک افسر ۳۸ جہت پایا دگان ہندوستانی کا اس طرح پر اپنی مصیبت کا حال جواب دہر باعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہے
یہ صاحب اور افسران رحمت مذکور سے جہاں کہ رہنمائی سخت سیاہ و سواران عسکر سے دو چار ہوا اور انہوں نے اور کو جو جی خفیت ہی
کیا اور یہ صاحب ۴۰ تاریخ تک یعنی چودہ روز ویرانوں اور جنگلوں میں بہتے بہتے پونہچے اور اس عرصہ میں کیے مرتبہ غارت گردن کے
ہاتھ سے بچے بیان یہ ہے کہ تباہی اقرب ساڑھے دس سبجے صبح کے ایک میرانو کر ہاگتا ہوا میرے کمرے میں آیا اور اسنے کہا
کہ بڑی کل بلی بچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھی دہلی کے لینے کو آئی ہے یہ ہی اولی خبر عسکر کی ہے
پاس پونہچتی جو کچھ میرٹھی چاؤنی میں تھامین یہ خبر سنا کہ یادہ بگلا انسان گھر صاحب جہن ۳۸ جہت ہندوستانی پر جا کر دیکھا کہ جہاں

کناڈنگ اور کرنل نیوٹ صاحب دونوں موجود ہیں انہوں نے بھی یہی خبر تصدیق کیا اور کہا کہ ۴۰۰۰ حربت پادگان ہندوستانی اور وزیر
توبہ شہر میں بھیجی گئی ہے اور دو دو کمپنی ۳۸ و ۴۰۰۰ حربت کی ہمارے پرچہ درمیان چھاؤنی اور شہر کے واقع سے قیام پذیر ہو گئی اور باقی سپاہ
جسٹیس منکونڈی کا تین سپاہی بجاؤنگی بلکہ اپنی چھاؤنی میں سنبھالو اور سبھی کے ہنگام واپسی اپنے جنگل کے راستہ میں کپتان نکول صاحب سے
جو سپر برگیدہ کا کام کرتے تھے جسے ملاقات ہوئی مگر انہوں نے اتنا ہی بیان کیا کہ یہ سوارانہ ہند نے جو قریب ایک سو پچاس نفر کے
ہیں ان کی مشق کا قبضہ کر لیا ہے اور جو انگریز اور کوئیرٹس سے آئے ہوئے تھے ان کو قتل کیا

تھوڑے عرصے کے بعد دوبارہ دو فوجیں نکال کر ہلالا میر سے جنگل کے برابر سے بطرف شہر گئیں ان کو دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا کہ ۴۰۰۰ حربت
اور یہ دو فوجیں واپس آئے تھے معتمدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین فوج میں آیا اور کسا کبھی لگان ہی نہ تھا لیکن میں نے منظر
اختیار اچانک رورنگر میں ملنا پھر پنج نامہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑی کے گھوڑے طیارا رکھو

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکروں نے مجھے خبر دی کہ چھاؤنی دریا گج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور زیر یہ بھی کسا
کہ میری حربت کے صاحب اجیش اور صاحب کناڈنگ چھاؤنی کو گئے ہیں میں بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تفتیم
میں وہ ہنسے اپنی کمپنی میں گیا اور سپاہیوں سے گفتگو کرنے لگا وہ سب تنک چلن معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کو اس فساد
کے حال سے واقف نہیں بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر میں کہ بند ہی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تھینا
بھٹ روزہ سے آئے ہیں اور ابھی روٹی پانی بھی نہیں کیا دیا جواب اسکے میں نے اونسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے میں
فرود ہو جاوے گا کیونکہ ۴۰۰۰ حربت اور توپیں واسطے سنبھال دی معتمدین کے روانہ ہو چکی ہیں میں نے یہ بھی اونسے کہا کہ مجھے یقین ہے تم سب
اگر ضرورت پڑے تو لڑو گے اور اپنا حق نمک ادا کرو گے دجواب انہوں نے مجھے کہا کہ ہم نے سرکار کمپنی کا شک کیا ہے اور ہم بالکل
مستعد لڑنے پر ہیں انہیں سے ایک حوالہ نہایت شور و غل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باغیہ تمام اونسے بیکل زبان سے نکالا
کہ ہم معتمدین سے لڑینگے یہ ہی کہتا تھا کہ اگر کوئی غنیمت راجہ بابو اور گیتا تو اس سے لڑینگے

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ۹۰ زیر حکم کپتان شید صاحب اور کپتان گارڈ صاحب کی ہتھیاری کوریوٹ ہوئیں کہ وہاں جا کر
مقیم ہیں انہوں نے وقت روانگی ایسا شور و غل مچا یا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کچھ خوشی ہے مگر اونسے کہہ کر اس پر
پر ہند اند نظر نہیں آتے تھے میں اپنے سپاہیوں سے گفتگو میں مشغول رہا اور اونسے کلام باطلہ سے کوئی امر خلاف سب روٹھیں
ہوتا تھا اسے عرصہ میں خبر ہوئی کہ ۴۰۰۰ حربت نے بروقت پوسٹ پر اندر شہر کے نکالنے کے کیا اور سوارانہ سالہ سوم سے اپنے
افسروں کو گواہ اور کچھ افسر قادی کیا اب مقدم بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کو چکا ہوا اور سب سپاہ پر پٹ تو بچاؤ پر چلائی گئی اور
صاحب برگیدہ اور برگیدہ صاحب دونوں موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارٹوس جنگی بہرین انہوں نے تعمیل حکم کی باجے والوں کو بھی دھم
اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنل بریلی صاحب ۴۰۰۰ حربت کے ڈولی میں وہاں آئے ان کو بہت زخمی شدہ
لگے تھے اور کوارٹر گارڈ تو بچاؤ میں رکھے گئے میں نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیوں نے
سنگینین ماریں ڈاکٹر ستوارٹ صاحب جو فوجی حقو کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے وہ انہوں نے بھی بیان سن کر فریب
قتل افسرانہ ۴۰۰۰ حربت کا کیا بے لوث شور و ہر دست درمیان برگیدہ کے پوس اور برگیدہ صاحب اور کپتان ڈی تشر صاحب تو بچاؤ دیکھ کر

یہ قرار پایا کہ جو اتواپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے روبرو جا کر برج چنڈہ کے پاس قائم ہوں اس مقام پر تہا اور بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ہمہ جہت اور دو توپن زیر حکم سچا سپاہ صاحب کے واسطے احانت گارہ مقیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا میں پیشتر بیان کر چکا ہوں باقی ماندہ فوج پہاڑی پر جا کر مقیم ہوئے اور دونوں ضرب توپ برج کے سامنے اسٹور پر لگائی گئیں کہ اونکی زور اسنے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقی ماندہ ۸۳۰ رجمنٹ کے تھے اونہوں نے بجائے اسٹور پر جانے کے تہتیار لگا دیئے تمام سیم صاحبان اور اونکے بچے وغیرہ آپا کر برج میں جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آئے تھے اب خبریں قتل تمام انگریزوں کی جو شہر میں تھے آنے لگیں اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہی میگورن اور اور مقاموں کے پہرے پر تھے اور جو تینوں رجمنٹوں کے تھے سب نے کارسہ کار کرنے سے انکار کیا صاحب گنڈرپ نے اب ایک چٹھی لکھ کر حضرت شہر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ تار برقی خبر غصہ سے کی اہلک کو بھیجی جاوے صاحب مدوح نے بعد ازیں سب سپاہ کو جمع کیا اور اونے دریافت کیا کہ سب نے کئی فرماؤ کا کیا ہے بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل درباب زبونی کا تو اس بیان کیے اس پر صاحب موصوف نے اونکو سمجھایا اور اونکو یقین کروا دیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہیں کہ کسی طرح اونکے غرض میں غلط انداز ہوں اور اونکو کبھی ایسے کارٹوس جسے کچھ اونکو حرج واقع ہونڈیے جانے اور کتنی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترشروا و زار ارض نظر پڑے میں اونکی نگاہوں سے مطمئن نہ تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گردا گرد بیٹھے ہیں ابھی اونکے پاس گیا اور وہاں عہدہ کر باتیں کرنے لگا اونہوں نے یہ خبر سنی کہ تمام افسران ۴۰ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہیکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا میں نے اونے پوچھا کہ تم سارے ہو گے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزوں کو مارے جاتے ہوئے دیکھو گے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہاں ہمارا ایک قطرہ پسینا گر گیا وہاں ہمارا ایک قطرہ خون کا گر گیا اور شمس وہ بلحاظ ادب تمام پیش آتے رہے

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہاں اب کئی مقاموں پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ مقامات انگریزوں کے تھے قریب اڑھیسے تین گھنٹہ بچے سہ پہر کے تھے دیکھا کہ بہت سا کچھ اور گیا اور ہٹنے لگے جانا کہ میگورن اور گارڈاؤڈ نے کی بہت زور کی تھی اس سے ظاہر ہے کہ او میں باروت کم تھی

ہیماں اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے تہتیار لیے دوڑ پڑے جہاں وہاں نے فیل کر کے تھے اور غل جاکر اور اشارات یہودہ کر کے کہا کہ دو تہتیار رہے ہائی سپاہی کیونکہ گارڈ ۸۳ رجمنٹ کا اس وقت میگورن پستعلیات تھا اور گئے اور ہم شہر میں جاتے ہیں بلکہ اونکو اس وقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پہر کچھ راضی ہوئے اور تہتیار کو پہر فیل کر لکھا میں اور افسروں کے ساتھ صبح میں تھا اور میں نے اس وقت تک کوئی لفظ یہودہ اونکی زبان سے میں نے نہیں سنا صرف ایک جان سپاہی نے اٹھا کہا تھا کہ تھار اٹک پائی گیا ہندو جانا

قبل از اوڑنے میگورن کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی میں نے اس میں سوار کتبان و صاحب لغٹنٹ دیوڑا اور لغٹنٹ وافر لکھا تھا تہن ان اور یہ سب صاحب متعلق ۴۰ رجمنٹ کے تھے لاشوں پر سیم صاحب کو کچھ پڑے ہوئے تھے بعد ازیں ان زورندہ فوجی ان جانب چپاڑی گوش نہ ہوئی اور حوصلہ قلیل کے بعد کتبان مثیل اور گارڈ صاحب میں پہنچے تھوڑے سا

اوسکے ساتھ تھے کیونکہ جو وقت آواز اڑنے لگی تھی اوس وقت بہت سے سپاہی انکو چھوڑ کر اپنی لین کی طرف چلے گئے۔
 برگیدہ صاحب اداون دونوں کو لہو کو چکنا چکی سڑ صاحب کو چکنا چکی تھیں اور جو صحیح کو روانہ ہوئے تھیں وہیں صاحب منگایا تھا وقت واکے
 اداون دونوں نے اپنے سپاہیوں کو روانہ راستہ چھوڑ کر جو برج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو جہاں فوجی کا تھا اداون کو راستے میں تھوڑے
 سپاہی کپتان ٹیل صاحب کی جماعت کے ملے جنہوں نے کپتان صاحب کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً فوج کا قبضہ کر کے کپتان اداون صاحب کا نیز اور سب
 کو بھاگوا دیا سپاہیانہ کو نے چند گولیاں اور سپر گنیں اور انکو لطف دریا بھاگوا لفظ صاحب اور سازش جیسا یہ حال دیکھ کر ہاگے اور اس برج میں
 سیرجی الٹ میں رہی دونوں صاحب اداون صاحبوں میں سے شہر میں گئے تھے اول بیان ہو چکے تھے بعد ازاں سپاہیانہ مذکور نے فوج کو ہیرا
 اور جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حکم کرنا سپاہیوں کا اور لفظ صاحب کے اور سپر لہو فوج کا برج سے معلوم نہیں ہوتا تھا اس واسطے کپتان
 دی نثر صاحب نے جو فوج کو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا سو اسرار کو انکی طرف بائیں راہ دے گئے کہ انکو پہاڑی پر لا دیں جو وقت
 سپاہیوں نے انکو اڑاتے دیکھا اوس وقت انپر گولیاں مارنا شروع کیا اور صاحب کی سواری کا گھوڑا زخمی ہو گیا جسب سپاہیانہ مذکور نے شہر
 کے پونچے فوجوں نے وہی حکمت گرہل صاحب کو دیکھا اور اوپر ہی اڑش گولیاں شروع کی مگر یہ صاحب ہی بھاگ کر برج پر سلامت آ پونچے
 و نہیں بہت بد وقتیں اور سامان جنگ برج میں جمع کیا اور ہوا مید فوجی تھی کہ اگر تو چکا نہ بکڑیا دیکھا تو عہد داران انگریزی اور سازش اور
 دیگر عیسائی برج پر تآانے مدد میرٹھ کے قائم رہ سکتے ہیں مگر یہ معلوم تھا کہ میرٹھ میں کیا ہوا

فریشام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام سپاہیوں صاحبان دروہ لوگ جو قابل ہونگے
 تھے انکو گھوڑوں پر سوار کر کے وزیر آباد کے گھاٹ سے جو قرب جہاں فوجی کسے جہاں پار ہو کر روانہ ہوں گے کپتان اداون دونوں تو سپر لہو فوجی
 صاحب کی آگے بڑھیں اور پیادہ اوسکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے مگر استہ اور نہایت بدلی سے بعد از اڑنے
 پہاڑی کے چمنے دیکھا کہ گجیان اور توپیں کرنال کے راستے پر چلین اور راستہ وزیر آباد گھاٹ کا چھوڑ دیا میں اپنے سپاہیوں کے
 ساتھ پیادہ چلتا تھا اس واسطے کہ میرٹھ کو برا میرے ساتھ تھا اور بہت سے افسر اور برگیدہ اور برگیدہ میجر ہی کے ساتھ تھے جب ہم
 قریب بنی لین ۳۸ رجمنٹ کے پونچے تو سب سپاہی سر خود ہو کر لین میں چلے گئے اور کسی طرح دلا سے باہر کاوٹ سے گئے
 نچلے سپاہی سب شہر ہو کر اپنے اپنے چھپرے میں چلے گئے میرٹھ کے بھی جو کچھ نریک تھا میں ہی وہاں گیا اور اپنے گھوڑے کو بکڑیا
 پایا میں اوپر سوار ہو کر لین میں گیا اور سپاہیوں کے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ
 میرٹھ لہو فوجی اور فوجاوار تھا مگر اس وقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت نہ تھی یا تشدد کی دہشت ظہور میں نہیں آئی تھی وہ سب چھو
 چوٹے گرد ہوئے علاحدہ علاحدہ جمع تھے صرف ایک سپاہی بدچلن معلوم ہوا اور ایفل کہنی کا تھا اور جب میں نے اوس سپاہی کو دیکھا کہ تھے سپاہیوں
 گجیان اور کادیان کرنال کی طرف جاتے ہوئے دیکھ میں نے نہایت دشت اور خشن جواب دیا

بعد ازاں میں کرنال کی طرف بائیں راہ چلا کہ گاڈلین سے ملوں اور تھوڑی دیر جا کر دونوں توپیں گاڈلین کے ساتھ گئیں تھیں میں وہاں
 کی طرف واپس آئی تھیں کیونکہ گولہ اندازوں نے کرنال جانے سے انکار کیا میں استی میں اکثر افسران زخمی تھے مختلف سے ملا
 وہ کرنال کی طرف بھاگے جاتے تھے انہوں نے متفق لفظ سوامی اسکی اور کچھ دیکھا کہ اب کچھ باقی نہیں اور سب جاتے
 امن ڈھونڈنی چاہیے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

بیانِ ذیل جو دربابِ حرکات ۴ء، حیثیت و دیگر جہاتِ تقسیم وائی کے سبب ہم نے اس کتاب سے جسکا نام پیکرِ نازان دی سیتھی اسے دہلی

یعنی حالات مضحکہ دہلی ہے اور جو بہترین لغیر نام مولف کی چھپی ہے اس کتاب کو کیا ہے

یہی کہتے تھے کہ ہری سکھ اور جو بزرگین بیکر نام کو ملے تھے پہلی سب سے پہلے یہاں پہنچے تھے۔
جب نیرودھنندوان دھالی قتل چند انگریزوں اور دوسری محسوس خانہ میر سجہ و سونو کی چند عمارت کے چھاؤنی میں پونہچے تمام فوج کو حکم طیارے
پر ۴۵۰۰ حربی پادگان ہندوستانی جو قریب ہر حکام شہر کے تھے اول طیارہ پہنچی جس میں کی چھ کچیاں زیر حکم کرنل بریلی صاحب کشری
اور وازہ پر واسطے روکنے معندین کے لگیں اور دو اہنیاں زیر حکم میر شہر میں صاحب تو پونہ کو ساتھ جانے واسطے کھڑی رہیں کرنل
بریلی صاحب باعزت ناواقفیت اصل ماہیت ہمارے اور قصور کے کہ دشنا صرف بازار پر لٹکا ہے اپنی سپاہ کو خالی بند توں کے
ساتھ لیکھیاؤنکے خیال میں یہ تھا کہ اس فساد بازاری کو سنگینوں سے فرو کر کے معندین کو منتشر کر دینگے یہ فوج جب شہر میں پونہچی ناگہان
ساتھ سے چند عمارتوں معند نظر پڑے اور اونہوں نے آتے ہی افسروں پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں کہتے چون کہ
افسروں کو اس فساد کا آنا گمان بھی نہ تھا وہ سب اس کے فوج کے تھے اور اس واسطے اور معندین کا اول اون پر ہوا اور گولیاں کاربایں
اور پتوں کی اون کے اوپر پڑنے لگیں کرنل بریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازاں معندین نے کئی زخم شہر کے اوکو مارے
اور دو تین عہدہ دار اور بھی گولیوں سے زخمی ہوئے افسروں نے سپاہ سے ہر چند کہا کہ ملو بھاؤ مگر اونہوں نے اپنی بندوقین پر کلین ڈ
کو شش معندین کے ہنگام دینے میں کی بلکہ بخلاف اس کے چند دغا باز سپاہیوں نے کرنل بریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے
لگائے اس ہنگام میں کپتان ڈبلیو صاحب جو اس ہفتے کے واسطے گارڈ شہر بریقینات تھے مقام فساد پر آ پونہچے اور چونکہ کمانڈر
شہر کے تھے جو گارڈین ۳۸۰ حربی پادگان ہندوستانی میں سے تھیں اس واسطے حکم دینگے گارڈوں کو دیکر طیارہ کو مقابلہ معندین کا کرن
اور چونکہ اونکی بندوقین پر تین اسلحے حکم فر کرنے کا دیا ان بدفائقوں نے انکاحرافت اتباع حکم سے کیا اور ہر چند صاحب موصوف نے
نصیحت اور محکم کہا اونہوں نے کچھ خیال نہ کیا اور جواب سوائے طعنہ آمیز اشارت و حرکات کے اور کچھ اور نہیں مل سکتا تھا اور اونہوں
نے صاف زبان معندانہ بیان کیا کہ ہم ادوں لوگوں کے واسطے کچھ نہیں کرینگے جنہوں نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا
اور جو جانتے تھے کہ ہماری ذات دونہند اور مسلمان کی بکریاں جو غرض کہ اونہوں نے اور بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے
اور کہا کہ اب ہم ادسکا بدلہ لینگے اس عرصہ قلیل میں پانچ افسر ۴۵۰۰ حربی پادگان ہندوستانی کرے یعنی کرنل بریلی صاحب زخمی شدہ
ہو کر اور کپتان آچھا اور کپتان برو اور لفٹنٹ ایدورڈ اور لفٹنٹ دائر فیلڈ اور کوارٹر ماسٹر حربی بھی مارے گئے مگر گمان یہ ہے
کہ ان صاحب کو شہر المون نے جو شامل معندین ہو گئے تھے مارا اور لفٹنٹ علیہ صاحب کو بھی اونہوں ہی نے زخمی کیا ایک سپاہی
۴۵۰۰ حربی مذکور کا بھی زخمی ہوا اسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ میں جب سرکشوں نے دیکھا کہ سپاہ نے اونکا مقابلہ
نہ کیا وہ صرف کشری اور وازہ کے چلے جہاں ایک چوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اس میں مقام گارڈ کا بنا ہوا ہے اور اسکے آگے
سائبان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری سے تو بچا نہ زیر حکم لفٹنٹ لوس صاحب اور دو کمپنیاں ۴۵۰۰ حربی ہندوستانی وہاں
آپونہیں اور سواران معندین اور بدعاشان شہر کو ہر شہر میں بٹا دیا

۴۔ جبکہ ہندوستانی کو جمع کیا تو اس میں سے قریب ایک سو پچاس ندری موجود تھی اور باقی مقامات مختلف چھاوئی میں ادل بھی تقسیم

اور تعینات ہو چکی تھی یہ بات ماندہ سپاہی معہ دو توپوں کے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایٹ صاحب کے شہر میں بھیجے گئے یہاں ایک اور حرکت بھیمائی سپاہیانہ ۳۸ رجٹ پادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان دی شیر صاحب کی توپیں اور ایک حصہ ۳۸ اور ۳۷ رجٹ کا پرٹ پٹل ہو اور گریڈ ریڈ صاحب نے ہر ایک کمان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیوں کا ارادہ اس طرح پر دریافت کریں کہ اونٹے بتا کر کہیں کہ حاضر ہو کر بطور دو بلٹ یعنی از طرف خود درخواست دیکر شامل ہوں تاکہ معلوم ہو کہ جوہ قافلہ بین یا نہیں جب ایسا ہی عمل میں آیا تو تمام سپاہیانہ میجر ایٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک شخص ہی ۳۸ رجٹ کا اپنے مقام سے غل بہر نہر کام ۳۷ رجٹ کے سپاہیوں کو جو حاضر آئے تھے حکم بہر نے بند و قونکا دیا گیا اور انہوں نے بے تامل عمل حکم کی اور شہر کی طرف بانتظام تمام روانہ ہو کر تھوڑی دیر بعد دو پہر کے کشمیری دروازے پر پونچے مگر وقت گزر چکا تھا یعنی معتمدین وہاں سے چلے گئے تھے اس واسطے اون سے سوائے اسکے اور کچھ فائدہ نہ ہوا کہ وہ وہاں جا کر قیام پذیر ہوئے اب معتمدین کہیں نظر نہیں آتے تھے اور نہ کہیں بتایا کہ کہاں گئے بہت سے سپاہی ۳۷ رجٹ کے بھی غائب تھے صرف کپتان اونٹے کے زیر حکم میجر تریس صاحب کی دیان موجود تھیں

عرصہ قلیل کے بعد لاکھن افسروں مقتولین کی چاؤنی میں گاڑی پر ڈال کر بھیجے گئے اور میجر صاحب کی کون وغیرہ پڑی تھی جب ۳۷ رجٹ شہر کو چلی گئی تھی تو کپتان دی شیر صاحب معہ دو توپوں کے پیچھے رہ گئے اور انہوں نے چاہا کہ آگے بڑھ کر اس مقام وسطی بر قائم ہوں جس کے ایک جانب پختہ شہر کی چاؤنی کی تھی اور دوسری جانب رہسہ بیٹاری کا تھا مدت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجٹ کو واسطے گیسر نے راستے کے بھیجا اور انکی غرض یہ تھی کہ کپتان دی شیر صاحب کی توپوں کا قبضہ کر لیں اور کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیانہ رجٹ مذکور کو اپنے توپوں کے گرد جمع نہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام در چار یا پانچ سپاہی اون کے ہر وقت گرد گولہ افغان ان اتواب مذکور کے رہے

قریب بارہ بجے دن کے سرج جھنڈہ والا میجر صاحبوں اور انگریزی سودا گروں و دیگر عیسائیوں سے ہر گیا اور تمام مکان بغل مشورے پیر تھا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ سیطرح کی ہدایت یا انتظام اس انبہ میں کہ تا یا اور شہر دخل کو دور کرتا اس موقع پر ۳۸ رجٹ لاکھ کپتان دی شیر صاحب کو خبر دی کہ اونٹے ایک بالٹری نواز نے ۳۸ رجٹ کے سپاہیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک ہی آواز گو کہ تو ب کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۷ رجٹ کے پہر جاؤ نیگے اور سب انگریز کو قتل کرینگے مگر وقت گزر رہا تھا اور شہر میں آگ ہی آگ نظر آتی تھی

قریب تین بجے کے شہر میں ایک آواز پڑی چنری کی اور نے کی ہوئی یہ آواز میگزین کی اور نے کی تھی سپاہیوں نے جیت و کیا ہوا تو کہا گیا بڑا آدمی جو نیل سے ہمارے آدمیوں کو اس طرح مارتا ہے کپتان دی شیر صاحب نے پہر بگڈ ریڈ صاحب سے کہا کہ جو دو توپیں تحت حکم میجر ایٹ صاحب کے کشمیری دروازے کو گیسے ہیں ان کو پہر بلو اور صاحب بگڈ ریڈ صاحب نے اسی بموجب حکم دیا کہ وہ زیر حکم نقشت ایلی صاحب کے واپس آویں تھوڑے عرصہ کے بعد حکم لیا کہ میجر ایٹ صاحب ۳۷ رجٹ کو واپس لے آویں عرصہ حاجی کے بعد دو توپیں زیر حکم نقشت ایلی صاحب کے پڑی راستے پر نظر پڑیں گویا چاؤنی کو پہر جاتی تھیں یہ دیکھ کر کپتان دی شیر صاحب نے نیوگل دیا کہ وہ اگر شامل اونٹے کے بقام سرج نہوں مگر وہ نہ پھرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کوشا یا دونوں نے آواز بیگل سنی نہیں اس میں ایک اور چیز ایک گروہ میں جھٹ کے پونہ بیار اور کچھ پونہ بیار آواز میں سے
نہ تو کوئی گوش زد ہوئی اور فوراً تو میں شہر کی طرف جاتی ہوئی نظر آئیں کپتان وہی شخص ہے صاحب یہ دیکھا کہ پونہ بیار سے پڑا ہوا کوئی پونہ بیار
گئے کیا کوئی جا کر لے آویں جب قریب گو کہ کی زد کے پونہ بیار تو دونوں نے حکم دیا کہ دستہ طرف ہر جلدی ہمارے پاس آؤ اب ان کو معلوم
ہوا کہ سب تو پونہ بیار شہر کی طرف جائیگا کیا تھا اکثر سپاہیوں میں ۸۰ جھٹ نے اپنی ہندو قین او کی طرف کھین اور ان کو ٹولا یہ حال دیکھ کر
کپتان صاحب نے اپنا گھوڑا سپر کہ برج کو دس جاوین اس عرصہ میں چہ گو لیاں ان کے اوپر آئیں تین اونہیں سے صاحب کے گھوڑے
کو لگین اور تین خالی گھوڑے جو ختم کاری لگے مگر اس قدر طاقت اوس میں باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہاں پونہ بیار
زمین پر گر کر مر گیا دو نو تو میں اور سپاہیان ۸۰ جھٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے

نہنگام وارد ہونے لفظت دلونے صاحب کے میں گار و مقام کشمیری دروازہ میں سیر ایٹ صاحب نے ایک کپنی ۴۰
جھٹ کو روانہ کیا کہ جا کر دریافت کریں کیا سفید از راہن جو دیوار سگیز میں واقع ہوئی تھی مش قہمی کرتے ہیں یا نہیں مگر اس مقام
پر ان کو کوئی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہاں اکیدم نہ ٹھہرے تھے اور سب پنجاب شہر فرار ہو گئے تھے
اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کپتان معنید کا کشمیری دروازے پر نمایاں نہ تھا اس اثنا میں جاوینی سے حکم آیا کہ دو نو تو میں
زیر حکم لفظت ایسی صاحب واپس چاؤنی کو بھیجا جاوین جب ان کو حکم دیا کہ بروی مقام مذکور پونہ بیار سیر ایٹ صاحب
نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو سیم صاحب مقام میں گار و میں پناہ گیر تھیں ان کو روانہ چاؤنی کریں اور یہیں خیال حکم دیا کہ ان کی گاؤی
طیار ہو آوے

بعد از عرصہ بعید کے دو ہی دو نو تو میں جو زیر حکم لفظت ایسی صاحب کے چاؤنی کو واپس روانہ ہوئیں تین مقام کشمیری دروازہ
پر پہنچیں مگر لفظت صاحب اور گولہ انداز ان کے ہمراہ نہ تھے درایوں نے اگر بیان کیا کہ گولہ انداز چوڑ کر ہاگ گئے اور ہم یہ
اون کے چاؤنی خجاس کے ہمراہ تو پونہ بیار اکثر سپاہی ۸۰ جھٹ کے اندر کشمیری واز کو تین تین چار چار لکے آئے قریب ساڑھے چار بجے
کے حکم پر ریڈیر صاحب کا اس صفوں سے بنام سیر ایٹ صاحب صاؤ ہوا کہ جسے سپاہی ۴۰ جھٹ کے اون کے ہمراہ میں گار و
ہوں ان کو لیکر جلدی مقام چاؤنی میں آجاوین جب یہ حکم سیر ایٹ صاحب کے پاس پونہ بیار تو سیر بیرسن صاحب اور صاحب
وہی کلکٹرنے بیان کیا کہ ۴۰ جھٹ کا مقام میں گار و سے جانا مناسب نہیں کیونکہ سیر بیرسن صاحب کی رائے میں یہ سپاہیان
جھٹ مذکور قیام مقام مذکور پر چھوڑنا اور صاحب وہی کلکٹرنے کی رائے میں طریق ۴۰ جھٹ کا ان کے اوضاع و اطوار سے شبہ تھا پس اس
صورت میں مقام ۴۰ جھٹ کا مقام میں گار و بہت مناسب بلکہ انسب ہے مگر سیر ایٹ صاحب نے جواب کہا کہ چونکہ خاص حکم
اون کے نام صاؤ ہوا ہے اوسکی متابعت ان کو واجب اور لازم ہے پھر صاحب وہی کلکٹرنے نے سیر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی
تفصیل میں کچھ توقف فرمائیے اور میں چاؤنی جا کر ریڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۴۰ جھٹ کا مقام میں گار و بیان کر تا ہوں اور
یہ کہ کوسواری ہوئے تھوڑے عرصہ بعد تو میں چاؤنی سے بغیر گولہ انداز ونگے کشمیری دروازے پر آئیں اور جب سیر صاحب نے اونسے چاؤ
کہ تم سب جاتے چاؤنی کے واپس بیان کیوں آئے تو درایوں نے جوابات لاطائل و بوج اس طرح پڑیے کہ گولہ انداز تو میں جو
ہاگ گئے پھر سیر صاحب نے ان کو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چاؤنی چلو اور چونکہ بہت سی عین وہاں موجود تھیں پھر صاحب نے

خیال کیا کہ او کو بھی چاؤنی لیجا یا سہل ہوگا اور سبکو ایک ٹپی توب کے خالی کر دیا اور سوار کر دیا کیونکہ انکی ابھی گاڑی جبکے واسطے
 اول حکم آئیگا ہوا تھا اسوقت تک نہیں پونجی تھی چونکہ اب صاحب ڈی کلکٹر کو گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہیں آئے
 میجر صاحب نے زیادہ توقع تعمیل حکم پر گھڑیہ صاحب میں مناسب نہ سمجھا اور سوائے ازین گارڈ کے حوالدار نے اسنے کہا کہ اسنے
 کچھ آوازیں بند تو کی چاؤنی کی جانب سنیں اور اب صاحب کو مناسب ہو کہ زیادہ توقع یہاں کریں درخصوت میجر صاحب نے
 ارادہ کیا کہ اپنی جرٹ کو چاؤنی میں لیجاوین اور افسران جرٹ مذکور کو حکم طہاری کا دیکر کوچ بولوا اور تو بچانہ کو حکم جہری دیا قریب ۳۰
 ۴۰ جرٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہو کر بجانب چاؤنی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہونکے کہ سپاہیان
 ۳۸ جرٹ دروازے میں گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا اب تو بچانہ بھی اندری رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین
 نے ان عمدہ داروں پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بند و قین سیر کرنی شروع کیں کپتان گورون صاحب ۴۰ جرٹ کے اول بار
 گئے ایک سپاہی ۳۸ جرٹ نے او کو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر مر گئے بعد انکے نفٹٹ او بی صاحب اسی جرٹ
 زخمی شدید ہوئے مگر انہوں نے گرتے گرتے اپنی دونوں ہاتھوں کی دونوں گولیاں بجانب گروہ معندین سرکین اور بعد ازین جان بحق تسلیم
 کی ان میں اولٹن صاحب متعلقہ ۴۰ جرٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ دبا ہنسنے بہانے اور دیوار میں گارڈ پر چڑھ کر خندق میں کود
 پڑے اور دوسری ٹپری پر چڑھ کر جنگل کی راہ سے چاؤنی کا رستہ لیا صاحب مذکور کہتے ہیں میجر ٹرس صاحب ۴۰ جرٹ کے
 سے جو ہمراہ ۴۰ جرٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ او کو ایک اونکے سپاہی نے بعد نہ دست زبردستی نکال دیا تاہم وہ دونوں
 صاحب مقام ہٹاری پر جان بچ جھڑے کا ہی قریب چہچہے کے کونچے میجر ایٹ صاحب نے آواز بنا دی اندرون دروازہ کشمیری
 سنکر اپنے سپاہیوں کے طرف پر کر پوچھا کہ وہ کیا ہی جو سپاہی کہ اونکے نزدیک تھے انہوں نے جواب دیا کہ ۳۸ جرٹ والے اپنے
 افسر کو مار رہے ہیں یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلکر عہدہ داروں کی کمک کرو مگر کہنے نہ مانا اور تمام خوش آمد اور جانوروں
 میجر صاحب کی بیگاہ تھی صرف یہ جواب ہوا کہ تھے ملکہ بچا لیا اور ہم سے وہاں جا کر کچھ نہوگا بلکہ تمکو بھی وہاں کہو نہیں گے اور تم کو
 سنے اون حرامزادوں نے اب تک بچا لیا ہی یہ کہہ کر سب سپاہی گرو میجر صاحب کے آئے اور افراموز برکتی چاؤنی ۴۰ جرٹ میں
 لے گئے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں معندین کشمیری دروازہ اولن افسران اور سمیون پر بے سرو پا فر کرتے تھے جو وہاں
 اندر دروازے کے رہ گئے تھے نفٹٹ سمتہ صاحب چہر سپاہیان ۳۸ جرٹ سے بچ کر آخر کار ایک سپاہی سے
 گلزار سنگ کے ماتہ سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ جرٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے عیسائی
 قتل شدہ صاحب کی بابت اس واسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل باعث غفلت
 بجا سرکار عہدہ سے گھٹا دیا تھا اور نفٹٹ سمورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی نیم کشتانے پر
 ایک گولی لگی تھی باقی تمام عہدہ دار اور سمیون صاحبان سچ کے اوپر چڑھ گئے تھے اب فضل خدا و حکم ربانی سے معندین نے سرکنا
 بنادین کا موقوف کر کے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام تو فو کو بجانب اولن کیونکے سر کر لیا اور
 ہر چند فاصلہ قریب ۴۰ گز کا تھا مگر فضل خدا کے سیکڑ اور نہیں سے اسبب نہ پونجا اور گولی اوپر دیوار کے ہو کر باہر چلی گئی اب
 ان صاحب کو فحش ملی تو یہ بختنق میں اوڑھ کر اوپر جا کر کوٹھی سکھ صاحب میں پونچے وہاں خوبی طالع سے صاحب کو

کے واسطے کمانا طیار تھا سیب و مان بیٹھ گئے اور بعد ازاں قہقہہ کشی تمام روز انہوں نے کمانا کیا اور دیگر عمدہ دایان وغیرہ جسے جسکو صبح سے کچھ نہ ملا تھا اور نہ آئندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہر حال بہتر رہتے

میجر ایڈیٹ صاحب قریب شام کے اپنی حربٹ کے مقام کو اڑ گارڈ میں گئے اب وہاں انکے سپاہیوں نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا کر کیسے اسی مشورہ میں ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہاں سے چلے جاویں تو بہتر سی ہوگی اور میں سے چاؤنی میں گئے کہ صاحب کیواسطے گھوڑا سوار کچالواؤں اور سب نے بجز واضح یہ کہ کمانا نہ کیا جسے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ حربٹ کیسے لینگے کہ تم یہاں مخفی ہو تو وہ اکثر ٹکڑاؤں والین گئے اور اسوقت ہم سے کچھ نہ ہوگا اور نہ ہم آپ کو بچا سکیں گے اس عرصہ میں بہت سی گاؤں ویاں وگیاں بجانب کرناں بھاگتی نظر پڑیں یہ دیکھ کر سپاہیوں نے کہا کہ صاحب صاحب اسنوڑم صاحبان بجانب کرناں بھاگے جاتے ہیں تم بھی انکے ساتھ چلے جاؤ اس عرصہ میں میجر ایڈیٹ صاحب کی گاڑی جہین انکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور ہر چند کوچان کو آواز میں نہین اور ٹہرنے کو کہا مگر وہ نہین کہ شاید بعد اس بہانے سے اسکو ٹھرتے ہوں نہ ٹھیرا اور چلا گیا اس اثنا میں کپتان کی صاحب بسواری گھوڑہ ویاں کو بچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کر کے لیچلے اور اون دو تو پون تک پونچا ویاں بجانب کرناں جاتی تھیں ایک توپ کے سپرے پر میجر صاحب سوار ہوئے اور باتفاق اس آسان اولٹن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو درامیوں نے انکار کیا اور سیدھے بطع انعام یاخون سزاو غابازی و بے ایمانی کے راضی آگے جانے کو منوئے اور ان دو صاحبوں کو راستہ پر اتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان و طبیس صاحب بسواری لگی انکے پاس آپونچے اور دو صاحبوں کو اپنے ساتھ سوار کر کے روانہ آگے ہوئے اکثر گاڑی وگبی وغیرہ جاول مرتبہ فرار ہو کر چاؤنی سے نکل گئیں اور برگیدہ گریوز صاحب اور کپتان کو صاحب و کپتان ٹیلیجا معہ عیال و اطفال اس گروہ میں تھے اور اکثر میجر صاحبان تھیں سب سیدھے کرناں کو پونچ گئے اور تمام راستہ میں خوف اکٹھا قریب پالیس میل دہلی سے کہ وہاں ڈاک بنگلہ ہے واسطے کمانا کمانیکے ٹھہرے نہ مگر کرنل نیوٹ صاحب اور جواد کے ساتھ میں بھاگ نکلے تھے گئے اور سیدانوں میں سرگردان رہے آخر کار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب اور لفٹنٹ میک کنزیجی نے انکو بھی حفاظت میں لیا اور اس گروہ میں کرنل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پروکٹر صاحب اور لفٹنٹ کیمبل صاحب تینوں ۳۸ حربٹ کے اور لفٹنٹ روس صاحب تو سچا زالا اور لفٹنٹ ساکلیڈ صاحب انجیئر لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب ۴۰ حربٹ کے لفٹنٹ جی فورسٹ صاحب بگڈین والا اور فورسٹ صاحب کی میم معین لڑکیوں کے اور فزیز صاحب کی میم شامل تھی یہ سب صاحب شکر گزار ایک صاحب کو میں نام سے کہ میں جو ہر چند پور میں رہتے ہیں اور ششہ دار دیوس صاحب کے خلیو شمر کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا میں کو میں صاحب موصوف نے ان سب صاحبوں کی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت میں رکھا اور بنگلہ دے اس کا نشانہ ان کے سرکار سے سختی پر پوش کے ہیں صاحبان مفصلہ الذیل بمقام باغبنت بوقت نواخت دو گنٹھ صبح تاریخ ۱۲ مئی ۱۸۵۷ء میں سب کپتان و طبیس صاحب معہ میم صاحبہ کپتان کی صاحب اور انسائین بلٹن صاحب متعلقہ ۳۸ حربٹ ہندوستانی کپتان ڈی شہید صاحب تو سچا زالا معہ میم صاحبہ و میم صاحبہ جیس صاحبہ اور مر فی صاحبہ کلکٹر کشم معہ والدہ صاحبہ اور بیلی صاحبہ معہ میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب با من امان ناما مقام پسینی پونچے جہاں خبر دار نے انکی بڑی مہمانداری لی اور اس لمبر دار نے جو صاحب اور

گاہ کے جانب سے آنکھوں کی بڑی خاطر داری و تواضع کی اس مقام میں ان سب صاحبوں نے کمانا کیا اور قریب دو بجے
بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور میں پونج گئے
ایک اور گروہ جس میں لفٹنٹ ہوزرہیل ایڈ جکٹن صاحب اور لفٹنٹ ہا سیلوپ صاحب اور لفٹنٹ انجیلو صاحب اور لفٹنٹ
دوبلی صاحب کے تھے بظاہر دیہاتیوں کے ہاتھ سے مارے گئے کیونکہ ایک کوئی نشان اور کچھ معلوم نہیں ہوتا
لفٹنٹ دوبلی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رتیر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ انڈرون
کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بجایا مگر جب دیکھا کہ باعث دعا بازاری اشخاص انڈرون میگزین و دیگر اشخاص معندان ہیرون میگزین
حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگا کے اڑا دیا اور اس
بہنگامہ میں چند صاحب بہاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال حفاظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے
تاریخ ۱۱ ماہ می درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سہ بجے آؤفس سکف صاحب میرٹھ مکان پر آئے اور مجھے کہا
کہ میگزین میں چلکر دو توپیں نکلو اگر پل پر سید ونا کہ معند عبور دیا کر نے پاؤں میں اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین میں آکر کھڑا
تو لفٹنٹ دوبلی صاحب اور لفٹنٹ رتیر صاحب مع کند کہ سبھی صاحب شام صاحب سبھی صاحب اور ایکٹنگ سب کند کہ گروہ
اور سارجنٹ ایڈورڈ صاحب اور سوارٹ صاحب مع علمہ ہندوستانی و مان موجود ہیں سہر تھی آؤفس صاحب اپنی جگہ سے اترے
اور میں اور لفٹنٹ دوبلی صاحب دونوں کے ساتھ اوس برج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہاں صاف پل نظر آتا تھا وہاں
پونجیکہ دیکھا کہ معند پل پرست عبور کر رہے ہیں اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی تھیں سواران معندین میں سے یہ حال دیکھ
سہر تھی آؤفس سکف صاحب لفٹنٹ دوبلی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر نہاہ کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہو گیا ہے یا نہ
معندین کے واسطے کہ لاس ہے مگر یہ امر کچھ ضرور تھا کیونکہ معند ونگو تو دروازے کھل گئے تھے اور وہ شادان و مسروران
دروازہ ہمارے قلعہ میں داخل ہو کر بادشاہی مکانات تک پہنچ گئے تھے جب لفٹنٹ دوبلی صاحب و اسپ آئے تو انہوں
نے دروازے میگزین کے بند کر کے تنگ کر دیا دیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل میں آئی انڈرون
کے دو توپیں چٹپنی و چند گراہ و دیگر ہتھیار لگائے کہ اگر در صاحب سارجنٹ سٹارٹ صاحب ہوصوفین کے رکھی گئیں اور
ان صاحبوں کے ہاتھ میں تین تین شہر دین گئیں تو یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندرانے کا کیا جاوے تو دو نو
تو پونکو تھی ایک ساتھ دیکھا کہ آپ اوس مقام پر اندر چلے آوین جہاں لفٹنٹ دوبلی صاحب اور میں دونوں مقیم تھے بڑا دروازہ
میگزین کا بھی اسطرح دو توپوں سے مضبوط کیا گیا تھا اور اندر اس کے گو کہر و بچا دیے گئے تھے اور نظر نہا کہ ترخا
کے اور دو توپیں اسطرح پر قائم کی گئیں جن میں کہ ان کا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک تھا پونجیا تھا درمیان فاصلہ
ساتھ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامنے دونوں راستے کے تین چہرہ بنی اور ایک غبارہ ۲۴ اینی اسطرح پر قائم
کیا گیا تھا کہ وہ جبر چاہیں اور دھیر کر مکانات متعلقہ کی حفاظت کر سکے جب اسطرح سب توپیں اور غبارہ قائم ہوئے تو اس وقت
در چند گراہ دیے گئے بعد ازیں یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عہدہ کو متہیار دیے جاوین اور جب ان کو دیکھنے لگے تو انہوں
نے نہایت ناخوشی سے لیے اور ان کے چہرہ سے گہرا بہت نہیں پائی گئی بلکہ سرکشی اور سنیہ زوری کیونکہ جو حکم ان کو جہاں

سے ملاؤنوں نے اور سکی فمیل کی خصوصاً عملہ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کند کٹر کھلی صاحب اور سکی صاحب ادرسا جیٹ ستوارٹ صاحب نے ایک شتاہ بنگایا اور انکو یہ حکم تھا کہ جب نفٹ ڈوبی صاحب کے حکم سے کند کٹر صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اڑھا دیں اور سیرت اور سکو اگ دید و اور کھلی صاحب نے شتاہ پڑاؤ را باگرا وقت کہ جب ایک ایک گولہ غبارہ کا جل چکا تھا اس عرصہ میں گار وقعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب یہاں سے نہ دیا گیا فوراً بعد اسکے صوبہ دار گار و میگزین نے نفٹ ڈوبی صاحب کو اور کھلی خبر دی کہ شاہ دہلی نے عقیدین کو کھلا بھیجا ہے کہ ہم زنیہ بھیجتے ہیں تاکہ وہ لوگ زنیہ لگا کر دیوار ہا سے میگزین پر چڑھ آویں اور تھوڑے عرصہ کے بعد زنیہ بھی آ پونچے اور جب دیوار ہا لگا لگائے گئے تو ہندوستانی عملہ والے سب دیوار و نیز چڑھ کر زنیہ ہا سے مذکور کے ذریعے سے باہر اتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیوار و نیز نظر آئی پہنچے جب تک گولہ گولی باقی رہا خرب گرا ب اون پر ماری اور اونکا نقصان ہی بہت ہوا مگر وہ بکثرت سے اوتارل بہاگ جانیئے ہندوستانی عملہ نے تو زوان رنجک پوشیدہ کر ڈیٹی شی اور ایک شخص اونین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ معسندین سے ملا تھا کیونکہ وہ معسندین برونی سے شکم موہتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر انکو دیتا نفٹ ڈوبی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہو گئے تھے کہ انہوں نے کھلی حکم دیا تھا کہ اگر ابھی یہ شخص دروازے کے پاس جاوے تو انکو گولی مار دو

نفٹ ڈوبی صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبوں کی سب کچھ لیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کند کٹر کھلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت کریم کو از کم چار چار فی توپ سپر کیے اور اس مضبوطی اور درست اور ساج یہ امر کیا کہ گویا اپنی بریٹ پر کام دے رہے تھے ہر خیز از جانب معسندین کو ۵۰۰ گولہ کے فاسد پر تھے بایش گولیوں کی سیر ہو تی تھی جب سب گولی چل چکی تو کند کٹر کھلی صاحب کے ایک گولی باز پر گھنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازیں کمال لی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے بھی دو گولیاں بازو سے چپ پر لگیں کہ اور وقت میں بیکار ہو گیا بعد ازاں سقد رنجک ہونچا مگر کے نفٹ ڈوبی صاحب نے حکم اڑا دینے میگزین کا دیا اور کند کٹر کھلی صاحب نے فوراً اسکی فمیل کی اور تمام شتاہ کو لگا دیا دی جب میگزین اڑا تو جو جگہ گئے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اون استوں سے جو دروازے وغیرہ میں اڑنے میگزین سے ہو گئے تھے دریا کی جانب باہر آئے نفٹ ڈوبی اور میں جان سلامت لیکر کشمیری دروازے تک پونچے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ اور کھلی کیا ہوا نفٹ ڈوبی صاحب اور کند کٹر کھلی صاحب بھی جان سلامت میگزین سے باہر بہاگ گئے تھے اور سا جیٹ مول صاحب تو بوقت نواخت اگنٹہ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین آتے تھے معسندین کے ہاتھ سے مارے گئے تھے

اب اس قصہ رنج افزا کے ختم کرنے کے لیے ہم چٹی ایک افسرہ جیٹ کی جو جیٹ صرف تمام کیپوسے دہلی میں تھے قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہیں
بصبح دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو حکم پریشکر نیکا اور پریشکر واسطی کے واسطے شتاہ کے رٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑھی جاتی اور فہمائش طلب جاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریشکر جمع ہوئے اور بعد

پرٹ پرستور قدیم اپنی اپنی چادری کو گھسی تریب نو سبجے کے کرنیل ریلی صاحب کنڈنگ ۴۷ حریت آئے تاکہ اپنی حریت کو
 معہ دونوں توپوں کے ہمراہ لیجا کر پل دریا پر جاوین اور چند معینین سہ ماہ سوم کو جو آنے والے تھے اونکو عبور دریا کرنے میں
 تمام حریت کو رہنمائی اور دس منٹ کے عرصے میں طیارہ ہو کر خوشی تمام روانہ ہوئے جب میں پرٹ پرستور صاحب
 تو کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور تو سچانہ میں جا کر اون دونوں توپوں کے جو روانہ ہونے
 والی تھیں ساتھ میں چونکہ کپتان ڈی شیر صاحب کاننگڈہ راستے میں تھامین اونکے پاس گیا اور اونکے احوال روانگی
 اتواب نہ کو در یافت کیا کپتان صاحب مدوح نے جواب کہا کہ ایک لمحہ میں طیارہ ہونگے اور تم جا کر صدر بازار میں اونکی انتظار
 کرو دو نو جلد ہی وہاں پہنچیں گی میں موجب اونکے کہنے کے صدر بازار میں جا کر ٹھہرا مگر آدھے گھنٹے سے زیادہ گزرا اور
 کچھ نشان تو پونکا نظر نہ آیا ناچار ہو کر میں نے لفٹنٹ دانلی بارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جا کر دریافت حال
 و رنگ حاصل کر لیں میں اپنی گنپیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہوں تاکہ وقت راہگان نچاؤ لے لفٹنٹ دانلی بارٹ صاحب نے
 وہاں پہنچے جب تو میں باہر آئی تھیں اور میرے پاس اوس وقت پہنچیں جب میں نصف راستے سے زیادہ طے کر چکا تھا جب
 میں تریب سوگز کے نزدیک میں گارو کے پونچا تو کپتان ولس صاحب متعلقہ ۴۷ حریت میرے پاس آئے اور مجھے
 روانہ ہوئی کہ کیا تمہارے معتمد وہاں آگئے تھے اور اونہوں نے تمام افسران ۴۷ حریت کو قتل کیا تھا یہ سنکر میں نے حکم دیا کہ دونوں
 تو میں اور سب بند و متین فوراً بھری جاوین اس عرصہ میں میں نے دیکھا کہ کرنیل صاحب مجروح و خستہ بدن گارو سے باہر اٹھ کر
 ۴۷ حریت کے چلے آئے ہیں اور فافٹ میجر نے اونکو ایک پالکی گاڑی میں سوار کر دیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بند و متین طلب
 کر لیں تھیں میں اونکو لیکر تیلڈاش میں نہراں بجانب میں گارو روانہ ہوا مگر وہاں کوئی معتمد اوس وقت نہ تھا اور نہ کوئی سپاہی
 سہتم تک پہنچا ۴۷ حریت کا جو مجھے پہلے وہاں آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھ کر میں نے دونوں تو میں اوس دروازہ شہر پر قائم
 کین جو روبرو شہر تھا اور پھر سے جا بجا مقرر کر دیے ہیں اس مقام پر یہی بیان کرتا ہوں کہ کپتان ولس صاحب نے
 مجھے کہا تھا کہ جو پھرے میں گارو پر تھا میں نے سچا نہیں پایا ۴۷ حریت کے تھے اونہوں نے چہ گرو کے فاصلہ پر سے
 کھڑے ہو کر دیکھا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کسینے اونکی مدد کی گو کپتان ولس صاحب نے سب تیرے
 اونکو ترغیب اعانت کی دی تھی اور کرنیل ریلی صاحب بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی حریت کے سپاہی نے
 سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو ہو گیا یہ امر بظاہر ہے کہ اونہوں نے کچھ تبریر واسطے روکنے معتمدین کے قتل و مجروحی سے ان
 سے کسی اس واسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران معتمدین سے بلکہ
 دست بوسی کرتے ہوئے دیکھا تھا

الغرض جو کوئی معتمد نظر نہ آیا تو پہنے تماشہ لاشہ اسے افسران مقتولین شروع کی اور اونکو جا بجا پڑا ہوا میدان میں
 روبرو سے گر جا کر دو دو گیارہ مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان میں گارو میں جمع کیا لاشہ اسے افسران مفصلہ
 کی پستیاب ہوئیں کپتان ایڈم صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ ایڈمرٹ صاحب اور لفٹنٹ ڈائریکٹر صاحب اور
 ڈاکٹر دوینگ صاحب اور بین صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلڈ صاحب اور لفٹنٹ اوس بورن صاحب اور انہیں انجیلو صاحب

دہلی کے تھے اور بعد ازیں سلامت ہمارے ساتھ آئے مگر انہیں سے بھی نصیحت تیار صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تھا
 جو صاحب نے کھینچتے تھے کہ شہر والوں نے مارا تھا اب شہر والوں نے کوٹنا کر جا کر اور دیگر کوٹھی ہمارے ضاحا جان شروع کیا اور ہر ایک
 مقام کو خوب ٹوٹا میسر صاحبان ہیکل مقام میں گارڈنگ جان سلامت لیگیں قطع نظر امور مذکورہ بالا کے اور سب طرح اس وقت تک
 یعنی دو یا تین بجے تک شہر میں امن و امان رہا الا بعد ازیں آواز اتوا ب پنجاب میگزین جماعت میں آئین میں یہ بیان کرنا ہوا گیا
 کہ بوقت فراغت ایک گھنٹہ بعد دوپہر کے ۴ بجے زیر حکم سیر ایٹ صاحب ہمسے آملی تھی بعد گزرنے عرصہ قریب ایک گھنٹہ
 کے میگزین کے اٹھ چکی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ میں گارڈ میں تھے حکومہ نہ معلوم ہوا کہ کس نے اُٹھایا اور کیونکر اُٹھ گیا
 کہ نصیحت دلو بی صاحب نے جو میگزین سے بہاگ کر ہمارے پاس پہنچے تھے اگر بیان کیا کہ میں نے اور سائینٹ لوگوں نے
 اوسکو تا بمقدور بچایا اور اس وقت تک نہ اُڑایا جب تک کہ اوسکا بچا ممکن نہ ہو کر جب شاہ دہلی نے زمین ہمارے جنگی سپہ اور
 وہ ہر طرف دیواروں پر قائم ہو کر معتمدین اندر تک پہنچ گئے اور خلاصی وغیرہ سے منحرف ہو کر استعانت معتمدین میں مشغول ہوئے
 تو ناچار ہمنے اوسکو اُڑا دیا اور یہ تدبیر سمجھنے اول ہی کہ رکھی تھی کہ بہت سے باروت جمع کر کے شتابانی زمین لگا رکھے تھے
 پس جب ہمنے دیکھا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور معتمد بھی بہت سے اندر آ چکے ہیں اس وقت اول شتابانہ لگو ہمنے
 آگ دی اور یہ معلوم نہیں کہ کتنے آدمی اس میں مرے مگر میں ہیکل بچ کر بہاگ نکلا ہوں اور صاحب موصوف کے چہرے سے بھی حیاں
 یہاں کہ سوائے فضل خدا کے اور کوئی صورت اوسکے بچنے کی نہ تھی مگر باروت کے صدرے سے تمام چہرہ اونکسا ہوا گیا تھا
 اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب برگڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہیں آیا ہر چیز سمجھنے کے مرتبہ حکم کے واسطے آدمی
 سپہی مگر ایک مرتبہ بھی صاحب موصوف اور نہ اوسکے برگڈیر صاحب ادھر دیکھتے تھے کہ آئے کہ بیان کیا ہو رہا تھا گو اس میں
 شک نہیں کہ اُنکو بیان آنا ضرور تھا صاحب موصوف نے البتہ دوعرب قوب تو ہماری اعانت کو بھی نہیں مگر پھر واپس نکالیں
 ڈاکٹر صاحب ۸ بجے کو بوقت اوسکے واپس جانیکے میں گارڈ سے جہاں وہ رجمنٹ کے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی
 تو پچانے زخمی شدید کیا اوسکے چہرے پر زخم سخت لگا یا قریب باپنچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک گلا
 رجمنٹ ۴ بجے بخوبی یاد نہیں جو زیر کان سیر ایٹ کے تھے برج جہنڈہ والا برج ہزاری پر ہے اور جہاں ۸ بجے طیارہ گرا
 ہے آج اُسے فوراً جب سپاہی طیارہ پڑے اور نظر حکم کوچ کے کٹے تھے کہ بعض سپاہیان ۸ بجے نے اوس میں پرچھوڑ کر
 موجود تھے گولیاں مارنی شروع کیں میں اتفاقاً متصل دروازہ کشمیری کے تھا اور میں نے دیکھا کہ ایک فائر زخمی ہو کر زمین پر گرا
 اس میں ایک سپاہی میری واپس چھٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر مجھے باہر دروازے کے دھکا دیکر نکال دیا
 اور یہ کہا کہ اگر ایک خطہ بھی بیان نہیں کرے تو ہم بھی اس طرح مارے جاؤ گے جوہن میں باہر آتا تھا کہ ایک اور افسر ۸ بجے چھٹ کا
 میری حالت بد اور ہمنے سپاہی ساتھ لیکر رستہ چھوڑ کر احاطہ ہمارے بنگلہ ہاکی راہ سے برج جہنڈہ والہ کی راہ لی اور وہاں پورے
 برگڈیر صاحب اور اور صاحب لوگوں کو سب حال جوہن گارڈ میں واقع ہوا تھا کہ اس مقام پر تمام سپہ لوگ چھاؤنی اور رسول لائن
 میں اکثر عہدہ داران موجود نہیں اور جب یہ حال سن کر عزم فرار باخبر ہم ہوا تو اثر دہام اور کثرت گاڑی اور کئی اور پانکی گاڑی وغیرہ کے
 قابل دیکھنے کے تھے یہ سب بجانب کریانال روانہ ہوئیں مگر جب اوس مقام پر پہنچیں جہاں سے رستہ میرٹھ کو جاتا تھا چند سواریان

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئے۔ سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لاسٹ کمپنی میں حثیت کا سرے پاس اگر بیان طراز ہوا کہ جھکو حثیت والوں نے اس واسطے آکے پاس بھیجا ہے کہ آپ ان کو جہان حکم دین وہ وہاں جاویں میں یہ سنکر تعجب ہوا اور میں نے اوس سے دریافت کیا کہ حثیت کہاں ہے اوسنے کہا کہ سبزی منڈی میں ہے یہ سبزی منڈی کے ایک بڑا آباد بازار بجانب چپ چاؤنی کے ہے میں اوس سے پوچھا کہ حثیت وہاں کس واسطے اور کونکر گئی تبت اوسنے جواب دیا کہ جو وقت معتمدین نے افسردن پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہوکر بھاگ گئے اور تمام شہر میں بھڑک اٹھا بازار مذکور میں جمع ہوئے ہیں یہ سنکر میں نے حکم دیا کہ حثیت کو جا کر کہو کہ سب میرے پاس چلے آویں یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی جب اس حکم منوشان جہنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازیں حوالدار سیرنے آکر مجھے کہا کہ تمام راستے میں سواران رسالہ سوم ہر او سپاہی کے پاس تھے اور ترغیب لانے کے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے مگر سپاہیوں نے انکار کیا یہاں تک کہ حوالہ کشیم پر دینے بیان کیا مگر حثیت میں میں گار دے چلا آیا تو حوالہ بعد ازاں وہاں واقع ہوا وہ ازروستے چٹنی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہاں موجود تھے اور سب صاحب کے ساتھ وہاں سے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیان ۸۰۰ جو بٹمنے افسردن پر فلول بازی شروع کی تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بدر ہوا اندر کے میں گار دے کہ تہی پناہ گیر ہوئے مگر وہاں پونچھنے تک تیر صاحب لوگ لہجہ کپتان گار دن صاحب اور لفٹنٹ سٹہ صاحب اور لفٹنٹ ریولی صاحب کے تینوں ۴۰ حثیت کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ اوس سیر دن صاحب ۴۰ حثیت کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پونچھے اور وہاں اپنی ٹانگ کے زخم کو باندھ کر خندق میں گود پڑے اور صبح و سلامت تہ خندق تک پونچھے اور صاحب بھی ان کے پیچھے گودنے کو طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ و زاری یہ صاحبان جو کمرہ میں گار دین تہیں گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پروا گولیوں لگی مگر جو شمال باران اور یہ سستی تہیں کمرہ مذکور میں واپس گئے اور سب یہ صاحبان کو دبا لئے نکال لائے اور سب صاحبان نے اپنی اپنی رومال لیکر اور سب کو بچا باندھ کر ہر ایک یہ صاحب کو علیحدہ علیحدہ اول و مالون کے ذریعہ سے جو فزکر سن کے بن گئے تھے خندق میں اوتار دیا اور بعد اوس کے آپ بھی خندق میں اوتار کر دوسری جانب چڑھ کر اون ہی رومالون کے ذریعہ سے تمام صاحبان کو دوسری جانب کھینچ لیا وہاں سے وہ سب بجانب دربار روانہ ہوئے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب معتمد آئے اور اب بھکوار ڈر لاکھ مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ معتمدین نے اونکی بروی کی اور نہ اونکو اوس وقت بھی مارا جب وہ خندق میں اوتارے اور اوسکی دوسری جانب چڑھے کیونکہ اس فرد روی اور بالابراہم کی یہ صاحبان میں آدھے گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوا الغرض یہ سب صاحب لوگ اور یہ صاحبان سلامت آئے وہ دریا پونچھے اور وہاں سے روانہ ہوکر بصرف جان کبھی گریہ و فاقہ کشی ہفت روزہ ایک روزہ میں پونچھے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے مہر دار نے اقرار دیا کہ وہاں نے چٹنی کا مقام میرٹھ لکھا فوراً چٹنی لکھ کر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب فائدہ کو بھلائی میرٹھ لکھی لفٹنٹ طیار صاحب اور انسانین بھلو صاحب بھی میں گار دے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانوں میں مارے گئے

بعد از قتل انگریزان معتمدین نے ایک شاہزادے کو تخت ٹھایا اور اپنے چوکی پر سب دروازوں پر اور کو توالی میں نصب کیے تو میں چار طرف قلعہ کے چڑھائی گئیں اور خزانہ قلعہ میں رکھا گیا کیونکہ معتمدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کریں گے

لایا گیا کہ یہ معلوم ہو کہ تباریخ نے ام جون ایک لاکھ اور اونس ہزار روپیہ خزانہ شاہی میں موجود تھا
شہزادہ با افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہیں ان عیشی بندوں پر مجھے رحم آتا ہے بعضے وقت عین تائبش آفتاب کے
اونکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اونکے دل آواز سے تو پ و تفنگ سے دھڑکتے ہیں اور ہر شکل پر ہے کہ وہ نابلدہ آئین جگرانی
فوج سے ہیں اور انکے سپاہی اونکی نادانغنی پر قہقہہ مارتے ہیں اور بعض وقت اونکی بد نظمی کے باعث اونسے بدزبانی کرتے
ہیں بادشاہ شیرینی واسطے فوج کے میدان کارزار میں بھیجتے ہیں مگر اون تک نہیں پہنچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہا شہر
اور سکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہیں شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہیں جب
کبھی وہ چاہتے ہیں کہ میدان جنگ سے واپس آویں وہ پارچہ ہاسے کہنے اپنی ٹانگوں پر باندھ کر بہ بہانہ زخم شہر کے اندر تلک
لنگ کنان ماری دھری کرتے ہوئے دوستوں کو ہمراہ لیکر چلے آتے ہیں

تباریخ سی ام جون وقت شب بمقام علی ہندین بھسندین بالکل بدحواس ہو گئے تھے اکثر دن نے اونہیں سے اپنی
بند وقص اور تلوارین کو اونہیں ڈال دیں تھیں اور منتشر ہو کر بجانب دیہات جنگل فراری ہو گئے تھے کیونکہ اونکو یقین تھا
کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اونکے تعاقب میں چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اونکے تعاقب میں آتی تو اسی شب شہر دہلی پر قبضہ
ہو جاتا زیر کہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر میں واپس آئے اور اکثر اونہیں کے معقودہ انحر ہو گئے اور کورائے
میں گوجون سنے خوب کوماحتی کہ جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک جہ بھی باقی نہ تھا

اطاعت حکم بادشاہ شاد و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہیں مانتا
سپاہی ہرگز اپنی جھبٹ کے بیوکل کو نہیں مانتے اور اپنے افسروں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اپنے کار متعلقہ میں بغاوتی
کرتے ہیں اونکی کبھی گنتی نہیں ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہیں پہنتے رئیس و بیگات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا
حسرت کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ معتمد و نکاحا ناگو یا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہیں رکھتے اور
بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اونسے گفتگو نہیں کر سکتے

سیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کر دیا ہے اور قلعہ میں جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص میں تھا وہ پارہ
پارہ ہو گیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہیں جب کوئی گولہ قلعہ میں جا کر پڑتا ہے اور شاہزادے اونکے گولے لاکر شاہ تلوار
و کما فی بین با بیچہ اکثر خاندان شاہی سنے خوف و ہوش قلعہ کو ترک کر دیا

مدرسہ دہلی روز اول لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابیں اب تک گلی و کوچ میں پڑی ہیں
جو انگریزی زبان بولتا ہے اونکو سپاہی مار تے ہیں اور قید کرتے ہیں
تباریخ الہی کو میگزین اوڑھتا تھا اور اسکے سبب مکانات متعلقہ کو نہایت گزند پہنچا اور قریب پانچ سو آدمی جو
کوچہ ہاسے مختلف متعلقہ میں آمد و رفت کرتے تھے اسکے صدمے سے مر گئے اور گولیاں اسقدر مکانات تباہ شدگان
ہیں گرین کہ بعضے لڑکوں نے آدھ سر اور بعضوں سے سیر ہر اپنی مکانون کے صحن میں چھین بعد ازین معتمد مکینہ
باشندگان شہر اندر چاہے میگزین کے گئے اور ساز و دیوار و اسلحہ و ڈوپٹی بنا دین خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین دن تک یہ

اور ہر ایک سپاہی کے تین تین چار چار ہتھیار اور اس قدر ریلو اور سنگینین لہجہ جقدر وہ لے سکا
خلاصیوں نے انہیں گھر لپک سمیتہ نصیب اور ریلو اور ٹوپی بنا دیق ہی پہ لیا اور بعد ازاں تہیج انکو بنیخ دو سیرنی روپیہ فروخت کیا
چادر مارے سی بنیخ تین سیرنی روپیہ فروخت ہو گئے ہیں اور انہوں نے نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹہ آنہ ہے
مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہیں کرتا اور اچھی انگریزی کچ چار آنہ پر ہی گر ان ہی اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت

تقصیری

توزدان اور تلو اس کثرت سے ہیں کہ ان کے لوٹنے والو کو نہنگام فروخت ایک حبہ ہی نہیں ملتا
جو باروت مخون کے ٹیلے میں تھی او میں سے قریب نصف کے تو گوجر اور باشندگان شہر لوٹ لے گئے اور باقی شہر
میں آ گئے

کتابتاسے مذکورہ بالا میں ذکر بطور سرری فرامان شہر کا جنگی جابری میں کار اعجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب جسم پند
صاحب کا مال لکھتے ہیں جنگی نصبت اور خوف نظیر نہیں رکھتا

اور ابھی ذکر ہو چکا ہے کہ کس قدر شجاعت و مردانگی گندہ کٹر جنگی صاحب اور دیگر صاحبوں نے بروقت حملہ معشدان
میگزین میں ہو کار لا کر ہے اب چٹھی سندرجہ ذیل سے واضح ہو گا کہ جنگی صاحب پر بعد ازاں کے ہما گئے کر اور بعد ازاں
سنگین کے کیا واقعہ ہوا

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرو صاحب کی میم کو موراؤتے طفل چار سالہ کے غبور دریا کو دیا

اور اب وہ دونوں ہی میم صاحب و طفلک میرٹھ میں صحیح موجود ہیں اس میں وقت یہ تھی کہ صاحب کے ایک بایہ میں تو لیا

زخم میگزین کے لڑائی میں آیا تھا کہ وہ مایہ بیکار ہو گیا تھا اور صرف ایک مایہ باقی تھا جس کے ذریعہ سے دوا کر دی گئی تھی

ان ہی صاحب کا کام تھا اور آدمی کہتے کہ ایک تو میم صاحب اور دوسرا ایک طفل چار سالہ اللہ تعالیٰ صاحب موصوف مقام

میرٹھ میں پونہچے تو انکو واسطے علاج کے ہسپتال میں لے گئے کیونکہ ان کے جسم پر کچھ جسم تھے ایک تو وہ تھا جو اتہ پر

میگزین میں آیا تھا اور پانچ چھ زخم بعد عبور دریا ان کے جسم پر اس طرح لگے تھے کہ جب انہوں نے عبور دریا کیا تو معشدین

نے انکو گھیر لیا اور سوائے فینر کے اور جو کچھ پارچہ وغیرہ ان کے جسم پر تھے سب چن گئے تھے اور انکو کئی زخم مار کر دیا

خود مردہ زمین پر چھوڑ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ وہ اس پر ہی زندہ رہے بعد ازاں دارہ گردنی بارہ دن کے صاحب موصوف

معدنٹ رنیر صاحب اور ان کے عیال و اطفال کے میرٹھ میں پونہچے تھے اور رنیر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن

رہ گئے تھے اور اوس حالت میں سے تھے کہ رنیر صاحب وغیرہ کے پاس ہی جو کچھ تھا سب معشدین نے چھین لیا تھا اور

انکو گھیر رکھا تھا رنیر صاحب اور ان کی میم صاحبہ مجھے بیان کرتے تھے کہ اگر اوس شخص یعنی رنیر صاحب کی شجاعت دیر انداز طریق کا

واسطہ درمیان نہ ہوتا تو وہ کہیں صحیح و سالم مقام میرٹھ نہ پونہچتے کیونکہ اوس نے کچھ مرتبہ جیوت و خطر اپنا سر زمین پر رکھ دیا

اور ایک نے معشدین سے ان کے سر پر رکھا کہ او کو تین سے جدا کرے مگر جب انہوں نے یہ حکم کیا میں اپنے سپہ

پاس نشیت سے قربان کرنا ہوں کہ تم بعد ازاں میرا سر لینے کے عور تو کوئی بے پردگی اور بے ستری نہ کرنا تو معشدین کو رحم کیا اور بچا

سہزادہ کا نام اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال میں صرف چہ روز تھاکر بعد اسکے برگیدہ راجن صاحب
 بطرف دہلی روانہ ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی برگیدہ صاحب کے پاس پہنچے اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لے چلو مگر عیث
 زخمی تھے کہ اب تک پرے تھے برگیدہ صاحب نے منظور کیا تاہم چھ مہینے سنا کہ صرف وہ نو دن اسپتال میں تھے اور بروز دسشم
 ہمراہ تو سجانہ دسا مان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور انکے ساتھ مقام علی میدان پر پہنچ کر
 ہمراہ فوج کے داخل چھاؤنی دہلی ہوئے اور تاریخ ۱۷ مارچ ۱۸۵۷ء کو فوج کے ساتھ رہے اس عرصے میں تین مرتبہ انکو نویت سر
 کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے میں اور ایک مرتبہ مورچال چھاؤنی پر جان وہ کار ضروریہ میں شمول تھے سبب اس مرتبہ سر سام کی نویت
 ہونیکا یہ تھا کہ اول تو جسم نعتیہ دوم ہر وقت آفتاب میں کار ہائے سخت کا انجام دنیا النورض تاریخ مذکور انکو واسطے میرٹھ روانہ
 کیا مگر اس میں انکی مرضی نہ تھی گورنر کے وہاں چھاؤنی میں مقیم رہ کر کار ہائے سخت کرنے سے انکی جان کا خوف تھا
 اب چھٹا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص
 چھبیس سال خدمت سرکار کری ہے اور اس میں چھبیس برس کے عرصہ میں سترہ برس اور ٹینس یعنی میگن بن کا کام کیا اور جو کچھ مال
 و کسباب تھا وہ سب برباد کیا زیادہ تر قشت کا مقام یہ ہے کہ انکی سیم صاحبہ اور تین اطفال بھی اسی میں ضائع ہوئے فقط
 ڈاکٹر ایس ایچ طبع صاحب بنیل چھبیس روز ہندوستان میں سرگردان تھے اور ہر طرح کی صعوبات و بیوزنی اوہوں نے اس
 عرصے میں اٹھائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تھا کہ وہ اپنے تئیں قریب الگ تصور کرتے تھے انکا اپنا بیان صعوبات اور خوف کا
 جواں پر حالت فرار میں طاری ہوئے تھے ذیل میں درج ہوتے ہیں توجہ و اشتیاق تمام پڑھے جاہل کے
 تمام سیم صاحبان برج چھاؤنی واقع دہلی میں جمع تھیں اور جب کہ خوف ظاہر ہو گیا میں برگیدہ راجن صاحب کی خدمت
 میں جو اونوقت گمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جا کر کہا کہ میں جیٹی لیکر میرٹھ جاؤنگا اگر جیٹی بطلب لگے وہ فوج گورہ تھوڑے
 برگیدہ راجن صاحب نے فوراً جیٹی لکھ کر میرٹھ روانے کو دی اور میں اپنی نیم سے اور تین لڑکوں سے اور دیگر صاحبان
 سے رخصت ہو کر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتھ اور پاؤں کو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر میں ہوتا ہوا پل آخر
 تک پہنچا مگر وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ بل شکستہ ہو گیا ہے ناچار وہاں سے واپس بطرف چھاؤنی اس نیت سے آیا کہ گذر و آفت
 مقام متصل میگن بن باروت چھاؤنی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ میں سواران رسالہ سوم چھاؤنی میں پہنچ گئے تھے
 اور گوجر اور جاٹ دیات متعلقہ چھاؤنی کوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہائے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی چال
 دیکھ کر میں مایوس ہو بیٹھنے پر شکر کا ہوا اور براہ میدان پر پٹ آگے بڑھا اس اثنا میں دو سپاہیوں نے میرے اوپر گولی چلا دی
 مگر میں بچ گیا اور اس باغ تک پہنچا تھا جو متصل شہر تھے واقع ہے کہ گانوں والوں نے مجھے گرفتار کر کے سب کرپٹے
 میرے چہرے لیے وہاں سے رہنہ مادر زاد بطرف کرناں اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا سیم جو اس طرف کو روانہ
 ہوئے ہیں راستے میں ملے مگر میں ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نو دار ہوئے جنہوں نے اور صاحب کو لکھا تھا کہ کیا تھا
 گوارنے ہاتھ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہنچے اور شمشیر ہائے رہنہ ہاتھ میں لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مارو میں اور انکے
 سامنے بجا جت تمام گمراہ اور چونکہ میں مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تھا میں نے تو یقیناً انکے پیغمبر محمدی

کر دہی شہر و عکین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہیں کہ امام ہمدی واسطے انصاف کرتیکے بموجب کردار لوگوں کے دنیا میں بدیہ ہو
 تو وہ مجھے یگانہ نہ ماریں اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق و انکو کہے تاہم اوہن سے ایک نے ایک وارشیشہ کا مجھ کو کہا کہ میں زمین پر گر
 پڑنے سے اوسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اونی تلوار میں پہر مجھ تک نہ پہنچیں میرے کلمات عجیب آئینہ بنے کچھ دن کے دلون میں
 اثر کیا اور اونہوں نے مجھے پہر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو باہر آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی مثال اور کا فرونگے نہ بچتا میں بہت
 اب گہرا یا اور کڑے رہنے کی ہی طاقت مجھ میں باقی نہ تھی مگر چونکہ جلد باضرورت ہونا چاہیے وہاں سے آگے روانہ ہوا قریب ایک
 میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بہاں کر آئے اور مجھے دیکھ کر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کا فر کو مار ڈالو
 اور میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم فرنگیوں نے یہ جاہلنا کہ ہم لوگوں کو کشتان کریں یہ کہہ کر مجھے کشتان کشتان کیا کٹا نو
 میں لے گئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر آستے سے تھکا اور میرے بازو پشت پر باندھ دیے بعد ازاں ایک
 نے اوہن سے کہا کہ تم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کا فر کا سر کاٹیں گے کہ تم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آئے اور میری
 درمے ہمیشگی میں ڈوبنے کی تدبیر کر کے کہ آواز گانوں کی آئی کہ دھاڑے دھاڑے پیسکر جیتے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی
 اپنی فکر کرنے لگے وہ آؤ دہر گئے اور میں قابو پا کر بے تحاشا آستے کی جانب بھاگا اور اس طرح ان بے رحمہ نے نجات پائی اور
 راستے پر اگر بجانب کربلا روانہ اور دو ان ہوا راستے میں پہر مجھے چند آہنگروں نے جو میگزین دہلی میں ملازم تھے گدلیا
 مگر ایک نے پہر مجھے کہا کہ صاحب خوف نہ کرو اور میرے ساتھ گانوں میں چلو میں آسکے کہانے پینے کی فکر دیاں کر دنگا اور اگر تم آگے
 جاؤ گے تو بیشک اون مسلمانوں کے ہاتھ سے جو گانوں سے بارادہ لڑتے اور مارا دانتے فرنگیوں کے باہر گئے ہیں مارے جاؤ گے میں
 آؤں آہنگروں کے ساتھ اون کے گھر میں گیا اور اونہوں نے فی الحقیقت میری نہایت خاطر داری اور تواضع مٹی کی تھیں مجھے دیوتی لگا نیکیو
 دی اور کھینے ٹوپی اور کھینے دو وہ پینے کو اور روٹی کھانیکو دی غرض کہ یہاں میں نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہیں مگر ایسا کہہ کر
 ہوا تھا کہ مجھے بولا ہی نہیں جاتا تھا اونہوں نے مجھے ایک چار بائی بھی دی اور میں اوس پریش گیا مگر نیند نہ آتی تھی میں نے اون
 کو دیکھوئے کہا کہ میں ڈاکٹر ہوں پچھلے وہ اوہری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودھری گانوں نے مجھے بگایا اور تمام گانوں نے
 فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوئے ہر چند میں ہکا ماند تھا مگر جو گانوں نے مجھے پوچھتے تھے اوسکا جواب شنائی میں اونکو دیتا تھا
 اور جب اونہوں نے یہ دیکھا کہ میں اون کے مذہب اور رسوم سے آگاہی کلی رکھتا ہوں وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا کہنے لگے
 اور یہ بھی بر ملا کہتے تھے کہ وہ مجھ کو حتی المقدور بچا دینگے میں اسی گانوں میں رہتا تھا اور میں نے سنا کہ ڈاکٹر ڈوڈ صاحب ۳۸ جرئت کے کسی گانو
 میں جو بیفا صدہ یا ۶ میل کے ہے اور نافر و سمیع پور ہے موجود ہیں اور ایک آدمی نے اوس گانوں سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک
 صاحب ڈاکٹر ڈوڈ صاحب نامے میرے گانوں میں ہیں اور انکو کچھ ادویہ مطلوب ہیں اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو ارا
 مہربانی تہاؤ کیا اونکو دیا جاوے میں نے ایک نسخہ لکھ دیا مگر مجھے معلوم نہیں کہ دوا اون کے پاس پہنچی یا نہیں میں اسی گانوں میں
 مقیم تھا کہ نیل دہلی صاحب کی خبر مجھ تک پہنچی کہ صاحب موصوف بھروج دھستہ برفخانی کے قریب جو متصل میدان پریت
 کے واقع ہے پڑے ہیں پچھلے گانوں نے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہیں اگر تم اون کے واسطے کہانا
 پالی لیجاؤ گے تو سرکار کو جو جن اس خدمت کے انعام بہت سادے گی گانوں نے اوس کے پاس سات روز تک کھانا بھیجے

مگر جب میں اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد میں نے سنا کہ کرنل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برتخانے کے پاس قتل کیا چند روز بعد موضع بادری میں قیام پذیر ہوئے گزیرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ ایدانہ اور کھلٹے میں تھے سب قتل ہو گئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گہریاگانو میں رکھے گا تو وہ قتل اور اسکا گانو ویران کیا جائیگا یہ اشتہار سکر موضع بادری واسلے گہرائے اور انہوں نے مجھ کو بوقت شب گانوسے نکال کر ایک مقام پر جہاں کچھ درخت انبہ کے تھے چڑھائے اور وہاں میں شب در در تہا رہتا تھا شب کو کوئی نگوئی گانو والہ میرے پاس آکر مجھے کہانا اور پانی دیکھاتا تھا ایسے نازک وقت میں جو کچھ مجھ پر گذرتا تھا بیان سے باہر ہے میں تمام دن آفتاب میں اور شدت گرمی میں رہتا تھا اور شب تنہائی میں گذرتی تھی اور شغال وغیرہ دگر داکر چلا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا میں جانتا ہوں جو شہزادہ میں نے اوٹھائے بعد از گزرنے پانچ دن کے ان درختہ میں سے مجھے ہر گانو میں لے گئے اور ہاں ایک کو تین تہین ہوسہ تہا پوشیدہ کر رکھا میں اس مقام میں ۲۴ گھنٹے تہا اور جو گرمی اس میں معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اسکا بیان زبان سے ادا نہیں ہو سکتا میں نہیں کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہے تا تنہائی مقام درختہ انبہ اور یا کوٹہ ہوسہ اب ایک اور خبر مشہور ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیوں کے مقرر ہوئے ہیں اور وہ ہر ایک گانو میں جا کر تلاش کریں انصاف یہ قرار پائی کہ میں ایک فقیر جو گی کے ساتھ موضع بادری سے روانہ ہوں اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہاں تم کہو گے وہاں میں ٹھکرایا دیکھا لگا مگر یہاں تمہارا قیام آئندہ اجا نہیں میں اس وقت روانہ ہو کر مقام رسوہ میں گیا اور وہاں تمام شب بسی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گہر میں جا کر رنگے اور محکومالا اور دراجہ کے پہننے کو دیے تاکہ فقیر جو گی کی اور میری صورت میں کچھ فرق نہ ہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اس کے ساتھ میں نے سبھی پہیر کی شروع کی وہ میرے تین کپڑے گانو میں لگایا اور کہیں مجھے کشمیری اور کہیں دار دہشتی اور جو گی فقیر بتلایا ہر ایک گانو میں کہ ہمارا گزیر ہوا وہاں کے باشندے نے کچھ نہ کچھ مجھے پوچھا اور میں جو انکا جو نش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جسے پوچھا اسکا جواب شافی اسکو دیا اس سب سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہوئی لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کہانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہاں فرنگیوں کے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہاں سے روانہ ہو کر ایک اور گانو میں پونہچے وہاں سیرک واس مہنت فقیر کبیری رہتا تھا اس کے پاس گئے میں اس کے مذہب کی باتوں سے بھی واقف تھا اور کچھ کسبت جو اس کے سامنے پڑے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا میں نے اس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ میں کشمیری ہوں مگر اسکو یقین نہ آیا اور اس نے کہا کہ کشمیری کبرے آنکھوں دلا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہیں مگر تمہارے کبریا کہیں ٹھک چھپنے نہیں دیتیں تم بالتحقیق فرنگی ہو میں نے بھی صاف ظاہر کر دیا کہ ہاں میں ہوں مگر چونکہ اتوال کبر میں نے اس کے رد و رد پڑے اور فوکل قسم کری وہ بطور شایق مجھے بہرانی پیش آتا تھا میں اسی فقیر کے مکان میں تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹیان واسطے فوج ایدانہ کے جو بالفعل مقام رائی میں مقیم ہے موجود ہیں میں وہاں یہ چٹیان لیجا دیکھا اور اسے بھگوانہ سپاہی کہ یہی فرنگی ہے مگر میں نے اس سے کہا کہ میں ڈاکٹر صاحب ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری جہتی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجا اسے اقرار لیجائے گا کیا اور میں نے اسکو ٹھک لکھی

اور درخواست اعانت کی کی اوس آدمی کی چھی مگر اکیدن ہزار تھار رہا اور جب اوسکا کچھ جواب آیا اور نہ کچھ لک کی تو میں نے یہ صحت سمجھی کہ اب میرے کا چلنا مناسب ہے جو فقیر کہ مجھ کو دہان تک لے گیا تھا اوسنے اقرار میرے جانیکا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اسکا نوکے میرے ساتھ تا بقام ہر چند پور گئے جہاں ایک زمیندار سی فرانس کو بہن صاحب کے سابق میں تحصیل کر سکا وہ بھی رہتے تھے یہ بزرگ آدمی از حد ہربانی کے میرے ساتھ پیش آیا اور مجھ کو چٹیا کر نل نبوٹ صاحب کی اور کتیاں بالکلے صاحب کی اور نقشت ہوٹ صاحب کی اور مارشل صاحب سو اگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگوں کی دکھائیں اور میں دیکھتا کہ کو بہن صاحب نے اونکی بڑی خاطر داری اور تواضع کی ہے اور اونکو حفاظت تا بقام میرے پونچا دیا ہے یہاں سے مجھے تھوڑا نہ ہونے مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے میں ایک چھی میرے نام موضع لکیر اسے اس مضمون سے آئی کہ سو سو راجہ چند کی لبرگر دگی کتیاں ایک اندر و صاحب کے مقام لکیر امین میرے منتظر ہیں اور وہ مجھے تا بقام مانی کے مقام کیو ہے پونچا دیگے کو بہن صاحب نے مجھے پونچا گاڑی میں سوار کر دیا کہ روانہ موضع مذکور کیا یہاں پونچا کتیاں ایک اندر و صاحب اور نقشت میو صاحب کو کہ وہ دو نو صاحب میری رحمت کے تھے دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی اور جان میں جان آئی میں پس میں تک دیہات اور باغیچوں اور دیر انو میں سرگردان ہوا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اس قدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو میں بھی ضرور کہیں نہ کہیں قتل کیا جاتا زبان ہندی میں ایسی بولتا ہوں جیسے زبان انگریزی اور میں اپنی جان بری اس تھکے عظیم سے کار اعجاز و توفیق فضل الہی سمجھتا ہوں مگر جو صوبات و مکتا لیت میں نے اوشائے بہن اونکا بیان مجھے نہیں ہو سکتا فقط

ایک اور گروہ افسران و سپہ سالاران جو بجا بجا میرے روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہیں اول حال طریق غصہ

افواج دہلی بیان کر کے باقی ماندہ حال اسطرح درج کرتے ہیں یہ ارادہ چاؤنی والو کا تھا کہ سچ چندہ والہ بر قاعہ ہو کر مقابلہ معند ان کیا جاوے مگر اب یہ امر سکا بر تصور سپہ کرا را دہ فراموش نہاد خاطر قرار پایا اور جب واکلی شروع ہوئی تو سپاہی ۸۴۰۰ حربٹ اور ۴۰۰۰ حربٹ کے ہی فوراً مقام مذکور ہ بالا سے روانہ ہوئے اور تھوڑے سے سپاہی افسر و نیکے اور چندہ کے پاس باقی رہے میرے صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجا بجا کر نال روانہ ہوئے افسر و نیکے بعضے اپنے سپاہیوں اور چندہ نگار دن سے فوراً ہاگ جانکی صلاح دی بلکہ چراؤ کو دہانے بھاگا باکیوں کہ مقام مذکور پر بھی معند ان شہر سے آئے داسے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر غاری ہو چکی تھی کہ بند و شبن اونکے گرد اگر دسر ہونی شروع ہوئے اور اکثر بنگلے ہاے چاؤنی میں آگ لگی اور اونکی روشنی دور دور تک پونچی اب کوئی اور تہذیب سواسے فرار کے باقی نہ رہی اور جو افسر کہ دہان باقی تھے اونہوں نے بھی اپنی کوشش درباب دوبارہ قائم کرنے انعام سپاہ کے لئے تصور کر کے جگہ چوڑی جو پر خط اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتے جاتے تھے اور سرگردان ہوئے کہیں تک کر تہیز پر دراز ہو جاتے تھے کہ شاید غنڈ آوے اور بعض وقت جاکا خون کھا کر اوٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کا ٹی صبح کو سپاہی معند اونکے گرد و پیش میں نظر آئے مگر سپاہیوں کو اونکا مقام معلوم نہ ہوا ناچار دہانے سپاہی اور آگے تلاش میں ٹپسے افسران مذکورین نیک خدمتی گانوالہ اسے قرب وجوار کو نہایت شکور ہوئے کہیں کمانا اونکو دیا اور کہیں اونکو اپنے پاس مٹھی رکھا دینیں جو صاحب شب ہر جہاں تھے وہ ان سے اور جو شب ہر جہاں تھے وہ جدا ہو گئے گاؤ والوں نے اون صاحبوں کو بھی حفاظت

ذمہ اونہوں نے کیا تھا ایک نالہ دریا سے جس سے جو پاب تھا عبور کروا کر جنگل میں کھنٹی ایک مقام محفوظ میں رکھا اور وقت سے پہلے
اگر اونکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبو کا جنہیں سیم صاحبان ہی ہیں ان کے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہیں یہ وہ لوگ تھے جو میں گارڈز
دروازہ سے فرار ہو گئے تھے اور جب میں گارڈز کو رہن اسن نظر نہ آیا تھا تو تمام سیم صاحبو کو پتی توپ پر سوار کر کر چھا دلی کی جانب
روانہ کیا تھا اور اسے میں ہندوین نے اونکو لوٹ کر گولیاں بندوق اور ہارنی شروع کیں تھیں اور بعد ازاں یہ لوگ خندق
میں اونکر اور دوسرے جانب سے چڑھ کر فراری ہو گئے تھے اور انہیں ایک سیم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی تھا
الغرض وہاں سے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے ہی مثال گروہ صدوق الہی کا کٹے تھے اور کئی مرتبہ سپاہیوں کے ہاتھ سے شکار
کئے تھے اور بعض وقت تو ایسا ہوتا تھا کہ سپاہیانہ ہندوین اونکی تلاش میں گولی کے زد تک پہنچ گئے تھے مگر قدرت خدا
کہ اونکے پیچھے میں یہ نہ آئے

یہ دو گروہ کچھ ہوا کہ ملاقات ہو کر سے تسکین فری ہوئے اور باعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر پیمانہ
کچھ حاصل کر کے روانہ آئندہ ہوئے وہ دو یا تین میل تک گنارہ جن پر راہی سے بعد ازاں ایک نالہ دریا سے مذکور ہو گئے
جس سے عبور مشکل ہو اکیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ سیراؤ نہ جاتے تھے بلکہ کچھ فاصلہ تک پہنچ
تھے بہتے چلے گئے اور مشکل قدم قائم کر کے دوسرے کنارہ نالہ مذکور تک جان بسلامت پونچے
اب شام ہو گئی تھی اور رات کو باعث عبور دریا بہت شدائد مرا سے دوسری صبح پہر گانوالے اونکے دوست بنے
اور اونکو ایک مقام پر پھان دخت بہت تھے لیج کر ستواری کیا مگر تھوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہاں ہنا مناسب
نہیں کیونکہ گروہ ہاے سواران اونکے درپے ہیں یہاں سے چکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھوں گرفتار ہوئے جنکے
ارادہ فاسد جلدی ظاہر ہو گئے مگر چونکہ سب صاحبو نکی بندوق وغیرہ پانی میں تراور بیکار ہو گئی تھی اسلیے مقابلہ گوجران
میں داورنا ممکن تصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور وغل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہوا اور سختی و بیہوشی سب ہتھیار
اور دیگر اسباب ہمیں اور لوٹ کر بلکہ اونکے پارچہ پوشیدنی بھی جو اونکے حیرت سے اور ڈاکر اونکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اونکی جان
بھی نہ چھوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمائش کر کے اور اونکی شفاعت کر کے اونکی جان بچا لی تھی اسطرح پر رہنے جسم سوا سے
مقامات ستور کے آفتاب اور گرم ہوا میں جلتے جلتے جلتے شام کی اور آفتاب و گرمی ہوا سے بھی اونکو امان ملا
ایک گانور بہنو نکا تھا او میں جا کر کسی فقیر کے کمر پر چاڑھے وہاں وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظوں کے
ہاتھ سے اونہوں نے بہت آرام پایا اونہوں نے بہت سی مدارات اور خاطر داری اور جان بچائی کی یہاں تک کہ جراح بھی اونہوں نے
اونکے زخموں کے صاف کر نیے واسطے ہم پونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانومین مل سکتی تھی سب اونکے واسطے مہیا اور موجود کی
گئی اس گانوسے وہ ایک اور گانومین جس خواہش ایک زمیندار کے جو پیدائش سے جن تھا اور جسے اونکی خبر پائی تھی کچھ
گی وہاں اونکو مہیا سے زیادہ آرام ملا وہاں اونکو مکان رہنے کو کمانا اور کچھ اسب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ
اطمینان ہوئی کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے متوجہ چٹی جواون صاحبون نے مقام فرد گاہ سابق سے روانہ کیے تھے
اونکے پاس آیا زیدار مذکور نے اونکو سواریان کر دین اور آٹھویں روز و قرا مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

صور توں مین اور مہربان دوستوں مین بمقام میرٹھ پہنچ کیے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنے دہلی سے فرار ہونیکا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہیں
بعد ازیں کہ فرار ہونا قرار پایا لیاس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی گلی کبس دار جیکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا
مجھے سواری کر دی اور میں نے اپنی ہمیشہ سے سہیلہ کو اپنے ساتھ اور میرٹھ یا اور اس سے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب
انجنیر اور سیم ٹرانس صاحب کو موکپتان فریزر صاحب کے بچے کے جو سیم صاحبہ کی گود مین تھا اور ٹھاکر اپنے پاس اسی گلی مین
جگہ دی ہم سب طرف کمرال کے روانہ ہوئے بعد ازاں دہلی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے کہا کہ سترہ ہونگا کہ نہر کو بارہ ہونگا اور
ورسے مین جو اوس راہ سے آنا ہے جلیں اور وہاں پہنچکر ہر صلاح قرار دیا دہلی روانہ ہونگے سہیلہ صاحبی کیا اور جو پٹے تھانے تک
پہنچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کہ رہے تھے کہ نبرد اران موضع اوہر قوم کے جاٹ مین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے
کہ سہیلہ قتل جو دہلی مین ہوا ہے سنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو اس گاہ مین رکھیں مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول
کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اونکے ساتھ گانوں مین گئے وہاں اونہوں نے ہکو جا رہا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے
ہماری خاطر داری اور تواضع از حد کی اور آخر کاجب کسی فوج سرکاری کے خبر آمد بطرف دہلی تھی تو اونہوں نے ہکو صلاح
دی کہ کنارے کنارے نہر کے چل کر کمرال جانا مناسب ہے اونہوں نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانہ فرار
کہ معتمد ہو گئے تھے اوشے بند و بست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطر داری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگوں کی کر
کہ مجھے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض لائقہ اونکو کچھ بڑے سکین گے ہم تیار پانچ ۲۰ کمرال مین با مین امان پہنچ گئے
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سنکر بہت خوش ہو گئے کہ یہ ملک جس مین سے ہم نے گذر کیا تھا اوس مین زیادہ تر آدمی ہمارے
یعنی ہر کار کے جانباز تھے اور نہایت بدوے مین بھی وفادار رہے اور سرکشی اور معتمد صرف قوم کو جو مین جو متصل شکر کمان
رہتے ہیں ستولی تھا فقط

ایک سیم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی جہی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتی ہیں
بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ فریب فوجت آٹھ گھنٹے کے بعد ادا اسے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے
پاس رہتے تھے گئی جب اول بیخبری کہ معتمد لوگ میرٹھ سے آتے ہیں تو مجھے اور دیگر سیم صاحبہ کو یہ مصلح دی گئی کہ
ہم سب میگزین مین جا کر پناہ گیر ہوں مین زبان بکٹی اور اپنی والدہ کے گھر مین جو متصل تھا گئی اور اونکو اس امر کی اطلاع دی اور
نوکر و نسے یہ کہنا کہ اس امر کی خبر لیکر ہکو اطلاع دو مگر اوسوقت اون سب نے یہ کہا کہ یہاں کچھ اندیشہ نہیں اور کوئی خرابی
یہاں نہیں ہو سکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری ہے خبر داری ہوتی ہے اور کئی سیم صاحبان وہاں آکر جمع ہو مین فریب
نصف گنٹہ گذر اہوگا کہ نوکر و نسل غل کیا کہ معتمد آ گئے اور مکانات لوٹے ہیں اور گر جا کر تنگ ہونے کیے چونکہ گر جا کر
ہمارے حاطہ کو ٹھوہے نزدیک تھا اب ہاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکر و نسل ہکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازماں
مین جا کر سب مخفی ہو مین سہیلہ فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونیکا دوسرا اندر حاطے کے آئے اور اوس مکان کے
نزدیک آکر جہاں ہم پوشیدہ تھیں کھڑے ہوئے اور نوکر و نسلے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور سیم لوگ کہاں ہیں اپنی جان کا

کچھ خون کمر و ہم غم میں سے کسکیا ایز انہیں پونجا دینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیوں کو جو دہلی میں قتل کریں تو کر دینے
 کہا کہ سب ہاگ لگے ہو کہ معلوم نہیں کہ کہاں گئے مگر کسی جگہ امن میں گئے ہونگے اور اگر تم کو گمان ہو کہ کوئی جنگلے میں ہو گا تو تم
 خود جا کر تلاش کر لو اس جواب سے سواروں کی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ دہان سے باہر جا کر ہر طرف تلاش انگریزان میں مشغول
 ہوئے توڑے عرصے کے بعد چھ سپاہی ۴۷ رجٹ کے اندر حدطے کے آئے اور ان کو ہمارا مکان غصی ہونیکا معلوم ہو گیا
 یہ دریافت کر کے وہ خوب غصے اور مضحکہ کرنے لگے بندو قین بکھو دکھانیں اور کہا کہ ہم تم کو مار ڈالینگے ہنسنے باج اور خوش آمد کہا
 کہ بکھو مارو اسپر اونہوں نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو یہ دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلیں اور ان کے ساتھ پولیس وہ
 بکھو میں گار دین جہاں وہ رہتے تھے لیگئے اور دہان بکھو لاشہ با سے افسران دکھانیں جو زمین پر پڑی تھیں اور ہنسکر ہمارے
 طرف مفاط بھوکہ کرنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اس واسطے مارے گئے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات
 خراب کر نیکا نئے کار تو سون سے کیا تھا

بعد ازیں افسر دن نے جو گار دہر تھے جب دیکھا کہ میم لوگ نیچے سپاہیوں کی لین کے پاس کھڑے ہیں وہ جلدی دوڑ کر ہمارے
 پاس آئے اور سپاہیوں کو ہٹا کر مجھے کہا کہ اور ہمارے مکان پر جاؤ یہ شکوہ ہم سب نے ہاں گئیں ہاں پونجا کر ہم نے دیکھا
 کہ اکثر افسر موجود ہیں اور ہم مقام مذکور میں فواخت دنا گھنٹے سے میں بچے تک نہایت تکلیف آپ دھور میں رہیں
 میجر ایٹ صاحب نے جو ایک افسران موجود ہیں سے تھے سرج جنڈہ والہ پر کھلا بھیجا کہ دیشیان توپ کی بھجوا دو
 کہ اون پر سب میم لوگوں کو سوار کر کے اپنے سپاہیوں کی کپنی کے حفاظت میں سرج مذکور تک پونجا دیں زیرا کہ مقام حال میں
 کاہر و سا نہیں اور مقام سرج اسکی نسبت مانتن تھے یہ پیشیان تو آئیں مگر ان کے ساتھ تو میں بھی آئیں ایک گروہ سپاہیان
 ۳۸ رجٹ کا ہمراہ تھا میجر ایٹ صاحب نے ہم سکوداؤن پر سوار کر کے آپ اپنی کپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا کہ پیشیان مذکور
 اوسکے ساتھ آؤں سپاہیان ۳۸ رجٹ جب تک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے باہر گئے تب تک خاموش کھڑے
 رہے اور ان کے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم ابھی ان پر سے نہیں اترتے تو ہم تم سکوداؤن لیں گے
 سب نے اؤکا کہنا نا نا اور پیوں پر سے کود پڑیں مگر میری ہمیشہ کو دلشکی کیونکہ اوسکی گود میں لڑکا تھا اور اوسنے اوسن سپاہیوں
 سے کہا کہ در اصر کر دین کسکو دوں تو اسپر سے اتر دین مگر جب اونہوں نے دوبارہ اترنے کو کہا تو اوسنے ٹوٹے ٹوٹے
 سیری گود میں ڈال دیا اور آپ پٹی پر سے گود پر ہی اس عرصہ میں ایک ڈرامہ ۴۷ رجٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجھ سے کہا
 کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھ چل یہ کہکے مجھے زبردستی ایک کٹر کی گئی راہ سے لیجا کر صدر بازار میں لے گیا
 راستے میں میں نے بندہ تو کوئی آواز نہ سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران غرور دین کو مارتے آتے ہیں اور دیکھا کہ ہتھوٹے
 نقاب میں سپاہیان ۳۸ رجٹ ہمارے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہو گئے تھے میرا ہراسی مجھے کہتاں بڑھا
 کے جنگلے چلے گیا اور دہان مجھے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمہاری خبر داری کہ گی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی بچ
 جنڈہ والہ پر چلی گئیں ہیں اور مینے اوس سے کہا کہ مجھے بھی دہان پونجا دے اکثر سپاہی مجھے دیکھ کر ہنستے تھے اور کہتے
 نے اوس میں سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو میں تم کو بچاؤں دہان پونجا دنگا اور اوسنے ایسا ہی کیا میں کوئی دسلسٹ

برج پر پٹری تھی کہ صلح ہو گئے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب ہمسد ہو گئے تھے اور کوئی اونہیں سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا۔
میں جبکہ جبر سے ملا وہ اوپر چلا گیا ڈاکٹر بالفور صاحب نے ازراہ مہربانی مجھ پر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجھے جگہ دی ہم چلتے
جلد ممکن تھا شکر چوڑ کر ہمارے اور کنا سے کنا سے گھر کے ۲۵ میل جا کر ایک گمنام مقام کیا اور ہر دو ہفتے وائے ہو کر ایک چوکی
پر جوہ اسیل اوس مقام سے تھی پوسٹ پر اور باقی رات میدان میں کافی ایک ٹھیکہ دار بڑا گانا منسلک سے ہمارے پاس آیا اور
اوسنے کہا کہ میں نے سنا ہے تم سب دہلی سے ہمال کر آئے ہو مگر میں تمہاری حفاظت کر دے گا

صبح کو اس شخص نے اگر اوپر چلا کر ایک باغ میں رکھا جو اوسکے گانوں کے پاس تھا اور کہا کہ دیکھو یہاں رہا کرو
اور شب کو بھوت غار تک دیکھو اسنے مکان میں لیجانا تھا وہاں ہم کو ٹھکانے پر یعنی مکان مذکور کی چیت پر رات بسر کرتے
تھے اور چہ روز اسطرح ہم وہاں رہتے آؤ کار دیہاتیان ہمارے اوس سے کہا کہ تجھ کو انہوں نے بہت روپیہ دیا ہو گا
ورنہ تو کیوں اس قدر اونکی خاطر کرتا ہے بس اگر تمکو بھی تو اوس میں سے حصہ دیا تو بہتر ورنہ ہم شب کو اگر ان سے کوئی مال لے لیں گے
یہ حال دیکھ کر ہمارے محافظ نے ہم سے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدے کرنا چلے جاؤ وہاں سننے میں آتا ہے کہ کچھ فوج
سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور میں بروز چارم ہوئے
اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا

جوڑ کا میں گو دین لائی تھی وہ دروز میں مر گیا اور میں نے یہ خبر بھی سنی کہ میری والدہ بھی اوسی روز باعث سختی
اور محنت کے جان بہن ہوئی اور مر گئی

وہ گروہ جبکہ تھے چھ چوڑا تھا اور حسین میری ہمیشہ رہی اونکے نقاب میں ہمسد گئے تھے مگر وہ سب بفضل خدا
اس اعجاز سے بچے کہ ابھی چار یوں میں پوشیدہ ہو رہے تھے اور کبھی اون ہی جہاڑیوں میں بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے
چلتے تھے اور غار خانے درخت جو اونکے جسموں میں ہر جگہ چیتے تھے اوسنے خون جاری ہو گیا نہ فقط
ڈاکٹر و دو صاحب کی سیم نے ہی اپنی خفیون کا حال جو اونہوں نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تھے دہلی
سے کرنا لنگ اوٹھائیں تھیں کشتہ کیا ہے

ڈاکٹر و دو صاحب زخمی ہو گئے اور میں پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین میں نے اونکو کھلا بھیجا تھا کہ برج
سپاہی پرچہ تمام محفوظ رہا آجادیں بل صاحب کی سیم جو تمام سختیوں میں میرے شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے
اونکو گلی پر جگہ ملی اور میں ہی اونکے ساتھ سوار ہوئی اور جب میں ڈاکٹر و دو صاحب کے پاس پہنچی تو وہاں ایک ہتھیار
کی ڈولی رکھی ہوئی تھی میں نے بنیخاں کہ ڈولی میں صاحب اچھی طرح سفر کر گئے بہت کسی اور سواری تھے اونکو ڈولی مذکور
میں سوار کر کے اپنے ساتھ لیا تھوڑے دور سے گئے تھے کہ کماروں نے ڈولی رکھ دی اور انکار آگے جانے سے کہا
یہاں سے اونکو بالکل گاڑی میں جو اونکے ساتھ آئی تھی سوار کر کے روانہ کرنا لیا اور سچ پھر میں صاحب اور بل صاحب کو
یہاں سے رخصت کیا اب ہم دو سیم سب سے پیچھے میدان پر میٹھ سے گذرین تین مرتبہ راستے میں ڈاکٹر و دو صاحب کی سیم
بدلتی پڑی اور اس میں عرصہ لگ گیا اور اوس سیم صاحبوں اور صاحب کو گولے سے ہم پیچھے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی

روانہ ہوئے ہم صرف دس میل سے کہیں گے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور انہوں نے چاہا کہ ہم کو روکین اسی عرصہ میں ایک ساتیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم گے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر ہمارے انتظار میں کہیں ہیں یہاں ہی ہم کو شکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اور انہوں نے پکڑ لیے تھے اور شیر برہنہ شاہ ہمارے ساتیس کے سر پر آفتہ تھے القصد ہم اوسے توجہ کیے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کہیں باغ کو واپس چلیں اور وہاں دو برسے روز تک اپنے تین مستعد اور متواری رکھیں یہ ہی ہنسنے کیا اور مالکوں نے انکار کیا کہ ہم کو گناہ دینے کے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس یا چالیس آدمیوں کا لاشیاں لیکر ہمارے پاس آیا اور انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ دیدار کا مقابلہ بغاوت ہے کیونکہ ہم دو عورتیں یکس تھیں اور وہ ایک گروہ و حشیہ کا اور ڈاکٹر و دو صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اڑہ سکتے تھے اور زبانت کہہ سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی سل صاحب کے میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق بڑا و جواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع میں ہم اپنے ساتھ لے آئیں تھیں اور سوائے اوسکے میرے پاس سورتھیتہ بھی تھے ہماری بہ توقع ناچ تھی کیونکہ انہوں نے سب ہم سے چھین لیا اور سوائے اوسکے سل صاحب کی میم کا جو خچہ اور ٹوپی اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلودہی لیں اور ہماری سواری کی گلی بھی ٹوڑ ڈالی اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنی راہ لی انکے بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارت گران آئے اور اوسوقت تک انہوں نے پچاس چوڑا جب تک انہوں نے خوب نہ دیکھ لیا کہ ہم فقیر ہو گئے تھے اور ہمارے پاس ایک جبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہم کو لٹے آئے تھے انہوں نے ایک کے ہاتھ میں دستا نہ حلوائی تھے قریب ایک سچے بعد نصف شب کے میں اور سل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک درخت کے نیچے چوڑ کر تپاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلیں بعد از ٹبری کوشش اور ترغیب کے ایک زندہ رہا ہم کو اسنے سانے لے گیا اور ہم کو مکان پر پہنچے کو دیا اور وہ اور روٹی کھا نیکی دی اور اس در شام کو ہم وہاں سے روانہ ہوا نہ بجا نہ کرنا لچر اس طرح رات رات کو ہم سات میل برقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیا جاتا تھا اور گاؤں گاؤں سے کسانا مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقاموں پر چٹھن اور نامہربانیاں ہر طرح کی ہوتی تھیں یہاں تک کہ سایہ میں ہی وقت تمارت آفتاب کوئی بیٹھنے نہیں دیتا تھا اس طرح سننے چہ دن کاٹے اوتھ میں سے تین دن تو کتاب میں کسی درخت یا بل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور مانی بھی سیر نہ آتا تھا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھوں سے ہرگز نہ چھین گے ہر روز ششم مقام بالگدہ میں وارد ہوئے یہ دیرانی سنگلا دیو کی کاہی اس مقام پر ہماری خاطر داری اور برات رانی صاحب نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم ہمارے حفاظت کرینگے مگر ہر روز دوم تمام توقعات برباد ہو گئیں کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اوسکے اسرار مراعات سے جو ہمارے نسبت ہوتی تھے ناراض ہوئے اور انہوں نے اوسکو دھمکا یا کہ اگر تم انکو یہاں ہی روانہ نہ کر دے گی تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینے کے یہ نہایت فحش کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور بہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو یہاں سے روانہ ہونا چاہیے اس عرصہ میں ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میرے شہر میں صاحب بھوج اندرون میں چھائی پڑی ہو کر لنگی باندھی وہاں وارد ہوئے اور اوسنے دو گھنٹے کے بعد سل صاحب بھی صبح اور تندرست

آج بونچے کیونکہ یہ صاحب تمام رستہ ہمارا پتہ لگاتے ہوئے چلے آئے تھے اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ ملاقات ہر چند نعمتات سے
 تھی مگر اوسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہم سے وہی رتبہ آدمیوں کے پاس کچھ باقی نہ رہا ہو اور ہم ہندوستانی کی پروں میں سہ کرین قبل
 از غروب آفتاب ہم وہاں سے نکالے گئے اور رستہ شرک چھوڑ کر دو تین گانوں تک چلے گئے اور اس تردد میں اس قدر تھک گئے
 تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہم نے ایک زمیندار سے بجا جت و سماجت کہا کہ ہمارے ہمراہیوں کو کھانے کو
 لادو کل یہاں سے چلے جائیں گے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کہانا بھی با فرط لایا اور چار پائیاں سونے کو دیا
 دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہاں سے روانہ ہوئے ایک گانہ والے نے ایک چار پائی اور کھارے سے شہر کے واسطے
 دیے اور اس سبب سے آپس روز پہنچنے میں سیل قبل از شام ملے کیے میری جوتی گیس گئی تھی سوچ میں صاحب کی بھی
 اور گئی تھی اور میں گرم رگ پر اور خار دار میدان میں رہتا تھا چلتی تھی اندھین میں ہوتا تھا کسوی سے قریب پونچے اور
 یہاں ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے واسطے نہایت فریاد
 گوئی بکائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک چکر اور ایک گدہ تحصیل کسوی تک جانیکو دیا
 جہاں ہو چکے تھے تین محفوظ سمجھا دوسرے روز شکر مہارے واسطے کرناں سے آئی اور سپاہی ہمارا چٹیاہ کے
 ہماری حفاظت کے واسطے اس کے ساتھ تھے ہم سب وہاں سے روانہ ہوئے اور تین بج ۲۰ ماہ می کرناں میں پونچے
 اس مقام میں ہو چکے ہم رگی صاحب کے مکان پر گئے اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقروں کے اور نیاہ گنہگاروں
 کے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمارے ہر حکم آرام و آسائش ملا اور ہم
 کہیں ان کا احسان نہ ہو سکتے تھے ان صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازیں پیرا نیا سفر ملک تریا
 میں شروع کیا یعنی کرناں سے انبالہ گئے اور انبالہ سے ڈاک کارت پر سوار ہو کر کالکوا پہنچے راستے میں ڈاکر
 گاڑی پر سے اتر کر خود گاڑی کو گرم ریت میں کہینچاڑتا تھا تھنے ڈاکر و صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود داندھا
 اور زخم ایسا خراب تھا کہ جیسے دانت کے گولی سے اڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکر صاحب نے اسکا
 ملاحظہ کیا ہماری ضرورتی نہایت خراب تھی ہم نے بڑی سختیاں اٹھائیں اور طعنہ ہائے سخت و کربانہ خارج از آدمیت
 سہنے پڑی ہمارا اسباب سب در دست لٹ گیا اور بیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزیں پیش ہوا
 خواہات کی تھیں کہ اوسمین سے دوستوں نے بطور تحفہ دین تھیں اور کچھ ہم نے آپ خریدیں تھیں لیکن ان کا لاوت
 غارت گروں نے کچھ اسکا خیال کیا ہم نے پانی کے طرف سے ہی نہایت مصیبت اٹھائی بلکہ پاس بہت لگتی تھی اور جب
 پانی ہمارے پاس سے ختم ہو جاتا تھا تو جھیل کا پانی جو کنارہ رستہ پر ہوتا تھا گوسلا اور گرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب بخوشی
 اوس سے پیتے تھے اور گودھین سے بھی پانی کہینچکر چند کھارے ہوتا تھا پی لیتے تھے
 یہاں پر یہ بھی میں کہتی ہوں کہ اول میں تو نیل ریلی صاحب کی ڈولی ہم سے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہاں
 رکھ دی گئی تھو معلوم نہیں میں جانتی ہوں کہ ایسا ہوتا کہ ہم اوتھو بھی کوشش کر کے اپنے ساتھ لائے مگر ہماری قدرت سے
 یہ امر باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز انکو قتل ہونیکو نہا چھوڑتے

مہن لال جس نے کابل میں بھی سرکار کی خدمت کی تھی وہی میں موجود تھا جب ہاں نسا و شروع ہوا اور نسل سے بچ کر
ولی داد خان کے پاس نہا گھر ہوا اگر ولی داد خان نے اس کو قلعہ بالا گدہ میں قید کر کے قلعہ کو درمیں وہ ۲۴ روز قید رہا
بعد ازاں وہاں سے ہٹا کر آخر کار اول ہفتہ ۱۴ اگست میں بھام میر پور پونچا وہ اپنا حال اس طرح ایک مہینے میں جو بوس نے
ما جس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے

ما جس صاحب روز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی میں وارد ہوئے اور ہم دونوں ملاقات ہو گئے
بہت خوش ہوئے اور تہنیر و اندک کر کے چوتھوں کی جو بیٹے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کسی بوقت شام میں اونکو
اپنی گاڑی میں ہوا لکڑا کر عمارات عالی شان شہر کی دیکھنے کی واسطے لے گیا جسے رات بخوشی تمام بسر کی تمہاری اور ہماری کے تعلیم
کے باب میں اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا کہ وہ باوجود مصروفی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سرشتہ
سراجام کرتا تھا

منحوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن امان شہر میں تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم
نہیں ہوتی تھی اور کلکتہ کی اخبار بھی ہمارے پاس آئی چاکلیک یہ خبر حشت اثر نگر حالت طاری ہوئی کہ معتمد میر کے
بیان آپو نیچے اور انہوں نے حیرت منکرات قتل غارتگری و سو خلی مکانات عیسائیوں وغیرہ شروع کیا بعد از دو دو سو وار
رحبت ہمارے پیادہ بھی آپو نیچے اور فوج دہلی نے شامل ہو کر قتل کو بخوبی سراجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میر
حسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی معہ بند و تونکے میرے دروازے کے روبرو آکر کھڑے ہوئے گو دروازہ بند
تھا مگر چونکہ انکو بد معاشان شہر نے تعجب دی تھی انہوں نے بند بان و لاسخن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک
عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان میں آکر فروکش ہوئے ہیں ہم مالک مکان کو اور اس صاحب نو وارد کو دونوں
کو مار ڈالیں گے ہمارے نوکر دن نے اور محلہ والوں نے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہیں اور نہ اس میں کوئی صاحب آکر
فروکش ہوا ہے بعد از بہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے کچھ روپے کے جو شیر خان نے انکو دیا اس پر دز تو
جرا مزے چلے گئے

جب وقت تنگ کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے گئے تھے تھارے والہ اور میں دونوں ایک مکان تنگ تار
میں جہنم پیہ سوختی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہتے

تاریکی شب میں ما جس صاحب کو اپنے عموں کے گھر میں اس خیال سے بھواریا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آویں اور مکان
کے اندر چلے آویں تو صاحب کو دمان پادین

تاریخ ۱۴ ماہ مذکور بد معاشان شہر سے سب اکل حال و تعلق سب کار نگر معتمد بن مجاہد کٹر تھے اور قریب ہوا کے دو گھنٹہ
لوٹ کر میرے گھر میں بھی قریب دستی گھس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور محکمہ گرفتار کر کے چونکہ شہر والوں نے سب حال سنا
چکے تھے کہنے لگے کہ انکھستان جانے سے تو ہندو نہیں رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے دلالت سے پہنچے

اور صاحب صاحب یعنی تمہارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہیں اور تو غیر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے مجھے ایک بڑی پیش قدمی ہے اس واسطے ہم تجھ کو مار ڈالیں گے اور ایک نے مال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد قتل ہوا مگر یہ دزاری عورت خانہ اور عاجزی ہندو مسلمانان ہمسایہ و قہنیم کو تو اس شہر جو اتفاقاً اس وقت ادھر سے گزر رہا تھا اونہوں میرا مار ڈالنا ملتی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کر کے تجھ کو مار ڈالیں گے

اس واردات کے بعد میں مخفی ہو گیا اور کبھی کہیں کہیں رہنے لگا صاحب صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میری خانہ کے مکان میں گئے اور وہاں چند روز رہے اب اونکے وہاں مخفی رہنے کا شک لوگوں کو ہوا اور صاحب صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیے اور یہاں سے بہاگ چلیے تو بہتر اس سے ہے کہ یہاں گھر میں سے گرفتار ہو کر قتل ہو جائے یہ خیال کر کے اونہوں نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب بایں ارادہ وہاں سے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے کے سیرج باہر ہو کر روانہ کرناں ہو جائے مگر اونکا سیر بیان کرتا ہے کہ خوش طالع سے معصنہ بننے اور غلط اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کر لیا نہ گام گفتگو انکے حکم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بایں ہندوستانی ہیں انکا صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کس واسطے اور کس کے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا

الغرض صاحب کو تو وہ قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستوں نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کر کے خضر سلطان کہ ایک شانہ آوگان معصنہ جیسے تھا پادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جاسکے ہمراہ ولید اوخان تعلقہ دارا بالا گڑھ جو مقام قریب دو میل شہر بلند شہر سے واقع ہے اور جہاں سپٹ صاحب کلکٹر اور محبٹر سپٹ فرمان سہ ماہی سے اجازت حاصل کی خان مذکور نشن خوار و نکھالال رعیت سرکار میں سے تھا اور تانہ رخ اور گڑھ فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک بالکی میں پوشیدہ سوار ہو کر ہمراہ مالکیان زنہ سوار کی خان مذکور میں شہر سے باہر نکلا خانہ مذکور نے شہر دہلی میں مجھے آوار کیا تھا کہ وہ مجھ کو مقام اگرے میں پونچھا دیگا اور ہمیشہ فرخ خواہ سرکار سے گا مگر بروقت شہر خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقاموں میں واقع ہوئی تھی یوں خود ہی منحرف ہو گیا اور مجھ کو بطور قیدی اس ارادہ سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اس پر حملہ آور ہوگی تو وہ مجھ کو قتل کر کے خود دزاری ہو جاوے گا

اگرچہ میں نہایت متاسف اور غموم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز میں رہتا تھا کہ سیرج اس غایب کی قید سے رہائی جو خفیہ میں نے راو گلاب سنگھ کو جو ایک متمول اور بڑا تعلقہ دار کو چیر کا اور فرخ خواہ سرکار اور دوست معصنہ مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولید اوخان کو لکھ کر مجھے اپنے پاس طلب کر لیں راد مذکور نے ارادہ ہر بانی اپنے دیوان کو دفعا باز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجھ کو اس کے حوالے کر دیوے مگر اس نے اسکو منظور کیا

بعد ازیں میں نے ایک اپنے دوست کو اگرے میں لکھا کہ قریب میں نرسپاہی ملازم رہ کر مقام بالا گڑھ میں آوے اور مجھ کو خفیہ قیدی میں سے نکال لیا جسے گراوے کے پاس اس وقت روپیہ موجود تھا اور شاو سکوسپاہی میرا کس واسطے اس سے بھی کچھ میری اعانت نہ ہوئی

اب کوئی تدبیر ملتی نہ تھی تھی صرف نضل آگہی رہنمائی کی کہ جسے اس وقت تک حفاظت جان کی تھی بتایا ۲۹ جولائی ہوئی
سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گندہ میرٹھ سے آئے اور معتمد مذکور کی فوج کو مقام باؤرکست دی اس وقت سے اس قدر شہر
و خوف و اندیشہ قلعہ میں پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوئے اور میں صبحی بتایا ۳۰ مہینہ مذکور قلعہ خانے سے نکلا کہ مقام بندہ
جوز نزدیک دہلی گنگ نالے واقع ہے پونہا

چند روز کے بعد پٹ صاحب نے جنگی ملاقات بلند شہر میں مجھے ہوئی تھی میرے فراری ہو کر مقام مذکور میں وارد
ہوئی تھی خبر شکر صاحب بوضوح اور ڈنلوب صاحب کا کلہ میرٹھ نے ایک چٹنی قلعہ آئینہ نگار کچھ سولہ ولس صاحب کے رسالے
کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ میں دلی صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہیں مجھ پر بھی مہربانی کی اور از حد صبر و
خاطر داری کی موجب اون کے فراموشی کے میں نے ان کو ایک نقشہ قلعہ بالا گندہ کا اور حال معتمدین کا جو وہاں گذرتا تھا لکھ کر
حوالہ کیا

ایک سیم خانہ ان سکندر صاحب میں سے لباس سندھستانی ہیں کہ میرٹھ کو چلے گئے تھے اور بتایا کہ اسے مقام
مذکور میں پونہا تھے وہ اسطور پر حال معتمدہ دہلی تحریر کرتے ہیں کہ برزنا جو عیسائی دریا و گنج میں رہتے تھے انکے
سکان کو کوٹھے پر جب جمع ہوئے اور زمین یا چار دن تک مقام مذکور میں قائم رہے جب سپاہیوں نے دیکھا کہ بندہ
سے وہ اوس مقام سے نہیں اتریں گے تب وہ ایک توپ کو پانی لائے اور اس کے ایک گولی سے سب کو کھڑکھڑایا
نے جان بحق تسلیم کی جب قدر عزت تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اور پھر پاس کچھ کھانا مینا پونہا اور غریب معصوم بچے
جو بے وعطش سے گرہاں دنا لان رہا کرتے تھے ان کو سخت نا لائقوں نے لڑکھوڑا کر کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تم کو کھانا پینا
سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اترے تو فوراً اشارہ قتل کیا اور سب معصوموں کو فوج کر ڈالا اور شہر سے عزت سے
بعد قتل عام شدہ جمع ہوا جو لوگ کہ وہاں قتل ہوئے اور غریب سے چند صاحبوں کا نام ذیل میں درج ہوتا ہے

تین صاحب کنڈکٹر سیکرین مع عیال اطفال اور سیم پرائس صاحب کے مع عیال و اطفال اور سیم پرائس صاحب کی مع
دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر سیکرین صاحب کی سیم اور اطفال ایک بلی صاحب کی سیم اور دو بچہ اور ایک س صاحب کی
سیم اور پرائس صاحب کی لڑکیاں اور نواسہ وغیرہ

کر و صاحب معصوم جو فراری تھے اپنا حال سفر چہ بیفتو کا جس عرصہ میں وہ دہلی سے آکر تے تک پونہا تھے اسطور
تحریر کرتے ہیں

میں جی محل صاحب انجنیر ریل وی یعنی سکر آہنی اور ای ریج سپنسر صاحب اور گنگ صاحب متعلقہ سکر مذکور کے
جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہیں نیگلے میں رہتا تھا جو دہلی تھانہ جنوب شہر دہلی کے واقع تھا
قریب نو بجے صبح کے پہنچے خبر فساد کی مٹنی دس بجے دو گولیوں سے سوار ورنے بغیر سوار اور بچے زمین کے قبور میں
ایک لپتول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے بنگ گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب مان قتل ہوئے شہر
شہر چارنی تمام و زجب تک پہنچے شہر چارنی جلتی رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبر یہی ایسی شورش مشہور ہوئی کہ

احتیاط کو عین شجاعت قرار دیکر خودی اسباب جو ضروری تھیں لکھا کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکر اور اس کے ساتھ روانہ کر دے اور بعد ازاں ترمیم و ترمیم کے ہم خود بھی وہاں سے روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ شکر آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند قدم اون پر سواریوں سے جو مقبرہ ہمایوں پر واسطے گرفتاری مفرونین کے مقیم تھے بھڑکے آگے بڑھے اور چونکہ انار قلی وغیرہ وہاں کام کرتے تھے کسی معتمد نے ہکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلہ صاحب کے بنگلے پر پہنچے تو معلوم ہوا صاحب ہکو اسی وقت وہاں سے چلے گئے تھے توڑی دیر ہم اوس بنگلے میں رہے اور وہاں سے منے میگزین کا آؤٹنا دیکھا بعد ازاں بنگلے سے روانہ ہو کر چار میل پر ٹیلہ صاحب کو جا کھڑا اور وہاں جو بنگلہ تھا اوس میں کس کر کے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہو کر فریاد میں جو چہ پیل بنگلہ مذکور سے تھا وارد ہوئے یہاں ہم نے مقام کیا جاسے پی اور ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بگٹہ وہاں آیا اور آکر ہم سے کہنے لگا کہ پچاس سواری تماری تلاش میں آتے ہیں بہتر یہ کہ تم لباس اپنے خدمتگاروں کا پہن لو اور جلدی میرے قلعہ میں آ جاؤ میں تماری حفاظت کروں گا یہ لکھا آپ اپنے قلعہ کو گیا تاکہ وہاں کو فساد نہ ہو پانہ راجہ نے بلب گڈہ پہنچ کر ایک سواری بھیجا کہ ہکو لیا دے مگر وہ توڑی دیر باہر پھر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ میں پہنچے فوراً راجہ نے ہکو ایک مکان میں مخفی کر رکھا ہمارے وہاں پہنچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سواری آئیں مگر انکو راجہ نے آدمیوں نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے بڑھ گئے وہ یہ سن کر آگے گئے اور وہاں سے ایک فینڈ لیک سواری رتہ دیکھا تو گویا وہاں پہنچ کر قریب چار میل کے فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانوں میں تانیاں دن ایک مکان تھے کوٹھے پر چھوٹے سے مکان میں جسمیں ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز تھے وہاں سے بھی سواری شتر مرسل راجہ صاحب بلب گڈہ ہمراہی متحد راجہ صاحب بطرف متہار روانہ ہوئے اور راستے میں ہر ایک گانوں سے بچتے چلے جب تک ایک گانوں میں پہنچے جس کا نام اردان تھا اور اس گانوں میں شتر بان ہکو سیدھا لگیا مگر اس کا راستہ ایک چکے سے بند ہو گیا تھا اس واسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو با من امان باہر آئے مگر وہ ہمیں صاحب کے پیچھے رہ گیا ہم اون کے انتظار میں باہر پڑے رہے اور گانوں سے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصہ میں دو آواز بندوبست کی گوش زد ہوئی تھیں ہی ہم سب ہلنے بہانے کے شتر اولیں ہر چل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا اور دوسرا جس پر سپر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بہاگ گیا اور تیسرا بھی بنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور بہاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گر ا اور پھر آؤٹ نکلنا اور جو کوئی اوس کے قریب جاتا تھا اوسکو کاٹنے کو دڑتا تھا اس واسطے لاچار اوسکو وہیں چھوڑنا پڑا سپر صاحب اور کنگ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بہاگے اور ٹیلہ صاحب اور میں راستے پر بہاگے تھے کہ ہکو معتمدین نے ان لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونی والی تھی ہم معتمدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے اور انہوں نے ہکو گھیر لیا ٹیلہ صاحب نے اوسے مصالحت کی اور معتمدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بند و قین دیدو تو ہم تمکو تکلیف نہ دیں اس اقرار پر سنے اپنی بند و قین جو الگ کر دیں لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پونہا یا میں نے بھی ہر کر اپنے رائفل کا گندہ اوسکو چڑھا جب ہم اپنی بند و قین دے چکے تھے اور بھانج گانوں واپس آتے تھے کہ ٹیلہ صاحب نے اپنا پستول اوس آدمی سے چھین کر جسکو انہوں نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا میں

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری میں نے ہاتھ اڑھٹا کر کہا بس جو ڈیر سو روپیہ میرے پاس ہے وہ میں دے دیتا ہوں اور میں نے دیسے اور اس کے تقسیم کرنے میں اونہیں نگرار ہوئی میں نے جو پیچھے دیکھا تو شید صاحب اوس وقت میری نظر سے غائب ہوئے مگر کوئی اون کے تعاقب میں نہ تھا اس اثنا میں ایک شخص دوڑ کر آیا اور اس نے میرے سر پر ایک تلوار طے زور سے ماری جس کے صدمے سے میں زمین پر گر پڑا مگر تلوار گنڈا ہوئی اور زخم مجھے نہ آیا زمین پر گر کر میں نے بہانہ مر جانیکا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میری کپڑے پوشاک پاپوش چرٹ کبس وغیرہ کی بابت اسپین تکرار کرنے لگے اور میرے چرٹ کبس میں تیس روپے بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا میں لون اور دوسرے نے کہا میں بعد از تقسیم حساب مذکور وہ سب میرے گرد و پیش کھڑے ہوئے اور تھوڑے عرصہ تک کچھ لٹو مرثیہ میرے اوپر گانے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لاث بھی مجھے مار دیتا تھا ایک نے بدخیال کہ دیکھیں مر گیا یا ابھی زنده ہے میری گردن پر یاد رکھا اور اس کو اٹھا کر زمین پر ٹپک مارا مگر میں نے بھی ایسا دم سا دھتا کہ اون کو کچھ معلوم نہوا اور جیسے کوئی پتھر پڑتا ہے اوسطر حکامیرا جہم ہو گیا اوسی شخص نے پھر میری گردن کے نیچے پیر ڈالکر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ حسینے ہاتھ میرے دل پر رکھا میں نے دم لیا بند کیا اور جب تک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اوس وقت تک میں نے دم نہ لیا اب سچے غل مشور سا ہوا مگر میں صاف مطلب اوسکا سمجھ نہ سکا تھوڑے عرصہ بعد جو میں نے ایک آنکھ کھولی تو کوئی فطر نہ پڑا تو میں اڑھٹا مگر باعث سبدان خون کے نہایت کم زور ہو گیا تھا اور شکل حل لے سکتا تھا انھوں نے خیمہ ان کے ہاتھ تک ایک گروہ مسلح آدمیوں کا نظر آیا کہ اسپین کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھ کر انھوں نے اشارے سے کہا کہ یہاں سے چلا جا اور ایک اونہیں سے میرے پاس آیا اور جب استدعا میرے ایک کونٹ پر لگیا وہاں میں نے پانی پیا اور اوسی آدمی نے ایک رشتہ کہ خالی ازخار و جن تھا بتلایا کہ میرے پر دیکھو جو برہنہ تھے گزرنے پونچھے اور میرے ساتھ چلا آئے کہ اپنے کپڑے جو تمام خون ہو رہے تھے مجھے دو کہ میں اون کو دھو کر لا دوں اس جیلے سے اوسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی حسین معشوق کے بوتام کے اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تھی اوتروالی اور چاہا کہ مجھے مارے مگر میں نے اوسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ میں زخمی ہوں مگر دلدار ہوں یعنی اوسکو زمین پر گر کر میں آگے بڑھا مگر باعث تابش آفتاب کے مجھ میں تاب باقی نہ رہی تھی میں نے قیڑ ہندو تالی کپڑوں کے نیچے سے کھال گر پنے سر پر رکھی اور اس طرح ایک یا دو میل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی لٹے لیے ہوئے میرے پاس آئے اور مجھے دھکا دے لگے میں نے اوسنے صاف کہہ دیا کہ اگر تم مجھے مار ڈالو گے تو تم کو کچھ نہیں ملے گا اوسا سطرے کہ میرے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ہے لیکن اگر تم مجھ کو بگڑہ پونچا دو گے تو میں تم کو سو روپیہ دوں گا اور اگر آگے بڑھا دوں گا تو میں سو پینسکا اونہوں نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چوڑ دیا بعد ازاں ایک آدمی بہت وحشت ناک کہیتو نہیں سے دوڑتا اور غل مچاتا میری جانب آیا میں اوسے دیکھ کر کھڑا ہوا اوسنے میرے پاس آکر قیڑ جہ میرے سر پر تھی اوتالی اور مجھے مارنے لگا تھا کہ میں نے ہاتھ اڑھٹا کر کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے مان کر بلب گڈہ تک کے سو روپیہ اور آگے تک لیجانے کے تین سو روپیہ دے سکتا ہوں اوسکو سبات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڈہ ہمارا دوست ہے اس عرصہ میں دوکانو دالے اور آگے اور اونہوں نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے کیے ہیں اور دوسرا گانوجیہاں سے قریب ہے اوس میں فریادیں

اور انہوں نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور میں بھی پونجا یا دبان کیا دیکھتا ہوں کہ سپہ صاحب اور کنگ صاحب و فوج موجود ہیں اور فضل آبی سے اونکو کوئی معذرت بھی راستے میں نہیں ملتا تھا اور نہ اونکو کس طرح کا اسب پونجا تھا نہ سپہ صاحب نے ازراہ مہربانی میرے زخم دھوئے ہر دو صلحان موصوفین نے فہر دار دیہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر تمکو اگر سے پونجا دو گے تو ہم فی صاحب باج سورجیہ دینگے بعد از قتل و قاتل بسیار مہربانانہ انکار کیا مگر اونکی بند و قین اور تین سو روپے جو اونکے پاس تھے چھین لیے اور یہ وقت ہمارے پاس ایک چٹھی محل صاحب کی پونجی اور انہوں نے ہیکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا کہ عامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانہ خیر خواہ سرکار کا ہے یہ وقت ہفتا ہفتا معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مقرر سے تھا ہم روانہ ہو کر صاحب موصوفین کے پاس پہنچے وہاں ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہیکو صلاح دی کہ یہاں سے روانہ ہو کر دوسرے گانہ میں جو چھ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانہ مذکور ایک کلان دیہ ہے اور اسکے باشندگان ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہیں اور اسکے کہنے موجب ہم وہاں گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہاں مقیم رہے گو اگر دشمنین اکثر سیوا تھیں نے اوس دیہ والوں کو دیکھا کہ انکے گانہ پر حملہ آور ہوئے مگر انہوں نے کچھ خیال نہ کیا اب ہیکو باقی رہے یقین ہوا کہ اگر ہم اوس دیہ خور دیہ مقیم رہتے تو شیک سب قتل ہوتے ہیکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فوراً صاحب مجھ سے گور گانہ نے مقام ہو دل سے پیش کار و فوج بہت پور کا ہماری حفاظت اور ہم سے کچھ واسطے بھیجا اور ہم نے صاحب موصوفین کے پاس پہنچ کر نہایت آرام پایا ہم وہاں بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کو رہتی تھی کہ اس عرصے میں آمترا میں بھی فساد ہو گیا اور جیسے جیسے ہمارے ساتھ تھے اور انہوں نے بھی اونکے پیروی کی یعنی انہوں نے بھی فساد مچا دیا اور ہیکو کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ بعد ازین ہم ماروی صاحب کے ہمراہ ہو کر بامں امان تبارج ۲۶ جون ہو دل سے آگے میں پہنچے

محل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہو دل سے دوسو روپے اور گھوڑے سوار کے راجہ بلب گڈہ سے لیے تھے اور ان گھوڑوں میں سب اب فی سوار ایک گھوڑا کم نہا مگر ہم فی تحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی تبارج ۱۹۔ اگست ایک میم صاحب یعنی لکین صاحب کی میم کیو میں رو برو سے شہر دہلی کے آئے اونکے ہمراہ ایک غازی باشندہ مقام سوات تھا گو شہر سے دو غازی اونکے ساتھ چلے تھے انہیں سے ایک تو معتمد دینگے ہاتھ گرفتار ہو گیا اور دوسرا ساتھ پونجا لکین صاحب کی میم ہیٹ و لباس طفل افغان فراری ہوئیں جنہیں اور میم صاحبہ دہلی میں فساد اسی یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید میں تھیں انکا ایک بچہ اونکی گود میں گولی سے جان بحق ہوا تھا اور دہلی کوئی میم صاحبہ کو بھی لگی تھی بعد زخمی ہوئے دہلی غازیان مذکورہ بالا نے اونکی حفاظت کی تھی ایک شب بیشتر میم صاحبہ کے شامل کیو ہوئے سے وہ کسی تربیر سے اجیری دروازہ کے باہر کھڑے گھاس میں شب بھر پوشیدہ رہیں وقت صبح انہوں نے ایک کو غازی پونجی سے بھیجا کہ جاؤ دیکھئے کہ فوج انگریزان سبزی سنڈی میں ہیں یا نہ وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اونکے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کر کے میم صاحبہ دہانے روانہ ہوئیں اور جتنا تیز قدم حل سکین قدم زن ہوئیں گھر یا ان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ کو غازی باقی ماندہ کے

نقاب میں بھی چلے کر جب ہماری گولی کے پے پر پونچے تو غصہ دین نقاب کنندگان نے دہانے آگے قدم نہ کیا اور میریم صاحبہ بعد غازی بند کو کے بمقام سبزی منڈی پونچھی میریم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدہ شکر بردار گاہ پر درگاہ را دکھایا۔

سیر صاحبہ بچہ ذلیل خستہ حال تھیں اور اکثر ہمارے سپاہیوں نے ان کے حال زار کو دیکھ کر بے اختیار رو دیا اور سننے کو لے کر ایک حشم تھا اور اونکا زنگشت بالکل گس گیا تھا کیونکہ میدان اونکی انگلیوں سے رسی سے باندھ کر اونکو ایک جگہ باندھ رکھا تھا ہمارے سپاہیوں نے اونکی تواضعات گرسنگی کر لی کوئی پانی لایا اور کوئی روم شرب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میریم صاحبہ نے باعث ضعف بدنی کچھ نہ کھایا اور نہ پیا تھوڑے عرصے تک اکثر سپاہی ان کے گرد رہے اور کشتہ سوالات کرتے رہے یہاں تک کہ اونکو دق کر دیا مگر میریم صاحبہ نے سب کا جواب محل طور پر دیا آخر کار کپتان سبلی صاحب وار دھوئے اور ایک ڈولی منگو کر میریم صاحبہ کو اوس میں سوار کیا اور بھانٹ پھرہ اونکو گھوڑی میں روانہ کیا وہاں اونکو ایک عسکر علیحدہ ملا اور جتنی چیزیں ضروریات کی تھیں سب دیا سوین بر وقت فرار ہوئے شہر سے اونکے پاس ایک پورا نامیلا کڑا تھا جو اونہوں نے اپنے جبین کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو اونکے سر پر لپیٹا ہوا تھا اونکے ہاتھوں میں دستانے تھے اور پر وین پورا نامیلا ہندوستانی جو نامیلا حقیقت وہ اس سے زیادہ بڑی حالت میں نہیں ہو سکتیں تھیں جس میں وہ آپ تھیں جیسے مورلی صاحب جو سبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان بسلامت لیگے تھے اس طرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہیں

میں اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونوں ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ میں رہتے تھے میریم دو نوکی شادی بھی ہو گئی تھی اور میرے بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میریم کو قریب ہی لگا ہوا ہونے والا تھا تاریخ ۱۱ ماہ بھی قریب فواخت ہو گئے تھے کے میں طیارہ و قتر جانیو تھا کہ ایک بڑا شور بازار میں ہوا اس میں ایک میرا نوکر آیا اور اوسنے کہا کہ چند رجبت اپنے ولایتی افسر کو قتل کر کے میرے شہر سے یہاں شہر میں آئیں میں ہماری کچھ سچ میں نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور میں نے اپنی گلی واپس سیدھی ہم دو یا تین گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ بد معاشان شہر جمع ہو کر انگریزوں کو مارتے ہیں پس سرکسیری بی بی اور لڑکوں نے روئے شروع کیا کچھ نوکر ہمارے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے اور ایک نے اونہیں سے کہا کہ چلو میرے مکان میں پوشیدہ چپ ہو مگر میرا ارادہ تھا کہ باہر جا کر دیکھوں تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوبستی ہاتھ میں لیکر میں گلی میں گیا مگر وہاں کوئی نظر نہ پڑا میں اور آگے بڑھا وہاں تک بھی کوئی نہ تھا آخر اس گلی کو طے کر کے دوسرے گوشے میں گیا جو عجیب رہت تھا اوس میں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک سمر آدمی ایک درکان کے دروازے پر بیٹھا تھا میں تھوڑی دیر ہاں ٹھہرا تو بجانب است ایک انبہ آدمی کا نظر آیا مگر مجھے بہت دور تھے اور اسے غل و شو کے اندر کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا خیال اس کے کہ وہ میرے مکان پر آؤنگو میں وہاں ہی تھوڑی دیر کھڑا رہا اور اونکو دیکھا کہ با آخر کار میں نے ایک شور و شبست کی جانب سے سنا اور پیچھے ہٹ کر وہ دیکھا تو ایک گروہ آدمیوں کا میرے دروازے کے اندر جاتا تھا اونہوں نے مجھے باہر کوچ میں دیکھا جینڈا آدمیوں کو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکھ کر میں فوراً دوسری گلی میں بجانب چپ گیا جانے ایک کہتا میرے مکان کو بھڑ

سہی جاتا تھا کہ کئی چکر کما کر اس راستے میں ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یادو آدمی کھڑے تھے مگر انہوں نے مجھے دیکھ کر کچھ نہ کہا وہاں سے ہی میں آگے کو بھاگا تو پھر ہی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی میں سے بھاگتے ہوئے نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوئے آئے کہ مار فرمائی کو انہیں سے ایک کے ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے کے لا جب وہ نزدیک آئے تو میں بھی ہٹا اور میں نے ایک ایسا سوئٹہ اس تلوار والے آدمی کے ٹھکڑا کر کہ وہ زمین پر گر گیا دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر میں نے سر جھکا لیا اور لاٹھی میرے شانہ کو چھوئی ہوئی چلی گئی میں نے اپنی لاٹھی جو پھرائی تو اس کے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس عرصہ میں لوگ وہاں جمع ہونے لگے اور میں وہاں سے بھی آگے کو روانہ ہو کر ایک بنجار کی دوکان پر پونہچا وہاں گاڑیاں بہت سی کھڑی تھیں اور ایک چھت گاڑی کا شکتہ زمین پر بڑھا ہوا تھا اس میں جگہ میرے لائق کافی تھی اور میں اس میں بیٹھا اس عرصہ میں میں نے سنا کہ چار یا پنج آدمی یہ کہتے ہوئے اوپر سے گزرے کہ ادھر ہی لوگ ہیں ہمارے خوف کے دم بہر اچھی طرح نہیں لیتا تھا تو پھر سے عرصہ بعد ان کے جلسے کے پھر وہاں کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی اوپر سے نہیں گذر رہا تھا مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا تھا کہ ہمارا صاحب اور انکی بی بی اور بچہ کیا ہیں نے اپنے دل میں کہا کیا وہ سب قتل ہوئے اور اس خیال کے آتے ہی میرے ہونٹ ہلکے ہوئے پاس تک اپنی گھر میں جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے شل دیوانہ بنادیا ان ہی تو جہات میں تھا کہ دوبارہ اس رستہ پر غور و مشعل پیدا ہوا ایک انہوہ کثیر غل و شور مچا ہوا اور دوسرے گدرا اور وہ لوگ انگریزوں کو گالیاں دیتے جاتے تھے اس شان میں دو تین عورات گھر سے باہر نکل کر نزدیک اس چھت کے آگے کھڑی ہوئیں اور ایک بچہ اپنے ساتھ لے کر وہاں سے نیچے جہانگئے لگاٹھنے اور لوگوں کو دھکے دے کر اندر آکر دروازہ بند کر لو میں بان ایک عرصہ تک جیسا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور میں نے سوچا کہ اس میں ہر جگہ آدمی ملیں گے بعد ازاں دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا آیا اور اب میں نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہواب تو ضرور ہو گھر جانا چاہیے یہ کہہ کر میں باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پوچھا کہ کون ہے مگر میں نے کچھ جواب نہ دیا اور میں ہائے روانہ ہوا یہ گلی شہر میں واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل شہر کے تھی اور اوس میں بقال دہنیے وغیرہ نہیں رہتے تھے مگر باونگالی رستے سے تمام بد معاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوئے تھے میں اس رستہ میں صرف ایک یادو آدمی سے ملا اور وہ مجھے جلتے تھے انہوں نے کہا کہ اپنے تین بچہ و آخر الامر میں اپنے مکان کی پشت تک جہاں ایک باغ واقع تھا پونہچا اور ایک کھڑکی میں سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کیونکہ تمام دن میں اس چھت کے نیچے رہا تھا میں نے وہاں ہی قیام کیا اور اسی میں تین تین اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازاں معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے ٹوٹنے کا تھا جیسا ہمیشہ ذکر ہو چکا ہے میں اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب میں مکان کے نزدیک پونہچا تو گر واد کے کرسیاں گلاس اور کابیاں شکستہ و کتب وغیرہ افتادہ تھیں اور چند دست بچہ پوشاک کے جل رہے تھے میں اول اوپر گیا جہاں نوکر وغیرہ رہتے تھے مگر اوس میں کوئی آدمی نظر نہ آیا تو گھر کے اندر کی جانب سے پچھلے ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی روتا ہو وہاں جو میں گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دیوہی جنے میں بس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑائی میں نے اس کا نام لیکر آواز دی تب اس نے اٹھ کر کہو لی اور مجھے دیکھ کر رو کر کہنے لگا اسے صاحب انہوں نے ادن سب کو قتل کیا انہوں نے ادن سب کو مار ڈالا اس کے

دہلی

سننے ہی میں حالت غشی طاری ہوئی اور میں بیٹھ گیا دہلی سے میں نے کچھ پانی پیئے کو مارا گا اوسنے اپنے گھر سے مجھے لا دیا بعد پانی پیئے مجھے میں نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازاں اوسنے کہا کہ اسے صاحب تیم چلے گئے تو دو نو سیم صاحب اوس بچے کیجا خوف بیٹھ رہے کیونکہ گلی اور کوچے میں شور بہت ہوتا تھا اور آوازیں بندوق کی بھی تھیں یہ حال دیکھ کر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اوسکو بہر امین نے اوسنے پوچھا کہ اگر کو تو دروازہ بند کر لوں اونہوں نے جواب کہا نہیں بلکہ کچھ اندیشہ ہندین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاشیں اور تلواریں اور برجیان لیے ہوئے اندر چلے گئے آئے کلارک صاحب زمین پر کھڑے ہوئے اور اونہوں نے اوسنے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو اور کیا جانتے ہو اون آدمیوں نے اوسکو سوائے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سن کر اندر چلے گئے اور دروازہ بند کیا اوسکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے تو کیسب بہاگ گئے صرف میں بہان رہا جب وہ سب اندر گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہب چیز موجود ہی لیجا وگر ہکو نہ مارا و اونہوں نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اونکی سیم کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ تمہاری سیم ہے اور خوب سننے اب اونہوں نے سب سباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری سیم صاحب نے بتوں بچوں کو لیکر غسل خانے جاکر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک صاحب اگر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہو گئے جب اونہوں نے بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہکو دیدہ اور ایک شخص اوس میں سے سیم صاحب کے پاس گیا اور اوسکے رخسار سے کچھ کچھ پچخش کئے کلارک صاحب یہ دیکھ کر حلائے کہ اوسو اور اوسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کر کے بندوق کی ناز سے اوسکو مارنے لگے یہ دیکھ کر میں نے جانا کہ اب یہ لوگ سبکو مار ڈالیں گے اور میں بہاگ کر غسل خانے کی طرف گیا کہ میرے صاحب کو نکال لیجاؤں مگر وہاں بھی بہت آدمی موجود تھے اونہوں نے مجھے مارا اور کہا کہ یہاں سے بہاگ جانا نہیں تو ہم تجکو بھی مار ڈالیں گے میں ناچار باغ میں جا کر ایک درخت کی اوت میں جا بیٹھا وہاں سے اول میں نے بڑا شور و غل سنا بعد ازاں دیکھا کہ وہ لوگ اسکا نکال کر چاروں طرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے سیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازیں اونہوں نے کہا کہ اب چلو ٹوٹیں اور وہ سب یہاں سے چلے گئے پس سیم صاحب کو تھوڑی دیر تو میں کا عالم رہا پھر میں نے اوسکو دہلی سے کہا کہ چلو اندر چلیں اور مکان میں جا کر باہر کے کمرے میں دیکھا کہ اکثر چیزیں ٹوٹی پڑی ہیں میں نے دنگو کلارک یونے توڑا تھا اور سب چیزیں فرس پر پھری پڑیں تھیں جام اور جیسے کے ڈبیر لگے ہوئے تھے بسکٹ تمام پیپلے پڑے تھے اور بوتلیں برانڈی وغیرہ شراب کی بوتلیں تھیں تو اونکی بوتلیں میں پھیلی ہوئی تھی

یہ ذرا حال میرے دل پچخش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر اک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسی اندیشے میں ایسی کمرے میں بہت دیر تک رہا اور ایدہر ایدہر دیکھتا رہا آخر کار دنگو مضبوط کر کے دوسرے کمرے میں گیا وہاں چلا ہوا تھا اسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہی تھا وہاں جاتے ہی سامنے جو نظر پڑے تو کلارک صاحب کا مٹا ہوا ٹیکہ رخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تھا اور اوس سے جسے خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اوسکے ایک جٹہ غرق تھا اوسکا منہ انہوں نے ان کے سامنے کیا ہو گا یہ دیکھ کر میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور جب دوبارہ میں نے چشم داکین تو اوس سے زیادہ نا دیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اوزونکی سیم دو نو پلو پلو میرے

پرسے تھے یہ حال جسے بیان نہیں ہو سکتا اور میں بیان نہ کر سکا کیونکہ میں سابق ذکر کر چکا ہوں کہ کلارک صاحب کی سیم کو قریب دلا ہونی والی تھی

میں چھیننے کی آواز سن کر تیرے کمرے میں گیا اور وہاں دیکھا کہ وہ بونی مذکورہ مائل کمرے پر رہا ہے وہ دروازہ غسٹلانی نے پر کھڑا تھا میں دوڑ کر دروازے تک گیا مگر غسٹلانی نے میں بجا سکا کیونکہ وہاں وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ ہو جسے تو اسکا خیال ہی نہیں ہو سکتا کہ میں مثال سیم صاحب کلارک صاحب اپنی سیم کو دیکھوں میں وہاں جو اس ہو کر دو نو ہائے رانور پر کھڑے ہو گیا نیچے اوس وقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہے جو اٹک کو آنکھوں سے آئے نہیں دیکھا نیچے معلوم نہیں کہ کتنے دیر میں وہاں بیٹھا آخر میں دہو بیٹے نے کہ کہا کہ اوپر آدمی آئے جاتے ہیں اور اب بیان رہا مناسب وقت نہیں اور وہی مجھے اوتھا کہ اسے گھر میں لے گیا اب قریب شام کا وقت تھا اور تاریکی ہو چکی تھی گمان میں آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گھر میں آویس گئے گھر مجھے کیسا اعتبار نہ رہا تھا دہو بیٹے نے مجھے کہا کہ آج رات کو میں تمکو اپنے بھائی کے گھر لے جاؤ گا جو دوسری طرف شہر میں رہتا ہوں اور ایسی تجویز کر دینگا کہ تم بھی سیطج شہر سے باہر پہنچو پھر تم کو مل جائیگا میں اس کے گھر کے اندر جا کر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ ہی نہیں گذرا تھا کہ ایک گروہ بدعتیوں کا حلقے کے اندر آیا وہ خوب سنسنے اور چلائے بعد ازاں ایک گنگائی راہ سے جو متصل اس مکان کو تھی باہر چلے گئے میں نے خود سنا کہ ایک نے اونچے سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہوا میرے نوکر بھی واپس آئے اور آپس میں کر دافقہ مذکورہ بالا کا کرنے لگے اور مجھے اسکی نہایت خوشی ہے کہ اوہنوں نے مجھے بھی یہی مفتوی نہیں تصور کیا ایک نے اوہمیں سے کہا کہ سیم صاحب اوہ بھونکا مارنا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہاں لے گا مگر دوسرے نے اوسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے میں باہرنگی باغ میں گیا اور دہو بیٹے کی گرتی پہن کر اور چادر اوڑھ کر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہنچا دہو بیٹے سے ملا وہ مجھے ساتھ لیکر اپنے بھائی کے گھر گیا ہر جگہ راستے میں نہایت کھل ملی میچ رہی تھی اور جانب میگیزین ایک تیز شعلہ نمودار تھا اور باہر فصل کے بندوقین چل رہے تھے جب سیم قریب اوسکے بھائی کے مکان کے پہنچے تو دہو بیٹے نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشہ میں ٹھہرو میں اندر جا کر دیکھوں کہ کون کون ہیں یا میرے پاس اسے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد ازاں معلوم ہوا کہ دہو بیٹے کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے سب گھرے اوسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانے کی تجویز نہ کرے گا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تھا میں اوس گوشہ میں بہت دیر تک ٹھہرا ہوا اور آدمی اکثر اوپر آتے جاتے تھے اگر اونکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اوسکے قریب موجود ہے تو خدا جانے کیا دلیتیں اوتھانی ٹرین میں تمامی عمر شہر میں باہوں مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اون اردو صادر میں سے مجھے پہچان نہو اور میری چادر کے بے ترکیب اور ہنسنے سے مجھے شناخت نہ کر لیں اس شش و پنج میں میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھیں گے اور پردہ کھل جائیگا اور زیادہ اندیشہ دلیں پیدا ہوا لیکن حسنہ کار دہو بیٹے نکلا اوسکے آگے آگے ایک زگا و کٹر نکلا ہوا تھا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسری کوچہ میں چلا یہ دیکھ کر مجھے اندوس ہوا کہ دیکھو یہی مجھے چھوڑ کر جاتا ہے خیر جو میری قسمت میں ہوا وہ ہوگا لیکن جب اوسکی خدمتگزاری اور ایمان داری کا

خیال آیا تو دل نہ لہا کہ یہ اس واسطے اور ہر نہیں آیا کہ اور سیکو میری جانب خیال نہوا کسی سبب میں اور وقت وہاں میٹھا رہا جب تک
دہو بی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازاں میں اوٹھا اور اس کے پیچھے ہو لیا وہ آگے آگے جاتا تھا اور میں کچھ فاصلے پر پیچھے رہتا
جب تک اس کو چھوٹے باہر ہوئے جسمیں اس کا بہائی رہتا تھا بعد ازاں اس نے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا
تب اس نے کہا کہ اس کا بہائی بے ایمان ہے وہ کہی ٹکڑہ بچاتا اور میں اس بہانے سے اب نکل آیا ہوں کہ ایسے وقت
شہر میں رہنا مناسب نہیں جب اس طرح کا فساد ہو رہا ہو اور میں اپنے گانو جادو نگاہیاں نہ ہونگا ہم دونوں دروازہ شہر کے باہر
نکلے اور کسینے حکموں کو کاہم راہ شرک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دہو بی نے رخصت دی کہ اب کرناں جانا مناسب ہے
کرناں کا راستہ دہانے دور تھا اور حکموں قریب سارے شہر کا چکر کر کے وہاں پہنچنا تھا الغرض ہم اوپر کو روانہ ہوئے اور
راستہ میں اکثر آدمی دار و صا درے مگر کسینے ہم سے کچھ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روانہ تھے اور قریب شام کے کرناں کے
راستے پر پونچھے یہاں اور ہی معاملہ تھا یہاں جو لوگ جاتے آتے تھے ان کے ملاشی لیجاتے تھے کچھ پال لوت گاہ لجاتے ہیں
ایک گروہ معتمدین نے حکموں گہرا اور کہا کہ یہ بڑا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہو دہو بی نے بے تامل اس سے کہا کہ میرا
بوجہ دیکھا جب انہوں نے اس کو دیکھا اور اس میں کچھ نہ پایا حکموں چور دیا میں نے اب دہو بی سے کہا کہ آئندہ اگر کوئی گروہ معتمدین
ملے تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیوں کو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہو اس کا ذکر ہنس اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اس نے آئندہ ایسا ہی
کیا جس کے سبب کسینے ہم پر کچھ شبہ نہ کیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور
تاریکی شب میں میں بل پر سوار ہو کر منزل ملے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چوٹے سے شوالہ ہندوؤں کے نزدیک ٹھہرے ہم
ایک پیل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائیں کرنا لاک پر چڑھنا متصل تھا ٹھہرا دہو بی کچھ کہانا لانے گیا اور میں ہا
ہوا سے سرد جو چل رہی تھی سو گیا جب دہو بی کہانا لیکر آیا تو اس نے مجھے جگایا اور اس گوشائیں نے کہا کہ میں جانتا ہوں
یہ فرنگی جو ہم نے شکر اوٹلی خوش آمد کی اور کہا کہ ہم پر قسم کہ گوشائیں نے کہا جاؤ میں سیکو تکلیف نہیں دیتا ہوں اب میں ان
پارچہ زمانہ سے تنگ آیا تھا اور حقیقت مجھے شہم ہی زمانہ ہمیں سے آتی تھی اور میں نے یہ خیال ہی کیا کہ دہی سے اتنے
فاصلے پر اب کون تکلیف دہ ہوگا ان خیالات سے میں نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زمانہ چھوڑ کر لباس مردانہ مثال گاڈران
پہن لیا اکثر گانو والے ہلو طغیہ اور دشنام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اور اٹلے تھے مگر کسینے حکموں تکلیف جسمانی نہیں دی راستے
میں میں نے دیکھا کہ ایک انگریز کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان میں تیری ہو اور جب میں نے دیکھا کہ ایک گد بولتا ہوا اس کی طرف دڑ کر
جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اس کے پاس لاش ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تھا اس کے معانے سے
معلوم ہوتا تھا کہ اس کو لاشیں مارا تھا میں نے اس کو وہاں دفن کیا مگر قبراؤں کی برائے نام تھی یعنی تھوڑی ہی رگید اور اوپر
سر کا کراؤں کی لاش وہاں رکھ کر وہی رگید پر اکسپر ڈال کر اس کو دبا دیا تھا افسوس صد افسوس راستہ میں میں نے سیکو
کہ چند صاحب لوگ آگے جاتے ہیں اور چاہا کہ اس نے جابلوں مگر اس کے پاس تک پہنچ نہ سکا قبل ازاں اس نے اس کے میری
میں در دہا اور اب جو گرمی اور مٹی میں چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہو گیا تھا اکثر مجھے چلانے جاتا تھا تو میں پیرکسیٹ کر رکھتا تھا
چلنا نہ دیتا اگر ایسا موقع نہ ہوتا تو کہی میں ایسی تکلیف گوارا نہ کرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی آخرت اور تکلیف نہ

مگر اس کے آگے وہ فتنی اور تحریف کچھ معلوم نہیں ہوتی اور انسان اس کے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے۔
 بہشتی عید و انگلی مقام دہلی سے مین کرناں مین پونچا زمان مجھے ایک سیرٹن ملا اور چونکہ اندیشہ و فکر خطرہ جان
 اب رن ہو گیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہ دکھایا نوبت بستر تمام پونچھی اب مجھے کچھ
 کچھ افادہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کریں کیا مقام ہے کہ زمانہ سلف سے اتنا جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہیں کب لیا ہوا ہے کہ غریب
 رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ اسے انگریزان چلاتے ہوئے اور مڑتے ہوئے تلوار و بکی لوک پر فخریہ اوشاک بازار و مین ہر آئے
 گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین رد و بروسے ہزار ہا آدمیوں کے برہنہ اور لعلہ دلت و خواری بیگناہ قتل
 کی گئیں تھیں کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئیں تھیں یا زندہ جلانی گئیں تھیں تمام ان سب اور ناشائستہ
 حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیوں کی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفردین دہلی کسی نہ کسی
 طرح کی حفاظت تحفظ آمیز یا سوسے ممان نواز کیا بیان کر سکتے ہیں ایک فقیر تباہ ۱۲ ماہ می میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اور
 پاس تھا جو اسنے دریائے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آئے تک راستے مین کبھی جگہ او سکوباعث اوس بچے کے
 مار پڑی اور تکالیف ہوئیں مگر اسنے او سکوبچا یا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین اگر جب حکام کو اس کے
 قوا او سکوروپہ بالعرض حفاظت کے دینے لگے اسنے انکار کیا کہ مین نہ لوں گا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ او سکے
 نام سے کندہ کر دو اور جسکے سبب یہ امر یادگار ہے گا

حالات معرکہ دہلی مین جو باخبر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اس واسطے مکرر اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل منسوب

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ او سکوفوج کہنا چاہیے جو بچے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہیں جو قتل کانپور مین
 بٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نا دیدنی تہا اس سوچا نہیں مین سے جو ایک مہینا پیشتر خوب مضبوط اور جان
 صرف دو چار آدمی یہ قصہ پر غصہ کھنے کو باقی رہے لفٹنٹ ڈائریکٹر صاحب اور لفٹنٹ طاس صاحب سہرحبٹ کے اور
 انسانیں ہر یون صاحب ۶ رحبٹ اور دو کسپا ہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لے گئے تھے مین مرد اور چار عورتیں
 اور ہی سنا ہے کہ بکرا لہ آباد پونچھیں تھیں مگر ان کا نام سننے مین نہیں آیا یہ لوگ افسس سے سب سے جو دریا پر مہر تھا اور
 کانپور مین اور سوقت تک مخفی رہے جب تک جنرل میڈلٹ صاحب علی فوج مقام مذکور مین پونچھی

یہاں کچھ بیان مانا مذکور کا کہ ناچا ہے یہ مانا مشہور نام مانا دھوند و فتنہ وہ شخص ہے جسکو باجی راویشو اسے مغرول پونا واسلے
 نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشو اسے مذکور سرکار کا پیش خوار تھا اور سبہ و شہرہ عام مگر گیارہ پیشو اسے مرحوم کی پیش ادا دی آٹھ لاکھ روپیہ پور
 مانا کو مین ملی اور پشاید باعث اس کے انحراف کا اس وقت مین ہوا مگر قبل ازیں یہ شخص بہت مالوس انگریز دینے معلوم ہوتا تھا
 اور اکثر اوسے بتواضع پیش آتا تھا یہ شخص بٹھور مین جو دن اسل بجانب غرب کانپور کے واقع ہے بود و بکشا رکھتا تھا اور اس نے
 پیشو کو مرحوم کی جائداد پر قابض اور تصرف تھا اس شخص کو سرکار نے اجازت پانچ سو روپیہ اور تین ہزار توبہ ملی دے گئی تھی

اور یہ فوج حقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا فقط

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چاندنی امراج اور بڑا وسیع مقام قریب بائیس میل طول میں پھیلتا ہے گنگا کے واقع ہے اور اگرچہ سابق میں یہاں فوج گورہ بہت رہی تھی مگر اب بہت کم ہو گئی تھی ہنگام فوج گورہ موگک جو انکو بھیجی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی نصف نفر سپاہی اور چھ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ حریت شاہی اور ستر نفر ۳۲ حریت شاہی کے معہ بیمار و بیکار اور ۷۵ نفر اول مدراس فیز لیر کی اور فوج ہندوستانی میں سی و دوم حریت سواران غیر آئین اور اول ۳۵ و ۶۰ حریت پیادگان اور گولنداز متعلقہ بڑی کے ساتھ اور جنرل سر میو ویل صاحب کمانڈر اس فوج کے تھے ماسوا گورہ نو گورہ بالا عیسائی اور ولایت زانگہ نیز اس چاندنی میں کثرت رہتے تھے اکثر انہیں کے متعلق بد فاطہ ملی و سٹک آہنی و ہنر وغیرہ کی تھی اور سیم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ حریت شاہی جو لکھنؤ مقیم تھے رہتی تھیں بدین نظر اس میں شک نہیں کہ ایک نفری عیسائیوں کی یعنی باشندگان کورب کے سب مردوزن و بچہ سات سو چاس سے کم ہو گئی

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام میں بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پونہچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیادہ طائفہ بنگالہ میں ہو گئی تھی کانپور میں بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ و اول حریت ہندوستانی جو سالہا سال سے یکجا رہتے تھے اور ان کے ارادہ فاسد بر ملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر ایسی کی اسناد کی سوائے اسکے عمل میں نہ آئی کہ توپخانہ بزرگ گورہ میں بھیجا گیا تھا اور اسکے لیجانے کی وجہ یہی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ ماہ مئی کو وقت شب چاندنی ہندوستان میں آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانہ کو دہان بھیجا گیا تھا اب یہ لوگ اور سوداگر چاندنی بھی آکر بار کو نہیں بچا یہ گھر چلے ایک کمپنی ۳۲ حریت شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب انفر و نو حکم ہوا کہ انہی اپنی حریت کی چاندنیوں میں شب بکس ہو کر بن زیادہ مسبب اندیشہ کانپور میں یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر میں مشہور ہو گئی تھی کہ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی وہ کار توں قسیم ہونگے جنگی اتنی شہرت ہو اور یہ بھی مشہور ہو گیا تھا کہ توپخانے والوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہم بھلاؤ ان کے جو کار توں مذکور لینے میں انکار کرینگے اپنی توپیں نہ نکھینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ لوگوں میں غالب تھا یہاں تک کہ بتاریخ ۲۴ ماہ مئی کو روز مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ بھی سلامی معمولی ہی خبر کر فی مناسب تصور نہوئی

نانا مشہور واسے نے ظاہر کیا کہ دعوت فساد میں گمانی خزانہ کو لگا اور اس لیے صاحب کلکٹر بہار کی صلاح سے بتاریخ ۲۶ ماہ مئی اوسنے دو توپیں اور دو سو پنجیلا کر خزانے پر تعینات کیے گویا ان ایک کمپنی ۳۵ حریت ہندوستانی کا بھی گارڈ موجود رہا دوم سالہ اوہہ زیر حکم لفٹننٹ بابر صاحب متعلقہ ۳۲ حریت چاندنی میں تعینات ہوئے کہ وہاں گشت کیا کریں اور کیا پھرے مقرر کریں

چند روز بعد طریقہ اوہہ سالہ میں بھی کچھ شبہ پایا گیا اس واسطے رسالہ مذکور کو روانہ فرمادیا گیا اور انکی ہر ای کیسپان میں صاحب متعلقہ ۶۲ حریت جو سکریٹری لارنس صاحب چیف کسٹرن اوہہ تھے اوکسپان گیری صاحب متعلقہ ۱۷ حریت کے اور ایک یا دو روز بعد ان کے لفٹننٹ عیش صاحب نصف بائری توپخانہ آسپی لیکر روانہ مقام مذکور کے ہوئے دو چار ہنسٹرل پونچکر سواران سالہ نے فساد شروع کر کے کپتان میں صاحب کو قتل کیا چند سبک جرحیت میں کتے لطف کانپور روانہ ہوئے اور راستہ میں سے لفٹننٹ عیش صاحب کی بائری سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان گیری صاحب

رسالہ سے بچکر ہاگ نکلیے خزل دیر صاحب نے سب حال سنکر کہہ کر حضرت کیا مورچال مار کمالی ۳۲ حبث شاہی کی ڈوبن باندہنی
شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم دیا کہ بار کھائی مذکورین اگر رہا کریں

تاریخ ۲ جون اول ملک جہمین دو کمپنی ۳۴ حبث شاہی کی اور ۵۰ نفر سپاہی گورہ مدراس فیز لیر کی پونجی ایک کمپنی حبث
مذکورہ بالا کی معاویہ ۳۲ کمپنی ۳۴ حبث شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانہ لکھنؤ کی گئی

تاریخ ۳ جون رسد وغیرہ ایک عینی کی اور ایک لاکر دیر مورچال میں جمع ہو لیکن تاہم نو لاکر دیر چہنہ نہ میں جمع تھا اور کچھ
تیرہ سو کے لیجانیکے یاسا مان جنگ وغیرہ جو کثرت اور ڈنٹیس اور میگڈین میں پڑا تھا عمل میں نہ آئی اس اوقات کا یہاں
بیان کرنا اس واسطے پڑھو رہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد نہ کیا گیا تھا بلکہ جو حال گذرتا تھا اس کا بھی کچھ خیال کیا گیا تھا عمدہ
رسالہ دوم و چہنہ اول ۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چاؤنی میں شب بکس بند کریں

تاریخ ششم ماہ مذکور بوقت فواخت دو گنڈہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور حبث اول نے اپنی اپنی چاؤنی چھوڑ کر باہر
فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے فکروں کو جو احوال شروع ہو گا مگر سنکر اپنی اپنی چاؤنی میں آگئے تھے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور میگڈین پر گئے جو سول لائن میں بجانب غرب شہر واقع تھے اور ان دو نو مقاموں کے مقابلہ کار و متعینہ
کے قبضہ حاصل کیا میں بعد وہ چلی گئے میں گئے اور سب قید یوں کو رہا کر دیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب
کلیان پور جو کانپور سے اول منزل طرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور میں پونجی قیام کیا قبل از دوپہر چہنہ اول ۶ وہی مقام
مذکور میں جا کر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پاکر نانہ بہت سا ترانہ اپنے قبضے میں کر کے اور مقام مفسدان میں جا کر انکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چلے جائیں تمام مکانات
منہدم کر دے اور کل انسان کو پاہ اور باشندہ عیسائی انگریز کو قتل کر دے اور اسکے دہلی یا لکھنؤ چلیں گے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے میں کر لیں
شہر اور ضلع کے کانپور میں چھوڑ دیں گے

موجب اسکی صلاح کے کار بند ہو کر اور اپنے تئیں اس کے ماتحت گردانکر اسی شام کو مفسد واپس کانپور میں آئے اور نانہ
بے تامل خزل دیر صاحب کو کھلا بھیجا کہ اب میں تم سے لڑنے آیا ہوں

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے انکو دیکھا کر اور ہر ایک شے جو انکو ملی اسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو انکے ساتھ لگا اسکو مار کر نانہ
اپنے پیغام کی صداقت اس طرح پر گئی کہ وہ اپنی توہین اور دو کلاں توہین و ہتھیار میں لایا تھا ساتھ دیر صاحب کے کہو کے قائم کریں
کہ کہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۴ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا سنو لی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ خزل دیر صاحب نے کچھ سپاہ
اور بے موقع جگہ پسند لی تھی اور تباہی اسکی حفاظت کی غرض سے غیر مکتفی تھیں

ڈوبو ۳۴ حبث شاہی کا جہمین سہارا دیر سیکار دمی اور عورات اور لڑکے تربت مذکور کے ساتھ ایک سو بیس میدہ انھیں و بار کریں
شہر کی کنارہ شہر پتھن یہ بار کریں کمینز کہ تھن اور فی بار کہ ایک کمپنی یعنی سو سپاہی کے رستہ لائق تھی ایک اور تھن سے سہ ہوش تھی
اور دوسری اہلی ہوئی مگر دوسرے آگے برآمدہ بنا ہوا تھا دیوارین شہر کی یک نیم فٹ چوڑی تھی ایک کہ اہلی مکانات ملازمین

بر ایک بارک کے متعلق تھی

گردان بارکوں کے ایک خندق کو دی تھی اور پٹی خندق کے باہر کی جانب بطور فیصلہ یار دیوار کے ڈالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوئی تھی گیہان اسطرح پڑے تھے کہ گولی ہی اس سے نہ ٹکے اور اسطرح صاف میدان دونوں طرف توڑ پھٹنے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شہزادہ نہ محفوظ رکھنے کی موجود نہ تھی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا سورج کس قدر بڑا بارک اور شہنشاہ موجود ہو چال کی دیکھتا ہے حال انگہ بارکوں سے توڑے ہی فاصلہ برضا طاعت کی جگہ کافی واسطے بنادیتی اور توڑ پھٹنے موجود تھی جس سے معذور دن سے اپنا فائدہ اٹھایا

واسطے گھیرنے یعنی محفوظ رکھنے بارکوں کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرورت تھی مگر خیال میں گذرتا ہے کہ شاید قلعہ مزدولہ دشمنی کی جو اور آخر موسم گرما میں مثال بند ہو جاتی ہے باعث طیارہ ہونے مضبوط دیوار اگر کا سورج ہو گا فقط اب بہر طلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپوں نہ کر دیا جائے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ عیاش قبضہ میں ہونے لگیں گے ہوا اور ہر جہہ چند گنہ میں اور ہونے سے بارکوں کے اوپر چوڑا ضرب توپ اور غبار دہنے لگ برسانی شروع کی

اول تو محصور دن سے ہی خوب جواب اونس کے توپوں کا دیا مگر چند ان فائدہ نہ اٹھایا کیونکہ اونکی توپیں فیلڈ گنز یعنی نوپنی اور چھپتی تھیں اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکوں سے تھی اور اونکی توپوں نے بھی اس وز چند ان نقصان محصور ان نہیں کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل میں لائے یعنی دین کا چند شہر میں کھڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہوں اور جو شامل نہ ہوئے انکو دھمکا یا اور طعنے دیے اور ان پر جانی کیے اور محصور دیکھ اپنے حال سے مایوسی ہوئی فرج نہ لگائی بہت جلد بکثرت ہو گئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تھی اسکا کچھ عجیب نہیں کیونکہ سیکڑیں جہیں ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جہیں لکھا پڑا تھا اور شہر جہیں ہزار ہا آدمی تھے اس کے قبضے میں تھا گولی بند توڑ کی بلا فصل اور ان سورچوں پر تجارت متصل سے آتی تھیں اور توپا سے کلان رفتہ رفتہ زور دیکر آتی جاتی تھیں اور اونکی گولی سیل وغیرہ کی دیوہشتی بارک برعلی الاتصال گنتی تھی جس کوشش اسکا توڑ کو نہیں ہمارا دیکھیں عورت اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہ ماسے کا کریم سے آگ لگی اور اکثر مردان مذکورہ بالا میں سے زلزلہ جل گئے اور دواخانہ بھی برباد ہو گیا اور بیمار وغیرہ اب بنا چاری ایک مسکان میں بے لنگی رکھے گئے بیمار اور زخمی ہونے لگے اور خبر گیری کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف میں آگیا تو ناچار ہی اونہوں نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار انکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہو گیا اور یہ فوج صرف تین چار روز کے گولہ رانی میں ہو گئی

ایک نالہ یا خندق توڑے فاصلے پر درجہ سورچوں کے واقع ہوا اونکی راہ سے دشمن بجاہب بارک آگے بڑھے اور یہاں سے گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگے

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اور اسکی تمام دیوار زکی پشت پر دشمنوں نے اپنے بند و قچی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملہ آور ہو کر اونکو مقام مذکور سے پس پا کیا اور اپنے پرے دو بار کو نہیں قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین کی اکثریت کثرت سے نہ تھی کہ دشمن کو دوسری جانب دیوار مذکور کے بھی بند و قچی قائم کرنے دے اب آئندہ رفت بارکوں کی شکل ہوئی کوئی

اسے تمام محفوظ سے کپڑے ملے تک نہیں جاسکتا تھا کہ میں ہندو قین اوسپر سنوئی تھیں اوائل میں تو پانی دیوار کی اوٹ میں ہو کر جو قریب کرے کے تعمیر ہوئی تھی سہرا لایا کرتے تھے اب دیوار نذر کو صدیات گولہ سے منہدم ہو گئی اور پانی جان سے ہاتھ دھو کر لیتا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع زسیت جوڑ جاتا تھا

اب پناہ صرف نصف ٹنک تھ دیوار میں بار کوئی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و پیہ وغیرہ کے باقی رہ گئے تھے خدا کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک دنگو نہیں بچ سکتی تھی اور لاش مردوں کی وقت شب اوٹھا کر چاہے متصلہ میں بغیر اداسے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تھیں

توقع ملک کے آئینی تاریخ ۱۲ جون کو تھی مگر روز بروز امید ہی میں گزرتا تھا اور یہاں گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی رسد کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتیں سب محصورین اوٹھاتے تھے ان کا تصور بھی شکل سے ہو سکتا ہے
تمام محصورین حملہ آور ہو کر جو توپیں متصل آجاتی تھیں ان کو لیکر بیچ مار دیتے تھے اور دس بار کو نہیں بغیر اوٹھانے نقصان کے چلے آتے تھے اور کبھی کچھ اٹلاف جان بھی ہوتا تھا مگر معسڈین ہر اور توپیں میگزین سے لیکر ان کی جگہ قائم کر دیتے تھے یا ان ہی توپوں کی مرمت کر لیتے تھے اور ہر چند مقام بار کو کچا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر معسڈین اس قدر دلاؤسی نہیں رکھتے تھے کہ اوپر حملہ آور ہوں

اس وقت میں صرف مورچال دالے ہی کچھ تکلیف میں نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر میں گرفتار ہوئے تھے اور اگر ہندوستان و جبر شہ اعانت اور خدمت سگاری فوج انگریز کا ہوتا تھا وہ قہرل ہوتے تھے ایک فرد مہاجنوں اور صرافوں کی طیار ہو کر ان لوگوں سے روپیہ بطور جہانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ ویرا دکر دیا تھا

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکھی ان کا نقصان سپاہ صرف مقتولین میں زیادہ از صد نفر ہوا تھا اور سیم لوگ تکلیف اوٹھاتے دیوانی ہو گئیں تھیں تاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بھیجا اور کچھ عجب نہیں اس نے بھیجا ہر گاہ اور اس کے پیغام کی سماعت بھی ہوئی

کہتان مور صاحب کناڈنگ سپاہ ۳۲ رجٹ شاہی نے جس نے اول سے دلیری محصورین کی بڑا کھی تھی اور جو ان سے حملہ کرتے تھے محصورین کا حال تباہ و یکمک اور اقرار ناپا اعتماد کمک اجازت و سخت کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اس کے خلاف میں دیتے تھے مگر صلح طرفین منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئیں کہ باقی محصورین کو اگر آبادنگ پونچا دیں اور تاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیوں کی جانب روانہ ہوئے

اب موقع اوس صبح اور زبون دغا باز کا آگیا تھا جو کبھی نہوئی ہوگی یعنی یہ لوگ کشتیوں پر اچھی طرح بیٹھے ہی نہ تھے کہ حسب قرار و سابق ملاح کشتیوں کی کوشش کسی کو آگ لگا کر ناسے بد دور آئے اور فوراً اگر اب اور گولی انگریزوں پر بھیجی شروع ہوئی تھیں کشتیان جو ان کے واسطے طیار ہوئیں تھیں ان میں سے دو سیطر سے چل نکلیں مگر ان میں سے بھی ایک صدر گولہ سے ٹکست ہو گئی مگر اس کے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو گے جاتی تھی جان اسلاست لیکر ان اٹھائیس باقیانہ کشتیوں کے سواروں

میں سے کہ تو قتل ہوئے اور کچھ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی برمان ہو گئی تھی اور مہینہ چاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا میں جاتی تھی اور دو نو کناروں پر سے مفید اور
 علوہ اندازی مثال آتش بازی کر رہے تھے قریب چھ میل جا کر کشتی مذکورہ دریا پر جا آئی اور سواران کشتی مذکورہ شام مقید
 رات کو سب نے ٹکڑاؤ سکورت سے نکال کر روانہ کیا اور آٹھ میل تک پہرہ نہ کر کے مگر رمضان گڑھ میں پونہچ کر ہر لنگ گئے یہاں
 پر مفسدین اور چمکے اور ہوئے اور اکثر کشتی نشینوں کو قتل کیا مگر آخر کار اس پاپو کو کانپور بھاگ گئے اور نئے آجواں کشتی کشتی نشینان
 اجتماع کر کے ناتانکی و دوپوری جمعیت اور ایک تعاقب میں دریا میں بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اسے کشتی کو دھانسنے
 سہکا دیا اور وہ بہر روان ہوئی مگر باعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پہرہ پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو
 کشتی نشینوں نے دیکھا کہ اس کے بجایا اور دغا باز دشمن اس کے ساتھ کنارہ دریا پر پونہچے اب کشتی بمیل کے فاصلہ پر کانپور سے
 بقام شہر راج پور آ پونہچ تھی

اب چونکہ کشتی کاروان کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی انہیں سے بجانب کنارہ اس ارادے سے آئے کہ دشمنوں کو ہکا بکا کر دیں اور
 انکوہ انہوں نے ایسا ہی کیا مگر جوش میں آ کر خشکی پر زیادہ دور تک اس کے تعاقب میں نکل آئے مفسدین نے دیان اوکو کو لہر یا
 یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گئے اور بنا چاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے پھٹے گئے جہاں
 بہت ہی قریب آئے اور اوجھا بہت زور پڑا تو ناچار کہیں نہ پا کر جگہ کا خیال کیا اور ایک شوالہ قریب تھا اور مہینہ پناہ گیر ہوئے تاکہ
 دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو انہیں سے کام آیا اور باقی سے نفراؤ سکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہ ہوئی
 تو انہوں نے اپنی بندوبستیں بہر سنبھالیں اور اکثر مفسدین کو گشتہ اور شہداء اور ناقابل جنگ آئندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگڑائی
 سے بھی اتنے خائف تھے کہ ان پر حملہ نہ کر سکے اور ایک تو بالاکار اس شوالے کے آگے لگا دی اس توپ سے بھی کچھ اثر نہ ہوا
 بعد ازاں مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر دین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اسکو آگ سے جلا دیں انہوں نے عمارت شوالہ
 گول تھی اس لیے جماعت اندر دینی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کار باری اندیکہ مفسدین نے باروت زبر
 رکھ کر آؤڑائی شروع کی جس کے دھوئیں سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہوئے لگی بلکہ وہ بھاگنے لگا اب انہوں نے
 ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب دریا روان ہوں جو وقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر جا طرف فراری ہو گئے چہر پات انگڑائی جوشن دریا
 سے آتشانہ تھے دشمن کے غول میں گھس گئے اور جان عزیز کو اس قدر قیمت گران پر دیا جس قدر اسے ہوسکا اور باقی صاحب
 دریائے گنگ میں کود پڑے اور انہیں کے اول قہقہے ہوئے تھے اور تیسرے شناردی سے تنک کہ قریب کنارے کے آیا تھا
 کہ وہاں وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب چہرہ میل تنک شناردی کرتے ہوئے گئے گو تین انہیں کے زخمی تھے اور وہاں اوکو وہاں
 سپاہی ایک اخیر خواہ سہکار کے جو بعد ازین دریافت ہو کہ ہمارا جہ دیکھیں سگر راج میو اثرہ من مضافات اور وہ تھانے چونکہ تین دن
 کے فاقی سے یہ صاحب لوگ تھے اور بہر آردہ میل سے کوئی اور کے تعاقب میں بھی نہیں آیا تھا ان صاحبوں نے اب اپنے تین محفوظ
 سمجھ کر راج کے پاس پونہچایا اور راج نے انکی حفاظت اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغات ۲۸ جولائی کی
 اور کفار کو کچھ سپاہی دیکھ کر کپڑے فوج سکاری جوالہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم رگبیر جیسے

کامیاب ہو کر صاحب کی جانی بھی بچا دیا

اول صاحبوں میں کے جوشیوں پر سے مقید ہوئے تھے اکثر تو اسی روز قتل ہوئے تھے اور باقی یعنی عورت و لڑکے ولایتی افسروں اور سپاہیوں کے ایک مکان واقعہ چاونی کانپور میں قید کیے گئے تھے ان سپاہیوں میں سے قلیل نے تو نکالیف سے باعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطہ دیکھنے اور مصیبتوں کے زندہ رہے وہ وقت بوقت جیسے خبر فتح آکر آباد کی فوج کی آئی گروہ گروہ معتمدوں کے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے

جب فوج جنرل سپہ سالار صاحب کی کانپور پہنچی اوس سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاش شمس ہوئے اور جو وقت فوج سرکاری چاونی میں داخل ہوئی علامات قتل و خونریزی کے تازہ تھے زمین قید خانے پر غلین اور بال سپیلے ہوئے اور گواہ متصل مکان مذکور کے تھا اوس میں لکشین قیدی کی ہوشیں بڑھیں تھیں یہ دیکھ کر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہنچے تو یہی گرافوس کہ بریر پونچھے

چند حالات جو اوپر مذکور نہیں ہوئے ہیں اور جربیان لفٹنٹ دلاؤسی صاحب کے معلوم ہوئے تھے ان کی رضاات بیان سہاۃ سیرین سے بھی جو بطور کیا ملازم گرین فوجی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تھے موزی اس واسطے ذیل میں منسج ہوئی ہے بعد دس سوز کے ایک گولہ اور چیت ایک مکان بختہ کے جو سورجیال میں واقع تھا گرہا اور اوسے تمام مکان میں آگ لگا دی تمام اجہی پوشاکیں اور دیگر اشیاء صابون کے اور بچوں کے سوخت ہو گئے اس واسطے اب ان کو از حد نکالیف میں گذران کئی بڑی کہانا بھی بہت کم کیا تھا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی سیم لوگوں اور بچوں کے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر کے روز تک ان کو کھانا بالکل نہیں ملا تھا اس عرصہ میں قریب بیسویچاس مردوزن و بچہ سہارسی و زرخوٹے مر گئے خصوصاً عورت و بچہ کثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوئے اور کچھ دیواروں کے گرنے سے اور بعضے تفکرات و مکان نکالیف سے مر گئے جب کی سیم ایک نواب کے گھر میں مخفی تھی اور نواب نے کورنے جا کر اوس کو لباس ہندوستانی برای خط جان لکھو بیجے اور سیم صاحبہ روانہ ہوئی گھات تک پہنچی تھی کہ ایک سوار نے اوسے شناخت کیا اور گرفتار کر کے تاناکے پاس مسجد یا نا صاحب نے اوس کو گرین فوجی صاحب کے ساتھ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے اڑنے سے ایسے تنگ آتے تھے کہ اونہوں نے ناناتے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہیں کرتے تو ہم تم کو قتل کر دیں گے ناناتے ان کو جواب دیا کہ کچھ اندیشہ نہ کرو میں تم کو اقرار سے زیادہ دزخا اور اوسے میر صاحب کی کورہ پونچھا کہ تم ہمارا خط بنرل ویر صاحب کے پاس لیجاو گے جب کی سیم نے کہا کہ مان لیجاؤنگی غرضکہ چٹی لکھی گیا اور صاحب میر صاحب باس جنرل صاحب کی مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کیو کے پونچھے تو اول کو سپاہ پہرہ نے ان کو نزدیک نہ آنے دیا کہ جب زبان انگریزی میں کچھ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی مضمون چٹی نہ کو کا یہ تھا کہ یہ تمہارے حق میں بہت ہنسوگا اگر تمہاری مرضی اڑنے کی ہو کہ تم غلبے اب زندہ دیوار آباد کیے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہاں زندہ پونچنا ممکن ہے کانپور چور و دواہر تمہاری جان پر جاوے گی فقط جب میر صاحبہ مورچال میں تھیں تو جنرل ویر صاحب اوسے ملنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے ملے کرنا غیر ممکن ہے اگر تانا کچھ قرار ملے کیا جاتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود اگر کرے یہی جواب جب کی سیم صاحب کی سیم تاناکے پاس

کے گھین نانائے سجاد اسکے کہلا بھیجا کہ اگر اس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اس بات کا جواب میں خود جا کر کہہ دو گا
جنرل صاحب نے کہا نا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانائے سجاد
برادر بابا بہت و برادر زادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اسکی ملاقات کو وہاں آئے
نانائے کہا کہ اپنی عورات اور بچہ نکلا کہ آباد پونہ چلاؤ بعد ازاں اگر تمہارے سپاہی اڑنے پر راضی ہوں تو اگر کرنا تم سے
اس امر میں بدعہدی نہیں کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دیرہ کے بموجب قول قسم کرو اور ہم انجیل پر
کرتے ہیں کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانائے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم دست گیری کرتے ہیں اور جو ہم پر اعتماد کرتا
ہے ہم اس سے دغا نہیں کرتے اور اگر اس سے بھی ہم دغا کریں تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمارے سزا دیکھا جنرل
وید صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے تو تمکو ابھی مار ڈالو دیکھو تمہارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہیں ہے نانائے
جواب دیا کہ ہم تم سے دغا نہیں کرینگے ہماری بات پر اعتماد کرو اور رسد وغیرہ تمہارے ساتھ کر کے تمکو ہم آباد پونہ چلا دینگے
یہ سنکر جنرل وید صاحب مورچال میں گئے اور وہاں افسروں سے اور سپاہ سے اسباب میں صلاح کی سب سپاہ نے اٹھا
کہ ہندوستان کا اعتبار نہ کرنا چاہیے وہ تمہارے ساتھ دغا کرینگے مگر چند آدمیوں نے کہا کہ انکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر
بہت مناسب وقت ہے آخر میں یہ صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جاکر کہا کہ تمہاری شرائط ہمو منظور ہیں
تم ہمو صرف فتح پور تک پونہ چلاؤ آگے ہم آکر آباد باسانی چلے جاؤینگے اسکا جواب نانائے یہ دیا کہ نہیں صاحب ہم تمکو آباد
تک بحفاظت پونہ چلاؤینگے اور حکم دیا کہ کسی کشتیاں جس پوش ہو کر طیار ہوں جب نانائے دیکھا کہ سب باتیں تصفیہ پاچکین
اوسنے کہلا بھیجا کہ خزانے کا لیجا نا کچھ ضرور نہیں ہے خزانہ میرے پاس ہے جنرل صاحب نے کہا تم یہ وہ لیلو اسوقت آؤ
پاس تین لاکھ روپیہ تھا اب نانائے کہلا بھیجا تمہاری حاضری اور کمانا کل کشتیوں پر ہو گا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال
خالی کرو و جنرل صاحب اسپر بھی راضی ہوئے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے پیشے تھے کہ ایک پیغام نانائے
اس مضمون سے آیا کہ آج کشتیاں طیار نہو نگین تم کل روانہ ہونا اور ہرے اگر وقت شام تم روانہ ہوا اور چند باتیں ایسی کہلا
بھیجن جنرل صاحب نے اس پر جواب کہلا بھیجا کہ ہم ات کو روانہ نہیں گئے شاید تم کچھ فریب ہم سے کرو اسکے جواب میں نانائے
کہا کہ ہر پنج شام کروانہ ہونا اور دوسرے روز نانائے سب خزانہ اونکی پاس سے لیگیا اب پورا اونکی روانگی میں کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور
پیشا کین ہینک طیار تھو اور جنرل صاحب فی ناسی دریافت کیا کہ ہمارے سب نوکر بھی ہماری ساتھ جاؤنگے یا نہیں نانائے کہا ہاں سبکو لیجاؤ دوسرے
اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانائے کیڈا ہوا تھا مگر تاہم انہوں نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہی رہے کشتی نانائے کہلا بھیجا کہ نوکروں کا
لیجا نا کچھ ضرور نہیں ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام پ کر لیگی یہ سنکر سب کے دلوں میں اندیشہ پیدا ہوا سات بجے
صبح کے معین بنے اگر مورچال کا محاصرہ کر لیا اور سب صاحب لوگ اب اوسکے اختیار میں آگئے تو کرہا گئے گئے اور
دشمنوں نے انکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچا کر بھاگ گئے اب سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا معینین مورچال میں گھس گئے
اور کہہ کر کہا آؤ کشتیوں پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور سبچے ہاتھیوں پر اور ڈولہیوں پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ
مردوں نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہنچ کر کشتیوں پر کھوڑے جب وہاں جا کر انہوں نے کہا نا طیار دیکھا اور سب سامان

درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل اوتھین کے کشتیوں پر سوار ہو چکے تھے اور باقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ اون پر
 چلی اوتھین کانپور گولیاں بہری تھیں اور یہ توپ اور دیگر توپ جو بعد ازین سربھون سب چمپا کر رکھی تھیں اس گولہ سے ایک کشتی پر
 آگ لگی اسے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جس نے چار کشتیوں کو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی میں کود پڑے اور سپاہیوں نے
 بھی منہدوقین اونکو مارا سوار معہ گھوڑے پانی میں اتر گئے اور اکثر آدمیوں کو اونہوں نے وہاں قتل کیا پندرہ کشتیوں کے
 سوار جو انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سوار اٹھ عورت اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اوتھین کے زخمی تھے اور
 نانائے کما کو کو قتل کر دیا تو ایک کشتی جس میں خبرلید صاحب تھے اوسکو سپاہی کہیں بچا لے گئے سچا جو کشتیوں پر تھے وہ گرہ بچا
 کرتے تھے اور جو پانی میں تھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دفتر خبرلید صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کر کے اپنے گھر میں لے گیا
 اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرد جا گھر کے پاس رہتا تھا دفتر مذکورہ اوسکے گھر میں شام تک ہی سوار نہ گور شام کو
 بازار میں گیا اور وہاں شراب پیکر پر پیش ہو گھر میں آکر سوراخ دفتر مذکورہ نے قابو پا کر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے ہائی کا
 اور دو اوسکے لڑکے کا اور اوسکی بی بی کا بھی سرتن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے میں کچھ سوار اوسکو ملے اور اسے اوسے
 کہا کہ جاؤ گھر میں جا کر دیکھو میں تمہیں خوشی سے رسالہ دار کے سپر ہیڈ لائٹس ہیں وہ اندر گئے اور وہاں دیکھا کہ سب قتل کیے ہوئے
 پڑے ہیں جب یہ خبر مشہور ہوئی تو وہ ایک کوٹے میں کود پڑی اور اوپر سے لوگوں نے اوسکو مار ڈالا بعد ازاں یہ دیکھا کہ ایک دستہ
 خور دسال نے کیا ساتھ کیا خوف جان سیکو جرات نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنگو نانائے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اوسکو سپاہیوں
 قتل کر دے کچھ کہے ایک سو پندرہ عورت اور بچے قید تھے اور شکل چہرہ روز کی خوراک اونکے پاس تھی بنا جاری وہ خود اور دیگر
 اس قسم پر لبر کرتے تھے اب وہ کشتی جس میں خبرلید صاحب اور دیگر سیم لوگ اور افسر تھے بہت دوزخ لگی تھی یعنی قریب باہر
 میل کے گئی تھی کہ وہاں زمینداروں نے اوسکو گرفتار کیا اور اونکے ہاتھ لپٹت پر باندھ کر سب کو نانائے پاس لے وائے کیا نانائے اوسکو دیکھا
 بہت خوش ہوا خصوصاً خبرلید صاحب کو اور باعث اونکے معمری کے حکم دیا کہ خبرلید صاحب کے ہاتھ کھول دے وہاں اس سنگ کو تو لے
 کانپور نے کہا کہ ایسا کیسے ہے نانائے کہا اچھا خبرلید صاحب کو گار دین رکھو اور باقی صاحب کو حصہ میں لے صاحب اور کرینڈی صاحب
 اور گرگ پاترک صاحب اور سیک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور داکن ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے
 اونکو جہان وہ ہیں وہیں رہنے دو بعد ازاں ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا اکثر ہیرس صاحب کو دو گولیاں مار
 اونہوں نے معتمدین کو قبل ازمر نیکی پر شام وہی یہ کہا کہ مجھے قتل کرو یا گولی مارو مگر میرے ہم وطن بہت جلد میرا بدلا تم سے لے سکتے
 یہ سنکر دو سواروں نے اونکو بغضات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نہ کرتے تو یہ سب بچ گئے تھے وہ سیم لوگ جو سابق سے
 معتمدین اونکے کہانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزیں بازار سے خرید کر اونکو کھانا نیکو دیا کر دوسرے روز بعد اسکے نانائے
 اون سب کو ایک مکان میں جو ایسے روم مشہور تھا بھیجا بعد ازاں نانائے معتمدین وہی کو کہا کہ اس قدر عورت اور بچہ انگریزوں کے
 پاس قید ہیں اور درخواست کی کہ انکے باب میں کیا کرنا چاہیے وہاں سے جواب آیا کہ اونکو مار ڈالنا مناسب نہیں اس جواب کے
 بعد نانائے کچھ آدمی اونکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از معتمدہ الہ آباد ایک سوار نے اگر نانائے اطلاع دی کہ ایک سیم نے معتمدین
 میں سے ایک جیٹی الہ آباد کو لکھی تھی اوسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آئے ہیں یہ سنکر نانائے حکم دیا کہ معتمدین کو قتل

کر ڈالو اور کچھ اور غنیمت سے زندہ رکھو یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گزرتا رہے آئے تھے وہ بتایا کہ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے تھے جب عقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہی اونہوں نے اپنے آپ سے پہاڑ پہاڑ کر دروازے کو اونسے خوب مضبوط باندھا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہترانی کو دوسرے سوار نے دیوار پہاڑ کر اور کانہین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کے راہ سے اندر جاکر قتل عام میں اس کے شامل ہوئے تمام عقیدین اس طرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اس نے حکم دیا کہ غنیمت کی لاشیں ایک کوٹے میں ڈال دالیا ہی ہوا اور شیشہ ہاٹے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورت اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے ان کو جلاد کے حوالے کیا اور چند بچے ہاٹے شیر خوارہ کو تو معسدرین نے اوٹھا کر زمین پر مار کر مار ڈالا یہ امر بتایا کہ عید الاہ بوقت صبح وقوع میں آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام تہو رہا گیا اکثر عورتاں مجروح کوٹے میں ڈال دی گئیں تھیں اونکے اوپر اور لاشیں مردوں کی اور مٹی وغیرہ ڈال دی تھی کہ سب رب جادین قبل از واپس جانے نانا کے اونہوں نے میگزین اور ادویات ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین دی صاحب کی ملازم تھی صاحب مدد اور اونکے عیال و اطفال کی تکلیف مفصل بیان کرتی تھی اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ اس طرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اور بس دین جہین وہ لوگ محصور رہتے تھے ہوئی ہوگی

کیسی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۱۵ جون شہداء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے کیونکہ مرور وزیر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹوں سے علامات بغض ظاہر ہوتے ہیں ہمیں خوف میرے مالک یعنی گرین صاحب نے چارکشتیان طیارہ کر وائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اونپر نامقام کلکتہ لیجاوے جس دو اسباب سب اونپر بار کر دیا گیا تھا اور سب طیارہ وانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکر می نے سجناب سپاہ طمانیت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال تھو اور کوئی آمادہ فساد نہیں اسی قبل وقال میں تین چار مرتبہ کشتیان ملدین اور خالی ہوئیں اس عرصہ میں میرا مالک اور اونکے عیال و اطفال سب رات کو ایک اور بنگلے میں جو بربل دریا تھا جاکر شب بکس ہو کر تے تھے اور کشتیان گھاٹ پر باندھ دی جاتی تھیں

آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سہو وید صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل مورچال کے واقع تھا کرایہ بدین خیال لیا کہ وقت ضرورت مع عیال و اطفال جان جا کر رہینگے

بتاریخ ۲۴ ماہ جون ہیہ خبر تمام شہر میں مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نہیں گئے کیونکہ علامات بغض اونسے اب بر ملا ہوتے ہیں ہیہ شک میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورہ بالا میں انتقال کر نیچا معصم کیا اور بطبق اوکس نے طامس گرین وی صاحب کی میم معہ بچگان یعنی لوئی ز ۱ جو قریب پندرہ برس کے عمر کے تھی اور ہنر نگاریہ برس کا اور جو قریب دس برس کا اور فریڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کے تھے مٹھ اونکے محافظ مسماۃ مس شوارٹ کے جو غفر قریب کلکتہ سے آئی تھی اور جی صاحب اور انکی میم اور تصویل گرین وی صاحب معہ زین و سہ یعنی روزین جو قریب چار برس کے تھے اور امید یاد و برس کے اور ایک بچہ و روز کا تھا بر وڈر وشن بنگلہ مذکور میں روانہ ہوئے

اور طامس گرین دی صاحب خود شام کو اونکے پاس پہنچے

اس روز یعنی بتاریخ ۵ مارچ ۱۸۵۷ء دی صاحب اپنی مایہ ناز بیٹی میم گرین دی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کاغذ
مستند کندہ میں جہان دہ اپنی سیم اور جو نکور دانہ کہ چکے تھے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہوا اونکے ساتھ جائین اونکے
سچے حسب تفصیل ذیل تھے یعنی فرانسس ابرس کی عمر کا لٹیا آٹھ برس کی اور مارٹھا دو برس کی

بتاریخ ۵ مارچ مذکور قریب نواخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سواروں نے اپنی اپنی جہاد نو کو جلانا شروع کیا اور شور و غل
مچائے ہوئے خزانہ کلکٹری کے کتب خانہ جو نواب گنج میں تھا روانہ ہوئے میری مالک یعنی گرین دی صاحب کلان کی میم اور تمام
اونکے ہمراہی جن میں میم صاحبہ صاحبہ و بچکان بھی شامل تھے اب مورچال میں گئیں جس میں ایک انبوہ کثیر جمع تھا اور سمین ایک
بارک تھی جسکو بارک ہسپتال کہتے تھے اور سمین کو تمام انشور و عمدہ دار عمدہ اونکی میم لوگوں کو سپاہیہ میم ہوئے اور ایک اور مکان خاص تھا
جو واسطے سوداگران چھاؤنی کے تجویز ہوا تھا اور اور سمین ایک حصہ میرے مالک کو معاوضے کے ہمراہ ہونے کے نبل میم صاحبہ و بچہ باو گیارہ
خویشان واقارب اور ریڈ صاحبہ مع عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم مع بچوں کے ملا تھا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض
میں تھا کیسے پاس بستر تک نہ تھا اس واسطے ایک بوریا لاکر زمین پر فرش کیا اور میرا مالک کچھ کھانا مورچال میں لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹ ہائی ۵۳ و ۵۶ رجٹ بعد از لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو ۷ میل فاصلہ
بر کانپور سے ہو جا کر مقیم ہوئے اس سے تمام عیدیا فی انگریزوں کے دلیمن یہ خیال ہوا کہ مفسد انکو چھوڑ گئے دوسرے روز صبح
بتاریخ ۶ مارچ کو مفسدین مذکورین مسرگردگی نانا صاحب مع اسکی سپاہ و توپوں کے واپس کانپور میں آئے اور جلا نا بنگلوں کا
اور گولہ رانی کرنی اور مورچال کے شروع کیا

میرے مالک نے مع عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات وجوے عطش کے اور ہائی جس کوڑے سے مورچال
میں پانی اتا تھا وہ اُسیے بُرے موقع پر تھا کہ اوپر دشمن کا گولہ بار بار پڑتا تھا اور کوئی آڑاؤ سکے گرد نہ تھی اس سبب سے بہت کم آٹھ
پانی لینے جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ماتہ دھو کر جاتے تھے اس واسطے پانی ایسا گران ہو گیا تھا کہ ایک
مشک تین روپے سے گیارہ روپے تک کو ملتی تھی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھ لایا تھا وہ گولہ تو ب سے برباد ہو گیا اور گولہ طر فین سے بکثرت چلتے تھے
اونکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دلیمن سما یا کہ اوسنے کھانا چھوڑ دیا روٹی ماتہ کی کچی ہوئی مورچال میں ایسے گران
قیمت ہو گئے تھے کہ ایک روٹی آٹھ روپے سے ویکر و پیہ تک کو ملتی تھی

سیمبول گرین دی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ ہوا کہ وہ دیوانے ہو گئے اور بتاریخ ۹ مارچ کو مر گئے
اور جی صاحب باعث معمری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تھے اونکے بیٹے بیٹے ایک پارہ مکان جو صدمہ
گولہ سے گرا تھا سرریگہ اور ایک اور تحلیف اٹھا کر برز دوم یعنی ۱۱ مارچ کو راونہوں نے ولایت حیات مسپر وکی اس محو
میں لونی زاکو سجا رآیا اور تین وزریا ان تین دن میں اوسکی تحلیف نہایت رنج و ہندہ تھی کیونکہ پانی کیاب بلکہ ناپاب تھا
تیسرے روز اوسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ میں مرنی ہوں اور اون دو نو کو قوتہ آخر دیکر جان بحق تسلیم کی قریب

تین روز پیشتر اوسکے بیمار پڑنے کے اوسنے ایک سباحت طلبائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو چلکتے پونچھے تو یہ گھڑی میری غار جون ترنیل صاحب کی سیم کو دنیا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تھا کہ میں اس تکلیف میں زندہ نہ ہوں گی اور نہ اوسکو دوبارہ اب بیکھونگی اس حکم کی تعمیل میں کہ چلی یعنی گھڑی سیم صاحبہ مذکورہ کے پاس پونچھا دی بعد ازاں میرا مالک پہر ستر بور پاس سے نہ اوتھا اوسکو اس گڑھی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا وہ اوسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف میں ہی تاریخ ۱۷ مارچ ۱۸۷۱ء کو گیتن ڈریشیر اپنے مر نیلے اوسنے ایک پٹی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترنیل صاحب کی سیم کو یا میرے بھائی ولیم کین دی صاحب کو جیسا موقع ہو دنیا کیونکہ کا غرض وقت میں مورچال سے باہر نکلتی تھی ایک سوار نے مجھے چیلینا

قریب تاریخ ۱۸ جون ۱۸۷۱ء میں سوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہے خوف آتش زدگی سے جو اوس بارک میں لگی تھی جسمیں رہتی تھی باہر بھاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکے پشت پر لگا جسکے صدر سے وہ وہیں گر کر مر گئی جی صاحب کی سیم جسکے اوپر بھی بہت شدائد و سختیاں گزری تھیں ۱۹ جون کو مر گئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طاس گرین دی صاحب کی سیم مع اپنے بچوں ہر جون فریڈرک اور میرے کے اکیسویں گرین دی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا جو اون ہی دنوں میں پیدا ہوا تھا باعزت نکلنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھا رہا دن کا ہو کر مر گیا تھا

قریب تاریخ ۲۵ مارچ ۱۸۷۱ء سے جیکو بی صاحب کی سیم جو بھندہ کانپور تھی ناناکا کی طرف سے ویدر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر دینکے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پونچھا دیے جاؤ نیکے اگر وہ اپنے تین حوالے نانا سے کریں اور سب خزانہ اوسکو دیدیں جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بے خوف و خطر مورچال کے باہر ہی پرسنے لگے

سیمبول گرین صاحب اور میں اس قابو کو غنیمت سمجھا اوس مکان میں گئی جہاں مشہور تھا کہ سیم گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب مع اپنے عیال و اطفال کے قید میں تھے دوس مکان کے اندر جا کر کیا دیکھیں کہ ایڈورڈ گرین دی صاحب کی سیم میلے اور پٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہو اور اوسکی گود میں گرین دی صاحب کلان کی سیم کا سر ہو اور وہ بیٹھی ہوئی ہو اور ایڈورڈ گرین دی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور اوسکے نیچے فرانس لیٹا اور مارتھا بیٹن بیٹھی تھے اور انہوں نے مجھے دیکھتے ہی روٹا اور کہا کہ سیم ہو کے ہیں اور نانا صاحب کے آدمیوں نے سیم کو پانچ چہرے سے چھپا کر لے لیا اور انکے خوش نصیبی سے جو ہشتی نانا نے اوسکو پانی دینے کو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ شخص اکثر کچھ شیرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے میں چپ کر اوسکے واسطے لے جاتا تھا

تاریخ ۲۷ مارچ ۱۸۷۱ء صاحب نے خبر دی کہ کشتیاں طیارہ میں اور طیارہ ان واسطے لی جانے لگی تھیں ورنکہ مورچال سے گھاٹ تک عمل میں آئیں ہستی اور ڈولیان اوسکے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ انہی کلم زو تھی کہ وہ بھی نہیں سکتی تھی اور کوئی اونکی مدد نہ پونچھا آخر کار ایک باورچی جسکا کہہ قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش میں آیا تھا اتفاقاً اوسکے پاس آیا اور اوسنے سیم صاحبہ کو اکیطرف سے اٹھایا اور جون نے

دوسری طرف سے اور اس طرح مورچوں کے اس کنارے تک لاکر اُن کو ایک دہلی میں ڈال دیا۔ یہ صاحب نے ایک انگشتری لکڑی کے
میری جانب ہینکی اور ایک انگشتری طلا اور باورچی کے اُن کو ایک میرے پاس اب اور کچھ دینے کو نہیں ہی یہ تم لیلہ اور انگشتری
الٹاس میں نہ اب ترنیل صاحب کی سیم کو دیدی ہو تو پڑے غصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور دہلی مذکور واسطے ایک اس
زخمی کے لئے گیا اور سیم صاحب کو اتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اس پر سیم صاحب کو بٹھل سوا
کر دیا اور ہنری اور جون اور فریڈک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اس طرح وہ گھاٹ تک پہنچے گھاٹ پر
رچ صاحب کی سیم بچھنے کے کمری تھی ہنری جون اور میری اور ان کے پاس گئے مگر فریڈک نے اپنی ہانک پر بڑا دوسواروں نے
سری مالکینی کو ہاتھی سے اتارا اور تین سپاہی اُن کو کشتی تک لے گئے میں نے اُن کو کشتی پر بیٹھنے پر مجبور کیا دیکھا وہاں
وہ ایک جگہ پشت لگا کر بیٹھے اور انھیں جھکواؤں سے اس غصے میں کہی اپنے ساتھ لے گیا ہاتھی پر گئی اور فریڈک اس
پس بیٹھا اب گولہ رانی تو پہلے پوشیدہ سے اوتھنگ لہزار کی شتیوں پر شروع ہوئی میں نے اس کشتی کو چلتے دیکھا
جس میں یہ صاحب تین جب یہ فوت ہوئی تو انھیں کہہ لکھ اؤں سے اپنے آگے رکھی اور فریڈک کو اپنی نعل میں لایا اور آ
میت سے چل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایک ہاتھ شیر کا مارا کہ اس کا شانہ رست جدا ہو گیا اس پر وہ تھوڑی
دور بھاگا اور زمین پر گر کر مر گیا اور جون اور میری تھوڑی دیر میں وہی صاحب کے دونوں کو نیکے ساتھ گرفتار ہو کر اسیلی روم میں
قید کیے گئے تھے

سیمول گرین دی صاحب ہی اسی وقت خبر لے کر صاحب کے ساتھ گرفتار ہو کر اور قیدیوں کے ساتھ مارے گئے
گرین دی صاحب کلان کی سیم اور اُن کا لڑکا اید وڑ اور اُس کے خیال و اطفال بعضے کہتے ہیں کہ مر گئے اور بعضے یہ
بیان کرتے ہیں کہ اسیلی روم میں ہمراہ دیگر قیدیوں کے تاریخ ۵ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوئے القصد کوئی اونٹین سے اب زندہ ہندو
کوئی تحقیق حال سدر بند صاحب اور اُن کی سیم کا جو ٹھکانہ میں سے معلوم نہیں ہوتا مگر یقین ہے کہ وہ بھی کانپور میں سنگام
مستندہ مر گئے وہ بھی تعلق خاندان گرین دی صاحب سے تھے خیال کریں کہ تمام ہر کس کا پورا و فریڈک وہ سیم چسپل دجو
ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل بانی ہندوستانیوں کے جو ملازم قدیم گرین دی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوا
تریب دور و بعد سنگام کانپور کے نا صاحب کو اطلاع پہنچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ میں جو کانپور سے بہت
فاصلے پر نہیں ہے مخفی ہیں اوستہ ایک گروہ ہندوین کو حکم دیا کہ وہاں جا کر اُن کو گرفتار کر لائے و بطریق اسکے چھ سوار اور
پیادہ بجانب بخت گڑھ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بدعاشوں کا بھی اُن کے ساتھ ہوا جو وقت یہ خبر اید وڑ گرین دی صاحب کو
پہنچی فوراً وہ معاویہ اسکی والدہ اور سیم و بچے کے اور سیم ہولنگ صاحب متعلقہ اولید و پرنسٹ کے کوٹے پر چڑھ گئے اور زمین
اور پرنسٹ لیا صاحبان موصوفین اپنی بند و قین اور اس قدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لے گئے جس قدر لیا سکے جب
مستندین نے اُن کو آگیرا تو اُنہوں نے لڑنا شروع کیا اور وہ روز تک مستندین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخر کار
بعد دور روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی روکھی لایا اب کوئی تبریر لڑائی یا فرار ہوئی نظر نہ آئی

اور بنی چارسی اونہوں نے اپنے تین حوالہ معتمدان کیا جنہوں نے اونکو قید کر کے اور ایک چکر سے پرہا کر جبکہ اوپر پوشش ہی کچھ نہ تھی کہ آفتاب سے چاول اور زون نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کا پور لائے یہاں نانکے رو رو گئے اور نانہ نے گرین وی صاحب کمان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہو وہ ہکو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو جان سے نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہیں تو دو لاکہ روپیہ دے میم صاحب نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند تھا جس سے اسکو اور تمام میرے خاندان کو حفاظت الہ آباد پونچا در تو جو مانگو گے وہ دونگی نانہ نے اس امر کا اقرار کیا مگر اسوقت یہی حکم دیا کہ میم صاحب کو اور اسکے فرزند اور ڈکو اور اسٹے خاندان کو سویدانام کمانجین جو کانپور میں تھا پرہ گارو میں کہو فقط اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پونچھی ہو صرف یہ جو جو ذیل میں تحریر ہوتی ہو اور غالب کہ نہایت تاسف آتی تھی اور بکر خون کن جو یہ خبر سنا ایک صاحب کی سہی سے ملی ہے جو جو اور شکر برگیدہ خیرل میل صاحب کے کانپور میں آئی تھی سیرے پاس زیادہ خبر وید صاحب کے شجاعانہ حفاظت کانپور کے نہیں پونچھی مگر پرچہ ہائے ملفوفہ جو میں نے پارچہ ہائے میم صاحبان مقتولین میں پائی اونسے کچھ کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے میں نے انبار پارچہ ہائے خون اکو دین سے تین نقد دین بھی پائی ہیں مگر وہ میں کہی اور شہر کر ڈنگا اور اسید واسطے بافضل اپنے پاس رکھتا ہوں جو وقت ہم کانپور میں بعد فتح ڈرائی کے پونچھے اکو سیوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف ہانکتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی حرکت کا باور ہی ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کراچی دفتر کے ریٹ کاٹا اسٹے خاندان کو وید صاحب سے کہا تھا کہ میں برصا و خوشی اپنے مورچال سے باہر جا کر دریافت کرنا ہوں کہ مکہ آتی جو یا نہایت اور ویسی ہی اطلاع آ کہ وہ لگا مگر معتمدین نے اونکو گرفتار کیا اور پھر جاسوسان تحقیقات اسکی کر کے حکم تین برس قید کا ہشتت جواز اسکی بہت حد تک حساب اکو و قریب دریا اور جان وہ قید تھا وہاں قریب بن ہونہ کو آئیوں کی اور قید سے اور اکثر انہیں کے اسو اسٹے مہا ہوشے تھے کہ انکے پاس روپیہ ناناکے دینے کو موجود نہ تھا اور جو وقت ان قیدیوں نے شور و غل ہماری فتویاب فوج کاٹنا اوسی وقت اپنے گارو سٹے سپاہیوں پر ڈراوٹے اور اونکو مغلوب کر کے فراری ہوئے اس چارے نے اپنے گھر کے نو آدمی مورچال میں چور سے حبسین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس برحی سے قتل ہوئے کہ قدر وقت او سے دیکھا کہ آتی ہو جب وہ گرویش قتل گاہ کی لاشونکو تلاش کرتا پھرتا ہے میری دانست میں وہ اسواسطے تلاش کرتا ہے کہ شاید کچھ پتہ اس کے خاندان مقتول کا ملے وہ بے پایاں پھرتا جاتا ہے اور کوئی اوس سے نہیں بولتا اور نہ کچھ اس کے تسکین کی صورت پیدا کرتا ہے ہمارے نزدیک اسوقت میں چھ برس بھی اوس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا نہ خندہ ہو جائیگا اکثر آدمی میان کرتے ہیں کہ وید صاحب کو سبجائی اوس مقام پر مورچال بنائے جہاں اونہوں نے قائم کیے تھے مناسب تھا کہ میگزین میں جا کر مضبوطی کرتے اس سے معتمد بھی تو ہیں اور سامان جنگ اسقدر کثرت سے پنا سکے کہ سپتال تو پونچا جبکو وید صاحب نے چند روز سبجائی پناہ لکل گولون سے چلنی ہو گیا ہے معتمد ونکے پاس اتنی تو میں نہیں کہ ونسے ہارچ اپکا گو کہ پونچتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ایک ٹوپ ۲۴ پنی اونہوں نے لاکر وہاں کوٹے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک چوبیس پنی اونکے پاس تھی اکثر معتمدین پانی کے لانے میں مارے گئے اور خسر کا پانی بھی جو اسوقت اور اوس ایام میں زندگی کا باعث تھا انہاں بھی موقوف ہو گیا ایسے وقت تنگی میں شاید شر اٹھانا کے

اگر وہ صاحب مہاراج وغیرہ کانپور چھوڑ کر حفاظت سپاہ مانا آگاہ دے قبول اور منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہیں کہ سطح کی حفاظت اس حصار سے نئے اونکی کی تمام انگریزوں کے عورت اور بچوں کے خلیوں کو اس قید کیا تھا وہ بھی گواہوں نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تین حوالے کر دیا تھا بد غلابازی صبح قتل ہوئے

رات کو کچھ پر پورے کاغذ پوشاک میں صاحبان میں سے جو قتل گاہ میں حسب احکام قتل ہوئے تھے ملی یہ حالات غمناک و پرچہ ہاے خون آلود پر ہیں اور تحریرات مندرجہ ذیل اور پیل سرسہ خط میم صاحبان ثبت ہو لیکن پرچہ دویم صاحبوں کے روزنامے سے جدا کیے ہوئے معلوم ہوتے ہیں زیر کہ خط دونوں کا ایک سا ہیں

ایک پرچہ میں قویہ تحریر ہے

دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تاریخ ۱۲ جون ۱۸۵۷ء بمبئی ہم بار کو نہیں گئے تاریخ پنجم جون وقت نواخت دو گھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے قسار شہر دے کیا اور دشمن باقی رقبہ ہندوستانی بھی پٹی گئیں روز وقت صبح ہم سب روبرو بار کو نکے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس پنی ٹوپ کا آکر موچہ میں لگا اور اس روز سے تاریخ ۲۵ جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شہر الا خبرل وید صاحب کے پاس شیر کین اور خبرل صاحب نے ان کو منظور کیا اور ۲۷ جون کو ہم سب نے بار کو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے آگاہ دے گئے کہ وہاں سے شہریوں پر سوار ہو کر جاؤ گے جب ہم دریا پر پہنچے تو دشمنوں نے ہم گولہ رانی شروع اور تمام انگریزوں کو اور تھوڑی سی میم لوگوں کو مار ڈالا کشتیوں کو جلا دیا کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہو کر ایک مکان میں یکجا قید کیے گئے ہیں

تاریخ ۱۲ جون ۱۸۵۷ء مامینی والدہ مرگئی
تاریخ ۱۹ جون ایسی حق ہوئی
تاریخ ۲۰ جون کو جوج نے جان دی
تاریخ ۲۱ مئی کو بار کون میں گئے
تاریخ ۵ جون سالہ بہاگ گپ
تاریخ ۶ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی
تاریخ یکم جون چچا دی مرگیا
تاریخ ۱۰ جون غالاتیلی نے جان بحق تسلیم کی
تاریخ ۲۰ جون بار کو سے نکلی اور جب دریا پر پہنچے فوراً قید ہوئی

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس مکان میں اب تک آویجے ہوئے مال طویل ہے ہیں اور ہم صاحبوں کے جوئے بھی موجود ہیں چوٹے بھونکے کپڑے اور اکثر علامات پنج آہستہ نظر آتے ہیں اور ایک تھون کے چوئے پر نشان خون کا چاروں ان گلیوں اور ایک انگوٹھے کا بنا ہوا ایک موجود ہے ایک وقلنگ نگار باقی ماندہ احوال مقام کانپور کا سطح پر تحریر فرماتے ہیں کہ اس مقام میں تاریخ ۱۶ ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پونہمی اس وقت بیان یکم اور ۳۵ اور ۵۶ رجب ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور بچاس نفر سپاہ گور متعلق تو بچانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہو کہ اوس میں کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہیں تھا ہم سب وید صاحب نے

ہسپتال کا کارخانہ اسطے قائم کیا کہ کسپند کیا یہ بارک وسط میدان پر پیشہ پر واقع ہو اور ضرورت ایسی مقام کی اسواسطے منظور ہوئی کہ
 وید صاحب کو اول ہی شبہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیردی سپاہ دہلی و میرٹھ کی کرگی اور ہمیں بخانا صاحب موصوف نے اس مکان
 کو تعمیر ہو چال مضبوط کیا اور تمام اوقاب باٹری اوسکے اوپر چڑھا دیں اور ۲۲ حربٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تھے اور منتھے
 سیم لوگ مقام کانپور میں موجود تھیں سب کو حکم مقام فرکر میں آئیگا ہوا اسی اثنا میں سپاہ سے علامات ہنگامہ بردازی آشکارا
 ہونے لگی شب کو پچائیں لین میں ہوتی تھیں اور انکے ہتھیار لینے نامکمل تھے اسواسطے وید صاحب نے سرنہری لارنس
 کو واسطے ملک کے ٹکھا مگر گولارنس صاحب کے پاس صرف چھ ہونفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ سے انکو
 انتظام کل ملک اودہ کا کرنا تھا تاہم صاحب محترم الیہ نے ستر گورے واسطے ملک کے روانہ کانپور کیے باخراہ مئی اسی
 گورہ ۸۴ حربٹ شاہی کے اور سیکس فیوز لیر وارڈ کانپور ہوئے اور وید صاحب نے گورنگا کو واپس جانے کی
 اجازت دی اور تاریخ ۱۳ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹھی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چاہی
 یا پانچ سو سیم ورن قابل جنگ کرنے والوں کی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور ہے اور انکے پاس صرف ۵۰ ہونفری گورے کی
 بقابلہ اسقدر فوج ہندوستانی اور معسین شہری کے موجود ہیں مگر یہ چٹھی کلکتے پونچھنے ہی بنائی کہ تاریخ ۱۵ ماہ جون سپاہ
 ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جلنی سے چوڑ دیے اور اکثر افسر و فوج کو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بہاگے جاتے تھے
 قتل کیا افسوس کہ اوسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال میں نہیں آئے تھے اور وہ لوگ بچا رہے اوی
 روز قتل ہوئے اور بنگلہ ہاسے صاحبان اور بارکما سے سپاہ شعلہ برہوئی بعد ازین سپاہ معسین جانب ہو چال روانہ ہوئی
 مگر چونکہ انکے پاس توپ نہ تھی اسواسطے ظن غالب تھا بلکہ یقین ذاتی کہ اگر وہ شخص جسکا نام تابا بدہ تواریخ ہند میں روسپاہ
 رہے گا بدعہدی نہ کرنا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو وید صاحب تا آئے فوج ملک کے معسین کا پر گز غلبہ ہونے دیتے
 یہ شخص سری منت دہندہ ہونیت نانا صاحب راجہ بھٹور تھا اس شخص کو پیشوا باجی راو نے متنبی کیا تھا اور اس کے مرتبے کو بعد
 اوسکی جگہ قائم ہوا مگر نیشن باجی راو کی اوسکو نہ ملی الا اوسب خزانہ وغیرہ اوسکے قبضے میں رہا بلکہ اوسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا
 کہ کچھ سپاہ اور چھ توپیں اپنے قلعہ بھٹور میں رکھا کرے یہی توپیں آج بھلا گورنمنٹ مذکور اوسکے کام آئیں سابق میں جتنے صاحب
 کانپور میں تھے اونسے اسکی نہایت دوستی تھی اور اکثر اونسے ساتھ سیر و شکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر ہنگامہ میرٹھ کے سننے ہی آئے
 سپاہ ہندوستانی کی راسے یعنی شروع کی اور جب اونکو بھی آنا دہ فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگڑ گیا اور اول ہی جہرکت کی
 کہ جو قریب ہو اگر نیروزن اور سیم وغیرہ کے فتحگدہ سے فراری ہو کر کانپور آتے تھے اونکو اٹناے راہ میں اپنے مقام
 میں گرفتار کر کے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے تاریخ ۱۵ اوسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اوسنے اوسی وقت
 اپنی چھ توپیں اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور چھ توپیں بہاری اوسکے بیان زمین میں دفن تھیں اونکو بھی نکالا اودہ
 سب سامان لیکر لبرداری فوج معسین مقابلہ وید صاحب کانپور میں آیا اودہ گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر
 شروع کی ہر چند وید صاحب کو پاس توپیں ایسی بڑی نہ تھیں کہ وہ معسین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی
 حکمت سے توپ سکھاری چلتی تھی کہ معسین قریب نہ آسکتے تھے اور ہر چند وید صاحب کی فوج کا ایک ٹنٹ ٹوٹا ہوا

جنگلے متواترہ میں کام آیا تھا تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی اسٹلڈ کو خیر باد نہ کہا جب معتمدین نے اس کے قیام گاہ پر حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے اؤنکو بار کرکس پاکیا اور اگر حفاظت اس قدر سیم وغیرہ کی اؤنکے ذمہ نہ ہوتی تو وہ کہی کے اوس مقام سے ٹکرا اور معتمدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گئے ہوتے

آخر کار تباریخ ۲۶ ماہ جون وید صاحب کے پاس صرف دو روز کا کمانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہ ہوتا تھا اور سامان جنگ بھی صرف میں آچکا تھا اس واسطے اؤنہوں نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کر کے معتمدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے میں کر لیں اور اؤنہوں نے ایسا ہی کیا اور معتمدین پاس ہوئے اور روغبار لائے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تھے لہذا اس طرح کا خطا اؤنہا اس واسطے معتمدین کو اور ملک فوج اور وہ سے جو ملی تو وہ پر صاحب کی طرف آئے اور اؤنکو گھیر لیا کیونکہ جماعت اؤنکی کثیر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھ کر ناچار صاحب اپنے تین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پر مورچال میں آگئے اور تمام محنت بیکار ہو گئی جب یہ حال گذر اؤاب اؤنکے پاس نہ کہلانا تھا اور نہ پانی تھا اور نہ کچہ سامان جنگ تھا اور وہاں قیام کرنا گویا موت کو خود طلب کرنا تھا اس واسطے مجبوری اؤنہوں نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان و خزانہ نانا صاحب کے ہاتھ دیکر خوجان وادھرب انگریز و نکو اور عیسائی باشندوں وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتیوں پر گئے اور اؤنکو یقین تھا کہ اب ہم بھرتی اپنے دوستوں سے ملینگے اور اپنا وطن پر ویکھینگے مگر یہ خام خیالی تھی جب یہ سب کشتیوں پر سوار ہوئے نانا نے حکم دیا کہ جو تین کنارہ دریا کے گنگ پر پونشیدہ اس مطلب کی واسطے رکھیں تین سہ ہوں اور اؤنکے کو کون سے سب کشتیاں پارہ پارہ ہو کر ڈوب گئیں کچہ آدمی جو اؤن پر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار ہی نہ ہوئے تھے وہ کنارے پر گرفتار ہوئے اور قیدی میں بھیجے گئے بعد ازاں جب نانانی خبر آمد فوج انگریزی کی سستی تو اؤنکو بھی اکیمر تہ مارڈالا اور جس برہمی سے مارا اؤسکا حال اکیمر تہ اور بیان ہو چکا ہے

جب چٹھی درخواست فوج گور کی ٹکلتے میں پونھی تو اؤاب لاٹ صاحب بہادر نے جو بصلاح ستر نہری لائسن صاحب اور لاٹ انفسن صاحب کے اس بلوچکا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور ہر اس حلقے سے اؤسکیوں میں سے لگاسے اور جزائر ایشیاس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے میں اضلاع شری ہی اس آتش فساد سے شعلہ درہو گئی تھی اور اسی سبب سے کرنل نیل صاحب کو اول ستر اؤی معتمدین نیاریس اور الہ آباد لازم آئی اور جب تک وہ اس طرح راستے میں معتمدین کو ستر اؤیتے ہوئے کانپور پہنچے اؤوقت تک قتل انگیزیان وغیرہ مقام مذکور میں ہو چکا تھا کہ کرنل نیل صاحب نے ہر خیز اول اپنے دارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ سپاہ بسر کر دی پھر رینارڈ صاحب نے کانپور کیے تھے اور اؤسکے بعد بارہ سو گورہ تباریخ ۱۰ ماہ جولائی زیر حکم کرنل نیل ہو گئے صاحب روانہ ہوئے تھے مگر سو دس نہ ہوئی سپاہیوں کو صاحب اور نیلا صاحب نیار و صاحب کی فوج سے تباریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوئی اور تباریخ ۱۳ اس فوج نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دیکر پس پاکیا تباریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پانڈی جو بمقام ۲۰ میل کانپور سے جا رہی ہے نصیب ہوئی اور تباریخ ۱۶ خاص کانپور میں اؤنکو شکست فاش ہوئی اور نانار و بغار لاکر بجانب بھوپر ہاگ گیا کانپور میں پونھلی جو حال نزہوں اور ناویدی ہمارے گورہ لوگوں نے اور افسروں نے دیکھا اؤسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کہی کیسے سنا تھا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہم وطن یہاں قتل ہوئے ہیں اور کس کس خرابیوں سے اونکی لاشیں پڑی ہیں
اس حال کے تحریر کرنے سے قلم ہی اشک سیاہ روتا ہے اور دواں بھی پارچہ سوٹ سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے
مگر کہاں تک پاس کرے کہ تمام اشکوں میں ڈوبی ہوئی ہو ناچار اس مطلب کو یہاں ہی چھوڑا

اب بعد فتح کانپور سپہو لوک صاحب نور داٹھ لکھنؤ ہوئے اور جنیل نیل صاحب واسطے بند و لبست ضلع اور سزا دی
معدن کا پور میں قیام پیر پر ہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزا سخت معدن کو دی کہ تاباں زمانے میں بادگاہ
رہے گی کسیکو ہانسی دی اور کسیکو اول بید لگوائے اور پھر ہانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور
جو معدن سے میں بھی زیادہ تر مستعد تھا اسے مکان قتل گاہ صاف کر دیا اور انواع انواع کارخانے زبون اور ناز
اون سے لیکر بعد ازان اونکو بھجائی گویا قتل کیا مگر یہ سب بدانت رستم کمتر سزا ہے کیونکہ جو جو حرکات قبیلہ اور زبون اون سے
نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہیں وہ حقیقت ایسی تھی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی سینے نہ سنی ہو
اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیکھا جاسے تو سچا اور واجب ہے

روہنگ

تاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چار صد نفر سپاہ پیادہ اور اسقدر سوار معدن مع پانچ اضراب اتواب مقام دہلی
سے بجانب روہنگ روانہ ہوئے تاریخ ۲۳ سپاہ مذکور مقام بہادر گڑھ جو علاقہ نواب دہلی میں واقع ہے پہنچ کر مقیم ہوئی
اونہوں نے اس مقام کو نہ لوٹا اور دہشتے روانہ ہو کر دوسرے روز بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ صبح روہنگ میں وارد ہوئے
اور پونچھتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوئے جو ساٹھ سپاہی متعینہ خزانہ تھے وہ معدن کے ساتھ شامل ہو گئے اور تمام
فوج نواب جھجر کی بہاگ گئی خزانہ کر انجیون پر لا دیا من بعد جھجھانے میں گئے اور تمام قیدیوں کو نکدہ کیا قیدیوں نے فوراً بنگلہ
افسران کو ٹوٹنا شروع کیا اور شہر اکثر معدن شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز مع تہانہ دار وغیرہ بہاگ نکلے قبل از روانہ ہوئے
روہنگ سے معدن نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کر کے نواب جھجر کے آدمی نوکر رکھے اور منادی اس
مضمون کی باوازدہل بہادی کہ مقام روہنگ سپاہ نے انگریزوں سے فتح کر کے نواب جھجر کو دیا فقط

کلکتہ

تاریخ ۳۱ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہا و خاطر کمٹی ہے اور اصلاح حکام کلکتہ
یہ تجویز قرار پائی کہ ان کے اسلحہ لینے چاہیے اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبح ایک بازوے ۳۶ رجٹ شاہی کلکتہ سے لوکن بنگلو
کو روانہ ہوا کہ در صورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اوکو راستے پن روکین ۸ رجٹ ہاے لنڈر کو حکم ہوا کہ مقام
چنور سے بارکپور کو جاوین

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیاں و چکڑے جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی بریڈ ہوئی
بازوے ۳۶ رجٹ شاہی اور ۷ ہاے لینڈر اور توپیں سانے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئیں اس طرح پر کہ مریج کی تین
جانب مگر نری فوج قائم ہوئیں اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی چوتھی جانب مریج کے پادریل کے فاصلے پر بناے

بعد اسکے حکم دیئے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اونہوں نے ہتھیار دیدیئے
 تمام سپاہی جو کلکتہ میں اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے معہ کلکتہ نیشیا اور آخر کار بودی گار دے کے سپاہی گئے
 اونہوں نے کچھ ٹکڑے اسلحہ میں لپی اور نئے اسلحہ اون ہی مقاموں پر دیئے گئے تھے جہاں وہ اس وقت موجود تھے عیسوی
 گورنمنٹ ہوسن کے گار د کے ہتھیار وہاں ہی لے لیئے اور خزانے کے خزانے میں اور گسار کے گسار میں
 اور بینک کے بینک میں اور قلعہ کے قلعہ میں ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھ کر ہندو
 اونکو حکم فیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل فیل کر دیئے اور بارہن پر ہینک دیئے بعد ازیں اسلحہ اور سامان
 جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوائے گز کے اور کچھ باقی نہ رہا اس امر سے سپاہ کی ہوا
 سی اور گنہین مگر انکا دوبارہ جی میں جی آیا جب اونکو انٹر پریٹر صاحب نے مخاطب ہو کر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو خواہ ملے گی
 اور تم اپنا کام سب سے متور سائن کرتے رہو گے اور اسلحہ جو لیئے گئے تو بنظر احتیاط لے گئے ہیں کیونکہ ملک میں کچھ فساد
 ہو گیا ہے لیکن جب دوبارہ امن ہو جائیگا تمکو پھر ہتھیار مل جائیگے

تاریخ ۳۱ مارچ ۱۸۵۷ء شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ میں آیا اور ایک سپاہی برہمن ۳۴ حبٹ سے جو ہرے پر تھا اول
 اور اور باتیں کر کے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تیریں فوج گورہ کی قلعہ میں کی گنہین ہیں اور کیونکر اسکا انتظام ہو غرض
 ایسے ایسے بہت سوال کیئے سپاہی نہ کورے نے عہد اوس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جو وقت وہ شام کو
 آیا سپاہی نہ کورے نے جو ٹھک حلال تھا اوسکو فوراً گرفتار کر کے حوالہ حکام کیا کل ملو کسی تحقیقات کورٹ مارشل میں ہوئی تھی
 اور آج حکم ہانسی کا نسبت اوسکے صادر ہوا تمام تبریں اوسکے قتل یعنی ہانسی کی درست ہوئیں رستا ایک درخت کی
 شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندا اور ڈوم بھی موجود ہوئے مگر حکم ہانسی منسوخ ہوا
 تاریخ ۱۰ اپریل ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ وقت فوج تین گنڈے صبح جہاز دھانی کیمپس نامے بکان شاہ مغول
 اودہ تھا وہاں سے طلب کر لیا گیا ایک گنڈے قبل ازرواگلی جہاز کو درمکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم طیار ہونیکا ہوا
 اور اکثر اونہیں کے حسب احکام روانہ بھی ہو گئے تھے اور کبھی تو میں بھی اونکے پیچھے روانہ ہوئیں جب یہ فوج
 اور تو بچانہ مکان شاہ تک پہنچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا بصرہ رہے وقت صبح شاہ کو توقید
 کر لیا اور اوسکے ہمراہیوں کے ہتھیار چین لے شاہ کو اوسی وقت ایک گاڑی میں سوار کر دیا کچھ است دو عہدہ اراک
 متحدہ کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاش کو اغذ کی لیگی کیونکہ اوس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والا ۳۴ حبٹ کے ساتھ
 کرنے آیا تھا اور جسکی نسبت حکم ہانسی کا ہوا تھا رو بر سے حکام کے بیان طراز ہوا تھا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس کوشی مرن
 ہو اور کچھ کاغذ بھی اونکے پاس موجود ہیں

اوسی تاریخ کی شب کو دو صاحب پابلیٹ سر دیش کی ایک پالکی گاڑی میں سوار ہونے لگے کہ ایک دیسی ہی
 گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اڑتے اڑتے آگے گئی چونکہ گاڑی میں لائٹنن نہ تھی اسلئے
 دونو صاحب گاڑی میں سے باہر کودے تاکہ اوس پالکی گاڑی کے سواروں کو گرفتار کریں جو وقت وہ باہر گاڑی سے آئے

تو انہوں نے دیکھا کہ دو بالواس گادی میں سے نکلے اور بہت سے کاغذ انکی نعل میں تھے اور کوچان بھی اونکے پیچھے ہی کودا اور تینوں گادی کو چوڑ کر بہاگ گئے چونکہ اس حرکات سے شبہ پایا گیا اس واسطے ہر دو صاحبان نے بالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چاہے گئے اور تحریری اوسمیں سے نکلے گادی سو اسباب محمولہ کے حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گادی مذکور کا کہ ایک دو تمند دیوان تھا مقید ہوا

از روی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ سبہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ مغول کے ہونے والی تھی کہ باعث افتخارے راز کے ملتوی رہی مشہور اسطرح پر ہے کہ ساٹھ آدمی حیدہ دلا اور آدمیوں نے یہ تجویز کی تھی کہ شبہ پیرہ میں دیوار قلعہ پر زینہ لگا کر قلعے کے اندر جا دیں اور وہاں پھار طرف منتشر ہو کر صاحب لوگوں کو انکے بستر دن پر عالم خواب میں کر کے شاہ مقید کو رہا کریں تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کس قدر ممکن وقوع تھی بہر حال یہ ثابت ہے کہ کوئی مقصدین کا ہماری جانب اس قدر ہے کہ اگر اونٹے ہو سکے تو وہ ہماری رنج وین اوکھاڑ دالین

چند روز بعد ایک اور یہودہ تجویز کا افتخار ہوا یعنی مقصدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اوڑا دیں ایک آدمی شاہ پل کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اوڑا دیگا اسکو دس ہزار روپیہ اور حیدر جاگیر چاہے گا ملیگی دو اور پیغام بر جو دہلی سے آئے تھے اور جو ۷۰ جبٹ کے ساتھ سازش کیا جاتے تھے گرفتار ہوئے ایک عازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ میں جو جنڈا انگریزی ہوا اسکو اوتار کر جنڈا مقصدین اس کے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اسے سب بچھلکی اس امر کی کر لی تھی اور قریب تھا کہ یہ امر وقوع میں آوے کہ عازی مذکور گرفتار ہو گیا

انبالہ

بتاریخ یکم جون جبٹ پنجم کے ہتھیار لے لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیوں سے جو اسی رجٹ کے تھے اور بمقام کورڈا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس جبٹ نے جو بجار سرکار بمقام سہارنپور روانہ ہوئے تھے فساد برپا کیا ۶۰ جبٹ کے سپاہیوں کے بہت ہتھیار چھین لئے اونٹے بھی حرکات مقصدانہ ظہور میں آئے تھے مگر جب بروقت ثبوت وہ تک حلال پائے گئے تو انکو اسلحہ و بارہ دیکر روانہ رہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کس ہنگام تعیناتی اس ہم کے اون لوگوں نے پر فساد کیا اور مسدود سامان جنگ وغیرہ مقصدان دہلی سے جا کر شامل ہوئے بعد از روانگی اس رجٹ کے آتش زنی جو اس شہر میں اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہو گئی اور انیت چھاؤنی میں بحال اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہو گیا احتیاطاتہ ابیر محافظت کی کل میں آئی ہیں اور عاٹہ گر جاگیر پر مورچال قائم کیے گئے ہیں کہ بروقت ضرورت کا آمد ہوں مگر بعد ازین سو اسے ایک یا دو مرتبہ کے پھر تا آخر اگست کو فی اندیشہ یا علامات فساد کے ظاہر نہ ہون

بتاریخ ۲۷ اگست کہ شبہ پشیمہ تھی دو باتیں پرے سپاہیانہ رجٹ کے اپنی چھاؤنی چوڑ کر بہاگ گئے بعد از دو وقت سے پھر باقی ماندہ سپاہ موجودہ رجٹ مذکور کو حکم ریٹ کا برین غرض دیا گیا کہ سبکو جگہ بہمیدین بروقت پرٹ اوٹنے سے قبل سپاہی آٹھ رجٹ کے متعین مزب توپ کی جیسے سپاہیانہ رجٹ پنجم خاموش کرٹے رہے جب تک اونکا گارڈ پٹر

کوچ نہ کیا اور جب تک اذلو حکم کوچ غلام بروقت حکم کوچ کے وہ بیکار ہو کر رہا گئے مگر پانچ گھنٹہ کے بعد جب اذلو تعاقب ہوا تو ان کو ثابت ہو گیا کہ راوہ فرار اور نکاح بیکار اور بیفائدہ تھا تعاقب میں جو سپاہی تھے انہوں نے ایسی غلو اندازی کی کہ قریب نصف مفردین کے تو جنم حاصل ہوئے اور سپاہ تعاقب کھنڈہ منتشر ہو کر اذلو کے پیچھے رہی اور اکثر کو جو پریشان ہو کر بہاگتے تھے گرفتار کر کے قتل کیا تو پانچ سو سے ۱۲ سو لاکھ اور چند ہندوستانی کو لہ اندازوں کے راستے پر آگیا تھا اور جب یہ آگے بڑھا تو چند مسندین جو سابق کوٹھی کے قریب صاحب میں جواب مقام قیام فرج پھالہ پر مخفی تھے غلو لٹنگ سے مارے گئے ایک اور آدمی حاطہ کوٹھی بیک ایلن ہو کر میں کام آیا بعد از جان قریب و میل کے بجانب کرنال روانہ ہوئے اور پھر کرنال کو رنڈ کیا سپاہ مسندین کی ۹ لاکھ تین متصل بارک کے شمار میں آئیں اور کل سپاہ مذکور میں سے تعاقب وغیرہ میں قریب یکصد و پانچ سو نفر قتل ہوئے

لکھنؤ

تاریخ نامی شہداء فرج منحرف ہو گئی ایک صاحب اس حال کو اس طرح تحریر کرتے ہیں کہ بوقت نواخت نہ گھنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کوٹ گھر میں بیٹھے چوڑی پی رہے تھے کہ آواز توپ کی اور اذلو کے بعد بند توپ کی گونش نہ ہوئی سمجھنے فوراً ہتھیار باندھے اور جب افسران انگریزی میدان پر پٹ پر پونچے تو قریب پچاس مفرد مسندین گھوڑوں پر سوار سیدھے چاؤنی کی طرف بہاگے کہ وہاں شامل مسندین ہوں چونکہ یقیناً آج کل بہت تھی اس واسطے ہم صرف قریب دو سو نفر کے تھے قصہ جب ہم چاؤنی میں پونچے تو وہاں سوائے شعلہ ہائے مکانات آتش نندہ اور کچھ خطر نہیں آتا تھا دھانسنے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درمیان پہلے آہنی دیوختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چاؤنی میں آکر باہر کوٹھی رنڈیسی کے دیرہ کیا اس مقام پر تیارہ صبح مقیم رہ کر ہر میدان پر پٹ پر جہان انگریز اور توپیں تھیں ۱۷ جب سب سے زیادہ فساد برآمد ہوا تو وہاں اذلو سے کم اور ۱۳ ابراہے نام کو نکہ ۱۲ رجسٹ کے صرف ڈھائی سو سپاہی بہاگے تھے اور اذلو میں کے بھی اب بہت سے آئے جاتے ہیں اسمیں شک نہیں کہ اس وقت تک یہ رجسٹ شک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہیں کیا جاسکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوار اذلو حکم ہوا تھا کہ جلدی بطرف مدکی پور جہان سیم کوٹھکی چاؤنی تھی جاؤں اور جب ہم قریب میدان گھوڑ دوڑ کے پونچے تو دیکھا کہ تمام میدان مسندین پر اہل ہے قریب پندرہ سو آدمی مسندین وہاں جمع آئے انہوں نے غلو اندازی اور غل کرنا شروع کیا اور کچھ اذلو کے لوگ منتشر ہو گئے کہ آگے دڑ کے کو جاننا لین اس عرصے میں ایک شخص سوار لباس مسندین ہوا اور اذلو سے مارا ہوا تھا کچھ کہا جس کے سنتے ہی قریب نصف آدمیوں نے جو دراز دے ہمارے ساتھ تھے ہلکے ہوئے دیاب ہم نہایت جراتی میں ہوئے اور ہم نے توپیں طلب کیں مگر آگے توپوں کے ہمارے سب ہنگے واقع مدکی پور لٹ گئے میرا کچھ حساب از قسم گھوڑا بھی خیر گتا میں وغیرہ تھاب غارت ہوا اور جو کچھ ہر جسم پر ہیں وہ ہی باقی رہے اذلو سوار پہلے پر تھے انہوں نے بھی اپنے افسر کے مکان وغیرہ حلالے ہندو لوگے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ انہوں نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے اگر شاعری اپنی رجسٹ کے ہوا تھا اور جس کا نام ایل تھا مار ڈالا اور اس کی عمر چوتھ برس سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور چون کہ

سواری اسب او سکونین آتی تھی اس واسطے وہ مقام پر رہ گیا تھا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہاں پوسٹ کے اوتارنے کے
 ہوا گیا تھا کہ اس اثنا میں اسی رسالے کے ایک سوار نے جہین وہ تھا او سکونین اور گور سے زخمی کر کے
 مار ڈالا تمام سیم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی سیلی گار و واقعہ شہر میں محفوظ اور صوفیوں میں یہ لوگ وہاں کچھ عرصے سے رہ گئے
 ہوئے تھے مگر انہیں حسب تفصیل ذیل مارے گئے یہ گریڈیرینڈر کوم صاحب اور فٹنٹ گزٹ صاحب باہر حیوٹ کے اور
 رملی منکر رسالہ مفہم کا اکثر آفسر مہرج بھی ہوئے ہیں مگر کیونکہ زخم شدید نہیں آیا اور رسالے باہر تعینات ہیں اور ان کے آفسر و
 طرف سے جنگ نام سکیل صاحب اور بولٹن صاحب اور راتین صاحب ہی ہکوٹرا فکر ہے اب ہم ہماونی میں نزدیک ۲۲
 پیادہ اور فوجیانہ کے مقیم ہیں اور انہوں نے ہکوٹرا نہایت ہمایا تھا کہ کل کی رات مد کی پور میں رہو تو ہم اور فوج زیادہ سمجھتے
 تھے میری دانت میں اگر ہم کل کی شب وہاں رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو ارادہ تھا کہ پوسٹ ہمارے
 ۳۲ رجٹ شاہی کے ہاتھوں پر سوار کر کے روانہ سیتا پور کیے جاویں لیکن ارادہ فساد جو شہر میں ہوئے وہاں تھا اور حالت
 مصیبت جہین ہم قلیل انگیزہ گرفتار تھے مانع روانگی ہو اگر مئی نہایت شدت سے ہوا اور سب باعث یہ سبب میں پہرے کے
 اور کم سونے کے اور کم کھانے اور ایسے ایسے اوسیدوں کے ہم کچھ سست ہو گئے ہیں دیکھو استقلال سپاہ گورہ کا
 اور کس طرح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس باخ سپاہ گورہ اور اجارے تو جہان
 یہاں کچھ فکر ہے سسین عذر کرتے ہیں کہ ہم نے ناچار ہو کر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب میں کچھ بدلانا چاہا تھا
 میری دانت میں تو سوئے نظام سرٹ باعث اس سبب فساد کا ہو رہا ہے میں کہ تو بہر فی کو پناہ کو چھوڑ دیں اور عہدہ سواران
 رسالہ سوم سے وقت بوقت بسجی و درستی پیش آتے ہیں

تباخ سوم چون اب ہم کپورے فرج میں ہیں اور یہاں تک تو ہمارے حق پتھر ہو اور گویاں ہی نہایت تکلیف ہے اب اس کو
 سچا ہے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد و فکروہ بان کے اب تک
 امن رہا ہے اور سپاہ معسین کے بشرے سے پایا جاتا ہے کہ ان کے دل خوف غالب ہو آئین شکی مقرر ہو گیا ہے اور ہر روز
 کورٹ ہو کر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گزر گئے اب ہمارا سچا و اسی میں ہے کہ اون
 بلایاؤں کے ساتھ از حد سختی سے پیش آویں ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہو گیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قہرین
 اور ایک اور پر کی کرتی اور دو یا تین جڑی باجلی کی باقی ہیں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چہ بن گئے
 کیونکہ جو آئین کا گرفتار ہو کر آتا ہے ایک دو بچے کپڑے کے اوسکے پاس سے نکلتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ ہمارے ہی نہیں ہیں
 اس واسطے ہر روز صبح شام تیس گز گرفتار ہو کر بید کھاتے ہیں اور اکثر معسین ہی گرفتار ہوئے ہیں انہا میں سے ہر ایک کو
 پھانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثر و فکروہ پھانسی ہوتی جاتی ہے میں نے سنا ہے کہ ایک گروہ معسین کا قریب تین سو و بیس کے
 نہایت شاہ حال ہیں جنکے پاس کپڑے تک ثابت نہیں اس ارادے سے سیتا پور جاتے ہیں کہ وہاں امان جان کی چاہیں
 مگر میرے نزدیک یہ غیر قرین صدق نہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ تین سو سپاہیوں کی جماعت کو گانوا لے لوٹ لیں اور سب پر
 جہر و فکرت آتی ہیں اور نہ ظاہر ہے کہ معسین کو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ اس قدر ہر روز ہینک پھینک کر ہمارے

جائی میں فقط

جو سپاہ کی یہاں معتمد اور مخبر ہو گئی ہو اور کسی تفصیل سے یہی نصبت رجسٹرم آؤ نصبت ۱۷ اور قلیل سپاہی حمیت کے آؤ ورترب رسالہ ہفتم کے اس ضمیمہ میں افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف ان ہی تین صاحبوں کا ذکر ہے بریگیڈر ہند سکوم صاحب اور لفٹنٹ کرنل صاحب اور ریٹل پفل مذکورہ بالا تعاقب معتمدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اونہیں کے بہاگ کر لطیف سیتا پور چلے گئے کرنل برج صاحب مکان پر جب یہ سنا تو وہ چار کنپنیاں ام رجسٹ کی لیکر اونکے مقابلے کو آئے مگر معتمدین یہ راستہ ہی چوڑ کر گنگا پار ہو گئے

تاریخ ۱۱ جون سرہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزٹینسی اور چھٹی ہون کے درست کر لین تین دروازے رزٹینسی کو تو بند کر ڈالے اور اون پر تیغ بھی ہو گیا بہت سی توہین تمام جانب او سکے چڑائی گئیں اور ہر ایک تدبیر حفاظت کی جو خیال میں آئی گی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو وہی اور کسی حفاظت رہے اب یہاں سپاہ اور سوار چلہ بارہ سو آؤ موجود ہے مع صاحبوں کو اور سچو کو مکانات گننس صاحب اور ادینی صاحب جو درمیان رزٹینسی کے واقع تھے رہنے کو ملے نظر اس کے کہ راہ فیض آباد سے کچھ اٹھانے سے ایک دو میل پچھتے سنگین جو متصل مجھی ہون کے تھے منہدم کیے گئے اور جو راستہ وہاں سے قطع میں جانیکا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جامع سپاہ گورہ کی متصل مل کے قائم کی گئی تمام سڑا قطع میں گیا اور رسد بکثرت جمع ہو گئی ہزار ہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور سوچی اور شکر بکثرت کا نوڑے سے قبل از مسدود ہونے آمد و رفت کے آگئی تھی

بعد از اس فساد کے چاؤنی میں کوئی امر مختل امن اور باعث فساد کا شہر میں واقع تھا تاریخ ۱۱ جون یا قریب اس تاریخ کے سید حسین کی رجسٹ کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ متہیار رکھ دو مگر اونہوں نے اس وقت تک انکار کیا جب تک توہین اونکے سامنے ہوئیں اس پر اونہوں نے اسلحہ چھین کر اوکو شہر بدر کیا

تاریخ ۲۰ جون سب امن و امان رہا بعد ازین سنا کہ ایک جماعت معتمدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوتی ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج و امان جمع ہو جائیگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ جسکو زبان انگریزی میں گریس کہتے ہیں مع چار توپوں کے واسطے مقابلہ معتمدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تھی گئی لڑائی درمیان معتمدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گریس بسرگردی سرہنری لارنس صاحب کے گئی تھی اس جنگ میں لارنس صاحب کے پیڑ میں زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر خشنہ آسمان کا ردانی اور وہ شخص جو اس تازک وقت میں بہت ضرور تھا اس جہان سے اوٹ گیا اور کسی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہو گئی تھی کہ اونہوں نے معتمدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اس وقت تک قائم رہے جب تک اور تک انکے پاس پونچ گئی

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورہ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہیں انکے بیان سے حالات دلاور دیا

دو افراد ہی سے حفاظت رزیدنسی کی بجائے بشمار انہوہ معسدين تشنه خون محافظين مقام مذکور کے واضح ہوتا ہو کسی تواریخ
 میں ایسا حال نظر نہیں آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہو یعنی آجکے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جس میں ایسی شجاعت
 و استقلال پویشیاری و تحمل شاندار و گرسنگی و ماندگی کسی سے ظہور میں آئے ہوں جیسے محصورین لکھنؤ سے روسے کار
 آئین اور اس حفاظت رزیدنسی میں صرف وہ پویشیاری و دلاوری ظہور میں نہیں آئی ہے جو انگریزوں نے ہنگام کارزار
 وقوع میں آتی ہو بلکہ وہ شجاعت و مردانگی ظاہر ہوئی ہو جو بجائے بشمار مضرت اور نقصان اور نا اسیدی و محنت و مشقت
 و تفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہیں اور آخر کار مقصد محال اور سرسبہ پر فتحیاب
 ہوئے ہیں یہ موقع ایسا دشوار و سخت تھا کہ اقواب قلعہ شکن معسدين کی بچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزیدنسی سے
 قائم تھیں اور اس قدر قریب تھیں کہ کلمات خوش آمد اور دہکاوٹ اور طعن و تشنیع کے جو معسدين ہندوستانی محصورین رزیدنسی
 سے کہتے تھے سب بخوبی سماعت میں آتے تھے اور کوئی ہندو تو قون معسدين کی وہاں تک نہ پہنچتی تھی جہاں میم لوگوں اور
 سچے اور زخمی رہتے تھے اور معسدين اکثر نرنگ دیوار رزیدنسی میں دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تھے اور
 ہمیشہ نرنگ اونکی بنا کرتی تھیں اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج ملک کے رہا کرتے تھے اور انتظار
 حد سے زیادہ بڑھتے جاتے تھے اور گولنداز جنگی موجودگی بہت ضرورتی ہر روز کم ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ توپ چھپے
 ایک گولنداز بھی باقی نہ رہتا یعنی جس قدر ضرب توپ تھیں اور جسے کم نفری گولنداز اونکی باقی رہ گئی تھی القصد یہ حال ایسا تھا کہ جو
 ہم وطن اور دلاوران رزیدنسی کا ٹھیکہ اوسکو نہایت وقت اونکے حال پر آو گئی اور اون لوگوں کو بخوبی نصیحت ہو گئی جو طبی
 یہ ارادہ کریں کہ دغا بازی یا کثرت از دھام یا بربلا ہنگامہ پر دازی شجاعت و پردلی انگیزان میں کچھ نقصان یا کمی گرین
 تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پر دازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سترہنری لارنس صاحب
 بہادر کے پاس مختلف خبریں اس مضمون کی آئیں کہ فوج معسدين جو کثرت موجود تھی مقام چنٹ سے جو قریب آٹھ میل کے
 فاصلے پر لکھنؤ سے اوپر رہتے فیض آباد کے واقعے سے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہو گئی یہ سنکر صاحب ممدوح اکو
 نے یہ چاہا کہ کوچ کر کے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر گئے روکیں جہاں وہ زیادہ مضرت نہ پہنچا سکیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو
 پل نہ کہ کو کمال پرانے جنگ جو ہوں یہ ناکہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ اور چنٹ کے جاری ہو
 فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپیں اسپر فیلڈ باری دو توپیں اسپر فیلڈ پاٹری اور ایک عتبارہ
 آٹھ انچہ کا اور رسالہ دو لکھٹر اور ۱۲ سوار متعلقہ سواران اول دوم و سوم اودہ رسالہ اور تین سو گورہ ۳۲ حربہ شاہی اور
 ۵۰ ایسا دھپا سپاہی ۱۳ حربہ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۰ حربہ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۱۷ حربہ ہندوستانی جو
 قوم تھے مکہ تھے سب طیار ہوئے

فوج مذکورہ بالا کو مخبروں نے اخبار غلطیوں پہنچا کر قریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنؤ اور چنٹ کے درمیان کوئی معسدين
 نہیں ہو اور اگر ہونگے تو کم نفری اونکی ہو گئی یہ سنکر فوج مذکورہ معینہ سے آگے بڑھی اور آہستہ میں معسدين دشمنوں میں
 اس قدر پوشیدہ ہو کر کہیں میں تھے کہ کسی گارو کے متلاشی نہ آئے انکے سے اونکو نہ کیا جب تک کہ چار طرف سے معسدين

کیسا رنگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گمراہ کیا فوج گمراہ اور غبارہ والے گولندازان نے انکو عرصہ قلیل تک روکا اور انکا مقابلہ بجا تمام کیا اگر تو پچانہ اودہ اور سواران سکہ ہمراہ رہتے اور سیطیح کوشش کرتے تو فوج ضرور نصیب اولیای دولت ابدیت سرکار ہوتی گو سپاہ سکہ بہت کم تھی اور معتمد بکثرت تھے مگر گولندازان اودہ تو دغا باز تھے انہوں نے توپین کو خندق اور غار و غنیمت قتل میں اور سپاہین کو ٹور و کٹی کاٹ کر انکو چھوڑ دیا اور آپ شامل معتمدین ہو نیکے واسطے فرار ہوئے ہر خیدا و نیکے افسروں نے اور خود سربراہ لارنس صاحب اور انکے ہمراہ افسروں نے انکو فہمائش کی بلکہ سربراہی صاحب نے آخر کار شمشیر آبدار کو انکے خلاف دومین لایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا اور معتمد قریب ہزار گئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوائے گریز کے اور چہ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ معتمد کا ایسا زور ڈالا کہ تین توپیں سرکاری انکے ماتہ آئیں اور بہت سپاہ دغا بازی اور نیکو گمراہی گولندازان اودہ سے اس کارزار و غل اور فصل میں کام آئے اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری میں نہ تھے اس واسطے عقب فوج کے حفاظت و تحفظ ہو گئی اور باعث شدت گرا و قتل سامان جنگ جو جنگام کارزار سب کام میں آگیا تھا اور عدم موجودگی سواران کی مرہبت میں سکھ نہایت تحلیل ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا

سابقہ لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ دو مقاموں میں سب صاحب جو بلی گار دین تھے رہیں یعنی کچھ مقام رینڈینسی میں اور کچھ مقام ممبی بہون میں اور ممبی بہون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور اسی محاذ صاحب ممدوح نے اسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم مخفی استحکام اور سکانت تھا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اس پر اسی سبب سے زرا و ان مکانات کی تھی مگر جنگامہ بہون نے اس قدر نقصان فوج سرکاریں کیا تھا کہ سپاہی باقی ماندہ واسطے حفاظت و دو نو مکانات کے کافی باقی نہ رہے تھے اس محاذ سے لارنس صاحب نے مقیمان ممبی بہون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کر کے اڑا دو اور مقام رینڈینسی میں داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت توخت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج ممبی بہون تمام سبب خانہ اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اطلاع کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رینڈینسی میں داخل ہوئے اور عرصہ قلیل کے بعد اڑنے لگے ۳۰ پگتے باروت اور سائہ لاکہ کار توں جنگی سے جو مقام مذکور میں چھوڑ آئے تھے لارنس صاحب اور دیگر افسران کو متعین ہو گیا کہ ممبی بہون اور جو پچا دھین باقی رہا تھا اور معتمدین کے ماتہ اس مقام میں سے کچھ نہ آبا اگر یہ تیرہ صائبہ عمل میں آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص مقیمان رینڈینسی اور ممبی بہون سے زندہ باقی نہ رہتا کیونکہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ ممبی بہون ایسا مقام تھا کہ اس پر نہ و اکثر مکانات شہر سے تھے اور سوائے اسکے سامان تو پچانہ بھی اوس میں کم تھا اور جو جو تحالیف اور شہداء مقیمان رینڈینسی نے باوجود شامل ہونے فوج ممبی بہون کے گوارا کیں ہیں اور جس جس وقت اور شہقت سے انہوں نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر دو نو مقاموں میں قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا اور دو نو مقام معتمدین کے قبضے میں آجاتے

تاریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولہ آٹھ انچ کا اس مقام میں آیا جہاں لارنس صاحب بیٹھے تھے اور اگر انکے اور کو چھپ کے درمیان میں کہیں گمراہ نہ آتی اب کو یہ صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہیں اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گولہ نشانہ گولہ ہا توپ و فنگ معتمدین کا ہو گیا ہے ہر ہر صائبہ جو صرف نے تیرہ سامان

جواب دیا کہ ایسے سکاٹن خرمن یقین جانو کہ اور گولہ اب اگر نگرے گا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تھا اور بے زور
اوسے مقام پر ایک اور گولہ آکر بیٹا اور ایک ٹکڑا اوسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس نے زخم کاری پونچایا اور صاحب
اوس سے جان بڑھوئے اوسے موقع پر کیتان ولسن صاحب ڈبئی اسٹنٹ ایجنٹ جنرل صاحب کو بھی گولہ فوگور سے صدمہ
پونچا تھا

مسٹر ہیری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مفہم رزیدنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بھولا اور جب
اوسکا بیچ دور ہوا تو ایک اور رینج نے اونسکے دل پر غلبہ کیا یعنی سچرنگ صاحب جو بجائے لارنس صاحب کے کام کرتے تھے
وہ بھی غلوہ انگنگ سے تباریخ احمد جلائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیدنسی میں کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اونسکے
سر میں گولی لگی اور فوراً اونہوں نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیدنسی میں شروع ہوئی اوس وقت تک صرف دو مورچال رزیدنسی میں طیارے تھے اور باقی
مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیدنسی کے تھے اور حسین معین جھانگٹ جھنگ غلوہ اندازی کرتے تھے
وہ بھی صاف اور منہدم نہیں ہوئے تھے جن کو یہ کہ ہمارا اٹاف جان جو رزیدنسی میں ہوا وہ اول انگنگ چوکی گولیوں سے ہوا جو ہر
اور دیگر سکانات متصل رزیدنسی میں سے غلوہ اندازی کرتے تھے اور ان مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر
یعنی مہتمم عمارات نے سر ہیری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب مدوح نے یہی جواب دیا تھا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و
سکانات رعایا کو بچانا ہر سہ اس کا وظیفہ اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور انصار
جان و مال اس قدر زیادہ ہوا انقصہ جب معین نے محاصرہ رزیدنسی کا کر لیا تو اونہوں نے اون عمارات پر جو متصل اور اس قدر قریب
تھیں کہ پستول کے گولی بھی وہاں کام کرتی تھی قبضہ کیا اور انکی دیوار و زمین سو جان برا نال بندوبست کے کر کے وہاں سے شبانہ روز
گولیاں مارنی شروع کیں جس سے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ اون مقامات سے قریب ایک ہزار
گولی کے ہمارے مقام پر پڑتی تھی اور کوئی مقام رزیدنسی میں ایسا نہ تھا کہ جو اسے محفوظ رہتا یہاں تک کہ جو مقام ہسپتال کا تھوڑے
بہو اتنا اب اس کے بیٹے گولیاں پونچتی تھیں اور بیمار و نکو اونسکے بستر پر ہلاک کرتی تھیں جو مقام میمون کے واسطے محفوظ تصور ہوتا تھا
اوس میں بھی ٹھٹھٹھٹھ صاحب کی سیم اور دیگر سیم صاحبان اور بچے گولیوں سے نہ بچے معین نے اسی عرصہ میں مورچال بھی
کر لیے اور چالیں یا پتیا لیں تو میں جنہیں ہمارے توپیں بھی تھیں اور پڑ پادین اور انہیں سے بعضے بعضے بچاں گز کے فاصلے سے
بھی کم فاصلے پر تھیں اور یہ مقام اونسکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری توپیں وہاں کچھ کام نہ کرتی تھیں اور انہیں گرجہ معین نے
دیوارین حفاظت کی طیار کر لیں تھیں تو ہمارے غلوہ ہائے انگنگ بھی وہاں پر کچھ کام نہ کرتی تھیں تاہم اس کے ہمارے سیل
کے گولے بھی وہاں بکارتے تھے کیونکہ معین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آؤٹ کے عمیق بنا کر بائیں گاہ کو لی تھی
کہ جو وقت ہماری سیل کی گولی چلتی تھی وہ خندق میں پہنچ جاتی تھی بلکہ خندق ایسے بنائے تھے کہ جو وقت معین اپنی توپ
بھرتے تھے تو سوائے اونسکے ہاتھ کے اور کچھ میں نظر نہ آتا تھا

الغرض تا تاریخ دہریاہ جل معین بطور مذکور بالا شبانہ روز گولہ رانی میں مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو وقت نوبت

جاگمٹہ قبل از دوپہر اونہون نے ایک سڑنگ اڑا کر جو قریب مورچال رزیدنسی کو تھے اور یہ سبھا کہ مقام مذکور اڑ گیا مگر اس سے
ہمارا کچھ نقصان نہ ہوا اور جب دھواں فرو ہو گیا تو اونہون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادھر سے اولن پر ایسی گولہ رانی اور آتش باری
ہوئی کہ غرضہ قلیل کے بعد وہ پس پا ہوئے اور اونہون نے بڑی بڑک اڑٹائی اسی عرصے میں ایک اور دستے نے اس صاحب
کے مورچال پر حملہ کیا وہاں ٹھنٹ ٹوٹ صاحب متعلق ۳۲ رجٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور ان کے تحت چند صاحب لوگ
جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوئے تھے اور کچھ گورہ ۳۲ رجٹ شاہی کے اور کچھ سپاہ ۳۲ رجٹ ہندوستانی کی تھی اونہون نے
ایسی داؤد شجاعت کی دی کہ صفیر و زنگار پر اونکا نام نقش ہو گیا اور مفندین وہاں سے بھی شکست فاش کما کر رو بفرار لائے اور اکثر
اونہون کے کشتہ خستہ میدان جنگ میں خاک و خون میں غطایاں پڑے تھے سو احوال حملوں کے مفندین نے اس روز ہر ایک
مقام رزیدنسی پر حملہ کیا اور سب جگہ سے شکست کما کر فراری ہوئے یہ سبھا کہ حملہ آوری اونکا تابناختہ دو گنٹہ بعد ویکہ
گرم رہا مگر جب اونہون نے دیکھا کہ کہیں پیش رفت نہیں ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانہ روزی
اونکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفندین نے ایک اور سڑنگ اڑٹائی جس سے باہر کی دیوار ہماری مورچہ پر کی وہاں
کی اوڑھ کر اندر آ رہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور میں ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جس میں سے اگر فوج آ رہے ہو تو ایک
پوری رجٹ نکل آوے اور مفندین کے کچھ سپاہی اوس میں سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہاں سے ایسا اچھا اونکا اڑٹا
ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد رو بفرار لائے اور جو لوگ اونہون نہایت دلیر اور متقل مزاج تھے وہ نہ بھاگے اور اسی جگہ سب نے جان
دی اسی عرصے میں ایک دستہ مفندین اوس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوئے اور اوس کے خندق تک پہنچ کر
کچھ عرصے تک وہاں مقیم رہے آخر کار سپاہ رزیدنسی نے اونکو وہاں سے نکال دیا ایک اور دستہ نے کپتان اندرس صاحب کے مورچال
پر حملہ کیا اور زینہ ہاے چوہین انکر دیوار پر لگا دیں مگر یہاں جو فوج متعینہ تھی اونہون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفندین جگہ نہ بکڑ سکے
اور آخر کار زینہ وغیرہ چوڑ کر فرار ہو گئے اور اپنے اپنے مورچال پر جا کر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اس سبھا کہ میں
جتنے افسران کے ساتھ آئے تھے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہو گئی تاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنوں نے ایک
اور سڑنگ جو روبرو مورچال سکھان کندہ کی تھی اڑٹائی اس کے صدھو سے ہمارا نہایت نقصان اور آفات جان
ہوا کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تھے اور ٹھنٹ می صاحب اور ٹھنٹ سوپ صاحب جن کے زیر حکم
ایک گروہ باجہ نواز دنگا تھا اس سڑنگ سے اڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظہ حقیقی سے جب زمین پر گری تو سوپ
صدھو اڑنے اور گرنے کے اور سپر جھکا آسیب اونکو نہیں پہنچا مگر انکی سی خوش نصیب اور محصورین بلی گار دینی رزیدنسی
نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اس سڑنگ کے گرد کے نیچے دب گئے اور باعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفندین نے
اونکا کھالٹو شوار تھا اس واسطے وہ سب وہیں دفن ہو گئے اس سڑنگ سے ایک دیوار شق ہو گئی اور اوس میں سے مفندین
نے حملہ کر کے چاہا کہ اندر بلی گار کے آجا دیں مگر دلاوارانہ سہکاری نے اونکا مقابلہ کیا اور ایسی داؤد و اگلی کا دی کہ
دشمن پس پا ہو کر رو بفرار لائے مگر چند مفند شق دیوار کی بناہ میں بیٹھے رہے اور اونکو بوقت شام گورہ ہاے
متعلقہ ۳۲ اور ۸۴ رجٹ شاہی نے سنگینوں سے مار کر بھگا دیا تاریخ ۵ ماہ ستمبر مفندین نے ایک اور حملہ بشد و

بسیار کیا یعنی ایک اور سنگ جو اونہوں نے بمقابلہ مورچہ اپنی توپ کے جان بچا کر پھوپھ صاحب حکمران سے
اڑا کر لیا اور بعد ازاں نہایت جدوجہد و کدکوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتیٰ کہ نزدیک دیوار کے آکر زمینے لگا دیے
اور اونکے وسیلے سے مورچہ تک پہنچ ہی گئے یہاں پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخر کار معتمدین پس پا ہوئے
چند خطے کے بعد اونہوں نے ایک اور سنگ جو دروہوئے پر گئیہ میس کوٹ کہہ کے طیار کی تھی اڑائے اور بعد ازاں
حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مردانگی را افضل والوں کی فی الیسا زور دیا کہ کیا کہ معتمد یہاں سے بھی گریزاں ہوئے اور ایسی بجو
سے فزاری ہوئے کہ زمینہ وغیرہ سب چھوڑ کر بہاگ گئے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے میں کام آیا یہ سردار بہت دیدار و
اور جانبدار تھا اور سکے قتل ہونے سے معتمد نہایت پریشان ہوئے اور اسے مقامات مذکورہ بالا دشمنوں نے اور چند مقامات
پر اس روز حملہ کیا مگر کہیں فتحیاب نہ ہوئے اور یہ جگہ شکست کھا کر رو ہزار لائے اس روز دشمنوں کا نہایت اتملاف جان ہوا کہ
اس روز وہ بہت زور و شور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکھا کہ وہ بہت سی لاکشیں دریا کے پار بجانب جہاونی لیجائے تھے
یہ روز تو گویا آخر دن معتمدین کے زور آزمائی کا تھا اس واسطے اونہوں نے بھی جان توڑ توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تھا مگر دروہوئے
ہماری شجاعت و شہادت پر کچھ پیش رفت نہ ہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ دیکھ کر کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر اونہیں سے ایک
کا بھی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گھر و خیرل بہادر باجلاس کو نسل خود خیال فرما و نیگے کہ ایسے
نازک وقت میں جب آدمی بھی کم ہوں اور اونہیں فوج کے آدمی اور بھی کم ہوں اور مقام الیسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور
دشمن بکثرت ہوں اور ایسے نزدیک کہ سنجو بی بھلا م ہو سکیں اور قواعد وغیرہ فن جنگ اوری سے خوب باہر ہوں تو ایسے
وقت میں سوائے تائید الہی اور ہوشیاری اور مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت ہوشیار
رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سنگ کی شکست کے باب میں کوشش نہ ہوئی تو
ہم سب اب تک کہی کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیدنیسی بھی قبضہ معتمدین میں آگیا ہوتا مگر ہم نے ایسی کوشش سے
شکست سنگ کی کی کہ اونکی کئی سرنگیں اور ہر سے اور ادا دین بلکہ ایک سرنگ کے اڑانے میں تو اونکے اسی آدمی مر گئے
اور دوسرے کے اڑنے سے قریب سب سپاہی جان سے ہلاک ہوئے القصد ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے
ہم نے مقام رزیدنیسی کو ہاتھ سے بچانے دیا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ تھے اونکی حفاظت میں جان و دل
سے مشغول اور مصروف رہے

سوائے معرکہ آرائی کے ہمارے سب آدمیوں کو اندیشہ جنگ و حملہ و نشان سہا کرتا تھا اور اس سب سے وہ بہت تنگ
تھے معتمد ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتیں کہہ کر تھے کہ جس سے ہم لوگوں کو یہ معلوم ہوتا تھا
کہ وہ مستعد ہوا اوری ہیں مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نہ کرتے تھے اور ہم لوگوں کو ناواقف ہر وقت مستعد اور آمادہ سنا
پر نہ تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تھی کہ کچھ اوسمیں سے ہوشیار اور نگران حرکات معتمدین رہتی اور باقی ماندہ چھ
آرام کر لیتے اس واسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمر بستہ رہا کرتی تھی اس استعدادی لا حاصل سے
ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندی ہو گئے تھے اس طرح اور کوششیں روزی راتیں ہونے کے سبب کہنے پرے

بعد اس عرصے کے ٹرسٹری اور ام صاحب تشریف لائے اور ان کو اس مقام پر دس سے ساٹھ بجشی ماوراء ان سب باتوں کے
ہمارے آدمی کو موت توپ وغیرہ کی کوئی بڑی تھی اور شہرہ خستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تھا اور سرد و سامان جنگ وغیرہ
ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانا پڑتا تھا اور سوائے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہاں بحال ہے
اور جنکے کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی تھی

جب ہم اول محصور ہوئے تھے تو کچھ کچھ خبر باہر کی معلوم نہوتی تھی اور کچھ خبر اور براہ راست نصیبت زدہ کی پہنچ نہیں سکتی
تھی ہر چند کہ کسی کسی جاسوس باہر سے واسطے درغلانے ہمارے رفیقوں کے آتے تھے اور ظاہر میں وہ کچھ کچھ خبریں بیان
کرتے تھے مگر وہ جب قابل اعتبار کی تھیں اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ پہر و پس منین آتا تھا مگر ۲۵ دن بعد
ایک شخص انگڑا سے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ خبرل ہو لو کہ صاحب کا مکیو واسطے ملک کے آگے اور باغ یا چہ روز
بعد یہاں پونچھ گیا خبر سنکر میں فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور مکیو سے مذکور کو کھلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے تم ونگے
اور سوقت دو برج اتشباری کے آؤ گانا تاکہ ہمارے آگے کی خبر ہو اور ہم یہاں سے شامل ہو نیکو اور معتمدین سے
مقابلہ کر نیکو باہر آویں اس انتظار میں چہ دن گزرے مگر کوئی علامت اونکی آمد کی ظاہر نہ ہوئی بلکہ کسی روز بعد تک اونکی کچھ خبر
نہ آئی اور نہ کوئی سچ نظر پڑا اس انتظار میں نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی اور بعد ازیں سب سے تاریخ ۲۹۔ ماہ اگست یعنی ۵ ذی
کے بعد سنا کہ فوج آتی تھی مگر باعث نہ ہو چکنے ملک کے واپس چلی گئی اور اس خبر سے بعد پہر سب نے کچھ دیکھا
کیا ہوا جب تک دو روز قبل از وارد ہونے خبرل اور ام صاحب کے خبر آمد آمد فوج خبرل صاحب مدوح علی گوش زد
مساح افروز ہوئی اور خبرل صاحب خود تاریخ ۲۵۔ ماہ اگست وارد ہوئے

ایک اور خرابی و پریشانی عاید حال ہم لوگوں کے تھی یہ تھی کہ نفری گولندازوں کی اس قدر کم ہو گئے تھے کہ گولنداز
۳۲ رجٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہو گئے تھے اونکی امداد کرتے تھے مگر تاہم اون کو
حبط فوج مفید کا زور ہوتا تھا اور صرف انہی مقامات قدم چڑھ کر جانا پڑتا تھا اور وہاں سے ہر جہان اور زور معلوم
ہوتا تھا وہاں اونکو جانا پڑتا تھا کیونکہ جس قدر توپیں تھیں اور قدر گولنداز نہ تھے حتی کہ نفری گولندازوں کی ۲۴ تھی اور اکثر
اقواب معہ غبارہ وغیرہ تیس تھی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز ہی موجود تھا پس کیونکہ انتظام
توپوں کا بغیر جانے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہاں ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی سبکی
ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تھی اونکی کمک حلالی اور وفاداری سرون از تحریر و تقریر سے کیونکہ باوجودیکہ
اونکو کھانا بھی اچھا نہیں ملتا تھا اور مکان بھی اونکے واسطے موافق نہ تھے اور اونکے مقام پر خصوصاً ۳۱ رجٹ کو قیام
پر دشمنوں کی گولیاں اس کثرت سے پڑتی تھیں کہ اونکے آدمی بہت ضائع ہو گئے تھے اور وہ معتمدین کے نزدیک بہت
تھے کہ آپس میں گفتگو ہوا کرتی تھی اور معتمدین طور سے اونکو ہمایش کرتے تھے اور دباغت و کما کے تھے مگر اونوں
نے ہماری رفاقت سے تن زدوی نہ کی اور اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے اور اونکی دباغت میں اجاے تو ہم دلائی کی
توڑے سے سب کبھی معتمدین سے جان برہنہ ہوتے فقط

ایک وقیع نگار احوال لکھنؤ کا سوائے اس کے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریز ان محصورین نے یہ سنا تھا کہ فرج عظیم واسطے رہائی اور نکلے بگردگی خبر ملو کہ صاحب آتی ہے تو ان کو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ غالب نیم جان میں آئی تھی مگر جب انتظار حد سے گذر آ تو اور یس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سوائے صبر اور شکر کے اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر سپر ہی انہوں نے شجاعت اور مردانگی کو بچھوڑا اور یہ ارادہ مصمم تھا کہ جہاں تک ممکن ہو ملی گار کو بچائے اور جب کسی صورت بیدار اسکاں نہ رہے تو جان عزیز کو جہد قیمت لگراں پر ہو سکے فروخت کیجیے القصد اسی طرح ان کو ایک مہینہ گذر اس عرصہ میں جنرل ہیولک صاحب کلکتہ سے روانہ ہو کر اور راستہ میں معسین کو سزا دیتے ہوئے اور مرتبہ نانا کی فرج کو شکست فاش دیکر وارڈ کا پور ہوئے اور وہاں سے تیار پنج ۲۰ ماہ جولائی عبور دیا ہے گنگا کے کنارے اور وہ میں با فرج جہاں داخل ہوئے اور اسی روز چکر معسین کا مقابلہ مقام اوناؤ کیا یہ مقام معسین نے خوب مضبوط کر لیا تھا تمام مکانات شہر میں دور وید دیواروں میں بند و قوتی نال کے برابر سدراخ کر رکھے تھے اور انہیں سے گولی مارتے تھے اور آپ مکان کے اندر زونج سرکاری سے امن میں تھے اور سوائے اسکے شہر کو رچان فرج معسین تھا اور اس کے پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تھیں اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سوائے حملہ کے اور کس طرح وہ قبضے میں نہ آتا اسلئے فرج سرکار کے ایک بارگی حملہ کر کے دشمن کی توپوں پر جاگری اور دو تین مرتبہ دیاں سنگین کے لڑائی ہوئی اس میں فرج طرفین خوب لڑی آخر کار تاب زد و ضرب فرج سرکاری کے نہ لاکر دشمن پس پا ہوئے اور شہر اوناؤ و قبضہ اولیاء دولت سرکار میں آگیا اس شہر کو فتح کر کے فرج سرکاری آگے بڑھی اور فتح پور چڑاسی پر حملہ آور ہوئے اس میں جہاں سنگہ نقیب تھا اور شہر کے عقب میں تو بھانہ معسین تھا اول جہاں صاحب مقام معسین مذکور میں پونچھا فنٹ و خیر فیلڈ متعلقہ سندس فوڈیر تھا اس کے بعد فرج ہی دیاں جا پونجی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونوں یونین ہماری فرج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہونے میں ۸۰ سپاہی ہماری خدمت اور شہت ہوئے جن کا ہلکے نہایت افسوس ہے

کچھ مجب بنیں ہے کیونکہ معسین جیسے موقع پر قیام پذیر تھے اور تیار ہی ان کی اپنی تھی اور ہم ہر طرح میوقع مقاموں سے لڑتے تھے اور جو تہادہ ہمارا دشمن تھا لگتا ہم فتح ہماری رہی اور معسین دو نو مقاموں سے فراری ہوئے یہاں سے ہی ہماری فرج نے اب غم پیش قدمی کا کیا مگر وہاں سے قبضہ اس سرور دشور سے ہماری فرج میں پہلی گہ سوائے مراجبت کے اور کچھ چارہ نہ تھا لہذا بنا چاری جنرل ہیولک صاحب اپنی فرج فتحیاب کو واپس مقام کانپور لے گئے

معسین اس قابو کو ضمیمت جاکر پرتابہ دیا سے گنگا اگر قابض ہو گئے اور کنارہ دریا پر مود چال ایسے موقع سے طیار کیے کہ جنگی نہ و دریا پہنچی اور جیسے سبب ان کی فراست میں سدرہ فرج ظفر فرج ہو گیا تھا مگر جب کانپور میں اور فرج سرکاری آئی تو جنرل ہیولک صاحب نے پھر غم عبور دیا کیا اور تیار پنج ۹۰ اسے معسین جی توپوں کے روبرو ہو کر عبور کیا اور وہاں سے دشمنوں کو ہٹا کر معسین وہاں سے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام سنگدوار تھا فرج سرکاری یہی اس کے تعاقب میں وہاں گئی اور تیار پنج ۲۰ اول پر حملہ آور ہوئے چار گھنٹے میدان جنگ گرم ہوا آخر کار معسین شکست کھا کر روڈ بغیر لائے اور پنج توپ اپنی اور دو ضرب باٹری جی چھوڑ گئے یہ سب فرج ظفر فرج کے قبضے میں آئیں اسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور نیس میل تک معسکین کو مارے ہوئے گئے اور جا کر لشکر گنج پرقبضہ کر لیا مسند اس
 جنگ آوری فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہو کر ہلکے تھے کہ اکثر قوسیں اونہوں نے کوئٹہ میں ڈال دیں اور تھیا میدا فون میں
 پینک کر فرار ہی ہوئے اور مل مقام بنی کا بھی اونے توڑا گیا القصبہ تعاقب معسکین میں ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پورنہی
 قریب دو تین میل اس جانب لکھنؤ کے دشمنوں نے ایک نہایت مضبوط مورچہ چال طیار کیا تھا وہاں پچاس سرب توپاؤں کی
 موجود تھیں یہاں پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیوں نے داد و شجاعت کی دی اور دشمنوں پر ایسا ہنگامہ زدہ ضرب
 گرم کیا کہ وہ تاب نہ لا کر ہلکے ہوئے اور ہماری فوج کوچہ تو عالم باغ میں رہی اور کچھ واسطے رہائی محصورین ملی گار دے آگے
 ٹپھی اور جب وہ ملی گار وہیں پہنچے تو اس قدر غرضی محصورین کو سونی کہ گوارا کی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا
 تھا کیونکہ اس وقت معسکین ایک سنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہ گئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اذکی
 رہائی کو نہ پہنچتی تو اس سنگ سے سب ملی گار دوائے اور جلتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر نہی اور ابھی رہائی
 اونکے مقدرمیں نہ تھی کیونکہ معسکین نے کیا کیا کہ جب یہ فوج داخل ملی گار ہوئی اونہوں نے چار طرف سے مقام ٹوکو
 کو گھیر لیا اور مل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اس کو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خیر
 رستہ عالم باغ کی مسدود ہو گئی

جبوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزڈنسی ہوئی ہے اس وقت سے ایک لمحہ بھی گولہ رانی موقوف نہیں ہوئی ہمارا
 کوچا نہ بھی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب باغ میل کے مکانات شہر حدات گولہ سے صاف ہو گئے مگر چونکہ معسکین کی کمک
 اب مقام دہلی سے آنے والی تھی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیا و دولت میں آگیا ہے اور وہاں کے معسک ہلکے کر یہاں آنے
 والے ہیں اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بھی اور درد و کار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آئی ہے اور کچھ مقام کھلتے ہیں بھی
 وارد ہو چکی ہے اور کلکتے سے بھی سواری گاڑی و ڈاک گاڑی دیان گاڑی و ڈوئی غرض جو کچھ دستیاب ہوتا ہے اس پر
 سوار کرتے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثناء میں سرکوبن کپٹن صاحب بھی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہو کر مقام
 کانپور وارد ہوئے اور چیدے قیام پذیر ہو کر عبور دیہے گنگ کر کے روانہ لکھنؤ ہوئے اور جو چوکارے نمایان
 اونے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہیں اور اس مختصر میں اس کی گنجائش ہی نہیں اس واسطے یہ مضمون اس قدر
 رہا آئندہ اگر موقع ہو تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاوے گا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومہ ذیل جو بمقام اودام واقع ہوا تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع و تغیر
 تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوچ میں ایک صاحب شیو سنگہ نامے تھانہ دار ستر اوان ضلع اودام کے تھے تباریح
 ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۷ء اور ۲۶ ماہ مئی سنہ مذکور باغیوں نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تھے بس گردی
 امر او سنگہ اور رگھو سنگہ اور دھاک سنگہ اور او جا کر سنگہ تھانہ مذکور کو صبح سرور کے دست زد و ضرب سپاہیان تھانہ
 پر دراز کیا اور صبح سے تا یکیاں روز ہنگامہ جنگ و پکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کس طرح غالب نہ آئے اس عرصہ میں
 جناب پیرک کاریگی صاحب جو اس وقت میں ڈپٹی کمشنر ضلع بنی تھے اور جناب لارڈ لٹ صاحب اسٹنٹ کمشنر ستر اوان

شکلہ

تشریف لائے اور باغیہ کو پس پالیا دو نو تیرہ یعنی ۲۵ اپریل اور ۲۶ مئی کو ایسا ہی پہاڑیات نمایان کے جلد میں تمام ہوا
تھانہ نہ کہہ کر جو صرف ایک سو چار سوے نفری تھے سرکار سے انعام محنت ہوا اور سب رنجیت سنگھ والدہ صاحبہ شہنشاہ صاحب
کو بیاعت اور انکی خیر خواہی اور خدمات شایستہ کے اعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگذاری معلوم ہے یہ بنظوری حکام عنایت
اور خیر غمازیت کر سہی ہی روبرو سے حکام کے لئے اور جب تسلط سرکار اس ضلع میں ہو گیا تو شہنشاہ کو اور پرتانہ داری
پورہ سرفراز کیا یہاں ہی اونسے اور باغیہ نے جو زیر حکم مینی ما دو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اس میں بھی باغی اپنی
مرا کو نہ پونچھے فی حقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتے تھے اور سکو کہی دنیا اور عقبی میں نہ است اور شہانی نصیب
نہیں ہوتی اور گو چند روز اس عمل کے کر نہیں تکلیف بھی ہوتا تھا آئندہ فرزند نیک اور سکو حاصل ہوتا ہے شہنشاہ کو ہوا
کہ باعث اور سکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر نوپس ہو گیا اور کل کام اوسکے ضلع کا اوسکے اعتبار پر چھوڑ گیا

شکلہ

تاریخ ۱۴ مئی کمشنر انجینئر صاحب معہ رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ نہا
موجود نہ تھی اس واسطے باشندگان مقام ہذا تاثر اور واسطے اپنی حفاظت کی عمل میں لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ
کے جمع ہو کر ایک کمیٹی مقرر کی اس میں حاکم اول جنرل مینی صاحب ہوئے اس کمیٹی میں یہ تجویز ہوئی کہ کوٹلی بنگ بہت مست
موقع ہے اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہووے تو سب صاحب لوگ وہاں پر جمع ہو جائیں اور خبر کرنی کہ تجویز ہوئی کہ دو
آواز توپ کی ہوگی اور تمام گنتے جو گر جا گریں میں وہ بھیجیں گے بس اور انکی آواز شکوہ کو اطلاع فساد ہو جاوے گی ہتھیار اور
سامان جنگ سب کو تقسیم ہو گیا اور پتہ دل اور پیرہہ جا بجا مقرر ہو گئے

تاریخ ۱۵ اپریل کو کہ جب انکار کر فی ہے یعنی آئندہ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا
کہ آج چار بجے سب سپاہ گورہ کی گنتی ہوگی مگر باعث چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورہ سر نے
فساد کر دیا اور خزانہ اور میگین بھی قبضے میں کر لیا اس میں باواز توپ اور گنتہ نہ کہہ ہالاکر سب کو خبرنگ گھر میں جمع ہوئے کی
ہوئی یہ عجیب موقع تھا ایک سو کوٹلی میں سے جو اس مقام میں ہیں عورت اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور
کوئی کسکی گورہ میں بہا گئے ہوئے بنگ گھر کی جانب چلے آتی ہیں بازار میں بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب کو گھنٹن
ہر بعض بعض صاحب لوگ نہایت بد وضع معلوم ہوئے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورہ نہایت درجہ بگڑ گئے اور
اونکے افسر و مان گھر گئے اور ہر خطہ گوش بر آواز تھے کہ اب آواز شور و غل اور قتل کے گوش زد ہو کر یہ نکل اور اندیشہ چھہ
کم ہو گیا جب قریب نواخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب دوٹی شہنشاہ چاوانی کو کہہ سے پھر اٹھ من جانب

لاٹے

اول یہ کہ گار و گورہ کہہ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے

دوئم یہ کہ وہ جینے کی تحذیر اور گورہ دیا جاوے

سوم یہ کہ جو ہتھیار اور سامان اونکے میگین میں ہے نکال لے گئے ہیں وہ واپس لے کر مجا دین

پچھلی شب طالعہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہ ہوگی تو نتیجہ منجملہ کے مطابق نہ ہوگا اور کار
یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ سینے چاہیے اور سیم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ شبانہ شب
طیاری کر کے صبح کو شمشے سے فرار ہو جاویں اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گئے بلکہ اپنی اپنی ملٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر افسر ہائی
بروز شنبہ قریب نواخت نہ گئے صبح کار دگور کہہ نے بسیر کر دی سیڑھیں صاحب کوچ کر کے خزانہ پر اپنا گار دقتیات کیا اور
وہاں سے جا کر کوٹھی بنگ کا قبضہ کر لیا خبر بالامین تزانہ اور مبلغہ ہوتے ہوئے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ میں یہ خبر اسطور پر شہر ہوئی
کہ گورکھ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر فرار دعوام ہوا

بروز یک شنبہ خبریں آئیں کہ گورکھ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور دکنشاہی دونوں میں فساد ہوا اور سب بقیہ مقامات
مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شیلہ راستے میں گرفتار ہو کر جلادی گئی اس عرصہ میں کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر
نے باختیار کل ہیان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گورکھ سے پیش آویں صاحب موصوف نے اگر حکم دیا کہ قصورات گزشتہ
ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ آپ بھی انہا کو کوچ کر جاویں پیشہ سپاہ نے منظور کی اور تاریخ ۲۴ مقام مذکور سے کوچ کر کے
سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھوں نے خزانہ کسولی کو ٹاٹھا اونکو اون ہی کے ہجوم اور ہم وطن نے جو چاہی جنوگ یعنی چھاؤنی شملہ میں تھی
گرفتار کر کے بطور قیدی ان اپنی چھاؤنی میں لایا اور سب روپیہ مغروہ اون سے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

روٹکی

تاریخ ۱۲ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ میں فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چیمپنی سپر مائیر کی منجملہ
آٹھ کمپنی موجودہ روٹکی بارے کار ضروری مقام مذکور میں روانہ کریں اور یہ کمپنیاں اسی روز براہ تری کشتیوں پر روانہ ہوئیں تاریخ
۱۱۔ وقت شنبہ بارک چھاؤنی گورہ واقعہ احاطہ مدرسہ میں آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کہ گانی ہویشہ شنبہ شبت کمپنی سپر مائیر
کے حاضر ہوا اور اونکے اور اطوار شنبہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور فیروز بنے اور
کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوسین آکر جمع ہو سکیں

کمپنیاں سپر مائیر نے جو قریب تین سو نفر کے تھیں تاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شنبہ فساد شروع کیا مگر ایک قطرہ خون ہی اس
فساد میں زمین نہ گرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کا لم کمنڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصف راہ سہارن پور
ہمک پونجی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پونجی جمین کپتان فریز صاحب مارے گئے تھے یہ خبر سنکر اونہوں نے آگے جانے
سے انکار کیا اور اپنے انسرو کو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاؤنی روٹکی میں آئے اور اس اثنا میں اپنے افسر و فوجی عزت اور توقیر
کو بے شرف کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ نقشت ڈرامند صاحب اور نقشت یگھام صاحب اور نقشت فلفور صاحب
کو افسران ہندوستانی چھاؤنی سے لیجا کر مدرسہ میں پونجیا آئے تھے اور اونکے شریک ایک جماعت پڑانے سپاہیوں کی بھی
تھی جنہوں نے ایک گروہ میل کا جوا زمین چاہیوئیں سے تھا اور جنہوں نے زیادہ قتل اگر زیادہ کیا تھا اور اوس امر کی سبکو صلاح
دیتے تھے بقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کر دیا تھا

تین عہدہ دار جن میں ایک ملکی تھا اور دو غیر متعہد تھے مورچہ مورچہ اور چھ لڑکے بوقت نصف شب کا رخانے میں پہنچ گئے ایک گھنٹے کے بعد نقشب پور میں صاحب اور نقشب جیفری صاحب معاہدہ ایک کنڈکٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح و سالم آکر ان کے شامل ہوئے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن میں تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ بھر گولی پکٹان میں ایک لیکن صاحب جاکر چاؤنی پر اپنا قبضہ کر کے اسباب سرکاری اپنے اختیار میں کر لیں وہاں پہنچ کر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک کمرہ باندھ چکے تھے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چاؤنی میں موجود تھے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی خوف اس کے بہاگ گئے کہ شاید سپاہ کار خانجات جنہوں نے تین توپیں چھپنی طیار کی تھیں اور جنگ کے پاس گولہ بارے گراں و کانٹر موجود تھے اور پھر حملہ آور ہوں

جو کچھ سرس یعنی فوج قلعہ کا رخانے میں تھا اور تین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تھے اور پچاس عورت اور سینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے کیرسن کے گروہ سپاہ بطور تیرہ دل دیہات گروہ و فوج میں بھیجے گئے تاکہ فوج بد نظمی ہو جو گوجر اور پنجاروں نے غارتگری اسباب و اموال جان و مال کی تھی اور نیز گوجر وغیرہ نے ذروئی بتدی اور قتل اور آتش زنی پر کمر باندھ ہی تھی اس گروہ تیرہ دل نے بڑا کام بیچ دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے ہشندونکے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک با تاہم بلوہ آئندہ امن و امان رہا گوچہ خفیف وار و اتین بھی ہوئیں تھیں مگر کوئی صوت بلوے کی نمودار نہ ہوئی

تاریخ ۱۱ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد ہشندگان بجنور نے روز کی میں آکر پناہ لی اور انکو فوراً آرام اور آسائش ہر طور کی دی گئی

تاریخ ۱۲ جون روز شنبہ انیت مقام ہذا میں کچھ تغلل باعث اسکے واقع ہوا تھا کہ ضرورت ہتھیار چھین لینے اس گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بجنور کے ساتھ آئی تھی کیونکہ مشہور یہ ہوا تھا کہ سواران مذکورہ و دار جانی سوار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کچھ خواہش کی دو توجا دین اور چونکہ ایسے امر میں ہتھیاری تمام عمل کرنا ضرور تھا اس واسطے ایک جماعت انگریزوں کی معہ ایک ضرب توپ ان کے مقام گاہ میں گئی اور انکو گرفتار کر لیا اسی شب کو ایک جماعت بمقام ہر دو ر روانہ ہوئی کہ سب کید کر سبتون صاحب اور انکی سیم اور گور پورل برس صاحب جو روہیلکھنڈ سے بچکر ہنا گئے تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب بنجیب آباد سے آتے تھے لاوین اور دوسرے دو صاحبان مذکورین کو لے آئے

کارخانے میں اب کام شروع ہوا اور گولہ وسیل اور توپیں ڈیلنے لگیں تین تین بنی اتواپ اور ایک غبارہ ڈھکے طیار ہوا چار لہری لوہی کی ۱۸ اپنی جو کارخانے میں واسطے دوبارہ ڈیلنے کے بھیجی گئی تھیں اب انکو پھر پرچہ دیا اور ایک انہی کی دیوار پرچہ بائی گئی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہے اور تین باقی ماندہ اوس دہرہ پرچہ باہر واسطے حفاظت جانب شرفی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چار بائی گئیں اس سمیت جنگی نے اون تمام آدمیوں کے جو نزدیکی اس مقام کے آکر اسکی طیار دی گئیں تھے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل میں ہو کر رکھا

گوالیار

بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۱۷ء بمبئی علامات فساد ہماری فوج کشتیوں سے ظاہر ہوئی پوٹنگل اخٹ صاحب اور برگڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی جو معتمد اور کنگ جان کے درپے ہیں دوسرے روز قریب تین بجے دنگے ایک لمیس دفعہ در سالہ اول برگڈیر صاحب کے پاس آیا بعد اس کے اگر اطلاع دی کہ کنگ شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کر گئی اور اپنے افسر و فوجیوں کو مار کر لٹا دی اور روانہ ہو گئی اور اس نے بیان کیا کہ چارم سپیل اور دو باٹری تو سچانہ اور توڑیے سوار اس سرکشی میں شامل ہو گئے ہیں کپتان ہاکنس صاحب کمانیر تو سچانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر انکو یقین نہ آیا کہ اونکے سپاہی شامل ہوئے ہوں اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسر و فوجیوں کو برگڈیر صاحب اور سچرنگ صاحب نے جو ماتحت برگڈیر صاحب کے حکم فرماتے انہار اس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اٹھارہ ایک اور سوار نے اگر کہا کہ مجھے کچھ برگڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اس کے اٹھارہ ہی موافق بیان دفعہ کے تھے بلکہ اس نے یہ بھی کہا کہ برگڈیر صاحب کا دار فہ جواسے انہار نوکر ہے وہ بھی برگڈیر صاحب کے مار فیکو مستعد ہوا ہے اور تجویز ہوئی ہے کہ سوار چاوانی سے باہر برسرِ شرک متعین ہونے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اسکو راستے میں گرفتار کر کے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ سیم صاحبان اور لکڑی کو فیکو معہ عورت و لڑکی فرار چاوانی سے کوٹھی رزیدنسی میں جا دیں اور ایسا ہی ہوا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ کسب ہنسہ بوقت معمولی مس کوڑے میں کمانا کہہ کر اپنی اپنی چاوانی میں جا کر شب بکس ہوں تمام افسر تو اپنی اپنی جھبٹ میں اور برگڈیر صاحب معہ اپنے رفقاء کے تو سچانے میں رہیں اور ایسا ہی عمل میں آیا اس سبب سے شب کو چھ فساد نہوا مگر یہ ثابت ہو گیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور میں نہ آیا

بتاریخ ۳۰ تمام اندیشہ فساد و اظہار برقع ہو گیا اور سیم صاحبان ہی اپنے اپنے مکانوں میں واپس آ گئیں
بتاریخ ۳۱ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی ٹریٹ ہوئی اور انہوں نے سنا کہ ہم سب راضی ہیں جہاں باہر وہلی لکھی اور جگہ بمقابلہ معتمد ان کو مسجد و بتاریخ ۱۲ مئی گرجا گھر میں ہوئی بوقت لوخت ایک گنٹہ بعد دوپہر ایک بجے جہاں میں واقع تھا اوسمیں گل لگی اور توڑی دیر کے بعد مس کوٹ گھر میں سے جو قریب انتی باغی گڑھی قاصیلے پر اس بجگہ آتش دیدہ سے نہا اگ نودار ہوئی اور دو فوجی بالکل خاکستر ہو گئے اور بجگہ سس ہاتھ بھی جگہ خاک ہو گیا اور بڑی شکل سے کپتان سوارٹ صاحب کا بنگلہ بج گیا اظہار معلوم ہوا کہ اگر کسے لگائی تھی اتفاقی نہ تھی
اب علامات فساد و بر ملا ہونے لگے اور چند افسروں نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کریں مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پراگلی ہے اعتباری ظاہر نہورنہ فساد و بر ملا ہوا و گچا میر ظن غالب تھا اوساں سے دوسری جہوں نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چاوانی سے آئی کہ تو سچانہ بگڑ گیا اور انہوں نے توچین بہر میں ہیں

افسران تو سچانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سوارٹ صاحب یہ خبر سنا چاوانی میں گئے اور دیکھا کہ اونکے آدمی مصروف ہیں اور جبارتی کر رہے ہیں بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ حکو یہ خبر آئی تھی کہ میر حلقہ ہونے والا ہے

اس واسطے پہنچے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا افسردہ نے اونکو بچا دیا اور مطمئن کر کے اونکو چاؤنی کے گھر لے گیا بعد ازیں افسرانِ مذکورین بریگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اونکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانیت کہہ دی کہ اب بالکل امن ہے اسی وقت فوج کے کی توپ سر ہوئی گورڈز کی شنبہ فوج کی توپ باعث اسکے سر نہیں ہوا کرتی تھی کہ ایک توپ قبل از نماز شام بمبوض اور کے سر ہوا کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیوں نے آکر کہا کہ فساد چاؤنی میں ہو گیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبوں نے ہتھیار باندھے اور بریگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی چاؤنی میں جاؤ اور وہ سب بموجب حکم کے گئے افسردہ کے نام ذیل میں درج ہوئے ہیں یعنی میجر شریف صاحب کپتان ہائیکس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیڈ صاحب اور ڈاکٹر میک کیل صاحب جبوقت یہ سب صاحب بجانب چاؤنی روانہ ہوئے اسی وقت آواز بند توپ کی دہائی طرف چاؤنی سے گوش زد ہوئی بازار پاس چاؤنی میں آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تھا اوسکو وہ مارتے تھے چند بنگلوں کو بھی آگ لگا دی اور شور و غل اور تردد و کثرت پیدا ہو جبوقت پہلی آواز دین بند توپ کی سر ہو چکی نہیں چند سپاہی ۲ رجٹ کے نے ڈاکٹر میک کیل صاحب سے کہا کہ چلو چاؤنی میں چلو میجر ہینک صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہیں ڈاکٹر صاحب اوس طرف کو روانہ ہوئے اور اونکے ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب اچین رجٹ کے اور لفٹنٹ رائیڈ صاحب متعلقہ ۱۲ رجٹ بھی گئے رہے ہیں کئی مرتبہ اونپر گولیاں سر ہوئیں اور لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گورا گولی سے مارا گیا مگر تینوں صاحب نہ رُکے اور وہاں پہنچ کر دیکھا کہ میجر ہینک صاحب کے سینے کے پار گولی ہو گئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اوز کا گورا مارا ہوا اونکے نزدیک پڑا تھا چند سپاہیوں نے افسوس ظاہر کیا مگر اس طرح سے کہ اونکی باتوں سے بناوٹ پائی جاتی تھی اس عرصے میں چند سپاہیوں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیڈ صاحب دو نو برہنہائی سپاہیان مذکور وہاں سے روانہ ہوئے راستے میں اکثر اونپر گولیاں پڑیں اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے بچ کر وہ دریا پار ہو گئے اور بجانب اگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب یون گھنٹے کے سر ہوئی رہیں بعد ازاں موقوف ہوئیں عرصہ میں میڈ صاحب اور میرے صاحب مع عیال و اطفال اور پانچ یا چھ نوکر و نزن و مرد کے کئی سو گز کے فاصلے پر چاؤنی سے اوس طرف دریا کے کٹے تھے اور اس فکر میں تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے اپنا بنگلہ ہینگام آتش زدگی خالی کر کے مع عیال و اطفال میڈ صاحب کے بنگلے میں سونیکو جاتے تھے اور میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر بریگیڈیر صاحب کے پاس جاتے تھے کہ آواز ہائے بناوٹ اونکے گوش زد ہوئیں ان صاحبوں نے جب دیکھا کہ جس مکان میں وہ سونیکو میں اوسکے گرد و پیش بہت سپاہی پرے وغیرہ پر ہیں اونہوں نے چاہا کہ اگر ممکن ہو تو ہم صاحبوں اور بچوں کو باہر مکان مذکور کے پورنچاؤ میں اور اس ارادے سے اونکو پچھلے گارڈ کے مکان میں لے گئے جسکے حوالدار اور سپاہیوں نے اقرار اونکی حفاظت جان کا کیا بعد ازیں کپتان مری صاحب اور کپتان میڈ صاحب بریگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اونکو اپنے اطمینان کے روبرو رکھا ہوا پایا صاحب مروج نے اول دو نو صاحبوں سے کہا کہ اب چاؤنی میں جانا بے فائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے میں موجود ہیں اور سیکو سلامت جانے نہیں دیتے اور اب کچھ نہیں ہو سکتا

اس عرصے میں ہندو تین سب طرف چاؤنی کے اور شمال و غرب کے جانب اس مقام کے سر موئی شروع ہوئیں گولیان اب
نزدیک آنے لگیں اور بریڈری صاحب اور اونکے ہمراہی اسطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے۔ جب
اونہوں نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہیں ہو سکتا وہ ہنگامہ کر دیکھ کر طرف آئے اور ہمراہ حوالدار و جا سپاہی مذکورہ بالا کے دریا پار ہوئے
راستے میں اونہوں کوئی گولی نہ چلی تھی کہیں اونکو سپر کی تکلیف دی

دس بجے کے وقت تمام ہمراہیں ہو گیا اور گنتے حسب دستور بچنے لگے

سوار یونکی نل پر گزرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گار دیوان متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویگا
اوسکو ہم مار ڈالیں گے اس گروہ کو میدان میں جاتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اونکے دل میں آتا تھا کہ چاؤنی میں
جاؤں اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ میں جانا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی
وہ صدر بازار سے جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کریں وہاں کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور
کچھ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پونچے اور دریا اونسے چند قدم قدم رہ گیا تھا کہ
بنگلے میں آگ لگی اور اوسکی روشنی سے تمام میدان گرد و فواج کار و روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیان بھی اوس جانب کو سر ہوئیں
یہ سننے ہی اونہوں نے چاؤنی کے طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور میں
پونچے بریڈری صاحب اور شیٹ صاحب بھی اوسی وقت دیوان پونچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اونکی نہایت خاطر داری
کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو دیوان مسلح طیار کر رکھا تھا اوسے گنتے کے بعد سیم ہنسی صاحب اور کرشی صاحب
مہنسی صاحب کے دیوان پونچے اور قریب تین بجے صبح کے پولیکل اخبٹ صاحب مع اپنی ہمراہی کے اور ٹنٹ سہیل صاحب
انجیر کے دیوان پونچے ہنسی صاحب اور اونکی ساتھ کی سیم صاحبوں کو راستے میں نہایت مشکلات پیش آئیں تھیں اور اونکی
حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

مہاراجہ صاحب کو ہر لحاظ سے خوشی تھی کہ کیا چاہتے ہیں یا ہوا واسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب اگر روانہ ہوں
کیونکہ مہاراجہ اونکو معتمدین سے بجا نہ سلکین گے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فسادات معتمدین کی تھی
گو اونکی فوج مرچ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے سے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کے بھی جو شریک صلاح
مفسدان تھے

دوسرے روز وقت صبح سیم صاحب مہاراجہ کی گاڑی میں سوار ہو کر بجانب اگرہ روانہ ہوئے جب سیم رزیدنسی کی
کوٹھی میں پونچے تو دیکھا کہ دیوان بھی گئی صاحب چاؤنی سے بہاگ کر پناہ گیر ہوئے تھے آدھ گنتہ دیوان کٹ کر کے پیر تھم پان
سے ہمراہی سپاہ بودی گار و مہاراجہ صاحب روانہ ہوئے

ہمارے گروہ میں صاحبان مفضلہ الذیل تھے سیم برنگ نرسن صاحب پولیکل جنٹ بریڈری دامری صاحب
کمانر فوج کٹنٹ کپتان میڈ صاحب بریڈری ٹنٹ سہیل صاحب انجیر ٹنٹ پرسن صاحب جیٹن دوم جنٹ سپاہ
کپتان مری صاحب ماتھ بریڈری یعنی حاکم ثانی چارم پیدل ٹنٹ صاحب ڈاکٹر ہارم پایوہ ہنسی صاحب

گاران صاحب اور راتین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمہ تاربتی کپتان میڈ صاحب، رعبٹ شاہی آفس صاحب کی میم اور کسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ تہنسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم مع دو بچہ مری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ سرسن صاحب کی میم اور اس صاحب کی میم اور اونکے نواسے راستے میں ہکونٹ کلارک صاحب حاکم نانہی دوم رعبٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوکیک صاحب نمبر ۱۱۱۱ کو پچانہ جو شکل عموماً سے بہاگے تھے آئے اونکے بیان سے ہکونٹ نہایت اندیشہ قتل اور صاحب کا ہے جنکا پتلا بنگ نہیں ملا

ہم سب مقام چندا جو ۱۱ میل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نو بجے صبح کے پونچھے اور چار بجے شام تک قیام کر کے پھر روانہ دیہلی پور ہوئے بروقت وارد ہوئے مقام ہنگونا ہکونٹ خیر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور میں موجود ہیں اور ان کا ارادہ مصمم ہے کہ ہکونٹ آگے نہ جانے دیں ہوشیاری ہر طرح کی در صورت حملہ آور ہونے کو وہ مذکور کے عمل میں آئے اور بعد از بہت توقف اور اندیشہ کہ ہم روانہ ہوئے اور بنجیریت مقام مذکور سے آگے نہیں آئے جا کے سنا کہ دریائے جمیل کے غار و غنیمت معند توپ لیے بیٹھے ہیں اور اونکا ارادہ حملہ کرینکا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے پہنچے تا صبح قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد میں گزری صبحی ہم دہانے ہی روانہ آئیندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہاں سے مقام کھنڑی ۱۱ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اور سننے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو معندین نے حملہ کیا ہے اور ہمارا حکم کا حکم آیا ہے کہ ہمارا دہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اونکے عوض بہت سے ٹھاکر ہماری محافظت کو آئے اور ہمارے ساتھ تا دیہلی چلے گئے یہاں کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور باقی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم نواخت شہر پہ وہ گنڈہ صبح مقام دیہلی پور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب دہانے بجانب اگرہ روانہ ہوئے میم صاحب دہان کی اور بچوں کی سواری میں گاڑی ہندوستانی تھیں اور صاحب لوگ ہاتھیوں پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھے شکوہ سستے میں تین مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخر کار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہم نے سفر طے کیا اور بچا دہانی اگرہ پونچھے یہاں پہونچکر ہم نے شکوہ گزار ہوئے کہ بعد از ایسے واقعات کے ہم صحیح و سلامت ہر مقام حفظ و امن میں فائز ہوئے

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد اگرہ ہوئے میں بہت تکلیف اور وقت ہوئی اور لوگ اونکے ساتھ بہر زبانی و سبے آبروئی مش آئے اس گروہ میں کسٹیل صاحب کی میم اور اکیس صاحب کی میم اور بروک صاحب کی میم اور کرب صاحب کی میم اور بنگ صاحب کی میم اور گولینڈ صاحب کی میم اور چند عورات بچہ ہادی دلاتی یعنی فوری میں بھی اونکے ساتھ تھے اور اور ڈاکٹر کوکیک صاحب کی میم واپس چلے گئے کیڑیک میں مکان اور صدر موسم سے جان بحق ہوئے میں اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ معندین نے صاحبان معصلہ الذیل کو قتل کیا

میجر بلک صاحب جو خیر فساد کی شکوہ میدان پر پٹ پر گئے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیوں نے زخمی شدہ کیا اور میجر شرف صاحب بھی اوسی موقع پر پھرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اوس وقت زخمی ہوئے تھے مگر دوسرے روز معندین فوج بیدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب مع دو بچے اور میم سٹوارٹ صاحب کی مع ایک بچے کے ہتھام ہادی رسالہ بوقت نواخت ایک گنڈہ شب معندین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئی اور لفظٹ بروک صاحب

اور جنہی ڈاکٹر کرک صاحب اور پاچری گولینڈ صاحب درمیان چہرہ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تا پنج شنبہ قتل ہوئے ماسوائے انکے سارجن گولیشیم اور سارجن فریب اور سارجن بابک اور سارجن کیلی اور سارجن کرنٹی اور سارجن خزانہ بل اور کونز اور سیم پانک صاحب اور سیم ترو صاحب بھی مفسدین کے ہاتھوں سے جان دے بیٹھے القصد ۹ صاحبوں کی قتل کی تو خبر آگئی اب بھی کچھ اور صاحب لوگوں کا پتہ نہیں ملتا

سیم ہاکنس صاحب معین بچونکے اور چند دیگر مفروین کے بتاریخ ۲۲ بعد از گوارا کر کے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کی ہوئیں

صاحبان مفضلہ الذیل ابدالین سلامت مقام آگرہ وارد ہوئے مسماۃ سارا کرنٹی مع ایک بچہ کے اور مری ہل اور مری مونکس مع دو بچوں کے بی بی وب صاحب اور سیم تولیشیم صاحب مع بچہ کے اور بہتہ صاحب اور مورس صاحب مع سیم صاحبہ اور سارجن پانپ صاحب مع سیم صاحبہ

دوسرا بیان جو ذیل میں درج ہوتا ہے اس سے دیگر احوال باقی ماندہ فساد واضح ہوگا
بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایک روز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلوں میں آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو سیم مقام واردات پر بدین ارادہ گئے کہ اونکی مدد میں حفاظت اسباب وغیرہ کریں اور سیم اسواسطے گئیں کہ اون بنگلوں کے سیم اور بچوں کو اپنے بنگلے میں لے آئیں وہاں جا کر دیکھا کہ سپاہی بدل بنا کر نے اسباب میں مصروف ہیں اور گھر جل رہا ہے کوئی امر ایسا نہ تھا جس سے ارادہ فساد ظاہر ہو بلکہ اونکی بدل مصروفیت نے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور محکم خلائی اور انکے عائہ ہوا تھا باقی نہ کہا چند اونہیں جو حرام زادے تھے اونکے طریق سے کچھ ستاخی بائی جاتی تھی بلکہ ایک نے اونہیں سے کہا دانت و خفیف یہ کہا تھا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکھنے میں آیا کل کچھ اور تماشا دیکھنا پڑ گیا یہ کلمہ مفسدانہ سننے میں آیا تھا مگر چونکہ یہ صفائی اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تھا جس شخص نے یہ سنا تھا اونہیں دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری در صورت فساد پر پابندی کے کر رکھی تھی روزیکہ شنبہ تمام دن بخریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی تاں ہنگام سر ہونے تو شب کے جب بوگل بجا اور سب فوج باہر ہو گئی اس وقت تک سب افسر اپنے سپاہ کی محکم خلائی پر اعتماد رکھتے تھے فساد اول پریٹ پر شروع ہوا چند افسر دن پر گولی چلی اور کچھ ہلاک گئے مگر معتمد اس پر بھی راضی ہو کر بجانب بنگلہ برگیدیر صاحب کے گئے اور وہاں جا کر اونکو باوازاگستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیاں مارنی شروع کیں وہ قدرت خدا سے بچ گئے کیونکہ جب وقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے اونکا ہاتھ پکڑ لیا تھا مگر اس سے بچکر وہ حلقے کے باہر ہلاک گئے اور غارونہیں جو متصل تھے چلے گئے معتمدین نے جب برگیدیر رامزی صاحب کو پایا تو انکا اسباب سب لوٹ لیا اور انکے بنگلے کو آگ لگا دی ایک اور اندر کو انکے گارڈ کے سپاہی نے دس بجے رات کو بنگلہ بجا اور اون کو نفر سپاہیوں سے جو انکے حلقے میں تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اونہیں جا کر کہا غارونہ ہاگو سب بگڑ گیا سپاہی اسہی اونکے پاس سے علیحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی ہلاک کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مکانات جلتے ہیں اگر حکم دو تو ہم اپنی بند قون بیرین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطقی کر نکو بند وق کا بہرنا لکب امر بوقونی کا ہے پس سر سپاہی واپس چلے گئے اور صاحب

اپنے بنگلے میں گئے اور وہاں جا کر ایک درخت پر بیٹھ کر دیکھا کہ سب سپاہی باہر تکی اپنی اپنی بندوبست میں یہ دیکھ کر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیاں اوس پر سر ہوئیں مگر کوئی نہ لگی وہ وہاں سے بجانب دربار وان سوئے اور غار وغین جا کر پوشیدہ ہو رہے یہاں بھی چار گولیاں اونسکے اور اونسکے خاندان کے سر پر سے گئیں مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہو گیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اس قدر میم لوگ اور بچے کیونکہ بھاگے ہیں اور سپاہیوں کا ذکر ہے کہ انہوں نے ایک میم اور اونسکے بچوں کی جان بچائی تھی اس طرح پر کہ انہوں نے میم کو معہ بچوں کے ایک کوٹھی کے چھت پر بٹھا دیا تھا اور جب تک معتمدین بنگلہ بنگلہ تلاش کرتے رہے انہوں نے انکو اسی مقام پر چھپا رکھا مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کی لوٹنے میں مصروف ہیں اوسوقت اونسکے اوتار کے مقام محفوظ پونہ چاہا اوسوقت میں معتمدین کا کام دسے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے اونسکے ہمارا راجہ صاحب نے بروز دوم وائے اگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جا کر خبر دی کہ دربار میں فساد ہو گیا یہ سن کر جو سوار ہر اسی اوان صاحب لوگوں کے تھے انہوں نے کہا کہ ہم واپس جاؤینگے اور اونسکے وہاں تنہا چھوڑ کر چلے گئے اس حالت غیر حفاظت میں وہ لوگ بجانب ملک اچھے گئے اور راجہ صاحب نے ازراہ ہرانی اپنے آدمی اونسکے ساتھ تا اگرہ دے کر یہ آدمی جو چہراہ تھے سنا ہے کہ ایسے بد ذات اور ستاخ تھے کہ اوان سب صاحبوں کو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہو نہیکہ دلمین آتا تھا اوس واسطے کہ وہ سوار بجانب اونسکے بنگلہ وحشت انگیز کہتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کر کے طعنہ اور تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی اوان صاحبوں کی ہے اول سواروں کے دلمین اراڈہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب اگرہ میں موجود اور زندہ ہیں مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہموٹا رنج ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ چند میم صاحبوں کا جسم رقت بہا گئے کے غار ہاں پر خار میں اور چلچو کو سنگ ریز پر پکٹ گیا تھا اور قیہ ہو گیا تھا

افسران و میم صاحبان فصلۃ الذیل جو متعلق ہو گوالیار کنٹونمنٹ کے تھے سب سلامت اگرے اور بھونگ آباد میں پہنچے لفٹنٹ لیما رکنڈ اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک دوکل اور کپتان کارٹر اور کپتان بیرسین اور ڈاکٹر ورسن اور ڈاکٹر سیلفٹ اور بی بی برلٹن معہ بچہ اور بی بی ہرسن معہ تین بچے اور بی بی لیما رکنڈ معہ چار بچے اور بی بی سمین معہ سس سمین اور دو سار جرنل سٹرک اور دو عورتیں اور تین بچے جب کا نام مذکور نہیں ہے۔

کوہ منصوری

بمجر و وصول ہونے خبر قتل موقوفہ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ نڈا کے دلمین پہاڑا چھان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گھوڑوں پر ہوا رہا لباس خانگی اور سنگ ولایتی یعنی وہ سنگ جو ہمیشہ فلاح وغیرہ پارچہ کریم میں رہتی تھی اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلپ ہوس حبیب دو مکان تھے ایک تو کھانا کھانیکا اور ایک آرام کرشکار وان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ میں میم لوگ جا کر جمع ہوئیں اوسوقت ایک عجب عالم مکان مذکور میں تھا کہ کسی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکھا تھا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگوں کا جسکے وہ نوکر تھے اسباب ضروری

لیے جانے تھے اور سرگوشی کرنے سے روز دوم یہ خوف کم ہو گیا خصوصاً دلیرانہ استقلال حیدر میم صاحب کے سے جو اپنے مکانوں سے کلب پوس میں نہیں ٹھہرتے تھیں صاحب کا ٹکٹ معتاد ہندو ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل میں لائے ایک اجتماع ساکنان مندھوری کا بمقام کلب پوس قرار پایا بعضے متعجب ہو کر کہ اسپین سرگوشی کرتے تھے اور باقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھ کر فقہہ مارے تھے اور آپس میں شخ اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال بسیار عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اس طرح ہوا کہ بعد فراغت چند گھنٹے شام سپاہی مہمند وق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اوس وقت کے اونکی حد میں چلا جاوے تو اوس سے اول پوچھتے تھے کہ کہاں جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے میں ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سارے مہمند ہوتی تھی میں نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والوں کے سوال کے جواب دینے میں کچھ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہو گیا کوہنڈو کے دوسری حد پر پادری میڈل صاحب کے مدرسہ کے لڑکوں کو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھ کر تمام شب پرے رہتے تھے اس میں شک نہیں کہ انکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر چکارا کا آرام جاتا رہا تھا انکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہو گا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز یہ سختی اٹھا کر اپنے اپنے قدیم مکانوں میں واپس چلے گئے

احتیاط اور تدبیر طرح کی عمل میں آئی کہ اگر بازار دارا کو کچھ نسا دیا کریں تو اوس کے اندفاع کے واسطے کارآمد ہو گا اور سپاہی کنونینٹ ڈیو کی سب مسلح کیے گئے اور بازار میں اور دیگر مقامات مندھوری میں واسطے پہرہ کے تعین ہوئے صاحب لوگ بھی خوشی مستعد ہو کر ہر شب راستہ میں گشت کرتے تھے ماسوا اور اندیشہ عید و تقیر عید کے اور کسی روز کی طرح اندیشہ سوئے انتظامی کا مندھوری اور مندھور میں ہوا اور وہ اندیشہ بھی خفیف اور بے اصل تھا

برہما مہو

تاریخ یکم اگست گھاٹ سے دروہو نے رجٹ کشا ہی کا فدیہ اسلحہ گرنج سپاہ سوار دیا وہ مقام ہذا کانیک تصور کیا گیا سپاہ گورہ خشکی پر گھر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریٹ کا صادر ہوا اسی اثنا میں جہاز سے دھانی پر چمک گیا تھا کہ وہی اپنے تین مقابل میدان پریٹ کے لگا رکھیں بعد از قبیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ گورہ کو دھانی پر مقابل سپاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل میں تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار تھم دیا وہ نے فوراً قبیل حکم کی اور سواروں نے بھی اطاعت کی مگر بعد از نامل جب اسلحہ پریٹ پر لے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اور ہتھیار چاؤنکی چاؤنکی میں اور بازار میں ہوں وہ بھی تلاش کر کے لے آ دیں ان دونوں مقاموں سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بند و توغین جو سپاہ سے لی گئی تھیں گولیان بھری ہوئی تھیں اور بعضے سواروں کے زین میں سے ماسواے کار توں وغیرہ مہولی کے اور کار توں اور گولیان برآمد ہوئیں

مادھو پور

تاریخ ۱۸ مئی ہندوستانیوں میں یہ خبر نشر ہوئی کہ ۴ رجٹ ہندوستانی بمقام نور پور جو ۲۰ میل کے فاصلے پر پاکپ

اس سے زیادہ مقام مادی ہو پور سے واقع ہے شب پیوستہ کو کیر گئے اور انہوں نے اپنے افسر و نکو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر زندہ گوستے کو آئے ہیں دراصل یہ خبر غلط تھی کیونکہ جبٹ چارم تمام فوج ہندوستانی میں بہتر اور نیک وضع تھے اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا ہم لوگ اور لڑنے کے آدھے گھنٹے کے عرصے میں طیار ہوئے اور قرار شمال شیلہ بیان بھی عام ہو گیا اور ایک ایک مکان میں بہت سے لوگ جمع کیے گئے گو گرمی بروز شدت تھی دسٹل میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک دوسرے کے مکان میں جو فاصلہ قریب، میل کے چاروںی سے تھا جمع ہو گئے اور وقت شام ہوا سب دوسرے سب دہانے روانہ ہو کر براہ گورداس پور بمقام امرت سر وارد ہوئے

ادھر تذاویر واسطے مقابلے معندین کے عمل میں آئیں اور وہ یہ متین اگر کیموٹو انجنیر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلہ کے تصور ہوا اور دو کمنہ توپیں جو صرف دیدار و تہین اور کارائز تہین کا رخصیات سے لا کر بالا خانہ مکان مذکور پر چڑھائی گئیں اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختہ سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالا خانہ پر لوہے کی چادرین کٹری کی گئیں کہ محافظین کی حفاظت کریں اور طول و قعداری کا عمل میں آیا اس مقام میں جابجا گارڈس مضبوط برتنڈازان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑ کر شہر و دفتر مذکور میں مع اسلحہ آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتوں تک جاری رہا بعد ازاں چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع میں نظر نہ آئی ہماری گرم جوشی اور شجاعت کم ہو گئی اور شب کو اوٹھ کر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک معلوم ہوئی اسلئے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

انیت مادی ہو پور کی ایک مرتبہ ہر باعث فساد و سیکوٹ کے تھل نہر ہوئی تھی معندین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور میں آویں بلکہ اکثر لوگ اونکے ہیر کے بازار میں آ بھی پونچھے تھے مگر مجلس صاحب نے کہ ہر پنجاب سے اونکے تعاقب میں آکر اوکو مار کر دہانے نکال دیا

کوہ مینی تال

بعض شخصوں نے یہ خیال کیا تھا کہ مثال فساد و شہید و مصوری اس کوہ پر کچھ فساد نہ ہو گا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گزر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہو گیا اور یہاں بھی باشندہ کو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان راغری صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار معندین بریلی جگہ خان بہادر خان نے آما وہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آئے تھے اور دیکھا کچا کوہ فاصلہ ۲۰ میل دہان کوہ چل رہی ہے اور جہین ترائی بھی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر نہ کر سب میم صاحب کو کہ وہ کوہ المور کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست میں پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت میں آگئی اور میم لوگ واپس یہاں آکر بطور سابق جاگزین ہوئیں

سباہ آئندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگوں کو میرا اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان معین ہزار سپاہ کے کنارہ دریائے کچا پر آ پونچھا ہے اس پر پچاس سپاہی گورگہ لبر کر دگی کپتان بلول صاحب اور لٹننٹ جین صاحب مع تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عمدہ داران بریلی آئے تھے لبر کر دگی انسان میم صاحب بمقام ہلدوانی جو براہ بریلی راتھ ہے

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھنؤ سپاہ کے دشمن سریب ہین گرشا فرج معلوم سین کے کتنی ہین نیز خبر سن کر ایک اور کمپنی گورکھ کی لبر گرجی لفٹنٹ گروپس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم ریڈ صاحب روانہ ہوئی اور فرج ٹیٹا کو حکم ہوا کہ جو وقت توپ اطلاعی سر ہوا وہی وقت روانہ جنگ گاہ کے ہوں تمام افسران شخصی مع کالون صاحب اسٹنٹ گنر کو حکم ہوا کہ کوہ المور اسے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہوں مگر دیکھو کہ تمام خیالات سر در غیو بن گئے اور بدلتا رہا ریم کی اور دیگر سامان سفر یا لٹرائی وغیرہ کے جو ناگوار تھے مگر اسباب میں باندھے جاتے تھے ایک دوسری چٹی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہو گئی مضمون اسکا یہ تھا کہ سب اندیشہ بار مذکورہ سابق کا یہ تھا کہ چند زمینداروں نے بند و قین واسطے بھگائے شیر و نکلے سرکنت سین خبر گمان آمد فرج عند کا کیا گیا تھا مگر نئی تال میں ایک تیر اور بھی اندیشہ ہوا یعنی تباریخ کے تسمہ خبر کوئی خان بہادر خان کی سپاہ نے اگر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت احسن سبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی د دیگر مفورین مقام مذکور سے یہاں وارد ہوئے باستماع اس حال دو سو اتسی سپاہ گورکھ اور کستہ سپاہ نو بہرتی اور باقیانہ سواران شہتم رسالہ غیر اٹھن معاہد ایک دستہ فرج ٹیٹا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گئے

رب وقت زیر کوہ پونہجنے اس فرج کے علامات دست برد معندین خودار ہوئیں یعنی معندین نے ایک گانو جلا دیاتھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھ گودام کو ٹھٹی آگ دے دی تھی اور قریب بکسید و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضائع کر دیا تھا جبکہ یہ فرج آگے بڑھی تو اسے بھی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنوں کے قبضے میں ہے اور وہ استعداد پیکار میں اس فرج میں اب طیارہ حملہ کر چکی ہوئی اور ہماری یہ جبری فرج بائیں شاخہ و طریق بڑھتے قدم زن پشت کی ہوئی سامنے تو سواری رکھے گئے اور کمر مشر یعنی سپاہ منتشر دونو جانب بنگلو نمین دیکھتے ہوئے جاتے تھے اور فرج واسطے بائیں قواعد رہتے قدم زن تھی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اس کے سامنے دشمن بھی صف بستہ کھڑے تھے پانچ یا چھ جنسٹی لہرا رہی تھی اونکی تعداد شمار نفری اسوقت میں ناممکن تھا مگر از روئے اخبار و نکلے اور اطلاع کے اور اونکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تھا کہ کم از پانصد و پنجاہ پیشش صدا دم جنگی نہ ہونگے ہماری فرج آہستہ آہستہ قدم زن تھی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پہنچی تو سوار و نکلو حکم ہوا کہ سامنے سے رست چپ ہو جاوین اور گانو کے گرد ہو کر دشمن کا عقب مارین اور سپاہ پیادہ اونکے آگے سے حملہ آور ہوگی جو وقت دشمن نے یہ ترتیب دیکھی اونمیں بھی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فرج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کیا کہ حرافرادے تاب نہ لا کر متفرق ہو کر فراری ہوئے اور اب تماشہ ہوا کہ شجاعان گورکھ نے قدم دو چند بڑھا کر حرافراد و نکلے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمی کو جبرستدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دو نو جانب راستے کے نہایت گنجان تھا دشمن جہاریوں میں ہباگ گئے مگر گورکھ نے یہی بقاعدہ سکھ مش منتشر ہو کر اون کا عقب کیا اور جہان جولا دہین او سکوناک کے برابر کیا اور نقاب کیٹی میل تک کر تے رہے اور ہزاروں نے بھی اہل عادت معندین کا نقاب کیا تھا اور اونکو گھر کر قیہ قیہ کہہ الا تھا قریب پانچ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تھا کیونکہ جو چکر ہباگ گئے تھے وہ جنگل میں چلے گئے تھے اور جنگل ایسا گنجان تھا کہ اوہمیں نقاب

غیر ممکن تھا اور سپاہ پیادہ نے دشمنوں کا نقاب دیاں تک کیا جہاں تک اوسے ہوسکا

ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیوں نے سکندر صاحب کے سواروں سے سازش کرنی شروع کی
خبر کو انہوں نے بہتیرا جا پا کر اونسکے شامل ہون مگر وہ نہوٹے سواروں نے یہ سب حال سکیم و کاست اپنے کمانڈنگ افسروں
کے گوش گزار کیا اور افسروں نے حکم دیا کہ ایک کمپنی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجٹ ہندوستانی اور
سواران سکندر صاحب کے جمع ہوا اس کمپنی میں مقدمہ کار توں کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیوں کو بخوبی سمجھا دیا گیا کہ یہ کار توں
روہی ہیں جو شیل برس سے وہ لوگ برستے ہیں اور ان سب سٹے فہم میں بھی آگیا اور سب راضی رضا خست ہوئے
بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور اونسے دریافت کیا گیا کہ اوںکو کچھ عذران کار توں میں باقی ہے یا نہیں
کیسے عذر پیش کیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل میں آئی کہ ناگمانی فساد سے بھی کچھ اندیشہ باقی نہا خزانہ قلعہ میں بھیجا گیا اور توہینا نہ بھی
قلعہ ہی میں رکھا گیا جو پھرے پلیٹن پولس کے تھے اوںکو حکم ہوا کہ قلعہ میں جا کر اپنی چالونی میں رہیں سواران پولس بھی جو باہر
تعیینات تھے وہ بھی ملتان میں طلب ہوئے

شروع ماہ اگست میں ۶۲ اور ۶۹ رجٹ نے کچھ کچھ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نکال
اور جادہ اطاعت میں مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان میں وارد ہوئے دو فور رجٹ ہاے
مذکورہ بالا یعنی ۶۲ اور ۶۹ کے ہتیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار سیر اور ایک حوالدار سیر اور نو
سپاہی ۶۰ رجٹ کے توپ سے اڈٹائے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہو گیا تھا کہ دو فور رجٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم
کیا تھا کہ فساد کر سٹے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہوئے سپاہ مطلوبہ کے قتل کریں مگر خوش طالعی سے ایسا نہ ہونے پایا
ایک وقائع نگار باقیماندہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے معینین
کے عمل میں آئیں تو یہ بھی گمان توں پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بہاگ کر گھاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سب معقول
واسطے عبور دریا کے بتلانہ سکے تو اوںکو گرتا کر واپ تیار کر ۱۰ جون کچھ علامات فساد کے رجٹ ہاے ۶۲ و ۶۹ سے
نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتیار چین لینے چاہیے اور سیر جرنلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے
ایسی غریب اور اسلوبی سے اونسکے اسلحہ لینے کہ ایک قطرہ خون بھی نہ لگا جب ان دو فور رجٹوں کے ہتیار لیے تو ایک کمپنی گورنر
متعلق توہینا اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجٹ پنجابی موجود تھیں جب یہ امر ختم ہو چکا تو افسروں کو
یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت سیر برکت علی وردی سیر اول رسالہ غیر آئین کے اشر
سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع ہی سیر مذکور کے صوبہ دار سیر ناہر خان گرفتار ہوا اور جرنل کورٹ مارشل میں اوسکی تحقیقات
ہو کر جرم ثبوت اور سپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش میں روبرو سب سپاہیوں کے توپ سے اوڑا دیا گیا اور کچھ
سپاہی وغیرہ ان رجٹوں کے کسی طرح اڈٹائے گئے

بہار ستمبر تو قلعہ خانہ بدیشان نے جو فرب گوگرہ کے رستے تھے کچھ فساد کیا اور انہوں نے تحصیل ثرنا اور تھانہ کاٹوا

اور چند دیگر مقامات پولیس پر چوبہا ہتھ ملتان درمیان مقامات دو برجی اور گورہ کے واقع تھے حملہ کیا یہاں سے تین دستہ فوج
سب گردی میجر جمر لین صاحب اور کپتان سمن صاحب اور کپتان ہوسکن صاحب روانہ ہوئے اور تاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۴۵ء کو گورہ کی فوج
اور انکا اسمن نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب سے بھی برکلی صاحب کے ساتھ اسٹنٹ کاشنڈ گورہ کام آئے انکے ہمراہیوں
نے انکو چوڑ دیا تھا اور وہ تنہا کر مر گئے ایک روز پیشتر اس واردات کے کپتان سمن صاحب بدستہ چیمین ۱۰ سوار اور ۱۰
پیادے تھے مفسدین بمقام جلیہ حملہ آور ہوئے تھے اور انکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخر کار تاب نہ لا کر مفسدین فراری
ہوئے اور مقام جلیہ قبضہ فوج سمن صاحب میں آگیا سوائے ان اتوارم کے ایک اور قوم نے جو بنام کہل مشہور تھے لیبرولی
احمد خان کچھ فساد برپا کیا تھا مگر کچھ فوج لاہور سے اور کچھ ملتان سے وہاں گئی اور احمد خان کو قتل ہو کر قتل ہوا اس کے گرفتار
ہونے ہی تمام قوم منتشر ہو کر بھاگ گئی اور پھر اگر انہوں نے اپنے تین سپردا ولیاے دولت ہر کار کر دیا

فیروز پور

تاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر ہوئی ۱۴ مئی اور ۱۵ مئی جب آماؤہ فساد بین اسلیے تمام سیم لوگوں کو اور
عیسائی عورتوں کو ہراسیت ہوئی کہ میگزین میں جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گئی ہے جا کر رہیں اور دو نور چٹھاسے مذکورہ بالا
اور رسالہ دہم غیر آئین کی اسنے اپنے میدان پر پٹ پر پٹ ہوئی
رسالہ متصل دیوار آرسنل کے نصب کیا گیا اور ۱۶ مئی جب ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاؤنی گورہ جا کر قیام کر لیں
اور ۱۷ مئی جب ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جا کر مقیم ہوں مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہنچے تو انہوں نے
وہاں کس کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بند و قین بہر کجا بن میگزین پٹ پٹے اور وہاں جا کر شمالی و مغربی
برج میگزین پر جا کر کھڑے ہوئے اور دہلین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر میں تھی کہ کمپنی ۱۶ مئی جب نے جو
میگزین کے اندر تعینات تھی انکو اطلاع دی کہ اس برج میں رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصوں نے یہ سامان مفسدین
کے پاس ہینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر باہر کی دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے یہاں یہی بیان کرنا چاہیے
کہ قبل از پر پٹ کے ایک کمپنی گورہ ۱۶ مئی جب شاہی قبل از کوچ چڑھنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین میں واسطے بدلتے چھپنی
۱۶ مئی جب کے جو وہاں تعینات تھے روانہ ہوئے تھے اور اگر انکی پیش پوری مہم نوتی تو مقام فیروز پور کچھ عرصے کے واسطے
ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین میں گھس گئے انہوں نے خوب شور و غل کیا اور اس
دروازے کی طرف روانہ ہوئے جس میں سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۱۶ مئی جب شاہی نے
انکو وہاں سے نکال دیا اسطور پر کہ سب نے ایک مرتبہ ان پر بند و قین سر کین جسکی گولیوں نے قریب بارہ مفسد مارے گئے اسکے
بعد وہ وہاں سے بھاگ نکلے اس ہنگامہ میں کرنیل رڈ ہند صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بھاگ
غرب اس ریلوے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جا کر مارین گراہمین ہی انہوں نے غلطی کی کیونکہ ۱۶ مئی جب شاہی
نے انکو ہر جگہ سے نکال دیا انکا مفسد دیوار پر سے باہر کو پھانڈے اور گورہ سپاہی نے انکو مار کدہ دیکھے نیچے گر دیا فوج
لگب لگ کو دھمکی اور سپاہ گورہ ۱۶ مئی جب کی اور دو توپیں زیر حکم لفٹ انچلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی ۱۶ مئی جب ہندوستانی

قلعہ میں تھی اور اُن سے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوئے یعنی انہوں نے ایک روز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بہر فی شریعہ کین مگر نقضت آج کل
نے اپنی دونوں توپیں اونکی جانب درست کیں اور انہیں گرا ب بہر نیک حکم دیا اس تدبیر سے بعد وہاں جہٹ شاہی اونکے ہتھیار چھین لیے
اور انکو قلعے سے باہر کر دیا ۴۵ھ رحبت ہندوستانی سبانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اور ٹھکانے کی اور خوشحال
جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجا کر ڈال دیا شب کو قریب دو سو معتمد واپس چھاؤنی میں آئے اور وٹس وٹس ٹپس بڑا
سپاہی لیجا ہو کر آگ لگانے میں مشغول ہونے لگے کہ جاگہر برتھنٹ کا اور کسینے رومن کتھلک کا جلا دیا اور اس طرح دو خانہ
ہسپتال اور ۱۶ رحبت شاہی کامس کوٹ گہ اور بلار و گہ اور بنگلہ ہائے افسران اور پاڈہ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان معلوم فیلڈ صاحب کا
اور کپتان سیلینڈ صاحب کا اور میجر بار دی صاحب کا اور کپتان کاش صاحب کا اور میجر الفرت صاحب کا اور نقضت میک صاحب کا
بنگلہ جلا دیا اور براندرتہ صاحب کا بنگلہ سمار کر دیا اور طول صاحب کا مکان توڑ ڈالا نقضت گنڈی صاحب کا بنگلہ جلا دیا غرض کہ
کل انکے جلا کر خاک کر دیے اس آتش زدگی میں کسینے اونکو منع کیا اور نہ کوئی اونکے برود یا کو جب گرا گہر رومن کتھلک کا
جلا نا شروع کیا بیس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اور سکے مرنے سے سب خائف
اور خوف زدہ ہو گئے روز دوم معتمدین نے لوٹنا مکانات افسر انکھا شروع کیا مگر ایک دستہ ۱۱ رحبت شاہی اور دہم سالہ خیر
نے آکر اونکو نکال دیا اور چند اونکے آدمیوں کو مار دیا

قریب سات بجے صبح کے اسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵ اور ۵ رحبت کا معتمدین کے ماتہ نہ لگ جاوے تو سچا
دو تو سہ دو توپیں طلب ہوئیں اور دو گولی اوسمین ماری کہ وہ سب میگزین اوڑ گیا اسی روز ۵ رحبت کے ہتھیار چھین لیے اور
معتمدین ۴۵ رحبت ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر در دی اور اسلحہ اور نیز اپنے تین سپرد کار کر دیا
ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین جہد بازار شہر فیروز پور میں چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ
جو میجر پارسدین صاحب نے خاصکد واسطے حفاظت شہر کے بہر تی کی تھی شہر میں تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ معذقیال اطفال
کے میگزین میں آگئے صرف کوٹ صاحب اور بیس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانوں میں رہے مگر انہوں نے اپنے
مکانوں کی سب طرح مضبوطی کر لی تھی اور سوداگران پارسا نے بھی اپنے مکانوں کو خوب مضبوط کر لیا تھا اور وہ بھی میگزین وغیرہ
میں نہ آئے

سیان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور اول سواروں نے جنگو میجر پارسدین صاحب نے
بہر تی کیا تھا بہت کار نمایان کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی برکٹیر انش صاحب اور
میجر پارسدین صاحب اور کپتان یوئیس صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان مرص صاحب کے معجزہ کو رٹنڈ صاحب
کے درباب انسداد معتمدین حق تعالیٰ اور توصیف کے ہیں

ایک روز رپورٹ سے حال ۵ رحبت ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ مئی ۵ رحبت کو حکم ہوا تھا
کہ وہ چھاؤنی سے کوچ کر کے یفاصلہ ایک میل سٹرک کلان پر قیام کریں بوقت فواخت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی
اور سپاہی باہتمام تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سوا سے کوٹ کے لین میں چھوڑ گئے اور بوقت وارد ہونے

مقام مقصود پر اپنے کار و بار شب بامشب باقی رہا اور درباب سوخت کرنے چاؤنی کے اونہون نے کچھ نکھار دیا۔
گندرا ہوگا کہ میگنہین رجٹ کا اڈا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچھ جاؤہ استقلال سے علیحدہ ہونے کو تھے مگر جب اونہون
نے یہ سنا کہ یہ واقعہ جو صاحب برگیڈیر عمل میں آیا ہے وہ پورا قائم ہو گئے اور اپنے خیمہ وغیرہ نصب کرنے لگے تو ہر
عرصہ کے بعد برگیڈیر صاحب تشریف لائے اور بے تامل اگر کہا کہ حکم سرکاری ہے کہ ساری رجٹ اپنے ہتھیار دیوے
یہ سنا کہ البتہ سب سپاہی متامل ہوئے اور آپس میں سرگوشی کرنے لگے بعد ازیں کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیوں
کو اسلحہ کے حوالہ کرنے اسلحہ کے کمانڈر سپاہی کیپتی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتھیار سب سر دے کر دیے ایک ٹونڈر نے
پایا تھا کہ صاحب کمانڈر کو نے دوبارہ اونکو اسلحہ حوالہ کر دیے اور اونکو برگیڈیر صاحب کے ہنگام پر لگایا وہاں بھی سب
سپاہیوں نے حسب احکام ہتھیار حوالہ کر دیے اور موافق حکم کے اپنی چاؤنی میں گئے اور اونکے افسر بھی اونکے ساتھ لین میں
گئے بہت عرصہ اونکو چاؤنی میں وارد ہوئے گندرا تھا کہ تمام چاؤنی ۶ رجٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے چھر گئے لوگ
بتعاقب ۴ رجٹ ہندوستانی جنہون نے رخ چاؤنی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان رجٹ ۵۷ جو اپنے
مقام پر تھے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہو گئی اور اونکے ہندوستانی افسر و فوج گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب
گھبراٹے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور اونہون سے قریب دو سو چالیس یا دو سو شتر سپاہیوں کے
دھانے دوڑ پڑے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو ہنگام برگیڈیر صاحب پر گئے اور اپنے ہتھیار حوالہ کرنے کے
اپنی چاؤنی میں واپس گئے بعد ازیں اونکا طریق اور روئے مثال سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر اونہون کے کار سرکار پر

موجود ہیں

تاریخ ۲۷۔ باتیمانہ سپاہ ۵ رجٹ ہندوستانی کے جنہون فوسر وار اور ۳ حوالدار اور ۴ سپاہی تھے ہتھیار چھین لئے
بعد ازان بوقت نواخت ۶ گنٹہ صبح ایک بازو ۶ رجٹ شاہی کا جسکی ہر دو جانب تین تین توپین رکھی گئیں تھیں اور ایک
دستہ سواران رسالہ دہم میدان میں آئے اور وہیں ۴ رجٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی
پہنے ہوئے بجانب رست جائی گئی اور ۵ رجٹ ہندوستانی بجانب چپ کٹری ہوئی اس طرح سے تین ضلع ایک
مربع کے بنائے بعد توپخانہ حکمت میں آیا من بعد ٹنٹ ہو گن صاحب کو ارڈر ہاشترہ ۴ رجٹ کے نے آگے بڑھ کر
اور وہ ۴ رجٹ کے کھڑے ہو کر آواز بلند زبان صاف اور بامحاورہ اور دوہین حکم سنایا اور ۵ رجٹ کو بھی
حکم سنایا گیا بعد ازان سپاہیان ۵ رجٹ کو جو معہد ہو گئے تھے حکم ہوا کہ سیدھے ہو کر چاؤنی سے باہر چلے جاؤ
اور وہ توپین اور دستہ رسالہ دہم اونکے ہمراہ ہوا

عینی تا بعد ازیں اور شک حلالی دیکھ کر کون خیال کرنا کہ یہ رسالہ جس نے اس وقت ایسا کارنایا کیا یعنی مفید
باز نکالا اور آپ جاؤہ اطاعت قائم رہا چند روز بعد حضرت ہو جاوے گا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہی سرکار
برگشتہ ہو کر معہدین میں شامل ہوا
رسالہ دہم نے بھی آخر کار یردی اپنے بھائی معہدین کی کی اور من صاحب ٹما کٹر سپان یعنی ساؤتری ولایتی کو

مگر خیر اسی پہلو کے روز گورہ لوگوں کو اور خصوصاً گولندازوں کو کہانے پر دیکھ کر اور اس موقع کو مفید تصور کر کے بہرہ رسا ایک قویوں پر گرا اور جو دو ایک گورہ دمان تھے ان کو قتل کیا لیکن جو جڑوی سپاہی گورہ ۱۱ رحمت شاہی کے دمان موجود تھے حال فساد کا دیکھ کر معسندین پر حملہ کر دیے اور توپوں اور قویوں سے چپین لین اور اشارات اطلاع دی فساد خط پر کیے اس پر توپیں میگزین کی سرچھی شروع ہوئیں اور گرا ب اور کانسٹرکٹوں سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے معسندین تاب مقابلہ نہ لاکر روئے لڑائے اور جو گھوڑا ان کو ملا اس پر سوار ہو کر بہانے راستے میں جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اس کو قتل کر دیا اور تمام شہر میں منتشر ہو گئے میں نے سنا ہے کہ صاحب بریڈبر اور دو ایک اور افسر بشکل معسندین سے جان بربوے جو سواران معسند گھوڑوں سے جدا ہو گئے تھے جہاں کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی دمان پر متواری ہوئے لیکن سپاہ فیوز لیر اور سترمٹ پیاوگان پنجابی نے ان کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا بعد ازاں ایک کمرہ نے بازاروں کے پیدارادہ ہوا کہ ان کی چاؤنی کی تلاشی کرنی چاہیے اور قبل ازاں کہ یہ وہاں پونچھیں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بڑا گورہ قریب ایک سو پچاس یا ایک سو اسی سواروں کا اپنی ٹریٹ پر بقاء تھا دو سو بیس یا دو سو پچاس قدم سگے روئے چاؤنی کے بارام تمام بلاؤسوسہ یا دغندہ گشت کرتے ہیں اور ٹوڑے عرصہ کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلواروں کو چمکا دیتے ہیں افسوس کہ ایسے موقع پر توپیں نہ آئیں ورنہ سب قتل ہوئے باعث نہ ہو چکنے تو توپ کا بیٹھا گیا کہ سائیں درباری موجود تھے انہوں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اس واسطے توپیں موقع پر نہ پونچھیں اب وہ سائیں وغیرہ سب قید ہیں اور یقین کہ اپنے کفر کو دار نکوسیدہ کو پونچھیں گے

میں شکار صاحب متعلقہ شکر آہنی کی چٹنی سے یہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ملکر توپوں پر اور توپخانے کے مقام گار دو اعلیٰ پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوئے انہوں نے اول ہی بند و قون کو جو گار دو توپخانہ کی تھیں لے لیا اور میں بعد ارادہ قبضہ کر کے توپ کا کیا کہ توپیں لیکھاؤنی گورہ پر سر کرنی شروع کر دیں بلکہ ایک دو توپوں پر ہاتھ بھی پڑ گیا تھا اس عرصے میں گولندازان گورہ جو بارک متصل میں کمانا کھاتے تھے امداد گار دو کو پہنچے اور ان کی کمک کو سپاہی ۱۱ رحمت شاہی جو ہسپتال میں موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپیں معسندین سے چپین کر دیں سر کرنی شروع کیں معسندین توپیں چوڑ کر اپنے گھوڑوں کی جانب جو روئے توپخانے کے کمرے تھے بہاگ گئے اول جسے معسندین پر گولی ماری تھی ایک گورہ سسی مری ۱۱ رحمت شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رحمت بارک متصل ترین قیام میں تھی اس واسطے یہی اول توپخانے کی کمک پہنچے تھے کیونکہ بارک سے نکلتے ہی انہوں نے خیر اپنی بند توپ کا معسندین پر کیا اور بعد ازاں توپوں پر گئے

سپاہ فیوز لیر بغور سننے خبر کے اپنی بابک سے بہانے لگاؤ کی بارک دوسرے سرے چاؤنی پر تھی اس واسطے جب تک وہ پہنچے اس وقت تک توپیں معسندین سے گولندازوں نے اور سپاہ ۱۱ رحمت شاہی نے دوبارہ لے لین تھیں بیچ نقاب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیاں پتوں سے ہونٹی تھے اگرچہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے تھے مگر تاہم تعجب نہیں ہے کہ ہنگام فساد میں ایک کے پاس سپتول اور تلوار موجود تھی اور جسے دیکر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کو ظاہر ہوئیں تھیں یہاں بھی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور میں آئیں تھیں اور اگر حکام ان کا تدارک کرتے یا ان کی تحقیقات کرتے

چاؤنی رسالہ دہم میں منجے قبل از فساد کچھ غل اور آواز پتہ ہلے گا ڈی غیروقت سماعت میں آئی تھیں اور گھوڑے اچھلے
 باہر معلوم ہوئے تھے اب اور سکا سبب معلوم ہوا کہ اوس شب کو عورت سپاہیان فیروز پور سے روانہ کی گئی تھیں
 چند سواران جو تک حلال اور با وفا مشہور تھے اونکو قلعے میں لایا تھا کہ اونکے جان بچی کل شب کو اونکے صاحبان فساد
 اونکی رخصت کرائی اور جب وہ دروازے کے باہر جاتے تھے تو چند سواروں کے بستر وین میں سے چند ضرب پستول گڑبڑی اور
 گورون نے اوشماے اسکی اطلاع سارجن گورہ نے اپنی افسر کو کی اور صاحب افسر نے اونکو حکم دیا کہ تم ان پستولوں کے ذریعہ
 ایک قتل نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اس طرح بیان کرتا ہے کہ تاریخ ۱۱ ماہ جولائی کچھ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے
 جی اب تک تک حلال اور وفادار تھا اور جسے فساد چہما ہاے مذکورہ بالا میں جیسے کیسے کارہے نمایان کیسے تھے ظاہر ہوئے
 اور اسی سبب سے اونکے ہتھیار چھین گئے سواروں نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلواریں دے دیں اور ہمیں سبب کچھ ضرورت
 تہا بے سخت اور درشت کی نہوئی کچھ عرصے بعد یعنی تاریخ ۲۰ ماہ اگست سواروں نے اختیار ہو کر مصدر حرکات معقدانہ ہوئے
 اونہوں نے اس تاریخ تو سچا نہ کیا تھا کہ صاحب پر بدین خیال حکم کیا کہ اونکو قبضے میں کر لین اور قلعہ پر گئے اور وہاں جو
 گورہ سنتری پہرے پر تھے اونکو قتل کیا اور دو توپیں قبضے میں لاکر اونکا رخ بجانب چاؤنی گورہ جو اوسوقت کہلے پر تھے
 پھیر کر فیکرنا شروع کیا گیا گورہ فوراً اونٹ کھڑے ہوئے اور معندین پر حملہ آور ہوئے اسی عرصے میں ۶۱ رشت شاہی بھی موجود
 ہوئی اور سب معندین کو دیا نئے بار کر ہنگا دیا اور پوچھی کی میز لیر جو وہاں آگئے تھے اونکو تعاقب معندین کا حکم ہوا اور تو سچا
 میگزین بھی بخلاف معندین کام میں آیا اور اونکے گولوں سے اکثر سوار اور گھوڑے سہ کاری مارے گئے قریب دو سو گھوڑے
 سواروں کو مرنے اور وہ سوار ہو کر بہا گئے راستے میں بسن صاحب ڈاکٹر سپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اونکے روبرو آتا
 وہ گویا اپنی موت کے سامنے آگیا تھا یا سوار بجانب چیلنا نہ روانہ ہوئے تاکہ قیدیوں کو رہا کریں مگر جو سبکھ سوچ بھی رحمت کی ہاں
 موجود تھے اونہوں نے یہ امر نہونے دیا بلکہ ایک شخص کو اونہیں سے گرفتار بھی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب
 کا بہر یعنی کھار تھا اس ہنگامے میں میجر پارسلین صاحب بہت مشغول اور مصروف تھے صاحب موصوف اول لین سوارانہیں کیے
 بعد از ان جہان جہان میم لوگ اور بچے تھے اونکو جا کر دیکھا پر چیلنا نے میں گئے اور وہاں گارڈ وغیرہ کا سب بندوبست کر کے
 مقام کچری کو گئے بعد از ان جو کپتان سلین صاحب نے نئے بہرتی کی نہیں اونکی افسری لیکر تعاقب معندان میں روانہ ہوئے
 مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سواروں کا غیر ممکن تھا اس واسطے اونکو جوڑ کر سواران ہمارا چٹیا لہ ہوا لیکر اونکے تعاقب میں گئے
 اور چونکہ اونکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے معندین کے نہ تھی لہذا وہ اس طرح پر اونکے تعاقب میں
 رہے کہ اونکی حرکات دیکھتے جاتے تھے اور اونکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اس سے غرض یہ تھی کہ جب اور رنگ
 آوے تو معندین کی تلاش نہ کرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جا کر معندین چکل وغیرہ میں شہ ہو کر بجانب کتیرہ
 بہاگ گئے اور اسطرح صاحب موصوف کی نظر سے غائب ہو گئے اور توپیں جو وہاں پونجی تھیں اوشے بھی کچھ فائدہ ترست نہوا
 تعاقب معندین کا موضع ہالیہ تک کیا گیا یہ مقام ۵ میل کے فاصلے پر چاؤنی سے ہے اور یہاں بخیاں اسکے کہ گئے

بے سود ہے اونکی پیروی نہی اور جب سواروں نے دیکھا کہ اب اونکے تعاقب میں کوئی نہیں وہ ہر جمع ہو کر بائیں دستہ رسالوں کے بجانب دہلی روانہ ہوئے

واقعہ نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر سو و انتظامی افسر فوج کی طور میں آئی ورنہ اس قدر فساد ہی نہوتا بد انتظامیوں کا مفصل حال لکھنا اور اس صاحب تک جرم کو پونہچا نا جو اسمین اصل کار پر داز تھا مناسب نہیں اس واسطے اتنا ہی بیان لکھنا کافی ہے کہ برگیدیر انس صاحب کار فوج سے موقوف ہو گئے

اس مقام پر چونکہ میجر باسدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہے اس واسطے بدانت رستم اگر کچھ مختصر حال صاحب موصوف کا بیان درج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اس واسطے لکھتا ہوں کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈیٹی کمشنر گوگرہ کے تھے اور وہ ان سے شخصت ولایت جانیکی لیکر مقام فیروز پور اس خیال سے تشریف لائے تھے کہ بیان سے سوار میشتی دریا سے ستلج کا سفر کر کے سندھ کو تشریف لیجا دیں اور وہاں سے براہ سبئی ولایت جا دیں مگر ہنوز بندوبست شتی سوار یکا نہوا تھا کہ فساد دہلی اور میرٹھ میں شروع ہو گیا اسکا حال سنکر صاحب مدوح کو جوش شجاعت ولین آیا اور خود بھی اس مضمون کی لکھ کر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت سنجائے گئے چونکہ اونکی درخواست جوش طبعیت سے تھی اس واسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروز پور میں رہے اور وہاں ایسے ایسے کارہائے نمایان اونسے ملوے میں آئے کہ مستوجب تحسین اور آفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل کے ہوتے

روشنی

تاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نواخت نو گنٹہ شب میجر میک دونلد صاحب کی انڈینٹ رسالہ پنجم اپنے بنگلے کے محلے میں معہ ستر نور من لیلی صاحب اجیٹ اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کے چائے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دھونی لگائے ہوئے اور تلواریں ہاتھ میں لیے ہوئے اونکے پاس آئے اور کیرتہ مارنا شروع کیا

ستر نور من لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹھے تھے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازاں کیٹی اور زخم اونکو لگے میجر میک دونلد صاحب کے بھی زخمائے شدید لگے اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونوں صاحبوں نے کریان آگے کر لین اور اپنے تین بچائے ہوئے اونکو دروازے سے باہر کر آئے مگر ستر نور من لیلی صاحب کے ایسے زخمائے کارے لگے تھے کہ وہ آدھ گنٹے بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو میجر میک دونلد صاحب نے اس طرح پر تحریر کیا ہے

تاریخ ۱۲ ماہ حال نصف ستر نور من لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چائے پیئے آئے قریب پانچ گنٹہ نو میں باقی تھا کہ ڈاکٹر گرنٹ صاحب اس واسطے اوٹھے کہ بنگلے میں جا کر گنٹے کو کچی لگا دی کہ یکایک اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی میں صدائے پاگوش زد ہوئی گویا سہاری طرف کوئی آگے ہے میں نے ستر نور من لیلی صاحب کو ہٹا کر تین زخم میرے سر پر لگے او سکے بعد میں نے کرسی اوٹھائی اور اس سے اور تین زخم جو بھیہر مارے تھے روکے اور کرسی سے ایسا دھکا ایکسا دی کہ مارا کہ وہ متوجش ہو کر بھاگا اور اس کے پیچھے باقیاندرہ دو آدمی بھی بھاگ گئے

میں خون میں ڈوبا ہوا ہونگے کی طرف چلا تا کہ زخم دیکھیں اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دوزخ میں جیسے عمیق لگے ہیں ایک بازو پر اور دوسرا کوسے پر اس کے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع میں پڑا ہوا ہے اور سکو اول ہی زخم کاری لگا ہو گا کہ جس کے سبب وہ منہ کے بل زمین پر گر ا تھا کیونکہ بعد ازاں جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پیٹ کا شکر خشن کو زخمی کر کے اسٹخوان سینہ تک پہنچا تھا اور کیسے زخم سر پر لگے تھے گراں تک ہوش میں تھے اور جب میں ان کے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے میک وڈ لڈ اسطرح پر میرا ٹاٹرا سخت ہے اور کہا ہاے میری بی بی اور بچے تمہارا کیا حال ہو گا میں نے اسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہیں اب تم کسی کا فکر نہ کرو تمہاری بی بی اور بچے کے واسطے حسب قدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر وہ نہون نے خدا کا نام لیا اور اس کے نام کا ورد تا دم واپسین رکھا میرے ہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے یہ شب تاریکی اور مہتاب بھی طلوع نہیں ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ حرافرادے ہمارے برابر تک آگئے تب تک سیکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چون کہ کیا بارگی ہم پر حملہ ہوا اور چھپو شور و غل ہی ہوا تھا اور کوئی ایک منٹ میں یہ واقعہ ختم ہی ہو چکا تھا سیکو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکروں تک بھی اس دم تک اس واقعے سے خبر دار نہوئے جب تک ہم ان کے سامنے غل آکر نہ گئے اور جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو ایسا گہراے کہ کسی میں جرات اتنی نہ تھی کہ چاؤنی میں جا کر سب جھٹ کو یا حسب قدر سپاہی اس چاؤنی میں موجود تھے انکو حکم طیاری کا دیوے

ایک گھنٹہ بعد سب سپاہی جنگا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جانے لگے اور اس حرکت کو نہایت قبیح بیان کرنے لگے

سبب تاریکی شب کے کچھ سرائے ان حرافرادو نہکانہ ملا چند سوار دیو گڈو کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر نہایت سب طرح امن تھا اور توڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کو برصاحب کمانڈ تک ایک وشنہ ۲۲ رجٹ ہندوستانی میوچ پاس سپاہی آکر وارد ہوئے مگر میں نے انکو کہا کہ تم واپس جا کر اپنے مقام پر پہنچا رہو میرے پاس جو سوجان ہیں وہ بقول اولیٰ وارڈ کے حسب قدر مضبوط ہونگے ان کے تدارک کے واسطے بہت ہیں

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہیں کہ ہم دونوں کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہیں لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپڑی کے اوپر کی ہڈی کٹ گئی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھے زیادہ نہیں لکھا جاتا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ میں لڑوہ سایدا ہوتا ہے جنہوں نے ہمارے زخمی کیا اور انکی صورت سپاہیوں کی سے تھی مگر وہی نہ تھی آج میں نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر میں پہرتے ہیں اور اقوام سونہتال کا ذکر کیا کرتے ہیں اور غالب ہے کہ انہوں نے یہ تصور کیا ہو گا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالیں گے تو جتنے سپاہی ان کے ہیں وہ سب بیدل ہو کر ہم میں آ شامل ہونگے اور اگر شامل نہ ہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بد وقت لڑائی نہ کریں گے جو سب گروہی دشمنان مذکور کر رہے ہیں ڈاکٹر صاحب اور میں دونوں خدا کی قدرت سے بچے و نہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہیں معلوم ہوتا

کہ وہ تینوں کو اسلحے پہاگ گئے کیونکہ ہم تو اس حالت مجروحی اور بیکسی میں تھے پہاڑ کا بہکانے والا سوا سے حافظ حقیقی کے اور کون تھا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سبکی تیارین دیکھیں سب صاف تھیں اور کسی پر کوئی دھمک نہ آؤ کار وہ تینوں آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گئی یہ لوگ نئی بہرتی متعلقہ رسالہ پنجم کی متو لک باعث اور انکے اس حرکت قبیحہ کا اب تک معلوم نہوا

حصار

تباریخ ۱۲ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی بیان نہ پونہچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دل میں گدڑے لگا اصل باعث کسیکے مخیلہ میں نہ آیا تباریخ ۱۳ ستمبر مسندین آئی کہ مسندین نے بدوہ کر کے شہر دہلی پر قبضہ کر لیا اور انگریزوں کو یوگر عیسائیوں کو قتل کیا یہ خبر سنکر ڈیڑ برن صاحب کلکٹر نے خانہ جو کلکٹر سی کے پاس تھا اور ٹھوکر قلعہ میں بھیجا یا اور آپ سہو عیال واطفال بنگلہ ڈیوگر کو صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ میں نقل کر کے ہمراہ ٹیلو صاحب کے رہنے لگے خانہ پر پرہ سہو جان سپاہی ملٹن ہر یانہ کا تھا لٹنٹ بارو دل صاحب آجین سپاہ ہر یانہ معیم صاحب کے ڈیڑ برن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اولٹنی سپاہی ہانسی سے واسطے لگ گئے آئے اور چو سو سوار نواب داوری بسر گردگی شیخ نور خان سالار کے آئے تھے اوکو باغ میں جگہ دی اور میں سوار نو بہرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارڈ چھتری تحصیل اور پھری صاحب کلکٹر میں تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تباریخ ۱۴ ماہ مئی ہوتی رہی قبل از فساد کے پندرہ روز تک نو سپاہی اور چیر سیو نمین سے کہنے کو یہ علامت فساد چلی ظاہر کی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصہ میں ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسپٹنٹ شیر دل مقام لاہورانی جو شہر دار ملازمین ریٹ کو طلب کیا ہے کہ اس کے ساتھ ہو کر آمادہ سرکشی ہوں اور اس خبر کے سننے سے ہی کوئی وجہ تبدیلی حرکات عادات مائل مضاعفہ میں نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڑ برن صاحب نے پچاس سوار اور نواب داوری سے کہے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از بدوہ یہ بھی معتمد ہو گئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بہرتی کرنے سواروں کی اور نئے سپاہی اور سوار بہرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی اندر قلعہ کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت کثب و روز بند رہتا تھا اور سوا سے انزین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اوس مقام سے رکھے گئے تھے جہاں کے سپر حکا انڈیشہ حملہ منصوبہ تھا

یہ خبر مشہور ہوئی کہ ۱۴ ماہ مئی روز عید کو فساد ہو گا مگر اوس روز سوا سے تکرار فیما بین اقوام ڈوگر اور مالی اور کچھ نہوا تباریخ ۱۵ قریب نوخت یک و نیم گھنٹہ روز سرکشی بکھر خوں کن و دل شکن شروع ہوئی اول چند سوار ان داوری رہتے ہانسی پر اس طرف آئے ہوئے نہوا در ہوئے سوار ان مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر گئے اور دروازہ کو لے کر کھار دروازہ کھلا اور چند سوار منجملہ پچاس سوار ان داوری جو بار دوم آئے شامل اونکے ہو گئے بعد ازاں وہ سب جمع ہو کر جانب جلمنا قلعہ رواہ ہوئے جہاں بھی گارڈ کی سپاہ اونکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جلمنا نہ کھول دیا تمام قیدی آزاد ہوئے اب چند مسند سبانت کا رفا

جہاں پچاس قیدی کام پر تھے گئے اور باقی ماندہ سوار بطرف جہانانہ جدید روانہ ہوئے کارخانے کے قیدی بھی آزاد ہوئے اور سب گارڈ جہانانہ اور قیدیوں نے تمام اسباب جہانانہ جو قیدی بنائے تھے لوٹ لیا بعد ازیں مسندین سمیت صاحب و جعفر کے بنگلوں میں گئے اور سمیتہ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والوں سے جو چہ راگڑ اور کسل چیر اسی پرٹ کے تھے پوچھا کہ صاحب اور ان کے عیال و اطفال کہاں ہیں انہوں نے جواب دیا کہ باہر ہیں یہ سنکر مسندین نے اونکو خوف دیا مگر یہ قابل یقین نہیں کہ مسندین نے وہ کیا ہو بہر حال و راگڑ سمیان بوجہ علی بخش اور پانڈو دونوں جابے پناہ صاحب پر بغض تمام جو تمام قریب دو سو قدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تھا گئے اور وہاں سمیتہ صاحب کی میم کو معہ پانچ بچوں کے قتل کیا ہر چند میم نے بے رحم و احمق تمام امان مانگی اور سب زلیور وغیرہ جو وہ لیکر نکلیں تھیں دیکھا مگر کچھ شہر پذیر نہ ہوا جعفری صاحب کی میم جو مسن تھیں سمیتہ صاحب کی تلاش میں آتی تھیں کہ اونکو بھی سر راہ رو برو سے بنگلہ کے مار ڈالا جبکہ سوار جہانانہ قدیم میں سے قیدیوں کو آزاد کرتے تھے اور نہ جہانانہ جدید میں نہیں پونچھے تھے اور نہ کارخانے میں آئے تھے کہ ایک حیرت پرٹ صاحب کلکٹر کی کچہری میں آیا اور اگر صاحب کلکٹر اور جعفری صاحب اور سمیتہ صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبوں نے بزودی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکھا کہ قریب تیس سوار دروازہ جہانانہ جدید پر کھڑے ہیں وٹل خطہ بھی نگذر نے پائے تھے کہ چند جوان اور سواروں میں سے صاحب کلکٹر اور دونوں کرانیوں کے تعاقب میں آئے بھاگتے ہوئے صاحب کلکٹر نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف زمین پر گر کر حق ہوئے اور جعفری صاحب کے بھی ایک گولی لگی اور وہ بھی بے حس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیتہ صاحب بھاگ نکلتے اور اصطبل ایک مکان میں جہاں گھاس رہا کرتی تھی اور متصل تھا جاگرتواری ہوئے بعد ازیں سواران مذکور ڈائیل صاحب تیرول تھے گھر پر گئے اور اونکی جانب ایک گولی بھی سر گئی مگر بچھا گئی اور سناہر کہ صاحب موصوف صبح و تندرست فار ہو گئے مسندین نے اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی اسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوئے اور سولہ سپاہی ہریانہ پلٹن کے بھی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف جو قلعہ میں رکھا گیا تھا گئے صندوق ہائے دفتر و الماریا و فرش و سیڑیہ جو کچھ وہاں تھا سب مروان ہراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر جو شہر بنام بنگلہ ڈیو مگر یہ صاحب تھا گئے اور جب اونکے عیال و اطفال کو وہاں نہ پایا تو تمام اسباب اونکا لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی نیست و نابود کیا کہ جو کھٹ کوڑھی وغیرہ بھی نکال کر لے گئے باقی ماندہ مسند بجانب قلعہ گئے اور جو سواران گارڈ پلٹن ہریانہ وہاں مامور تھے وہ سب اونکے ساتھ مل گئے اور مسندین نے جاگرتزانہ اپنے قبضے میں کر لیا نفٹ بارویل صاحب جہاں کو ایک حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم بارویل صاحبہ اور سم و درن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوئی تھی اور میم ہیٹ صاحب کو کہا کہ کوٹھ سے نیچے آؤ مگر جب اون سب میم صاحبوں نے بجاذبی تمام امان مانگی تو صوبہ دار مذکور نے اون سے پر کچہ نہ کہا اور وہاں سے چلا گیا مگر چند ساعت نہ گزرنے پائے تھے کہ ایک چیر اسی پرٹ نے جو بنگلہ بانی کے واسطے اونکے پاس تھیں تھا اونکو سبکو قتل کیا پھر صاحب متعلقہ سنڈ یعنی اصطبل اسپان سرکاری اور ہیٹ صاحب متعلقہ پرٹ اور قلعہ سے ڈاکٹر و مکیورن اور سازبٹ شیل اور ہوم صاحب مولا ایک دختر کے اور سمیتہ صاحب اپنے اپنے مامن سے

نکل کر سب فوری ہو گئے اور طاسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل میں قتل ہوئے مکانات سب صاحبوں کے اور مقامات کچہری قوم ڈوکر اور قصابان شہر نے خوب لوٹا اور جتنے بنگلے پھوس کے تھے سب جلا دیے گئے چوکٹ اور دروازے اور پورے شہر میں مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمنہ صاحب اور چند مقامات اہل سربکاری کے نکال کر لے گئے اور خزانہ اسی شب بمقام ہنسی اور وہاں سے بمقام دہلی وہ سو نفر سپاہی جو اسپر تعینات تھے اور چند سواران داوری لے گئے اور خزانہ مقام سربسہی دو کمپنی بلٹن مذکور کی بتایا کہ ۳۰ بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور پوشیدہ کسی مقام میں چھپ گیا اور مرزا شاہ بازیگ ڈبئی کلکٹر ہی بقدرت و حکم آئی سے سچ گئے اونکے اوپر دو مرتبہ معتمدین نے بندوقین سرکین مگر حافظ حقیقی نے اونکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا

کہتے ہیں کہ جافری صاحب باعث زخمی کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہنسی کے مر گئے اور ڈاکٹر و اگورن صاحب سلامت کرناں پہنچ گئے اور سمیتہ صاحب بیکانیر کو کئی راستے میں دو مرتبہ اونکو جاٹ ساکنیہ ستر وڈی نے گھیرا تھا مگر دو مرتبہ جان سے بچ گئے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تھا کہ وہ درختوں میں بلب نہر مخفی تھے کہ وہاں اونہوں نے آن گھیرا کچھ دن کے پاس تھا سب ہمیں لیا مگر وہ خود جان سے بے نیت ایزدی سچ رہے دو دن یہ صاحب ایک باغ میں مخفی رہے اور چار روز بواسطہ شنوئی حصار جان سلامت رہے بعد ازاں رانگھو کو جنہوں نے اونکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تھا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہیں اس واسطے وہ وہاں سے بھاگ کر بجانب نہر روانہ ہوئے اور سربسہی کانیر میں سلامت پہنچے وہاں اونکو معلوم ہوا کہ سکند صاحب مع عیال و اطفال مقام راج گڑھ میں محفوظ موجود ہیں یہ سنکر صاحب بھی وہاں گئے اور سکندر صاحب کو سلامت کول راج صاحب کے پاس جو ملازم راج صاحب بیکانیر میں پایا تین دن بھی اونکو وہاں نہیں ہوئے تھے کہ ہمارا راج صاحب نے حکم نام کول راج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگوں کو محفوظیت معقول بیکانیر کو ہیج دیوین اور کول راج صاحب اونکی بڑی خاطر داری کریں سب صاحب بتایا کہ ۱۰ بمقام بیکانیر پہنچے اور ہمارا راج نہایت تواضع و خاطر داری سے پیش آئے

بختا و سنگھ منصف جسکو اختیار جبری کا بھی حصار میں تھا خوب تفصل احوال قتل کا اور بیان کردار اس شخص کا جس نے اپنے تئیں حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تھا لکھا ہے

بعد از کھانا کھانے صبح کے میں سب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور اسنے اگر کما کہ دروازے کے باہر کچھ غل ہو رہا ہے دروازے تک آکر میں نے دیکھا کہ صرف تین یا چار آدمی موجود ہیں اونہوں نے مجھے کما کہ سپاہیان متعینہ خزانہ نے فساد برپا کیا اور سب اہل حکم شاہ دہلی سب انگریزوں کو قتل کر کے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا میں اپنے مکان کے کوسے پر جو قلعہ سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہاں سے میں نے دیکھا کہ چند سواران داوری کچہری کلکٹر ہی سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہیں اور ڈائیل صاحب کاننگا شغلہ و تھا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روی تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد توخت ایک گمنام روز بعد دو بہترین سوار

مستعلقہ سالہ چارم مقیم ہانسی جس رسالہ نے مقام مذکور میں سرکشی اختیار کر کے اور پال صاحب معہ ہم صاحبہ و سات بچہ کے
 بمقام راستہ پور و قلعہ کستہ حصار قتل کر کے بمقام حصار وارو ہوئے تھے ایک اونٹن سے سیدھا جہانے لے کر گیا جسکا
 دروازہ بند تھا اونٹنے و مان باواز بلند برقدار و نکو کما کہ جہانے کہولہ و اور سب قیدیوں کو آزاد کر دے کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا
 قبضہ کر لیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ سنکر برقدار و ان گار و اور این الدین نائب داروغہ نے بلا آفتیش حال ملکہ بغیر
 دریافت کرنے صداقت یا کذب اس خبر نصرت شاہ دہلی و قتل انگریز ان کے دروازہ کہولہ یا اور قیدیوں کو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گئے تھے
 اونٹنوں نے دروازے پر جا کر درجہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تھا اور اس سے کچھ سرکشی کی بلکہ ان
 سنتری مذکور نے صوبہ دار کو تہ وازی ملگا اونٹنے نہ سنا پہن ستری و ہانست اپنی لین کو گیا اور وہاں جا کر صوبہ دار اور اسپاہیوں
 سے کچھ کلمہ کہیں اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کہولہ کو سوار و فکوا اندر آئے وہاں سوار اندر آکر رو برو کوٹھی کے بند و تین
 طیار کیے ہوئے کھڑے ہو گئے واکر سپاہیوں نے وردی بہن بی اور پیار بانہ بننے شروع کیے یہ حال دیکھ کر فکوا نے بار و
 زمین سے اتر کر چھوٹی گئی تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو سکے اسپاہیوں نے ایک سپاہی نے اونکو نیچے وخت نیم کے جو متصل ہوا وانی کے
 تھا گوئی ماری میل صاحب اور ہیٹ صاحب تعلقہ پریٹ بھی مکان سے نیچے اتر کر براہ درجہ بانہ کل گئے نکلتے ہی اول پہ
 گولیاں بستی شروع ہوئیں ٹیل صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین ورتنگ بیٹ اور جنگل میں جو متصل ٹکڑی کے ہر
 لٹھنی سے بعد از ان لباس تبدیل کر کے بمقام تھانہ میروانہ ہوئے اور ہیٹ صاحب جیند کو چلے گئے
 سب میم لوگ یعنی میٹریڈر بران صاحب اور میم بار ویل صاحب اور میم ہیٹ صاحب نے بام خانہ میں آپ کو
 پوشیدہ رکھا تھا مگر ایک جوانی مطلق ان سپاہیوں میں کا کوٹھے پر چڑھا اوسکے دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ
 ہوئے وہ سب کو نیچے اتر کر طے میں لیگیا سب میم لوگ گریہ و زاری کرتی تھیں ڈیڑر برن صاحب کی میم کے نفل میں
 بجا تھا اور وہ ہر بار اوسکے بوسے لیتی تھی اور رونی تھی اور ہر طرح محظروا حاح سے معسین سے پناہ و اماں مانگتی تھی
 مگر سپاہیان اور چہر سپیان پریٹ جو شامل معسین ہو گئے تھے کوئی اونکی کجابت اور سماجت پر خیال ہی نہ کرتا تھا
 آخر کار چہر سپیان پریٹ اونکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہاں غسل خانے میں اونکو سبکو قتل کیا غریب معصوم
 بچہ نفل مادر میں قتل ہوا اور قطرات خون اب تک دیوار ہائے غسل خانہ پر نمودار ہیں
 تحصیلدار حصار دیوڈوٹا مسن نامے کوٹھی تھانہ میں جہاں وہ مخفی تھا مارا گیا بخشی جو کیدار ان سسی ہدایت خانہ
 سپاہیوں کو کوٹھی میں لیجا کر تحصیلدار کو بتلادیا اور اوسکی لاش و بروے تحصیل بازار میں پڑی تھی اور میں نے مجھ سے خود
 دیکھا کہ چند مسلمان راستے میں گزرتے ہوئے اوسکی لاش کو ٹھکراتے جاتے تھے
 بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سار جین شیل صاحب اور ڈاکٹر ونگورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی
 کوٹھیوں میں جو بام شہر کے واقع ہیں ہو گئی تھی اور جب یہاں بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہو کر بسا
 بمقام کرناں پہنچ گئے
 سواران نادری اور جہر ہمراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ میں کام تمام کر کے بجانب کچہری روان ہوئے

اور ویدر برن صاحب دس بجے سے کچھ ترسیل میں تھے اور انکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تھی مگر انہوں نے اسکا اعتبار کیا اور خود باہر آبادہ میں نکل آئے کہ دیکھیں کون سوار میں اس عرصہ میں سبط صاحب کا شیس لگی لیکر آیا اور اسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سبط صاحب کرانی فوجداری دونوں کی میں سوار ہو کر بہا مگر سواران مذکور نے انکو آگے سے روکا ان دونوں صاحبوں نے لگی دیان ہی چوڑی اور پیادہ پاسیہ میں بہا گئے جافری صاحب تو ایک مالاب میں مخفی ہو رہے اور سبط صاحب ایک جاٹھیم اور ویدر برن صاحب کو جب سواروں نے گہر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گئے اور اسنے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑھے اور سپاہیان گار دے سے پوچھا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہیں انہوں نے کہا کہ ہاں میں عبدالزین سوار نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح ویدر برن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار داری نے اور دونوں گولی کہا کر صاحب جان بحق تسلیم کی

میسیم سبط صاحب کی معہ بائج بھونکے اونکے اپنے دو ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے ماری گئیں اور میم جافری صاحب سواران داری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوئے تھے انہوں نے باہر مکان کے مار ڈالا

دانیل صاحب پٹرول حصار اور میم صاحب اسٹنٹ اور سیر آواز بنا دیتی سنتے ہی بہا گئے مگر مس ہوم یعنی دفتر ناگتھ میم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئے تھے اور چند ملازمین تو اسکو تنہا چھوڑ کر بہا گئے تھے مگر بعضے اوکے ساتھ رہے اور اسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور میں لے گئے اب یہ سننے سے کہ وہ سبلا مت لاہور پہنچ گئے کھوکھو نہایت خوشی ہوئی

مسلمان شہر نے تمام حساب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب ٹوٹا اور اونکے مکانات جلا دیے بلکہ اونکی کڑیاں اور تختے تک نکال کر لے گئے اور دیگر شہر والوں نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری و کلکٹری جلا دیا

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اُردو یا فارسی میں لکھا کہ خدیست شاہ دہلی مصوب شہر سوار روانہ کی اور مقام سرسہ میں کھلا بیجا کہ وہاں ہی نساہر پاکیا جاوے قریب نواخت دس گنٹہ صبح سپاہ مسندین نے خانہ ٹوٹا اور ایک لاکھ پتیارہ روپے کا رپوئینین بار کر کے روانہ دہلی ہوئے

تاریخ ۲۰۔ بوقت صبح یہ خبر شہر ہوئی کہ جانان مرزا پور حصار کو لوٹے آئے ہیں یہ خبر سنکر مینوں وغیرہ نے ڈوگر اور قصابان قرب و جوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شانہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموشش و محسنش جو ملازم سرکار بعدہ اسٹنٹ پٹرول ہشتہ تھا قریب چند چنچیر اسپان پرٹ جاوے اسکے علاقے میں نوکر تھے ہمراہ لیکر حصار میں اور مقام تحصیل میں فروکش ہو قریب چار بجے شام کے شانہزادہ مذکور ایک شہر پر اور اسکے خواصی میں کریم خان سوار ہو کر نکلا اور صد با مسلمان اپنے تین غازی قرار دیکر اور تلوار اور نبدوق اور سپتول اور برچی وغیرہ اسکے ساتھ ہوئے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شانہزادہ صاحب سلامت شانہزادہ مذکور نے منا اس ملک کا چھوڑا اور اسکے تصور میں یہ تھا کہ شاہ دہلی پر خطاب اور کچھ خوشنکے اس خیال سے اسنے ہر ایک

اور ہر ایک مسلمان خوشنویس طیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شانہ رسے صاحب کا اس شان و شوکت و طہریں شہرت بہت بڑی
وہ ہر ایک کو جو درزن شہر میں گیا اور قرب وجوار شہر میں گشت کی بند و قین شیراد کے ہمراہ تھیں اور ایک محمدی حبیب
سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ میں جو ایک یا پھر پر سوار تھا اوس کے شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ شہر وغیرہ اور
وکلا سے اپنی شان و شوکت کے وہ بیکان مولوی رکن الدین گیا اور وہاں ہر ایک مسلمان نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم
کی وہاں کچھ مشورہ تابہ فواخت نہ گفتہ شب ہو تا رہا بعد از ان وہاں سے بعد از نماز عشاء سوار ہو کر مقبلاً تحصیل واپس آیا اول
روز تو واسکی اور اوسکی بھوپتی دھوت کریم خان خبر دار نے کی اور دو ستر روز مولوی رکن الدین نے شانہ رسے مذکور اس وقت
رکن الدین کے گرد میں بیٹھا تھا کہ ایک غازی نے اگر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کو ٹھی میں مخفی ہیں اور اوکا نام ٹیلر اور پہلی ہے
یہ خبر سنکر اوسنے سجدات شکریہ رکھا اور دی ادا کیے اور کہا کہ یہ دونوں کافر خدا نے میرے واسطے رکھے تھے
کہ میں انکو مار کر داخل ثواب ہوں یہ لکھ کر حکم دیا کہ سری و ذوالی بندوق لپار کر کے لاؤ اور مثل روشن کرو اور استعداد ہو گا کہ جا کر
دونوں فریقوں کو مارے مگر ٹھٹی کلکٹر نے اونکو اسوقت اس حرکت سے بدین ہانہ باز کر کہا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ
میں جانا قرین عقل نہیں شاید اول نہ دونوں تہ خانہ میں سے وارگرمیشیں تو اچھا نہوگا اس وجہ سے اوسنے ایک چھ قلعہ میں انکو
واسطے ہیجا دیا اور صبح کو دوسری روز خود سوار ہو کر اور دچی کلکٹر کو اور دیگر اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہاں کوئی صاحب
اوکو نہ ملا وہاں سے مراجعت کر کے بیکان کلکٹر گیا اور مقام تحصیل میں آکر اجلاس کیا میں نے سنایا کہ تمام ملازمین سرکاری وہاں موجود
ستند اور سند و جب مع و جسب صنایع حسب احکم طیار ہو کر گذری اور ایک خدمت علی کلکٹری اور فوجداری کی بھی

پیش مولیٰ

تباہی کیم چون شانہ راہ موضع برواکا کو گیا کیونکہ اس تمام پرکہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بروقت جانے
حصار کے وہ اپنے عیال و اطفال کو چھوڑ گیا تھا اور تباہی چارم وہیں حصار میں اگر سیواری کا ذی سرکاری ہوتی کو بہین
آراہہ روانہ ہوا کہ یہ بلن جا کر شامل مفیدین سرسہ جواوس و ذرا ہشتی میں مقیم تھے وہیں

ایک واقعہ بخاریہ بھی ملتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو صراف سب مسقیدان ظالموں کے ہاتھ سے تنگ ہو گئے تھے کہ انہوں نے جب ناکہ جنرل کوٹ لٹھ صاحب فوج جبراً لیکر واسطے سزا دی مسقیدین آتے ہیں تو انہوں نے کئی منزل پیشتر اپنی پیغام آور آدمی وکی خدمت میں روانہ کئے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی اگر ان کو دستِ ظلم بد معاشان سے بانی بخشو اور جنرل صاحب فی سہی وہ طریقہ سزا دی اختیار کیا کہ وہاں مسقیدین کو سوخت اور تاراج کر کے کسی مسقید کو بھا دی اور کسی کو توپ سے اٹھرایا اور اس طرح سے باشندگان ہندو ایسی نصیحت دی کہ وہ کبھی حشر تک نہ کو نہ بھولیں گے بلکہ وکی اولاد بھی دو ہی سبق پڑھتی رہے گی

نوگانون

تاکہ سچا ہو سکے دل میں ثابت ہو کہ ہم اون کا احتیاج کرنے ہیں کل رحمت اس مقام میں حسب تفصیل نقل

ہفتم رسالہ غیر آئین چارم کپنی نیم ملین تو بخاندہ پیادہ اور بازو راست ۱۲ رحمت ہندوستانی اور بازو سب ۱۱ رحمت ہندوستانی
بتایں پنجہ نامہ جون فساد برپا کیا تھا خبر فساد اور قتل ہوئی کپتان فلوپ صاحب اور اسحاق بھٹی صاحب کے اور اطلاع قتل تمام
جسائی ساکنین جہانسی روز واقعہ بمقام نوگانوں پر بھی نوز دوم قرب تین بجے پہرے کے پریش کا حکم ہوا اور کپتان سکوت جہا
کو اور ٹرامسٹر نے سب کو خبر فساد سنائی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازو راست جادہ راستی پر قائم رہیگا جہذہ ہا
رحمت بیچ میں استادہ کے گئے اور حکم ہوا کہ جو اپنے حکام کے ساتھ رہا چاہتا ہے وہ جہذہ کے پاس لکر کھڑا ہو
تمام سپاہی جہذہ ہا کے مذکور کے پاس اکٹھے ہوئے مگر خاموش تھے افران ہندوستانی سب بھر کر صاحب کمان آفر
پاس لکر بیان طراز ہوئے کہ سپاہی درخواست خدمت کی کرتے ہیں بتایں، روقت شام فوج نے فساد شروع کیا مگر یہ
ڈاکٹر نے جس کے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران تو بخاندہ کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتمل کیا ہے اور
سے ہونے حالات مرقوم بالا انتخاب کیے ہیں اور ہم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونیکا اور صعوبات سفر کا اور آئندہ کار
بسلامت ہو چکے ہیں بھی بھیج دیا ہے اور وہ ذیل میں درج ہوتا ہے

قرب خواست پانچ گنڈہ شام آگئے صاحب بھی موصاحب میں سوار ہو کر س کوٹ گھر میں گئے کہ وہاں بھی صاحب
مکر اور سکے دل سے اعتبار سپاہ دور کریں اور انکو صلاح دیں کہ ساگر باکسی اور مقام میں جان فوج ہو چل رہا تھا سب وقت سے
بر وقت اوسکے جانے کے مجھے یہ خیال کی طرح نہیں دل میں گھڑتا تھا کہ اب جا کر وہ پہر اپنے دروازے کے اندر خود نہ رہیں
اوتی جانکی بعد میں اپنے لڑکے کی پوشاک بدل کر پہر کے ساتھ اوسکو ہوا خوری کو بھیج دیا سپاہ بازو سے مذکورہ بالا حسب قول
واسطے تقرری گارو پہرہ موجب حکم ساجن مگر صاحب کے پریش پر جمع ہوئی میں پوشاک بدل ہی تھی اور میری آیا سب نے
جو درپچ کے پاس کٹری تھی گیار کی خل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ ساڑھنٹ مگر صاحب بہا گئے ہوئے چلے جاتے ہیں بیشک میں نے
نور آباد روپچ مذکور کے ہانکا اور دیکھا کہ سسمی شواکشن تلواری اپنے سر کے اوپر رکھے ہوئے ہاگلا چلا آتا ہے اور وہ میں سے
مجھے دیکھ کر وہ چلا یا کہ ہم صاحب بہا کو سپاہ نے سرکشی کی ہے یہ سن کر میں سن ہو گئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونوں
باہر تھے اور معذرت کے دست قدرت میں میں ڈوگر راستہ پر گئی کہ دیکھوں اگر کوئی دونوں سے غفلت ہے میں نے بخوشامد
پنکھ والے قلیوں سے کہا کہ جا کر میرے لڑکے کو دیکھو گروہ اپنے مقام سے نہ چلے اور خدنگاروں سے جو کتا نوہ بھی نہ سر کے
حال انکہ وہ قرب دروازے کے کمرے تھے اب میں نے آواز بند تو کوئی سنئی اور میرے دہلیں یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر
صاحب شاید ہسپتال میں ہوں گے اور اب ماوسے جاوینگے مگر کوئی ملازمین میں سے خبر نہ لگیا اور میرا حال بد
کہ بدستہر ہر کمرے کے روتی تھی کہ کایک اکثر صاحب بھی کو تنہا چلاتے ہوئے اور چابک چلاتے ہوئے نظر نہ
میں دوڑ کر اوسکے پاس گئی اور دیکھا کہ لین کے پیچھے ہر ابھی میری خبر کو لیکر چلا آتا ہے میں نے جلد سے لڑکی اوس سے
لی اور بھیجی میں سوار ہوئے ہم وہاں ہی پیرس کوٹ گھر کو روانہ ہوئے کیونکہ وہاں سب صاحب لوگ جمع تھے اور
قرب ساندہ پانچ گنڈہ سپاہی اوسکے ساتھ ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمہاری ساتھ ہیں جب میں باہر راستہ
کٹری تھی تو میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی نے حالدار پھر کے گولی ماری اور وہ زمین پر پڑ کر چلا ہم قرب پانچ گنڈہ کے

مس کوٹ گھر میں ٹہرے ہوئے جب ہم نے دیکھا کہ سپاہی نوپوں کے قریب آگئے ناچار ہم سب مس کوٹ گھر کو ہی چھوڑ کر بھاگے اور تھوڑی دور گئے ہوئے کہ ایک گولہ ہماری برار سے ٹکرا کر نکل گیا مگر کسی کو اس سے کچھ آسیب نہ پہنچا اول ہم اپنی گلی سے سوار ہو کر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند ستری کی جلی تو ہی ٹوٹ گئی تھی اس واسطے بلند ماسترڈ گورنر میم اور بیچے کے میجر کوڑھیا کی گاڑی شتری میں سوار ہوئے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ پتھر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجائے جانے سیدھے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اوس راستے سے چلے جو دامن کوہ کے گرد جانا تھا اور جس راستے چند روز پیشتر کپتان سکوت صاحب چار گولندازوں کو جنہوں نے کچھ کلمات مفیدانہ زبان پر لائے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب محکوم ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب میں ہوں محکوم اب چاؤنی کی طرف شعلہ ہی شعلہ نظر آتے تھے ہمارے جنگلے جلتے تھے شب کو اکثر سپاہیوں نے ہماری ہجرا ہی سے کنارہ پکڑا مجھے معلوم نہیں کہ کتنے صاحب نوگانوں سے چلے تھے مگر ہمارے ساتھ سوا آٹھ افسروں کے اشخاص مفصلہ الذیل تھے بنید ماستر سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور ان کے عیال اطفال اور برگیزہ صاحب کی میم اور ایک مس گولنداز دوسرے روز وقت صبح ہم پتھر پور میں پونچے اور ایک سرے میں فروکش ہوئے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کمال ہیجا تھا کہ میری توپیں اور خزانہ سب کا سرکار میں بشتر ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگوں کے پاس بہت کم تھا اور اس روز کپتان سکوت صاحب اور ٹنٹ ٹونڈ صاحب حکم ہوا کہ نوگانو آپس جا کر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام سامان مس کوٹ گھر کا لے آئیں میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانو کے پاس گئے اور صاحب موصوف معہ دونوں صاحبان مذکورہ بالا پر محکوم مقام مہوبائے جان ہم گارن صاحب کے پاس فروکش تھے اور گارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیہ میرے شوہر اور دیگر صاحبوں کو وسطے محافطت کے دیے اور سپاہیوں نے کہا کہ سات سو روپیہ گولندازوں کو دو اسٹین پشند چند صاحبوں نے کچھ عذر بھی کیا تھا مگر آخر کار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندو قہیوں نے ہم پر فیر کی اب ہم بیانیس ہی بھاگے اور جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہیں گے سب بھاگ گئے کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود اس زیر میں ٹنٹ ٹونڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مر گئے بعد از ہماری روانگی کے میں نے دیکھا کہ جس صوبہ دار کے گولی چھاتی پر لگی تھی وہ گھوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ مہوبائے جان اور دس میل پیادہ روی کر کے آخر کار رصد تکلیف و شاید مقام مذکور میں دارو ہوئے مگر افسوس کہ یہاں ہی فساد ہو گیا تھا اور اب محکوم بیانیس ہی بھاگنا پڑا راستے میں لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب لیتے تھے اور کبھی میں لیتی تھی میم سبیلی صاحب اس مقام پر باعث شدت موت اقباب بعارضہ سر سام مر گئی ہمارے پاس کہاں کیونہ تھا اور میں نہایت تنگ گئی تھی افسروں میں سے ایک نے مجھے اپنا گھوڑا عارضا دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت نفعیہ اور کم نہور ہوئے تھے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبائے جان مر گئے اور کوہان ہی دفن کر دیا اور سارجنٹ میجر بھی اور کچھ عورت بھی اس سفر میں مر گئیں مقام مہوبائے جان سارجنٹ کرجوف صاحب اور انکی میم تاریخ ۱۵ ایکو ملکر ہمارے ساتھ ہو گئے تھے تاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور نیز باجے والے محکوم چھوڑ کر بھاگ گئے اب پھر چند بندو قہی محکومے اور انہوں نے ہم پر وار کیا اس واسطے ہم نے راستہ باند کا اختیار کیا کہ سیطر

اکہ ابابوہنچ جاوین اب ہمارے گروہ میں صاحبانِ مفصلہ ذیل تھے کپتان گہم صاحب کپتان سکوت صاحب ٹھنٹ چکس صاحب اور ٹھنٹ باربر صاحب اور انسائین ٹنگٹن صاحب اور انسائین فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب مگر یہ کرک صاحب ملازم سرکار نہ تھے اور سیمی صاحب اور اسکے دو بچے اور ساجنٹ کر جوف صاحب اور اونکی میم تباریخ ۲۰۔ وقت صبح کپتان سکوت صاحب نے میری دختر ٹوٹی نا کے کو اپنے گھوڑے پر بٹھالیا کیونکہ میں اور میرا شوہر دونوں ایک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دونوں میں وہ بہت دق ہوتی تھی اور کچلے جاتی تھی وہ تباریخ یکم عرب دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونوں بسبب غلٹنے کہانے کے بہت ضعیف ہو گئے تھے اور پیاس بھی لشد تھی تیر تیز رفت آفتاب اور سوختہ ہوتی تھی اور میرے پاس اور میرے نو فو کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سہ کی محافظت کیواسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہم نے مقام کبریٰ پانی تھی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیدہ والی ہمارے قتل کے آئادہ ہوئے اور لاٹھی اور برچی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوت صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے گھوڑا بویہ کیا اور اسکے پیچھے ٹھنٹ فرینک صاحب اور ٹھنٹ ٹنگٹن صاحب بھی ہبا گئے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے اپنی لڑکی کو پرند کیا ہم بیان سے بھی بھکے آگے بڑھے اور کبھی میل آباد می کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخر کار ایک نری پونچھے تشنگی از نس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا میں پیدا ہوا میں اور سکوت گھوڑے پر بٹھکے کہ بیٹھی تھی کہ وہ گرنے پڑے اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بٹھا فک پیدا ہوا ایک روز بیشتر اسکے میں نے دیکھا کہ ایک طعنور جی کی بی بی حیاتی کہار ہی تھی اوس سے میں نے ایک ٹکرا مانگا اوس نے مجھے دیا کچھ فاصلے پر ایک نالے میں پانی نمودار ہوا اور ہم سب اوس جانب روان ہوئے کنارہ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہاں گھوڑے نیچے اترے اور پیادہ پانکار نالہ سے اتر کر ہم سب نے پانی پیا اور شعلہ تشنگی کو منطقی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تھا اور وہ ٹوپی جو میں نے بانی تھی اسی میں پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑے کو بھی پانی پلایا میں نے پانی لیکر اپنا گھنٹہ اور گردن دھوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہو گئی تھی اور جراب باقی نہ رہی تھی میرے پیر جیکر سیاہ ہو گئے تھے اور اونچین آبلے پڑ گئے تھے ہم بیان گھوڑے کو پانی پلا رہے تھے کہ دو لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جبکہ دامن میں یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوئے اور بھکودیکھ کر حوصلے کہ یہاں سے چلے جاؤ ہم سب نہایت خوف اور نکلا غالب ہوا اور وہاں سے سواز ہو کر فراری ہوئے ساجنٹ کر جوف نے ہمارا گھوڑا بکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور ہر آپ بھی سوار ہوئے میں نے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے میں میں گھوڑے کی ایک گہڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گستاخا عرصہ ہوا تھا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کو تھوڑے انھاس باقی ہیں میرے شوہر نے مجھے کہا کہ نالے تک میں زندہ نہیں ہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے حق میں دعاے خیر کر کے جان بھی تسلیم کی اسوقت میں میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھیں اور منہ سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ اشک بھی آنکھوں سے نہ نکلا اسوقت ہم دو کو گھوڑے سے گرے ساجنٹ نے گھوڑا چوڑہ دیا اور خود چلا گیا اب بھکودیکھنے کی بھی کوئی تہیر باقی نہ رہی اور ہم دونوں وہاں بیٹھ کر منظر مرگ رہے کیونکہ بھکودیکھیں تھا کہ وہ دونوں آدمی لاٹھی والے آکر ہسک مار ڈالیں گے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہو گیا تھا اور تشنگی اوس پر بہت غالب تھی میں نے اوس سے کہا

کہ تم یہاں پہرہ میں جا کر اپنے کپڑے پانی سے تر کر کے اور ٹوپی بہر کے تھامے واسطے لاتی ہوں میں جو بوقت وہاں سے پانی لاسے چلی اوس بوقت وہ دونوں اسی واسطے آن پونچے اور میرے شوہر سے اسی روپے چھین لیے جو اوسکی کمر میں بند ہے اور ساعت طلانی جو اوسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے میں ایک نہایت خوبصورت طلانی زنجیر تھی وہ بھی اونہوں نے دیکھ لی میں نے اسے کی طرف گئی اور جو انگشتی نکاح میرے ہاتھ میں تھی اوسکو نکال کر مینے اپنے ہاتھ میں چھپا لیا اور اوسکے آگے کی انگشتی پہر انگلی میں ڈال لی اس عرصے میں وہ میرے پاس ہی آئے اور وہ انگشتی جو سیری انگلی میں تھی اوسکو نکال کر لینگے میں نے اپنی شوہر کے داس کا ایک ٹکڑا ہاتھ کر پانی میں تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آتے تک میرے پیارے کی آنکھیں تھرا گئیں تھیں اور زبان بند ہو گئی تھی ہر چند میں نے اوسکا نام لے لیکر بچارا لکھ کچھ جواب نہ پایا میں نے اوسکے منہ میں پانی پھونکا مگر اوسکے حلق سے نہ اوتا اور پہر اوسنے مجھے ایک بات بھی نکلی دل کی دل ہی میں رہی نہ اوسنے پہر اپنا کچھ کہا نہ میرا سنانا چار میں نے اوسکا سر گود میں لیا اور جب تک اوس نے دم واپس لیا تب تک اوسی طرح رکھا اس حال کو دیکھ کر میں دیوانہ وار ہو گئی اور اشک بھی نہ آئے اب میں نے جاننا کہ جس شخص کی مینے سندرہ بس رفاقت کی تھی اب وہ نہیں رہا اور میں تنہا ہو گئی آخر کار اوسکا منہ اور اوسکی آنکھیں اپنے ایک کپڑے سے باندھ کر اوسی طرح اوسکو چھوڑ دیا افسوس یہاں جگہ بھی اوسکے دفن کرنکو نہ ملی شب و روز اسکارچ مجھے ہوتا کہ ایسے رفیق کو بے گور و گفن چھوڑ دیا میرے دست و پا میں نہایت درد تھا اور مجھ میں چلنے کی طاقت نہ تھی اس واسطے میں نے اپنے پیچھے اور وہاں پانی میں ایک پتھر تھا اوس پر جا کر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش میں یہاں کسی طرف کو چلی جاؤنگی جب میں پہنچی پاس سے ادھر کو آئی جدھر میرا شوہر پڑا تھا تو میں نے زنجیر ساعت اور اوسکی جہر پائی دونوں کو اوتھا کر میں نے نیچے کی کرتی میں چھپا کر سایہ زنجیر لغت کا مپ بل صاحب نے متعلقہ ۵۲ رحمت ہندوستانی بروقت فضا جب وہ ہماری چار لڑکیوں کو ملنے آئے میں آیر لند لجا تی تھی بطور نشانی دی تھی مجھے قریب ایک گھنٹہ کے نامہ برگزرا تھا کہ قریب ستیل آدمی ہماری تلاش میں آئے اونہوں نے مجھے کہنے لگا پانی میں سے نکالا اور تمام کپڑوں کی تلاشی لی کہ اگر کچھ وہ یہ نکلے تو لجا دین ہر چند مینے اوسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لینگے مگر اونہوں نے ایک نہ مانی اور آخر کار وہ زنجیر جو مینے پوشیدہ رکھی تھی اوسکی نظر پڑی اور اوسکو بھی لے گئے بعد ازیں وہ مجھے موضع منی پور جو یک ونیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لینگے اور راستے میں مجھے چھپتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون اسے لینگا اونہوں نے چند اپنے آدمی گانوں میں شہر واسطے اطلاع کے بھیج دیے تھے اور جب میں وہاں پہنچی تو سب دن و مرد مجھے دیکھنے آئے مینے ایک چار پائی اوسے مانگی اور اوس پر باہر ایک دروازے کے قریب رہی اور جب مینے دیکھا کہ اس گانوں میں گائیں بہت ہیں میں نے اوسے شوہر دو وہ مانگا مگر کہنے مجھے نہ دیا آخر کار جب شام چھٹی اور آمد وقت گانوں میں بند ہوئی ایک عورت معروہ ایک پتے میں دال اور چادر میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھے کما یا گیا جب اوسنے یہ دیکھا کہ مجھے کما یا نہیں جاتا تو وہ پیاسے میں چھپنے کو لائی اور کہا کہ یہ بنگ سے بروز دوم چند آدمیوں نے تجھے کما کہ تجھے مقام باندھا جانا ہو گا مینے انکار کیا اور کہا کہ میں آلا باد جانتیکو راضی ہوں لیکن ایک گھنٹہ کے بعد

نواب صاحب نے میرے واسطے ایک بالکی بھیجی اور سوار ہوا ہی بالکی نے مجھے خوش خبری اور دی کہ وہاں ایک چوٹا سا پتھر اور تین صاحب اور بھی ہیں بصد جان مینے دعا مانگی کہ یا اکتی وہ بچہ میری پیاری لڑکی یعنی دختر عزیزہ ہو سے مین وہاں سے روانہ ہو کر نواب صاحب کے پاس پہنچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لڑکی تھی اور تین صاحب جو تین ایک کپڑا سکوت صاحب اور دو اور صاحب اور ایک بیٹہ کاشتر تھا میری لڑکی کے بدن پر سبب نمازت اقباب کے آسے پڑ گئے تھے بعد از میرے پہنچنے کے ہم وہاں چودہ روز اور رہے اس عرصے میں ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہم کلام نہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی ہم سب ایک مکان میں رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ واجبی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب نے پہنچے تھے اسی روز شام کو بیکم صاحب نے میری لڑکی بلوایا تھا اور وقت رخصت بیس روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی مین نے انکو بیرو پیسے کا کام مین سنبھال لیا کیونکہ اسمیں سے کچھ روپیہ کا منہ کپڑا منگوایا اور کچھ روٹی اور سوت اور سوئی وغیرہ خرید کین اور کچھ ضروری اور کپڑے سبکے واسطے مینے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگواتے تھے چند روز بعد میرے پہنچنے کے بیکم صاحب نے مجھے بلوایا اور مجھے بڑی دیر تک ہم کلام بہین ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشہ بیکم صاحب نے دوبارہ مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لڑکی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی فقرہ پر لکھ کر دیں جب تک مین مقام بانڈا مین قیام پذیر تھی میرے پیر مین نہایت درو تھا ایک مرتبہ مینے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن مالش کے واسطے طلب کیا اسنے ایسا تیل پارہ آمیز بھیجا کہ جبکہ لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور مین دیوانہ وار ہو گئی اب بھی کچھ اثر سو دیکھا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر ایلس صاحب نے ایک چٹی ہیکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ مجھ کو کیا صدمہ اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجٹ افسر و فوجی ہم صاحب اور میجر میٹن صاحب کی مہربانیوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا اور ہم تا بہر نسبت انکے احسان فراموش نہ کریں گے میری ملاقات میجر میٹن صاحب سے ہماری لپچے دونوں مقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لڑکی کے واسطے کپڑے حفاظت مین ایک دن اور ایک رات بمقام ریوا مقیم تھی اور ۵۰ رجٹ کے صاحبوں کی میم جو وہاں تھیں اور کپتان اوسبورن صاحب اور جیکسن نے بڑی خاطر داری میری کی وہاں سے ہم سبیل ڈاک بمقام مرزا پور پہنچے

دوبارہ

تاریخ دسمبر ماہ اگست قریب نواخت تین گھنٹہ ستر پر ایک سوار یکم نمبری رسالے کا پاشہ کو ب رو برو سے لین تو پہنچا نہ سے گذرا اور اسکے تعاقب مین چار سوار اسی رجٹ کے آئے تھے جب وہ لین ۱۲ رجٹ ہندوستانی مین پہنچا تو سبھی رجٹ مذکور نے اوسکو پناہ دی اور اسکے حوالہ کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور وہاں سے بھاگ کر اپنی لین مین وار دہوا اور تمام رجٹ کو سرکشی اور اسکے ہمراہ ہونیکلی ترفیب دینی شروع کی اوسنے کئی گولیاں افسران ہندوستانی کو مارین اور ایک افسر کو زخمی بھی کیا جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکی ترفیب سے کسیکو اثر نہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجٹ کے جانب گیا اس عرصے مین سب باہر اطمینان ازہام ہو گیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۸۳ رجٹ شاہی کے طیار تھی بوقت پہنچنے ہندوستانی پناہ دینے

لین میں اونہوں نے دیکھا کہ سپاہ معتمد مذکور کو گریہ کٹھی سے اور وہ جاواز بنیاد کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ اگر یہ مذکور مارو جیٹ مذکور نے معتمد مذکور کے حوالہ کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بھی نہ کی بعد از تعمیل کر کے احکام متواترہ جواؤ کو ان کے برگیدہ صاحب کرنل میکن صاحب نے اور ان کے افسرین نے درباب قتل معتمد مذکور کے دسے تھے اونہوں نے ایک مربع میں اپنے تین درست کر کے گرداؤ کے کھڑے ہوئے اور معتمد مذکور نے بیچ میں سے نشانہ باندھ کر گولی بجانب برگیدہ صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نہ لگی اسپر جا کر گورے تو پچانہ آپسی کے مرنے سپاہ کو چیر کر اوپر حملہ آور ہوئے اور فٹنٹ سوین سن صاحب نے اول گولی پٹینچہ سے اوسکی تواضع کی تھی بعد ازین ایک ۱۲ جیٹ مذکور کے اسلحہ چھین لیے اور جب اونکی بند و قین دیکھیں تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیاں برابر ہوئیں

پشاور

کیسکے دل میں اس امر کا خیال نہی گذرنا تھا کہ فوج آزد سے دریائے سندھ یعنی انک کے کہیں ارادہ فساد کریں مگر اونہوں نے بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاکھانہ سے جو چہ بیان بگڑی گئیں اونسے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سوائے ۱۲ جیٹ وریساہ سواران یہ تجویز کی تھی کہ تاریخ ۲۲ ماہ می فساد برپا کر کے بخلاف انگریزان استادگی کریں تاریخ ۲۰ سید صاحبان کمانڈنگ تمام رجمنٹ کے بمقام کوٹھی رزیدنسی جہاں جنرل کوٹ صاحب بدین کا خاص مقیم تھے کہ یہ جگہ وسط میں نہی طلب ہوئے اور اونسے استفسار کیا گیا کہ اگر اونہوں نے کوئی علامت فساد کی یا ناراضا مندی نسبت اپنے سپاہیوں کے دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ انکی سپاہ سب با وفا اور ثابت قدم تھی اسطرح کا اعتبار کئی بھی ایک عجیب و لیل طور فساد کی ہوتی ہے یعنی اس قدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہیں ہوتی اس شب کو تمام انسٹران سٹاٹ جمیون میں جو حاطہ رزیدنسی میں نصب کیے گئے تھے شب بکس رہے وقت نواخت میں گنڈہ صبح برگیدہ میجر صاحب اور ایک صاحب اور دونوں نے دوسرے سرے چاؤنی پر جا کر تیر زیادتی کرنے اور ان کے گلے دوستوں کی یعنی دو دستہ فوج کے کیسے اور ہر ایک دستہ میں ایک جیٹ گورہ اور ایک تو پچانہ اور ایک زروپ تو پچانہ ایسی کا تھا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تھے ان دونوں کو دستوں کو درمیان کوارٹر گارڈ اور ۱۰ جیٹ پیادگان کے پوشیدہ کہ کہا کہ جو وقت حکم ہو فوراً انکھلے معتمدین کو پونچھن سے برباد کر دیں اسی عرصہ میں ایک سر کپولٹری گشتی چٹی اس مضمون کے بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئے کہ اپنی اپنی جیٹ کو بوقت نواخت سات گنڈہ صبح پر پٹ پر حاضر کریں

ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قریب پانچ گنڈہ سات میں باقی تھا کہ ہم سوار ہو کر چلے کہ دیکھیں رجمنٹاے جانب بہت کیونکہ اسلحہ سپرد کرتی ہیں ۱۲ جیٹ ہندوستانی نے قریبے تامل ہتھیار رکھ دیے مگر اونکو نہایت تعجب ہوا جب اونہوں نے دیکھا کہ سپاہ گورہ اونکے اور اونکے ہتھیار اونکے درمیان میں آگئے اور سب اسلحہ کاڑیوں پر رکھ کر روانہ ہو گئے دوسری رات ۱۲ جیٹ کی نوبت تھی اسنے بھی ہتھیار بغیر تکرار کے دیدیے اب جنرل صاحب نے مجھے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکھو دنا گئی دو جیٹ یعنی رسالہ نجم خیر آئیں اوراہ جیٹ ہندوستانی کیونکہ ہتھیار دیتے ہیں وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ دو فور جیٹ پر پٹ پر موجود ہیں اور سپاہ گورہ کے قبضے میں اونکے ہتھیار ہیں مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب میں نے ایک جیٹ کے

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر انکی سپاہ نے کچھ تکرار دینے اسلحہ میں کی ہو تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اوٹھکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے میں ہیں اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل انکی نیک چلنی کی ہے اور تم جا کر جنرل صاحب سے کہو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسروں سے زیادہ تر شک حلال ہیں اسی روز وقت سہ پہر ایک رپورٹ کرنیل سپوٹس ووڈ صاحب لکناڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوٹھکی رجمنٹ تمام وکمال جادہ شک حلالی پر ثابت قدم ہے

تاریخ ۲۳ رقت صبح خبر آئی کہ ۳۰ سپاہی ۱۵ رجمنٹ کے بھاگ گئے اسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک ٹپ ضروری ہو رہا تھا کہ جو اسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان میں تھے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسر و فوج کو قید کیا ہے اسی شب کو فوج حسین ۱۰۰ رجمنٹ شاہی اور نصف ترب تو سچانہ اسپر دو بجار ۲۴ اپنی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دو سو سو ارملٹانی تھے واسطے لنگ کے روانہ ہوئے شب اول یہ فوج مقام دو بندی پونچھی اور صبح دریا عبور کر کے شب دوم کو مقام ہوتی مردان وارد ہوئی جو وقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکھا وہ سب قلعہ چوڑ کر بھاگے مگر ایک سو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ میں رہے اور اس فوج میں سے رسالہ اور تو سچانہ اسپر اوتھکے تعاقب میں گیا اور ایک سو بارہ سپاہیوں کو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کر کے حدود سوات میں چلے گئے اور باقی ماندہ قریب ۹۰ سپاہی تریغ ہوئے یہ فوج بعد ازیں بجانب اباخان اور شب فور کی گئی اور وہاں ۹۴ رجمنٹ کے ہتھیار لیکر انکو چاؤنی میں بھیجا یا اس عرصہ میں ہم لوگ جولپا ور میں تھے غافل نہ تھے تمام مغربان ۱۵ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کر کے حاضر کیا اور سبکو بعد تحقیقات حکم فضا ص ہو ا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو حسین ایک صوبہ دار میجر بھی تھا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سانسے اور سبکو پھانسی ہوئی اور مالٹے سپاہ کو حکم دائم مجلس آواز سے دریاے شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئے تو ان قیدیوں کی بھی تحقیقات ہوئی اور جرم بھی انکی نسبت ثابت ہوا انہیں سے ایک شکست کو حکم توپ سے اڑا دینے کا ہوا یہ پریش عجیب دیدنی تھی کیونکہ قریب فوہزار سپاہ کے پریش پر موجود تھی انہیں سے چار ہزار تو آما وہ فساد تھے اور شہرہ امکان فساد برپا کرتے اور دھڑا چندان آبادہ نہ تھے مگر شک حلال ہی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جانی گئی اور چوتھا ضلع دس مربع توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بند و قین برہی ہوئی طیار تین اور افسروں کے چلنے لیس دو نو فیلڈ باٹری کی توپیں اور سب توپیں پہاڑی میں گراں برہی تھی اور تینیاں روشن تھیں چالیس مسند گرفتار شدہ ایک گوشہ مربع فوج مذکور میں پانچ بج کرے تھے کہ چار پریش پرتشریف لائے اور انکی سلامی سولہ توپ تو سچانہ اسپر نے لی جنرل صاحب گورہ پر سے اور حکم سننے حکم کا دیا اول دس قیدی توپ سے باندھے گئے اور افسر تو سچانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اسی وقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دھوئیں کے اوپر ناگین اور مائے اور سرد وغیرہ چاروں طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل میں آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج میں ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دل میں پیدا ہوا اس وقت سے ہمیشہ بھٹتے میں ایک باد پریش ہوتی تھیں اور عادت کو اتنا داخل ہے کہ اب ہیکو ایسی پریش کا کہی کچھ خیال ہی نہیں ہوتا معتمدین تو اب بالکل مغلوب ہو گئے

مگر چند اونہیں کے ایسے شیریں تھے کہ وہ اب تک صاحب کو گونگو اور افسر و نکو سلام نہیں کرتے تھے ایسے معتمدین میں سے
 پانچ پید آدھو نکو پچھت پڑیجیا کر ایک ایک درجن بید لگوادے اور اونکا مال واسباب ضبط سرکار کر لیا اور اونکو چاؤنی سے
 نکلوا دیا بعد ازیں اب یہ لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھیں تو سلام کرنے میں ہنگام تحقیقات فسادہ حبث
 اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس و صاحب جو قبل از پہونچنے فوج ملک بمقام ہوتی مردان کے گولی کھا کر مر گئے تھے ایسا
 معلوم ہوا کہ دہم سالہ غیر انہیں بھی سخنان نساؤ امینہ بھاؤنی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تھے اس واسطے یہ تیار کیا
 کہ اس رسالے کے بھی ہتھیار لے لینے چاہیں بلکہ اونکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین میں مال سوار کا ہوتا ہے چھین لیں
 یہ امور بھی عمل میں آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑوں کی قیمت کا نیلام میں وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ
 وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اون کے پاس سے برآمد ہوا تھا ان سب آدمیوں کو بھرست معقول تا بمقام انک پونچایا
 اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہو گیا ہے کہ جو تم میں سے راستے میں بد وضعی یا سہ تابی کر گیا او سکودہ فوراً مار
 ڈالینگے بعد ازیں چند روز ہم امن و امان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گزرتے ہیں کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ
 جو سپاہ قلعہ میکسن میں ہے وہ کچھ سازش کو ہے آدمیوں سے کہہ رہی ہے ایسے دو شبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور
 برہم صاحب اور میں دو توہین تو پچانہ کو ہی میں سے اور ۵۰ ہندوین کے رائفل والی اور ۵۰ اسواران ملتان کی ہمراہ لیکر قریب
 نو بجے شب کے روانہ ہوئے اور قریب نو چھت تین گھنٹہ پاؤ بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہونچے میں اسی وقت قلعے کے اندر گیا
 اور وہاں جا کر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سہا کو حلدی پریٹ پر باہر قلعے کے بھیج کچھ حکم اونکو سنا ہے سب آدمی باہر آئے
 اور طیار ہوئے میں نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریٹ پر باہر قلعے کے لیجیو یسکر سپاہ بہت دیر متال رہی اور مجھے
 خیال ہوا کہ شاید یہاں ہمارے چلنے وغیرہ کام آونگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تھی اوکو کچھ نظر نہ آیا
 جب تک وہ قریب ۷ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اونہوں نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈیل کوچ کر و
 انہیں سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے میں گھس گئے اور گارو سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے
 آواز گھوڑوں کی اپنی بائیں طرف سے سنی اور اونکے سامنے سے ہی آواز گھوڑوں کی آئی اور جانب راست سے صدائے خیر و نکی
 اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکھ کر اوں سکر سب سپاہ پریٹ پر متعجب ہوئی اور اس عرصے میں جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب
 برطرف ہوئی تو اونکو معلوم ہوا کہ یہ صدائے خیر و نکی کو ہی سے جسکے ہمراہ ایک سوراخیل ولسے آتی تھی اب کھیل پورا ہو گیا تھا
 کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تھا اور سوار رو برو اور جانب راست اور تو پچانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھ کر اونہوں نے اپنے
 جسم سے ہتھیار اس طرح کھو کر ہینک دیے جس طرح آلوںے جوش خوردہ اپنا پوست چوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تین
 حوالہ سکر کار کر دیا

ایک وقت نگار حال بلوہ مقام ہوتی مردانکا اسطور بیان کرتا ہے کہ وہ حبث ہندوستانی مقام مذکور میں بلوہ
 کر کے اپنے اضران ولایتی کو گزرتا کر لیا ایک دستہ فوج جہیں تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ آسپی اور دو غبار بجا اور
 ایک تروپ سواران غیر آئین کا تھا پیشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور میں جو چھکے معتمدین پر حملہ آور ہوا معتمدین کو قتل کیا

اور اسقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہو کر بوسہان سوات پہاڑ گہر ہوئے فوج معتمدین کے جو کمانڈنگ افسر تھے یعنی کرنل
 سبوتس ڈوڈ صاحب اور نکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑنیکا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کیے سال سے اون پر مہر مہربان کیا کرتے تھے
 کہ وہ غصہ اور رنج میں گولی کہا کر مر گئے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہو گئے تھے اور حق بجانب اونکے سے کیونکہ جنگوں کو کوئی
 طرح مدت تک دیکھا ہوا اور اون سے ایسے حکمت نادر فی دیکھنے میں آدین تو انکار انسان اپنے قابو میں رہ سکتا ہے انصر
 اونکو کچھ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مار کر مر رہے ایک بڑا اگر وہ معتمدین کا بجانب کوہ کاغان باران
 روانہ ہونکہ دوسراستے سے بمقام شہر جاکر سپاہ گیر ہوں مگر سیدان کاغان نے اونکو خوب مارا اور باقیوں کو گرفتار کر کے نجدت
 صاحب دہلی کشن بہادر زار راہ کیا اور سچو سچو صاحب دہلی کشن نے اونکی تحقیقات جرم کی کر کے سبکو پھانسی دی یہ گروہ پوز
 آخون سوات کے پاس رہے تھے اور اسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہاں سلمان ہو گئے تھے
 بعد ازیں آخون مذکور نے اونکو ایک پروانہ دیا تھا اوسمیں ہر ایک سلمان سے یہ درخواست تھی کہ حتی الامکان اس گروہ کی
 مدد کرنی واجب ہے سوات سے خصت ہو کر یہ گروہ بمقام الہی پونچا اور وہاں ایک روز مقام کیا اور تلاش رہبر دنگی کی
 جو اونکو براہ کھلی اور گدہ ہی کے مقام شہر تک پونچا دین اس عرصہ میں اونکو خبر پونچی کہ فوج سرکاری اونکے تعاقب میں
 آتی ہے پسند وہ سب بدحواس ہو گئے اور بہاگ کھڑے ہوئے ایک خیرہ دریائے اٹک میں جو قریب سرحد
 چلاس کے واقع تھا یہ گروہ وہاں پونچا اور جب اونکی خبر سیدان کاغان کو پونچی تو وہ سب اونکے درپے آزار ہوئے اور سپہ
 معتمدین کو قتل بھی کیا اور کچھ اونمیں کے غرق دریا بھی ہوئے بھوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان
 اونکے تعاقب میں تھے سیدون نے چچین اور معتمد گرفتار کیے اور اونکے تین جماعت کر کے ایک کو تو بمقام کھلی توپ
 سے اڑا دیا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسرے کو بمقام ایٹ آباد یعنی ہزار اقل کیا تباہی رخ سہ ماہ جون ۱۹۶۴
 کے اور پنجم رسالہ کے ہتھیار بمقام ابودی واقعہ شہر چچین لیے اور شغل توپ سے اڑا نیکا چند روز تک سپاہیان
 ہر جماعت نے جو گرفتار ہو کر آتے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی سہت
 کہ کوئی سر نہ اٹھاوے اور نہ خوف زدہ ہو کر مصدر کسی بدانتظامی کا ہو پرخند باشندگان کے دلسین کہی کہی رحم واسطے
 سپاہ ہندوستانی کے آتا تھا کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ کیو جمبٹ کے ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک بہاگ گبی تھی
 اور اسکے سپاہی مارے بھی گئے تھے اور اکثر آپ گرفتار ہو کر آتے تھے اور توپ سے اڑائے جاتے تھے مگر
 تاہم حکام نے جو تجویز نیٹی بہرئی کرنے کی کی اور اون ہی باشندوں میں سے ملازم رکھے تو وہ خیال رحم اب اونکے دل
 سے بالکل جاتا رہا اب ایک جمبٹ تو سکھ اور پٹھانوں کی اوس فوج میں سے بہرئی ہوئی جسکے ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک
 جمبٹ پٹھان پیدل کی نو بہرئی ہوئی اور ایک رسالہ پٹھان سواروں کا ملازم رکھا گیا اس تہہ سے سب پٹھان جانب
 سرکار ہو گئے اور جو پٹھان اولوا فزم تھے اونکے نوکرو جو جانے سے ملک میں بھی کچھ بدانتظامی نہوئی بیان تک
 قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک میں فساد کرکے تھے اب سب سے فساد انگیزی کے نجدت صاحب کشن بہادر حاضر ہو کر
 درخواست خدمت سرکار کی کرتے تھے سوائے ان تہہاں نیک کے اور ایک امر الیہ ان تدابیر سے وقوع میں آیا

جو قابل جان نے اور یاد رکھنے کے ہے وہ یہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل ناامیدی ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر
اونکی مدد قتل انگیزیان اور بلوہ پردازی میں نہ کرتے تاہم اونکے کچھ درپے آزار پہنچتے اب وہ ملازم سرکار ہو کر اونکے دشمن بن
ہو گئی اور اونکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جبکہ سر کر نیکی واسطے انہوں نے مددگار کی کی تھی اور سرکار
کی جانب سے ان سے تھے اب وہ وہی سرکار کی جانب دار ہو کر اونکے خلاف اپنی تیغ و تفلک کام میں لاتے ہیں اور ملک میں
ایسا انتظام رکھتے ہیں کہ جس سے اونکی بلوہ پردازی نہیں ہو سکتی اور نہ ملک میں کچھ خرابی واقع ہو سکتی ہے یہ خیال کہ
اور دیکھ کر کہ سارا ملک اونکا دشمن ہے اور گمناں اور راستے سب بند و بست سرکاری میں ہیں اور وہ خود اونکو گونے
قبضے میں ہیں جنگی قتل اور خرابی کا اونکے دل میں ارادہ تھا وہ سب ضرور پیش بجاں درویش کر کے خاموش بیٹھ رہے
اور پھر بھی سر نہ اٹھایا کیونکہ اور سب امور تو اب اونکے امکان سے باہر ہو گئے تھے مگر فرار ہونا بھی ضلع پشاور میں غیر ممکن
تھا کیونکہ سب کوئی تو اونکے دشمن تھے اور راستہ انک قبضہ سرکار میں تھا اور دریا بھی قہار درمیان میں تھا غرض ایسے
ایسے خیالات سے وہ پراگندہ کسی فساد کے نہ ہوئے

دنیا پور

اس مقام میں ۷ اور ۸ اور ۹ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تھیں

تاریخ ۲۵ مارچ ۱۸۵۷ء جولائی جنرل لوڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہائے بندوق جو سیکڑ میں متصل لین فوج
ہندوستانی ہیں اوٹھوا کر لین گورہ میں احتیاطاً اور حفاظتاً رکھی جاوےں بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی
اور توپخانہ زیر حکم کرنل ہولیش صاحب کے میدان گریڈ سکور پر بطیار ہو کر آئے کہ بوقت ضرورت لین فوج ہندوستانی یہ
حملہ آور ہوں بعد ازاں دو چکرہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیاں بار کر کے لے آئے توڑنے فاصلے پر
یہ چکرے پونہچے ہوئے کہ ایک شور لین ہندوستانی میں سے اوٹھا اور دیکھا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق پہرائی اور
چلا یا کہ صاحب کو مارو اور ٹوپیاں نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اس مقام پر بھیجا گیا جہاں فوج گورہ تھی کہ
توپن ۱۰ اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اسطور پر ترسیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر بطیار رہے کیونکہ سپاہی
توپن کے لیجانے میں زیادہ مصراور آما وہ نہوئے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوےں مگر جو وقت حکم ہو فوراً میدان میں حاضر ہوں
قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہتیاں گورہ سے ہوئیں اور چونکہ یہ قرار دیا تھا کہ باجمالی فساد دیکھا آواز کی بجائے
اس واسطے توپن ۱۰ اور ۱۰ رجمنٹ مذکور بطیار ہو کر میدان میں آئیں رجمنٹ مذکور پانچ منٹ میں بعد آواز بندوق کے میدان میں موجود
تھی دو کمپنی ۷ ۳ رجمنٹ کی بطور سکڑ مش یعنی جنگ نشتر آگے بڑھیں اور اونکے پیچھے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بھی روانہ ہوئیں یہ فوج
بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیوں نے دیکھا کہ فوج گورہ آتی ہے اور انفییلڈ ریفیل کی گولیاں مٹی کی
دیکھیں فوراً برائے حفاظت جان فرار ہوئے اب توپ کی گولی اونکے اوپر چلے مگر اثر اونکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد
بھاگتی تھی اب فوج آگے بڑھی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار داؤد پور طراک بوقت نواخت سات گھنٹہ شام اپنی
چاؤنی میں واپس آئے اس وقت سے شنبہ چلی شب تک چھوٹا پلاٹہ ہوا جو جہاز دفاعی گمناں پر تھا اونسے بڑا کام کیا

یعنی پانچ کشتیاں جنہیں سپاہی مفور ہرے ہوئے تھے غراب کر دین اور خزل لوڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے
چار کپنی ۲۵ رجٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارہ دیار نہیں اونہوں نے بھی سرکشی اختیار کی اور شامل فساد
ہو گئیں معسڈین چہ سوہندوق اپنی چوڑ کر بہاگ گئے تھے اور اوکی لہین میں سے انبار کو لید نکالا جو ہندوق کے مطابق معلوم
نہوئی تھیں بلکہ کچھ چوٹی تھیں اور اوٹسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ڈھلی ہوئی نہ تھیں بلکہ کوٹ کر بنی تھیں اور بہت بوئیں باروت کی
دستیاب ہوئیں

سجائے اسکے کہ اس وقت جو وقت وہ خوف زدہ ہو کر بہاگ گئے تھے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچھ تارک اونکا
نہوا اور اس عرصے میں معسڈین نے بہت کچھ ایذا رسانی وغیرہ کرنی مقامات آرہ اور ٹنڈہ وغیرہ جو قریب تھے اور غیر معسڈین
سے باعفت سستے اور تالیاتی حاکم اعلیٰ مقام نہ کوڑ کے بڑا صدر پونجا عبدالزین روز کے ایک جامعہ شمل اور ۱۰
گورہ ۳ اور اسی قدر ۱۰ رجٹ شاہی کے اور ۵ سکھ سواری جہاز دغانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب ۱۰ میل
کے براہ خشکی واقع تھا بھیجے گئے اور بد نصیبی غریب گورہ ہاے اور رجٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے

گورہ جاز سے اوڑے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کوچ کریں چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تھی اونہوں نے کوچ کیا اور گیارہ بجے
تک چلے بعد انہیں ماہتاب غروب ہو گیا اور اب اونکو مقام کرنا تھا مگر سچاے مقام کہ نیلے صاحب کا ٹنگ نے باصر ارقام
اونکو آگے بڑایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قومی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہو گئے تھے اور
گرسنہ بھی تھے اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت میں اوٹسے کیا ہو سکتا تھا آخر کار یہ ہوا کہ وہ ایک
جھل میں جا پڑے اور وہاں قریب دو ہزار معسڈین تھے کچھ اونہیں سپاہی تھے اور کچھ کورسین کے آدمی تھے جو ایک قومی
زمیندار اس لوح میں تھا جو وقت یہ مقام نہ کوڑ میں پونچے معسڈین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے
اور باقی ماندہ منتشر ہو کر بہاگ نکلے اور ایسے منتشر ہو گئے تھے کہ ایک دوسرے سے تابصیح پہ نہ ملا صاحب کا ٹنگ یعنی
کیٹان دنیا صاحب اول ہی باڑہ میں مارے گئے تھے معسڈین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور اور سبھی
کچھ کچھ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقی ماندہ سب پیچھے ہٹ آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا
حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اس میں ہر ایک منتقس کا فائدہ بھی تصور تھا اس ہنگامے میں ہمارے آدمی بہت مارے گئے
چار افسر اور ۶۰ سپاہی ۱۰ رجٹ کے کام آئے اور سیکور خیم بھی نہ آیا

تمام سپاہ معسڈین نے اونکا تعاقب تا بنا کہ کیا جسمیں بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرنا بھی نہ آتا تھا ہندوستانی
افسر اپنے اکھوٹے گردے تین اونہیں کے مارے گئے اونہیں کئی آدمی بوردی رافیل نظر آئے اونکے پاس
سامان جنگ نہوگا کیونکہ اونہوں نے بوتام اور پتھر بہر کر چوڑے تھے اونکے پاس چوٹی توپیں تھیں کہتے ہیں کہ آج
دوران معسڈین کے اونکے شامل ہو گیا تھا انہوں نے کہ ایک آدمی کے باعث اٹنا نقصان جان ہوا اسکا تصور ہی دل کو
پادہ پادہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوئے تو ادھلی نسبت کچھ اور بھی تحریر ہوتا

تباریخ یکم ستمبر اس مقام کی اہمیت میں باعث شورش کو بیان کردہ فوج کے غلغل واقع ہوا اور سب اس تخیل کا ہیہہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق میں ایک مرتبہ ایک گاؤں میں جو متصل اس مقام کے ہے چھپنا ہوا تھا اور اس میں خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہو گیا اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کے حکم قید میں یا مختلفہ کا صادر ہوا تھا مجرموں میں ایک شخص تھا پیر تھاکا اور اسکی تعظیم پنجاب مذہب ہر ایک کو ہے کرتا تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اسکی رہائی کے واسطے کی اور انکی درخواست منظور بھی ہو گئی تھی پنجاب اس کے انکو جرأت پیدا ہوئی اور گاؤں لاون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گزاری کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ میں گرفتار ہوئے تھے وہ سب رہا ہو جاویں یہ درخواست انکی نامعلوم ہوئی اس پر انہوں نے دیکھا یا تھا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے

تباریخ مذکورہ بالا ایک برقدار حاکم خان نامے نے جو لارنس صاحب کی سیم کے پاس رہتا تھا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوہ سرغنہ معتمدین کی تھی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خاشک اور روات اور دو تیر اور گاؤں نوٹے جمع ہو کر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور انکا ارادہ ہے کہ سب انگریز و کمو مار ڈالیں یہ سنکر برقدار مذکور نے قریب نوخت نوگنڈہ شب کے سیم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر بیٹی صاحبہ اسٹنٹ کشن نے پیر گو کہیوں کے انگریز و سب مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر معتمدین تو خالی بن جاویں اور سیم صاحبہ کو فتنے کہا کہ معہ بچنے یا تو لارنس صاحب کی کوٹھی میں جا کر پڑنا اور یا بارکوٹ میں جاویں کہ وہاں محافظت انکی ہوگی

قریب نوخت یک دنیم گنڈہ شب تمام شکوک اس باب میں دفعہ ہو گئے یعنی قریب ساڑھا دیون کے یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام میں آئے اور اپنا کارفساد انگریزی اول نیگلے سے جو اس جانب تھا شروع کیا اس نیگلے میں ہوسٹ صاحب متعلقہ پیمائش رہتا تھا ان صاحب کو مشکل موقع فرار ہونیکا مدد سیم صاحبہ اور بچے کے ملاحضوت معتمدین ان کے حاطے میں آئے انہوں نے ٹوٹنا شروع کیا اور جو ان کے نزدیک شئی قیمتی تھی اسکو لئے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا معتمدین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا پیر ایک گاؤں سے جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہو گیا تھا بعد ازیں وہ آپ کپتان روشن صاحب کے نیگلے پر آئے مگر بیان انہوں نے خوب فراچکھا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی راگٹھر فوکر تھے انہوں نے تین مرتبہ معتمدین کو مار کر نکال دیا آخر کار معتمدین یہاں سے بھاگے اور دو آدمی ان کے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکھا کہ معتمدین مقام گلدانا میں بکثرت جمع ہیں اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پیر اس مقام پر کوشش کریں یہ حال دیکھ کر سیم صاحب کو صلاح پر دی گئی کہ معہ بچنے یا تو بارکون میں چلی جاویں اور یا تھارن صاحب کی کوٹھی میں رہیں اس پر معتمدین پر نہ آئے

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنل سپارک صاحب کے یعنی چند جہانہ اور چوکیدار بھی لوٹنے مکان میں شامل تھے دو جہانہ نے اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات وثبوت جرم کو رت مارشل سے حکم مار دیا کہ نسبت ان کے صادر ہوا جب انکو قصاص کے واسطے لیجاتے تھے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر چھپ گیا حال اسکا سماعت میں نہ آیا مگر دونو جہانہ کو قتل کیا بوقت شہر معتمدین خفیہ ہمارے اوٹھے اور جتھنا

اسباب انگڑونکا تھا لوٹ لیگیے اوسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ رائگڑ کارسکرار پر اور مقامات میں تعینات قریب چار بجے شام کے ایک کمپنی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کارخنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ ہوا دوسکا نام درج کر دیا جاوے اور اس نام کے واسطے ۴۴ صاحبوں نے درخواست کی انکے کمانڈنٹ کپتان جوسٹن صاحب متعلقہ پیمائش رہنمو مقرر ہوئے

صبح جمعرات کی بغیر کی طرح کے فساد کے گزری مگر معسین نے راستے آندرفت کے روک لیے کہ ریدو غنیمت اس مقام میں نہ آوے قریب دس بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جا کر معسین کو راستے پر سے ہٹا دیں اسہین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کو ہی رائگڑونکی اور ایک گروہ برقدان پوس اور وہ لوگ تھے جنہوں نے واسطے کارخنگ کے اپنے نام جسٹن لکھوائے تھے یہ سب جمع ہو کر گئے اور ایک مقام پر دس کوہ میں اونسے مقابلہ ہوا معسین نے ایک بار ماری اوس سے ملو صاحب کے ججنا نام جسٹن کو دین درج تھا ایک زخم بیر پر آیا تھے جو اوپر سے بارہ ماری تو کسی سبب نامعلوم سے کسی کو ایک گولی بھی نہ لگی کیونکہ نہ کوئی معسین میں سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا اور چند فاصلہ مابین قریب پستیا نسی گز کے تھا تاہم وہ لوگ ہباگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پہر گولی کے شے سے باہر ہو گئے صرف ایک یا دو آدمی اونہیں سے چڑھتے ہوئے گر پڑے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی مار سے ہو گئے گروہ انگڑونکا جو ہمارا تھا وہ تو اسی جگہ مقیم ہوا اور رائگڑ اور پوس والے گماشیونہیں اور تر گئے کہ دیہات کو ہی کو بر باد کریں اور جسٹن والے انگڑونکا بطور فوج ملک متصل گروہ اول کے رہے کہ بہ وقت ضرورت مدد کو جلدی ہو پرخ جاوے دس یا بارہ گانوں معسین جلا دیے مگر انہوں نے کہ ہماری جماعت قلیل تھی درندہ اونکی زراعت بھی تباہ کر دیتے اور اونکے مویشی چھین لیتے ان گانوں نے کسینے مقابلہ ہمارا کیا بلکہ تمام گانوں نے خالی پایا کوئی باشندہ اونہیں موجود نہ تھا یہاں سے چڑھائی کوہ مری کی نہایت سخت تھی اور آدمیوں نے وقت مارجت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہونے نہیں کیا تھا جبوقت نیچے گھاٹی میں گانوں جلتے تھے اوسوقت شنائی سانے کے پہاڑ پر بجتی تھی اور آدمی بکثرت جمع ہونے لگے یہ دیکھ کر احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر پہر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہر جو حاجی مقرر ہوئے تھے مگر اس شب کو کچھ نہ ہوا اور شب تار مابین دامان گذر گئی درمیان شب کے تھارنٹن صاحب کبشتر موخند سپاہ پولس و سکمان نو ملازم مقام راول پنڈی سے اس جگہ وارو ہوئے

بباعث ہوشیار ہو جانے سب ساکنین کے اور تدارک بر انداز معسین کے پہر بیان کچھ واقعہ حادث ہوا

امرت

تاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۰۱ء صبح یہاں احتمال گذرا کہ معسین میا میرپان آتے ہیں اسواسطے ۹۰ رجٹ ہندوستانی کی پیشہ ہوئی اور کپتان ویدی صاحب کے تو پھانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعہ میں کریں اور رجٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہو کر بطور پہر گروہ شہر کے قائم ہوں اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افتر انگڑونکا تعینات ہوا سپاہی خوشی اپنے اپنے کام پر رہے

روز دوم صبح ایک کمیٹی تین مسن آرمیوں کی اور ایک مستند ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی نیچے کارٹوس اور کئے سامنے
کھولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہ وہی کارٹوس ہیں جو وہ سالہا سال سے کاٹتے ہیں عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد
لین ہائے سپاہ کے پہرتے ہوئے نظر آتے تھے

سیم صاحبوں نے مکان کرنل صاحب اور قلعے میں جا کر پناہ لی اور تاریخ ۵۔ وقت صبح ایک گروہ ۸۰ حبش شاہی
اک قلعے میں داخل ہوا اور کپتان ہڈ برنڈ صاحب جو موہ تو پچانہ کے بمقام جلد ہر جاتے تھے اونکو بھی اسی مقام میں رکھ لیا
تاکہ بروقت ضرورت اونکے تو پچانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر میں سب طرح امن رہا

راول پنڈی

اول ہی جب خبر مفید میرٹھ اور دہلی وغیرہ کی یہاں ہوئی تھی اوسوقت سے تدابیر انذفاع فساد کی ہوتی تھیں تاکہ
اس مقام پر بھی ویسا ہی نہ ہووے اور کوئی امر شبہ و مشکوک جس سے نوگو نکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۴۔ جون وقت ۳۔ پہر
واقعہ میں نہیں آیا مگر اوس روز سب کے دل نہیں ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویسا ہی حال یہاں بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پہ
ہوا تھا ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہو رہا تھا کسیکو اطلاع
تحریری اور کسیکو دہانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اسواسطے تو پچانی میں حکم لیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن کہیں
مگر تیز روشنی نہ ہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تھی اوسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور سب سپاہ پوس بھی یہی حکم جاری ہوا
افسروں کے نام حکم لیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہیں اور فوراً وقت اطلاع طیارہ اور آمادہ ہو جائیں ہرہ والوں
اور سپاہ گشت کر نیوالی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر پروردی و احتیاط عمل میں آئیں ایک پہر
مگر جاگھر جھے واسطے تجویز ہوا جہاں حکم تھا کہ سیم لوگ مع دیگر متعلقین اونکے بروقت ضرورت پناہ گیر ہوں اور لین بارک بھی اونکے
واسطے جائے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجے تک بلکہ قریب تین گھنٹہ بعد از ان تک یہہ تردد اور ناامیدی ہر ایک کے
لبشرے سے نمودار تھی اور یہی حال بار کو نہیں اور گر جاگھر میں تھا بہشتناے چند صاحبوں کے اور سب نے اپنے اپنے
مکانات چوڑ دیے تھے میں تباسف بیان کرتا ہوں کہ صرف سیم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ
جو علاقہ قجات جلیلہ اور عظیمہ رکھتے تھے اور جنگو لازم تھا کہ اپنے مقاموں پر قائم رہتے اور اگر انکو چوڑتے تو بعد از چوڑنے
اور سب لوگوں کے ترک کرتے وہ ہی اول ہباگ گئے مگر شکر خدا کہ اس شب کو کچھ فساد نہ ہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل میں ہوا
مگر کچھ ظاہر نہ تھا بلکہ تاریخ ۱۳۔ جون جب اونسے احوال سپاہ بار کپور کو لیا گیا تو اونہوں نے نہایت تاسف کیا اور کہی کہ سب ۵۰ حبش
ہندوستانی نے متفق لفظ یہ کہا کہ ہمکو معندین ہوتی مردان کی مقابلہ پر سچید وہم اونکو خوب سننا اونکی سرکشی کی دیکھنے گمراہ
القصہ وز دوم اندیشہ مذکورہ بالا کو وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آفاقی چوڑے
کپڑوں کے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے

سبب اس اندیشہ بھیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۰ حبش ہندوستانی کا فخر یہ یہ کہتا تھا کہ میرے
پاس اب بھی دس گولیاں اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام میں آدینگے یہ خبر جب حکام تک پہنچی تو بھی

بعد ازاں اندیشہ فساد کو کرنل باگسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر بس صاحب دونوں نے اپنی سپاہ میں بے ہتھیار ہو کر سونا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسر کی دلیلیں ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ منسوخ ہو گیا یعنی بتاریخ ۷ ماہ جولائی یہ مناسبت متصور ہوا کہ سپاہ کو ہتھیار ملے جابین اس واسطے سپاہی پرپٹ ۱۲ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم حوالہ کر دیا اسلحہ کمانڈ کیا اس وقت سپاہ گورہ یعنی ہم کینیاں ۲۲ رجمنٹ شاہی کی تو سانی جانی گئی تھیں اور تین ضرب توپ تو پانچانہ اسی کو وسط میں رکھی گئیں یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سن کر فوراً ہلک گئی اور تو پانچانہ کی اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوئے ایک باڑہ بطور تواضع اپنی بند و قون اور توپوں اور فوج کی تشکیل کی مغرب میں اپنی لین کی جانب گئی اور وہاں گرفتار ہو کر انہوں نے تمام اسلحہ سپرد سکر کر دئی اس جنگ میں صرف کپتان پافر صاحب متعلقہ پولس کو کلانی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کار کستی تھی ایک جمع آیا اور سیکو ایچ بھی نہ آئی تھی

پونا

بتاریخ ۷ ماہ ستمبر دو اشتہار زبان مرہٹہ شہر میں سے دستاب ہوئے یہ اشتہار ناما صاحب پھور والے نے بدین مضمون جاری کیے تھے کہ سب رعایاے پونا انگریزوں کو مار ڈالیں بلکہ حتی الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بھی قتل کریں اور جو ایسا کریگا اوسکو انعام تقبیل خیل دیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اوسکو پانچ ہزار روپیہ دیگا مگر بدانت راقم بہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی خیل سے سب انگریزوں کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے حتیٰ کہ بابت قتل ج اور مجسٹریٹ کے پانچ روپیہ لکھا تھا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار میں یہ بھی درج تھا کہ ناما صاحب ہمراہ فوج کثیر تھی وغیرہ لیکن ملک پیشوا کو آنے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب تک وہ ہفت ام آئندہ پونچھیں جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اس وقت تک شہر پونا فرنگیوں سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت یزدی میں تھا

شکار پور

بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازوں نے توپیں لیکر بجانب میدان پرپٹ لگا دیں اور کوشش کی کہ بر پارکے فساد عام کے عمل میں لائے ان لوگوں پر با قیادہ سپاہ کمپنی گولندازان جو مفسدہ تھے اور سپاہ پولس جو حکم کپتان مینگری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوئے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو تو پانچانہ کی پشت سے رو برو چڑھا دیا اور اس طرح توپوں کو بزرگ کر کے چھین لیا اور مفسدہ باگ نکلے بن آدمی مفسدین کے مقتول با عروج شید ہو کر میدان میں پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹے کے عرصے میں ختم ہو گیا مگر اس عرصے میں ایسی تاریکی نہ تھی کہ سیکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسدہ تھے اور کہاں کہاں تھے

جلپگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزوں کو مار ڈالیں با خود مر رہیں

ادنی اپنی کمپنی والوں نے دو کو تو فوراً گرفتار کر لیا اور تیسرے نے مقام کوارٹر گارڈ میں جا کر بندوبست طیارہ کر رکھی اور کہہ کر جو میر نے پاس آئیگا ارادہ کر لیا اوسکو میں مار ڈالو گا حوالدار میر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکہ مقام مذکور کا رخ کر لیا بعد از عرصہ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا رہنما تھا شمشیر علم کر کے اور سپتول طیارہ بہر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فرنگی افسر کو مار ڈالو اور دوسرے کے واسطے ڈالو حوالدار میر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھو مگر اوسنے نہ مانا تب تین سپاہ کوارٹر گارڈ مذکورہ بالائے اوسکو گولی سے مار دیا لاش معصومہ مذکور کی گو قوم کا رہنما تھا مگر ہتھیار رکھنے کے بعد سے اوسکو مار کر دریا سے تین تین میں پھوٹا دیے گئے

مراد آباد

شروع معصومہ میں ۲۹ رحمت ہندوستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیوں کو جھپٹانے سے رہا کیا تھا مگر بعد از ان پشیمان ہو کر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیر خواہی سرکار میں راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہر چند معصومین نے جو اس شہر کی طرف سے گزرتے تھے چنڈ بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادہ راستی سے منحرف نہ ہوئے ایک صاحب مقیم مراد آباد بتا رہے ہیں ۱۸ ماہ مٹی اسطرح تحریر فرماتے ہیں بتاریخ ۱۸ ماہ مٹی چکو خیر پونجی کہ ایک ٹری جماعت ۲۰ رحمت کی جس نے مقام سر پٹھ معصومہ پر کیا تھا موسا مان جنگ و خزانہ ایک جنگل میں جو بجانب چپ دریا سے گورگن کے اور قریب پانچ میل مقام نہاسے واقع ہے فروکش ہیں رات اندھیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشعل اور پرشیں سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رحمت کے جمع ہو کر اوسکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چنڈ سوار لیکر اسکے پہلے چلے کہ جا کر پل دریا سے مذکور کا قبضہ کریں اور جب سب بند و بست مناسب ہو چکا تو فوج مذکور ٹو بالا لبر گردگی صاحب پنج اور صاحب مجیٹ اور دو اور افسروں کے اون پر تاخت لائے اور اوسکے پرہ والوں کو مغلوب کر کے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی معصومین کا یہ حال کیا کہ اوسکے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور کٹہ آدھوں کو گرفتار کیا سوائے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی معصومین کا اسکے ہاتھ لگا اور باقی معصومہ ہاگ گئے کیونکہ باعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہ ہوتا تھا مگر بروقت سر ہونے بتا دین کے جبکہ سفلہ سے البتہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی بروز دوم وقت صبح چنڈ سپاہی معصومہ لیرا لیں ہندوستانی میں آئے اوسمیں سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رحمت کے گولی سے مار دیا اور باقی گرفتار ہو کر جھپٹانہ میں مقید ہوئے جو شخص کہ معصومین میں سے لین میں مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اوسکا کوئی رشتہ دار اس رحمت ۲۹ میں تھا اس رشتہ دار نے بلکہ قریب سو سپاہیوں کے جو اوسکے دوست تھے جمع کیا اور انکو ترغیب معصومہ پر دازہ دیکر انکو جھپٹانے میں لے گیا وہاں سپاہیان ۲۰ رحمت کو جو قیدی ہوئے تھے رہائی دی اور اوسکے ساتھ چنڈ توقیدی اور آزاد ہوئے باقی سپاہ رحمت ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیارہ چڑھ کر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کر کے پہلے آویں اور حکم پاکر وہ جنگلوں میں گئے اور ۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور رحمت آدمی گرفتار ہوئے اور اکثر خود بھی حاضر ہو گئے یہ حکمت چنڈ سپاہیوں کی دیکھ کر باقی ماندہ رحمت بہت تا دم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع انہوں سے دوبارہ ثابت کرنے خیر خواہی اور اعتبار کا انکو ملا فرود گذشت نکلیا بتاریخ ۱۲ خبر آئی کہ ایک محنت کش

خازنوں کی رام پور سے آکر بلیب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوئے ہیں اور ان کے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور برہمن شہر کے ساتھ لگ رہے ہیں صاحب چچ نے خبر سنکر دوحمدہ والد کو اور خیر خواہ اور سپاہیان ۲۹ رجٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور معسندین پر حملہ آور ہو کر ان کو منتشر کر دیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے شکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اس طرح جان بچائی کہ ایک معسند نے اپنا بشیر بیکہ یعنی قراہین اون پر چترائی تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑ کر معسند کو گرو گرتاڑ کیا اور سر غنہ اس جماعت معسندین کا بوقت شب سپاہ پوش کے ہاتھ سے مارا گیا تھا تاریخ ۲۳ روضہ شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کپنیان سفر دنیا کی مقام روڑ کی سے بگڑ کر اور سامان جنگ اور بہت سامان لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئیں ہیں بلا توقف دو توپز اور دو کپنیان ۲۹ رجٹ کی اور ساتھ سوار طیار ہوئے معسندین نے جب خبر طیاری اس فرج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہو کر ترائی میں بہاگ گئے مگر ہمارے جنت محمدیٹ صاحب نے چار سوار سے جا کر ان کو ایک باغ انہ میں جا لیا اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہے جب تک یہ فرج بھی وہاں جا پونجی اور ہونچکا ان کے ہتھیار چین لیے بلکہ اکثر سپاہیوں کا مال و ہبایا بھی لے لیا اور ان کا تعاقب تباہ ترائی کیا بعد ازیں ۲۹ رجٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہو گئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع میں بھی بھیجے گئے اور انہوں نے خدمت بھی جیسے سپاہیوں کو اور خیر خواہوں کو چاہیے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آئندہ بھی ایسی ہی خدمت کرتے اور اس طرح خیر خواہ سرکار رہتے تو ان کی بڑی نیکنامی بسر کار گوشت لکھی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ واقعہ جو بخلان سپاہیان ۲۰ رجٹ اور سفر دنیا کے حاصل ہوئی ہیں ان کے سبب اب یہ ہوا کہ جو جماعت معسندین کی اپنے وطن کو جاتی تھی اور اس رستے ان کو جانا تھا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بجا کر جاتے تھے چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہیں اس واسطے اکثر معسندین یہاں لین میں آکر سپاہ کو ترغیب دینے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہیں اور طمع دیتے ہیں کہ وہاں طلب ستخواہ زیادہ ملے گی فقط

یہ لائق سند ۲۹ رجٹ اپنے ہائیوں کو جو گرد و نواح میں تھے آمادہ سرکشی دیکھ کر اور یہ سن کر کہ مقام برہلی میں ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جس کا بیان نہیں اپنے جادہ راستی پر ذرہ سکے اور آخر کار تاریخ ۳ جون منحرف ہو گئے ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سوائے اسکے جو صاحب ملت شہر مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل میں مندرج ہوتی ہے نہیں آئی

پوپل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اکثر مسلمانان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازیں صاحب موصوف کو معسندین نے پوپل صاحب اور دیگر گرا نیوں کے تاریخ ۳۰ گرتاڑ کیا اور وارڈن صاحب اور ان کی میم کو اوسے روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد معسندین نے پوپل صاحب اور دیگر معسندین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی ہوگی نا چار جب کوئی اور موقع جان برہلی کاڑنا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازیں ایک مکان میں ان سب کو بیکار کیا اور کچن صاحب مع عیال و اطفال کے اب تک شہر میں کسی مقام محفوظ میں پوشیدہ تھے اور اس طرح تاریخ ۱۵ مئی ۱۸۵۷ء کو جب فرج برہلی یہاں وار د ہوئی تو پوپل صاحب مع دیگر صاحبان دوبارہ گرتاڑ ہوئے اور کچن صاحب کا پتا بھی کسی مسلمان نے ان کو بتا دیا انہوں نے کچن صاحب اور ان کے لپس کلان اور کار برہلی صاحب

برادرزن کچن صاحب کو قتل کیا اور پوہیل صاحب اور ہل صاحب اور میک گار صاحب و دو رنگٹن صاحب کو ۱۸ جون کو دہلی لی گئے اور ان کے عیال اطفال مع عیال اطفال کچن صاحب کو جو سب لمان ہو گئے تھے سپر مجو خان کے جسکو مفسدین نے نواب مراد آباد قرار دیا تھا کیا نواب ام پور نے جسکے پاس اب بھضلع ہے ان سیم صاحب کو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارواہ پر تعینات کیا کہ آئندہ اور کوئی اونکو دق نہ کرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفذ کو واسطے خوراک کی دیا سہل ب وہ بآرام بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ گوشش آواز ہیں کہ کہیں خبر مستح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنیں تا ریح ۳۰ جون جب کانات سٹیجیون کے لوٹے گئے تھے اور بعد ازاں جلا دیے گئے تو میں بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ میں چھوڑ کر ایک گاؤ میں جو متصل تھا ہاگ گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کا غنہ بھی دفتر ڈاکخانہ میں باقی نہ تھا

ایک سیم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہر اتھین اور قدرت پروردگار سے جان سلامت لیکن تہیں بنا حال ناراض سطح تحریر کرتی ہیں

تاریخ ۳۰ ماہ جون اس مقام میں بلوہ شروع ہوا خزانہ سپر و سپاہیان ۲۹ جمبٹ ہندوستانی کی ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ لوٹ لیا یہ حال دیکر سب صاحب افسران ملکی بمقام میرٹھ روانہ ہوئے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی دس سپاہی بطور گارڈ ہمراہ لیکر بجانب مقام مینی مال روان ہوئے اور مقام مذکور میں سلامت پہنچ گئے اور سیم کو گوٹکو ہیاں سطرنگی حفاظت کے مرنیکو چھوڑ گئے رات کی رات بھی یہاں بسر کی اور ہیکو یہ یقین تھا کہ مفسدین گرام فرو فرامینت و خوش شروع نہ کریں مگر خلاف اسکی مفسدین نے روز دوم وقت صبح ہنگامہ گشت و خون گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر اگر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازاں ہل صاحب کو اور میک گوار صاحب کو سیر کلان کو اور دو رنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور سیم کو گون کے مفسدین سیم سب باقیانہ کو گرفتار کر کے اپنے کیمپ میں لے گئے اور وہاں ہکوفید کیا ہم آٹھ روز تک قید رہے اور آٹھویں روز کی شام کو کچھ تدبیر کر کے ہم قیدین سے فراری ہوئے اور شہر میں اگر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی ہیاں وارد ہوئے اور اذنہوں نے ہکودوبارہ قید کر کے ایک وقت شام مفسدین شہر میں گئے اور وہاں کچن صاحب کو اور ادونسکے سپر کو اور کاربری صاحب کو قتل کر کے کچن صاحب کی سیم کو معہ اونکے سات بچوں کے گرفتار کر کے ہیاں ہم قید تھے وہاں اونکو بھی مقید کیا اور ہم اس قید میں تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامی ایک مفسد نے جو شہر اور نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ ہم لوگوں کا کب کرنا چاہے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہیں اونکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھیں اور جتنے سیم لوگ ہیں وہ اونکے قتل کے پاس ہیں اور مفسد مذکور اونکی خاطر داری اور خبر گیری میں کوتاہی نہیں کرے گا یہ درخواست اسکی منظور ہوئی اور ہم اوس سنگدل خود غوار کے پنجہ میں پھنس گئے اور ہل صاحب اور میک گوار صاحب اور دو رنگٹن صاحب اور پوہل صاحب رجسٹ کو ساتھ رہے اس خود غوار کے پنجہ میں ہم سات دن نہایت تکلیف میں رہے دو رنگٹن صاحب کے چوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوئے اور تیسرے روز مر گئے اس کے بعد میرے لڑکے نے بھی

جان بحق تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رام پور نے ہماری مقیدی کی خبر سنی اور کچھ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجے اور ہم سے اپنے پاس طلب کر لیا اور اسکے پاس ہم بہت آسائش سے رہے اور سنے ہم کو کچھ دوسرے بھی اخراج ضروری کیوں اسطے دیا اور آدھ میں چہرے میں پوشیدہ رکھا اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخر کار صاحب کشن بہادر بریلی اور صاحب کشن بہادر میرٹھ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پا کر نواب صاحب کو ہماری طلب میں لکھا اور نواب صاحب نے ہمارے ساتھ سپاہ دیکر گڈہ ٹکیس گھاٹ تک پہنچو پونچا دیا اور وہاں سے عبور دریائے گنگا کر کے بجی فطرت پچاس سو اراد کو توال اور واروغہ کے ہم بلاست مقام میرٹھ تک پہنچ گئے فقط

ایک واقعہ نگار اس مقام کا حال سوائے اسکے جو سابق ذکر ہو چکا ہے اسطرح بیان کرتا ہے کہ ۲۹ رحبت کی وفاداری اور نمک حلائی یہاں تک تھی کہ سوائے اون وارداتوں کے جو سابق ذکر ہو چکے ہیں اور جنہیں اس رحبت کے سپاہیوں نے کاروائے نمایاں بخلاف معسدين کے عمل میں لائے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو اونچا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور سیکو یقین نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جاؤ رہتی سے منحرف ہو کر شامل معسدين کے ہو گئی مگر بعد خبر کے بخلاف اسکے عمل میں آیا یعنی یہ سپاہ بھی معسدين ہو گئی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جو امر باعث تزايد اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ سفر میں مقام روڑ کی سے باغی ہو کر مع ساز و سامان نزدیک مقام مراد آباد کے پہنچی تو سپاہ ۲۹ رحبت نے امن پر تاخت لا کر اسکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان وغیرہ اونکے پاس تھا وہ بھی لیکر اونکو ہنگا دیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازیں خلاف چشمداشت ہر ایک گسٹ ناگس کے وہ منحرف ہو گئے اور سکی تفصیل اسطرح ہے کہ جب اونہوں نے تاریخ ۳۰ رحبت میں شنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنی طرف نمک حلائی کو چھوڑ کر راہ معسدين پہننے لگے یعنی انہوں نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانہ میں سے صرف ڈھائی لاکھ روپیہ نکالتے اور انہوں نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اسکو مار ڈالیں مگر ساندیس صاحب اور دھین صاحب جج نے اسکی شفاعت کی اور یہ چند بعض معسدين نے یہاں کہ ان صاحب کو بھی اسکے ساتھ ہی قتل کر دیں مگر دوجہ الدراجو دہان موجود تھے اور انہوں نے سپاہ کو لکھا کہ تم نے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب کو گولہ مارو گے اس عہد کو یاد رکھو یہ سنکر انہوں نے خزانچی اور دونوں صاحب کو چھوڑ دیا اس عرصہ میں گو ۲۹ رحبت باغی ہو گئی تھی اور وہ باقی ماندہ سپاہ کو دہمکاتے تھے تاکہ اونکے شامل ہوں مگر تاہم خیر سواران رساکہ ہتم غیر آئین انگریزان مفورین کے ساتھ ہو کر اونکی حفاظت کرتے ہوئے سوار رہے بعد از معسدين بریلی اور باغیان مقام ہند اور اہم رحبت ہند وستانی جو مقام سینا پور سے سرکشی کر کے وارومراد آباد ہوئے تھے سب کچا ہو کر امداد بطور برگیدار آئے ہو کر اور بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی ہوئے اور عبور دریائے گنگا کر کے نزدیک میرٹھ کے جہد استاد دہلی کو جاتا تھا اس راہ سے رہے سپر ہوئے سابق ہم احوال میرٹھ میں تمام حال لکھ چکے ہیں جس سے نالیاقتی جرنل ہوٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہیں تھے بلکہ اپنی بند و بست کا بھی اونسے نہیں ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک موقع اذکوار دیا تھا جس سے اونکی سب بدنامی اور بے وفائی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت ہو جاتا کہ جو نغمہ ہای کارگزاری اور کونجنگاے مقامات جاوا اور برہما میں بختا بہت ہوئے تھے

وہ بیجاہ تھے مگر افسس اس موقع پر بھی کچھ نہ ہو سکا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب مفسدین ریل ب دریا سے گنگ پونچے تو باعث کثرت سامان اونکو تلاش بار برداری کی کرنے پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اونکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پر تلاش کر کے دو کشتیاں اور بھی لائے اس بار برداری کے تلاش میں اور عبور دریا کرنے میں اونکو بہت عرصہ گزرا زیادہ جہ کشتے سے اونکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹھ میں بھی پونچھی اور اکثر عہدہ داروں نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین کو عبور دریا نہ کرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ جزوی فوج گورہ اونکے واسطے کافی تھی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دلیں بوجھش پیدا کیا اور اونکے عرق جوا فروزی و ہمت کو حرکت ندی آخیش یہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے تارام اور تلاش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا فرحمت میرٹھ کے پاس گذر کر وارد دہلی کے ہوئے ہر خدہ اونکے دلیں نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹھ کا تھا مگر سب رعب ہو گیا اور بخوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہنچ گئے یہ سب حال دیکھ کر ہر ایک خیر خواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہوٹ صاحب سے بشارتچ ہوتا تھا مگر بعد از عرصہ دراز کے اونکا رنج رعب ہو گیا جب اونہوں نے خبر سنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوئے

لاہور

بتاریخ ۳۰ جولائی ۲۶ محبت ہندوستانی نے بمقام چاؤنی میان میرنگا سہ بی کیا اور اپنے افسر کناٹنگا اور سارٹ میجر کو قتل کر کے ایک جماعت باندہ کو فراری ہوئی سپاہ سکہ اور ہونج پور و نیکی تھ لیت کرنی پاس ہے کہ وہ اس حرکت تعجب میں شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معبر ہاسے دریا کے ستیج پر بھیج گئے اور قبل از پونچنے مفسدین کے بند و بست لگھاٹوٹکا ہو گیا اسی نظر سے مفسد بھی بجاہ کوہ روانہ ہوئے اور بجاہ تباہ کر سنہ و تشنہ دماندہ پیرون میں چالے ٹپے ہو اٹقان و خیران ایک معبر دیاسے راوی پر وارد ہوئے تاکہ اسکو عبور کر کے سہ اسے بدر کرداری سے نجات پاویں مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اونکے درپے تھے اور اونکے گرد و پیش ہی سب اونکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک مانج میں آئے اور سکھ لوگ سب اونکے گرفتاری اور قتل کے درپے ہوئے اور قبل از پونچنے افسران انگریزی کے دیوان کار غیبت اور نابود کرنے اور چندین کا شروع ہو چکا تھا اور آخر کار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہو کر سہارے اعمال کو پونچے مفسدین تھینا ۶۳۰ نفری تھے اوسمیں سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہو کر اور شدت ماندگی سے بیجاہ ہو کر مر گئے اور باقی جو ایک گوری سے بھی کم رہے تھے اونکا حال معلوم نہوا

باقیمانہ جٹھاسے مقیم لاہور جنکے تھپار چین لیے تھے اور وجہ حسب تفصیل ذیل تھیں یعنی ہشتم سالہ غیر آئین ۱۶ اور ۹ محبت ہندوستانی اور نیز سالہ باز و نہم سالہ غیر آئین اب مقام میان میر میں بطور قیدیان و نیز حفاظت کو بجا نہ و ہر ہاے سوار و پیا وہ میں مقیم بطور قیدی نہیں اور حتی الامکان اونکے حرمت اور حفاظت کی جاتی ہو ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوہ خاص شہر لاہور میں مقیم تھی حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ جب خبر جشت از بلوہ میرٹھ اور دہلی کی اور اطلاع ادون خرابیوں اور کشت و خن کی جو دیان ہوتی تھیں اس مقام میں پونچھی فوراً سب حکام جمع ہوئے اور اصلاح راپرٹ مینٹنگی صاحب جو ڈشیل کشن کے یہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو میان موجود ہیں اونکے تھپار لے لینے

یہ تجویز صاحب کمان افسر برگیدیر ستوارٹ کو رٹ صاحب نے بھی پسند کی اور مطابق اس کے تجویز عمل میں آئی یعنی تباہی کا وقت صبح حکم پر پٹ کا نفاذ پایا اور ۱۶ جہٹ اور ۲۶ جہٹ اور ۴۹ جہٹ متعہ ہتم رسالہ غیر آئین ایک قطار میں کھڑے تھے گئے اور سامنے اونسکے تو پچانہ شاہی نصب کیا گیا اور ۱۸ جہٹ شاہی تو پچانہ مذکور کی پشت پر کھڑی ہوئی اور اس طرح قائم ہوئی کہ اونسکے گولے تو پچانے کے دونوں جانب سے صاف نکل جاوے تو یوں میں گرا پ بھی ہوئی تھی اور جب سب تدبیر عمل میں آ چکی تو ۱۸ جہٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین پر گریں جب سب طیار ہو گئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھ دو اس حکم کی تعمیل بلا غدر کی گئی اور رسالے والوں نے بھی اپنی اپنی تلواریں زمین پر پھینک دیں سب ہتھیار سپاہ گورہ نے اوتھا کر گاڑیوں پر بار کر کے روانہ قلعہ کیے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین میں گئی اور اس طرح بتدایر صائبہ جوڈیشل کشتہ بہادر ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب اگر قبضہ سرکار میں رہا تو باعث صاحب ممدوح اٹوٹ کے تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ صاحب موصوف بترقی مدارج سرور پٹ منگرمی کے سی بی ہو جائیں گے جب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل میں آئیں تین صاحب چیف کشتہ بہادر کو جو بمقام راول پٹی رونی آفرور تھے پہونچی تو جنرل ریٹ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ ترقیم عہدہ دار لشکری تھے حکم تمام فوج پنجاب کا اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اوس میں برگیدیر کوٹن صاحب اور برگیدیر چیمرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور کرنیل ٹچسن صاحب موجود تھے اس سب صاحبوں کی بیصلاحی تھی کہ ایک دستہ فوج اس طرح کا بمقام حملہ جمع ہونا مناسب نہ تھا جو ہر وقت سب سامان جنگی درسد وغیرہ اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب میں گشت کیا کرے اس دستہ کی تفریب کیونکہ اسٹیل ۷۰ اور ۲۴ جہٹ شاہی اور ایک باٹری تو پچانہ اسپر گورہ اور ایک لائٹ فیلڈ بٹری اور گاڈ گور اور ۱۷ رسالہ غیر آئین اور یکم پنجاب میڈل اور لیٹننٹ کمانڈر اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفر منیا کی مقام مذکور میں جمع ہوئی اور جب سب سامان جمع ہو گیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ میں اس دستہ میں اکثر تبدیلی فوج کی ہوئی تھی کیونکہ بعض مقامات میں مناسب تصور ہوا تھا کہ کچھ فوج گورہ اسی دستہ میں سے وہاں چھوڑی جاوے اور اوسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک ایسا ہوا کہ ۳۵ جہٹ ہندوستانی کو جو اوس وقت تک شکلا ل اور باوفا تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل از وارد ہونے مقام لاہور کے کچھ شبہات نسبت اوسکے پیدا ہوئے یعنی اثناء راہ میں یہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوئے اور جب وہ لاہور میں پہونچے تو روسپاہی اونہیں سے اس بات کا اقرار کر کے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہاں موجود تھی اؤ کو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین گیمہ دونو سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوئے اور ہنگام تحقیقات روبرو سے کوٹ مارٹر کے اون پر جرم ثابت ہوا اور تباریخ ۹ جون وقت صبح یہ دونو توپ سے اڑا دیے گئے یہاں ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس جہٹ کے ہتھیار بعد ازین بمقام ہیلورس لے لیے گئے تھے اور اوسکو مقام مذکور میں چھوڑ کر باقی فوج بجانب ہٹسہر پہلی روانہ ہوئی تھی تباریخ ۲۰ ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت تصور ہوئی کہ میجر جیمیل صاحب کے باری کے بھی ہتھیار بمقام میان میر جیمیل لے جائیں تباریخ ۳۰ ماہ آئندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ جہٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہ خبر سنکر اؤکا کمانڈنگ افسر میجر سپر صاحب اؤکی لین میں گئے تاکہ اؤکو فہمائش کریں مگر ہنگام فہمائش اؤکو اور

کہ اسے سرخشت صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار سیمچ اور پی حوالدار کو بھی ہلاک کیا انکی تدبیر سزا دی میں کہ بزرگ
 بھائی اور اسی سبب سے جب تک تو سچا نہ ملتا یہو انت تک سپاہ معتمد بجات کو بہتان روانہ ہو گئی تاہم فرج سکھ نے تیس سپاہ سے
 زیادہ قتل کیے اور سوار درپے اونکے گئے اور اونکی لعین کی تلاش ہی ہوئی اور بہت شہیدار شل ملو اور سید وق وغیرہ دیوار ہائے
 میں سے جو لعین کی نشین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کے لعین بھی کندہ کی گئیں اور اونہیں سے بھی اسلحہ برآمد ہوا
 اور گوزنگ بیچ سزا دی معتمدین مغورین کے بروے کا رانی تھی تاہم انکے قلع اور قلع میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہوا اول یہ
 خیال میں آیا تھا کہ یہ معتمد قلعہ گو بند گڑھ میں جو امرت سر میں واقع ہو فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریدرک کو پر صاحب ڈیٹی کشن
 امرت سر نے جو بہت شلیق اور ہوشیار فسر میں وہ تداریر عمل میں لاسے جسے وہ قلعہ مذکور میں جمع نہوسکین بعد ازیں ایک خبر
 انہمضون کی آئی کہ معتمدین مذکورین چالیس میل جا کر برآب دریائے راوی متصل انبالہ ارادہ عبور دریا مذکور کا کرتے ہیں خیمہ
 دیوان پران ناتہ برادرادہ راجہ دینا ناتہ بہادر نے جو تحصیلدار انبالہ تھے کو بر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار شریف آدی
 صاحب موصوف کے اپنے سواران پولیس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوئے کو بر صاحب بھی یہ خبر سنے ہی فوراً روانہ ہوا
 ہوئے اور بوقت نواخت چار گنتہ پہر وار و مقام مذکور ہوئے وہاں پہونچکر دیکھا کہ تحصیلدار غور نے اپنے سواران پولیس
 کی مدد سے ۵۰ معتمدین کو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۳ اونہیں کے ہنگام عبور دریا غرق ہو گئے تھے
 اور تمام باشندگان پر گنتہ مذکور حسب احکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری معتمدین تمام شب پہرتے رہے اور صبح کو
 ۳۰ معتمدین کو گرفتار کر کے لائے جو معتمد گرفتار ہوئے تھے اونہیں سے چند معتمد توروانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہاں
 سے اسے اعمال کو نوچیں اور باقی ماندہ کو بر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیوں سے مارے گئے اور اونکی لاپس
 ایک چاہ کہند میں جو متصل قتل گاہ کے تھا بہر دی گئیں کو بر صاحب کے ساتھ سواران صاحب خان توروانہ اور سردار پٹیل
 سند بانو الیہ اور سردار گلاب سنگھ اور جنرل بہرکہ راسے اور سردار جودہ سنگھ کسٹرسٹ کشنات سر اور دیوان پران ناتہ
 تحصیلدار جنگی خدایات لائقہ کا بیان مختصراً پر ہو چکا ہے تھے اور ان سب صاحبوں نے صاحب موصوف کے ساتھ خوب
 کارہائے نمایاں کیے جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر معتمدین مذکورین اسطرح پر اپنے اعمال کو ہیدہ کی سزا پاتے
 اور کو بہتان کو جا کر کانگرہ اور کوکو وغیرہ اضلاع کو بہتان میں پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کو بر صاحب سے
 اس موقع پر ظاہر ہوئی ہو اسکی تعریف اور توصیف حسب قدر چاہیے اور معتمدین ہو سکتی تفصیل اسکی کہ اگر معتمد کو بہتان
 میں ہی جا کر معتمدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہائے کو ہی شل کانگرہ اور نورپور اور کوکو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے
 اور ان قلعہ کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخوں سے بخوبی واضح رہے کہ ایک شائق تاریخ کہے کہ
 کتنے روز قلعہ کانگرہ شاہ اکبر کے وقت میں لڑا ہے اور کوکو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کو بر صاحب ڈیٹی کشن امرت سر
 اس موقع پر اسکا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بھی اگر بیان بیان کیا جاوے تو سجا اور درست ہے کہ صاحب
 موصوف کے سبب سے تمام کو بہتان اس ناٹھہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور بہان ہوج
 کر حاضر ہو کہ جو معتمد کو بر صاحب نے علیحدہ کر کے روانہ لاہور کیے تھے اونہیں ایک صوبہ دار سیمچ اور ایک جمعدار تھا

اور دوحالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہ لاہور میں پہنچے تو انکو حکم جانی جہاں فی میان سپر کا ہوا اور وہاں
 زور بڑا اور سپاہ کے چکے ہتھیار چھین گئے تھے انکو توپ سے باندھ کر اڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ باقیماندہ کے دل میں
 وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونہیں سے مرکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہ ہو

سہارن پور

بتاریخ ۲۷ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور سیریکوٹ صاحب نے گارڈین فیو کے بغیر ہنگامہ فساد کے ہتھیار چھین لیے
 ہر خپہ اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہ امر وقوع میں آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تھی کہ چند گارڈوں نے سپاہی گوجران قرب
 وجہ اس سے اور بمعاشران شہر سے کچھ سازش کیا کرتے ہیں اور یہ خبر بانیہ صدقت کو پہنچ چکی تھی کہ گوجر مقام بام ہر خپہ
 کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہر جمع ہوئے پور یہ کہتے ہیں کہ جب رائنگھڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرش اونٹنے
 ساتھ متفق ہو جائیں گے تو وہ مقام سہارن پور پر حملہ آور ہوں گے اس خبر کو تصدیق سمجھ کر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام
 کرنل بیٹرس صاحب مقام لہند پور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھ سپاہ گورہ واسطے ملک کے روانہ کریں
 کرنل صاحب نے فوراً کچھ سپاہ مسواری یا پو وغیرہ زیر حکم کپتان سینڈ صاحب اور لفٹنٹ برنگ صاحب بجانب سہارن پور
 روانہ کیے اور حکام مقام ہر اس نے بگھیان اور گاڈیان اور ماتھی وغیرہ یہاں سے روانہ کیے کہ جہاں سپاہ مذکور ملے وہاں سے
 یہ سواریاں انکو نزدیکی یہاں لے آویں اور سپاہ مذکور برز و شنبہ قریب فوجت نوگنڈہ شب وار داس بگھیکے ہوئے اور
 کیشنبہ کو بوقت نواخت تین گنڈہ صبح وہ لوگ مقام لہند پور سے روانہ ہوئے تھے

روز مقررہ شنبہ تھا جو معینین نے ۱۵ سطلے حملہ کر نیکی تجویز کیا تھا مگر باعث آجانی اس فوج کے اور واپس آئے
 ایک دستہ فوج گورگہ زیر حکم لفٹنٹ یونس ریگن اور روبرٹ سن صاحب جٹ مجسٹریٹ اور بسب موجود ہونے کچھ سپاہ روڑی
 کے مع ایک ضرب توپ فوجی زیریکان کپتان درم مند صاحب بالفعل تمام ارادہ انکی سرکشی کا فسخ ہو گیا

دو گنڈہ

شروع ماہ اکتوبر میں ۳۲ رجٹ ہندوستانی نے اس مقام میں معینہ پروازی کر کے اپنے افسر و فوجیوں سے کیشنبہ
 صاحب کو قتل کیا اور رولڈ صاحب اسٹنٹ کمنڈر ضلع کو ہی مار ڈالا مگر فلورڈ صاحب سب اسٹنٹ کمنڈر جان بچا کر ہال گئے
 صوبہ دار چارم کمپنی نے لفٹنٹ کو بر صاحب کو ہال گئے نہ دیا اور باقیماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیر خواہ ہیں اور وہ فساد نہیں
 کرینگے اور اسی عرصے میں اون پر پابش گویوں کی ہوئی لفٹنٹ کو بر صاحب اور لفٹنٹ برین صاحب اور رولڈ صاحب ہنگلے
 میں جہاں گنڈہ دشمنوں نے ہنگلے گھیر لیا اور اسکو آگ لگا دی گرانت صاحب جو یہاں رہتے تھے وہ اول ہی آواز بندوب کی سنکر
 مکان چوڑ کر فراری ہو گئے تھے اس عرصے میں جب برآمدہ ہنگلے میں آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ برین صاحب سے کہا کہ تم
 باہر آ جاؤ تم حکم نہیں مارنے کے تم ہال جاؤ برین صاحب نے اونسے عہد لیا اونہوں نے قسم کی اور اپنے قول پر پناہ
 رہے یعنی جب وہ ہنگلے سے باہر آئے تو انکو قتل کیا اور بلا امت جانے دیا صاحب موصوف اب ہال گل پور میں موجود ہیں
 جب لفٹنٹ کو بر صاحب اور رولڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی کے جو دو ہندوستانی خیر خواہ سرکار تھے اور صاحبان ہنگلے

ساتھ نیچلے میں نہا گھیر ہوئے تھے دیکھا کہ نیچلے جگہ شروع ہوا اور زمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چار دن نیچلے چوڑ کر بارہ روز
باہر آئے مگر اونکے آتے ہی گولیان اون پر برسی شروع ہوئیں اور دونوں صاحب اور سپاہی تو وہیں مارے گئے مگر حوالدار
بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کو بھاجا کر پھاڑ دیا اور تلوار سے تمام جسم کو قلمہ کیا بعد ازاں بجانب جلپنا نہ روانہ ہوئے اور
قید یونکو آزا کو کیا اور خوانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی اونکے ہاتھ سے نہ بچے اونے اونوں نے سوا
اور اشیاءے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوئے اس مقام روہنی کو بھی اونوں نے
تباہ کر دیا وہ وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہاں سے ہی روانہ ہوئے خدا کرے کہ اونکو اس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا
جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی اپنے ساتھ لیا اور بھادویہ ہسپتال بھی ہمراہ لیں اب اونکے پاس گیارہ ہاتھی اور
اسباب جنگ بکثرت موجود ہیں اور ۲۵۰ ہندو قین ہیں دوا دی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھ ہنگل پور گئے اور ایک ہندو
نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکھا تھا

فتحگڑہ

تاریخ ۳۰ ماہ جون خبریں آئیں کہ سپاہ نے مقام شاہجان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین اور وہ چھ
ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتحگڑہ کو آئے ہیں ان خبروں کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ اگرچہ
ہندوستانی ہتھیار مقام ہذا آواہ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گئی تھی اونوں نے تین لاکھ روپیہ خزانہ کا اپنے پاس رکھا تھا اور
جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے میں پونچھا وین تو اونوں نے لیجاہ نے مذکورہ بلا یہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور
اکڑ اونے شامل ہوئے تو وہ فساد کر کے تمام انگریزوں کو قتل کرینگے اسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع
ہوئے اور شورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اول سب سیم لوگوں کو اور بچوں کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور
چونکہ کشتیاں موجود نہیں تو یہ امر قرار پایا کہ فوراً اونکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ تاریخ ۴ روفت نواخت ایک گشتہ شب
اونکو سواری کشتیاں روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران اور جیٹ بھی اون کشتیوں سے جاملے کیونکہ راجپ
نذکر نے فساد شروع کر دیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنل سے بہرہ زبانی ورمشنام وہی پیش آئے اور ایک یاد و
افسروں پر گولی بھی چلائی تھی اب یہ سب متفق ہو کر روانہ ہوئے اور جب روہڑ موضع جھنگہ کو پہنچے گا فون والوں
نے اون پر گولیاں مارنی شروع کیں مگر سوائے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسی کو اسباب نہ پونچا ہر دو آدمی
وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ اونکو یہ خبر ملی کہ مفسدین اوہ ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دیا کہ ہجڑ
مگر یہ خبر بروقت تحقیقات غلط نیچلے تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہ صلاح تھی کہ کچا سفر کرنا غفین نہیں اور متفرق رہنے
سے چنداں اندیشہ نہیں کیونکہ یکایک کسی کا خیال جزوی آدمیوں پر نہیں گذرنے کا اسلئے کرنل ٹکر صاحب کپتان گنبل صاحب
کپتان فٹس جیل صاحب اسٹین اکیفورڈ صاحب اور انسائین برن صاحب اور پروبان صاحب معہ عہدہ داران ملکی تفرق
معد ففر ہر دو فوجیں زمیندار دہرم پور کے پاس جا کر نہا گھیر ہوئے اور باقی غیر متعدد ملازمین سرکار اور یاد رہی صاحب
ساکن امریکا اور لفٹنٹ مننگٹن صاحب سواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوئے کیونکہ اب تک ہندو کانپور کی فتحگڑہ میں نہا رہے

تمام اس جماعت کو حسین ۲۶ آدمی تھے نانا صاحب نے بعد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہر دیو بخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک تبارام و تواضع تمام وہاں رہی لیکن جب بد معاشان اودہ نے ہر دیو بخش کو کھلا بھیجا کہ تم اگر انگریزوں سے دوستی رکھو گے تو تم کو مار ڈالیں گے اور تمام تمہارے عیال و اطفال و سب کو تباہ و برباد کر دیں اس پیغام سے اوسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اوسنے سب صاحب کو چھوڑا و فی یعنی کانپور کو بھجوا دیا وہاں گریو باہن صاحب مع عیال و اطفال اور ایدر وڈ صاحب جو بدائوں سے آئے تھے وہ ہر دیو بخش کے پاس ہی گھسی رہے کرنل سمیت صاحب بہت نکار ارجٹ کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸ جون کو پھر سب سپاہی برباد آما وہ ہفتہ ہر پوزی ہوئے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح نمٹٹ سوٹیم صاحب نے اگر کھو خردی کہ رحبت نے برباد فساد پر پا کر نا شروع کیا اور چیلنا نہ توڑ کر سب قیدیوں کو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دور دورہ قبل اس واردات کے ۱۰ رحبت نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ام رحبت نے اؤنکو لکھی تھی اور یہ ام رحبت وہ تھی جسے سیتا پور میں فساد کیا تھا اور وہاں سے روانہ ہو کر راہ شاہجان پور چند میل کے فاصلے پر پار دریا کے گنگ کے آکر فروکش ہوئی تھی اپنے افسر کمانڈنگ کرنل سمیت صاحب کو دی تھی مضمون اسکا یہ تھا کہ تم اپنے افسروں اور انگریزوں کو قتل کر دو اور خزانہ لیکر چارے ساتھ آ شامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی کرنل صاحب کو کہا تھا کہ تم نے اؤنکو جواب لکھ بھیجا ہے کہ تم نے بڑی مدت تک کہنی بہادر کا کیا ہے اور ہم فساد کرینگے اور ہم سب سپاہیوں کا غم باخبرم ہے کہ ہر شخص نمک کا پاس کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤ گے تو ہم سرکار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہیں اور سوائے اسکے سپاہیوں نے سچ توڑنے پل کے اور ڈوبادینے کشتیوں کے بڑی مدد کی تھی تاکہ معند اس پار دریا کے مذکور کے نہ آسکیں مگر تمام سپاہی اور فوج نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنے کے واسطے کیا تھا کیونکہ جیوقت ام رحبت نے عبور دیا کہ شہر میں قدم رکھا اوسی وقت ایک کہنی ۱۰ رحبت نے اور گولندازوں نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپیں جو وہاں پڑتھیں پر موجود تھیں ایجا کر نواب فتح گڑھ کو گدھی پر بٹھایا اور سلامی ۱۲ ضرب توپ کی سرکی خبروں سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اؤنکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور کیا اور حکما کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہو تو خزانہ مجھے لا دو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیوں کو نہ منظور ہوا کہ روپیہ دیوں اس واسطے وہ پہر اپنی پریت پر واپس آئے اور چند دن کی سلامی اور تازی اور روپیہ اسپہن تقسیم کر لیا اور وقت ہمارے پاس کچھ قلیل سپاہی قلعہ میں موجود تھے اور وہ بھی راستہ پر گرتے جاتے ہیں ایک یا دو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعہ میں رہ گئے تھے لیکر پہر چلے گئے بعد ازاں یہ رحبت دو دستوں میں تقسیم ہو گئی ایک میں تو سب پوری جمع ہوئے اور وہ دریا پار ہو کر بجانب اودہ جہان اؤنکے مکان سے روانہ ہوئے اور کپتان گنجل صاحب کو اپنے ساتھ لیکے اس دستے کی خبر لکھو یہ آئی کہ راستے میں اؤنکو کانفون والوں نے لوٹ لیا اور کپتان گنجل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے اور کچھ قلیل جو بیان گئے تھے اؤنکو سپاہیان ام رحبت نے اس سبب سے قتل کیا کہ اودہوں نے روپیہ تقسیم کرنے میں انکار کیا تھا اور اؤنکو نہ دیا تھا

اسی عرصے میں کہ باقی ماندہ سپاہیان ارحبٹ اور سپاہیان ام حبش میں جنگ بابت روپ کے مورچی تھی تمام بچکے اور عمارات سرکاری کو آگ لگا دی اور نواب فتحگڑہ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اونسے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات محلہ تاربتی کے اور شکست کرنے مارنڈکور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ و بارچہ وغیرہ پر پیر سے قائم کر دیے تھے ہم لوگوں کی قطعے میں اول یہ صلاح ہوئی کہ کشتیوں پر سوار ہو کر ہمال چلیے مگر دریامین پانی کم تھا اس واسطے آخر کار یہ تجویز قرار پائی کہ قطعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب معزن و بیچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور انہیں سے تینتیس آدمی لائق کار تھے اور یہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہم نے لگیاری مضبوطی قطعے کی شروع کی ایک توپ چہنی میں گرا ب ہر کرہنے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بند و فوج قطعے میں موجود تھی اونکو ہر کرہ طیار رکھا کہ بروقت ہرج نہوا و تھورن ہل صاحب بند و فوج بہرے تھے کہ وہ سہ ہو گئی اور اونکے ماتہ اور بازو میں ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نہ رہے یہ سامان کر کے ہم آپ گودام میں گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کس قدر موجود ہے مگر وہاں بہت کم تھا ہوش گونے اور سیل کے گولے ملے اور چہ کس کار توں گولیدار کے اور اسقدر سادہ کار توں کے دستیاب ہوئے سہلے سادہ کار توں کو توڑ کر بارود واسطے توپوں کے نکالے اور جو کچھ وہاں انٹیم پیج آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اونکو جمع کر کے رکھا کہ سجاے مگر اب اور گولی وغیرہ کے کام میں آوین

اب ہماری سبکی گنتی ہو کر تین جماعت میں ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنل سمیتہ صاحب متعلقہ ارحبٹ کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہم نے یہ سنا کہ ۴۱ حبش اگر لکھ پڑا میں جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قطعے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیار کی کرنے کی اور قطعے کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قطعہ پر تعینات ہو مگر رات ہی بغیر شورش کے گذر گئی بوقت صبح یعنی ایک اور توپ میں تہی چڑھائی اور شام کو ایک اور فوجی لفٹ کی رسید یہ بھی ہم نے اس روز جمع کی اور قطعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۴۱ حبش نے ہم پر حملہ کیا اس وقت ہمارے ساتھ توپیں حسب تفصیل ذیل قطعہ بر طیار تھیں یعنی ایک تین پنی اور ایک چہنی اور ایک فوجی اور تین غبارے ایک ۲ اپنی دورا ۸ اپنی اور تیسرا ۲ اپنی اور ایک بر سچی گردہ

تاریخ ۲۶۔ ۲۷ جون دشمنوں نے ایک جماعت قلیون پر جو قطعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندہ وقین چلائین اونکی آواز سنہتی ہی توپ اطلاع دی کی سر ہوئی اور ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہا مگر حاضر ہوا بعد از دو چار گولیاں طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے نمودار نہیں آیا

روز دوم قبل از طلوع آفتاب معسندین نے دو توپیں لا کر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر باعث تاریکی کے کوئی نشان اونسے نہ بندہ سکا عرض کہ پہر اونہوں نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پہر گولہ رانی شروع کی سپاہیان معسند نے پناہ درختوں کی اور جہاڑوں کی آٹھ لیکر ہم پر بندہ وقین رانی شروع کیں اور ایسا موقع ہوا کہ ہکو کوئی قابو اون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیاں ہر چند کثرت آتی تھیں مگر ہمارا کچھ نقصان اونسے نہوا معسندین اس طرح گولہ رانی

تاہم دوسرے رستے سے بعد از دو پہر کے کچھ سپاہی دیوان سے ہٹ گئے اور شام تک یہ سوتے پوتے ہوئے ہی رہ گئے۔ کوئی ایک آدھ گولی اذکی چلتی تھی بوقت شب تین سو ویرہ لکڑیوں کا بنایا اور انہیں صرف بدوق کے ہر سے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم مہسین سنے دوسری جانب اگر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھ نہ ہوا کیونکہ کوئی گولہ نہ اوپر جاتا تھا اور کوئی برج میں لگتا تھا یہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زمین بھی وہ لاسٹے تھے مگر چو سپاہی زینہ لیک قلعہ کی جانب آتا تھا بوقت وہ گولے کی مار پر ہونچتا تھا اور بوقت گولی اس پر پڑے ہونچتی تھی اور وہ وہیں رہ جاتا تھا

چار روز تک مہسین کی توپ اور بدوق اس طرح چلتی رہی اور کبھی بارادہ نہ ہونے ارادہ نہ لگا نیک گایا

مگر کچھ سود مند نہ ہوا

بروز سیم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کپینی رافیل والون نے موضع حسین پور کے مکانوں کے اوپر چڑھ کر گولیاں مارنی شروع کیں اور از حد آتش باری کی اور مین کپتان فلیو صاحب اور سردار مین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوئے چند رافیل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملتی تھا اونٹن یا انٹی گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑھ گئے اور وہاں سے دیوار و مین چھید کر کے نالین بند و توکی اوسکی باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپیں بیکار ہو گئیں کیونکہ ہم خوف گولی سے یہی اوٹھتا نہیں سکتے تھے اسی روز میرا بھائی کنہ کٹر ابھرن کو بچا پتی ہوئے مارا گیا اور اسی جگہ دو چار گھنٹے سے بعد کہ نیک صاحب بھی گولی سے مر گئے اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح ابھرن صاحب مذکور نے ایک گراپ ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مہسین تھے جو آگ و دھماکا اور ریت کی ٹیلوں سے واسطے رافیل والون کے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رافیل والہ بنا رہے تھے اڈر گئے

مہسین نے اب یہ ترکیب تین کی مگر پٹن سفر مینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیاں وغیرہ بہت رکھی تھیں ان پر نقب لگا دیں اور سفر مینا کنہ دیکھ سنگ میں مشغول ہوئی یعنی اوکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہاں نہ بار لکڑیوں کے اور گھاس کے ٹپے تھے اور وہاں سے کچھ کچھ شیب نہیں ہونچتا تھا اس طرح دو روز تک سفر مینا نے کمودا اور جب مہسین اوس راہ سے مقام مذکور میں آئے سمجھ گھاس وغیرہ میں آگ لگا دی اس سبب سے مہسین بقصان جان کشیروہاں سے فراری ہوئے اب اوہوں نے ایک اور سنگ لکانی شروع کی اور دو روز تک اوسکو بھی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اڑی اور اوس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے میں آگیا اور تیسرے یہ سمجھا اب ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چھ گز مٹی دیوار کی اڑ گئی تھی اور جس برج میں قلعیات تھا وہ قریب اوس دیوار کے تھا جس میں سے مٹی اڑی تھی میں نے ڈر کر برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کس قدر نقصان یا مضرت ہوئی دیوان جا کر دیکھا کہ چند ہاں سے رفیق ایک توپ کو اوس مقام پر لے جاتے ہیں جہاں باعث سنگ کے شق پڑ گئی تھی یہ دیکھ میں نے اپنے مقام پر آگیا اور وہاں سے آگ لگا کر سو یا ڈر سو ڈھان اوس سپاہی مہسین کے آئیں میں مبارکباد دے رہا تھا کہ اب دیوان کم ہو تو زمین لگا کر

اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑھ جائیے میں نے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقوں کو بھیجی اور اونسے دیر نہ گزرتی کہ اس کی اور
ادب اپنی دوشالی اور آٹھ بندہ تین اور جو میرے پاس طیارہ بری ہوئی تھیں اونسے اون پٹمان وغیرہ پر وار کیے اس اثنا میں ایک
ہندوستانی میرے پاس جو بندہ قلعہ خالی ہوئی تھی اوسے ہر تاتما اور میں اوس سے لیکر سر کرنا تھا غرض کہ دوبارہ جو اون بندہ
کا وار میں نے اون پر کیا تو وہ ہباگ نکلے اور ہنوز مدد میرے پاس نہیں پہنچی تھی کہ وہاں مطلع صاف ہو گیا تھا اوسی روز
بعد ایک عرصے کے بعد میں نے دوبارہ ارادہ حملہ کا کیا مگر فستہ صاحب نے اونکو شکست دی اور اونسے سخت غم
کو گولی سے مارا اوسکے مرتے ہی جتنے اوسکے رفیق ساتھ تھے سب پس پا ہوئے اس دیر ہمارا ایک نہایت اچھا گولنداز بہتر
نامے مارا گیا اوسکے سر میں ایک گولی لگی جو قوت وہ توپ کو نصب کر رہا تھا اور وہ اس صدمے میں جان سپرد ہوا

دشمنوں نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لا کر لگائی کہ اوسکی نہ دادس نیگے پر تھی جس میں سیم صاحبان اور بچے تھے
پر چند گولی گولے اونسے بالابلکے مگر دو ایک مکان نہ گور پڑا لگے ایک راز توپ اونہوں نے لا کر لگائی جسکا گولہ دروازے
لگتا تھا اور ایک دروازے کی چول ہی توڑ ڈالی اور کچے سو باغ دروازے میں گر دیے مگر محکو نقصان کم پہنچا کیونکہ سیم
دروازے میں لکڑیاں انبار کر کے لگا دی تھیں اور گولہ لکڑیوں میں ہی رہ جاتا تھا عرصہ قیل کے بعد دو توپیں ہماری اونہوں
نے بیکار کر دیں بعد ازین دشمنوں نے ایک اور سڑنگ کی طیارہ کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہتے ہندو
کے سے اور نقصان تین آدمیوں لٹیں اور کار گزار کے سے دل تمام قلعہ کی کاہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی غم
سے تنگ آ گئے تھے توٹ گیا اور یہ بھی امر تحقیق تھا کہ اگر دوسری سڑنگ آڈرے اور ایک اور شق دیوار قلعہ میں ہو جاوے
تو دور استے کو روکنا بہت مشکل ٹپے گا اور ہندوین اندر قلعہ کے آبادیئے اب صورت یاس نظر آئی اور سدا سے
کشتیوں کے اور کوئی شکل رہائی ملی ظاہر نہ ہوئی اور اب دریا بھی باعث بارش کے طغیان فی پر تھا بعد از مشورہ کامل
یہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا سیم لوگ اور بچے تین
گروہ میں منقسم ہوئے اور تینوں گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیوں پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد از ان ایک
شخص ہر ایک پرے پر گیا اور پھر وہ اونکو بھی ساتھ لے آیا قریب دو بجے صبح کے تاریخ ۴ جون ہم سب کشتیوں پر
ہو گئے توپیں جو قلعہ میں تھیں اونہیں میخ مار دی اور اونکو اسطرح بیکار کر کے چھوڑ دیا اور جو چھ سامان جنگ قدرے باقی
بچا تھا اوسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بند و سب تمام روانہ ہوئے جو وقت ہم قلعہ کی دیوار سے آگے
بڑھے فوراً گولیاں ہم پر بجنی شروع ہوئیں اور سپاہیوں نے غل مجاہد فرنگی بہاگے جاتے ہیں ہندوین نے ایک کوس
تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گولیاں ماریں مگر ہم دور تھے اور ہمارا کچھ نقصان اونسے نہ ہوا

ہم بہت دور نہ گئے تھے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنل گولہ بی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بہاری تھی اور
اوسکا بہان بہت مشکل تھا اس واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اوسکو خالی کر کے چھوڑ دیں اس واسطے سب سوار کشتی مذکور کے
کرنل سمیت صاحب کے کشتی میں آ گئے اس تبدیلی کشتی میں کچھ عرصہ گزرا اور اس وقت کا نفع سپاہ ہند کو حاصل ہوا
یعنی اونہوں نے اس عرصے میں ایک توپ لا کر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیاں بہت فاصلے پر تھیں

اس واسطے ہلکے کچھ ضرر اونسے نہ پونہچا جو گولہ آتا تھا وہ راستے میں گر جاتا تھا اس طرح ہم موضع سنگی رام پور تک پہنچے اور راستے میں ہر چند گانوں والے اور سپاہ گولہ رانی کرتی تھی مگر ہلکے کچھ اسب نہ پہنچتا تھا مگر کچھ نقصان کرنیل سمیٹھ صاحب کی کشتی میں عائد ہوا اور اسکے مرث کو ہم چند خطا ہرے کہ اس میں ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مر گیا ہمارے ساتھ دو ملاح تھے سو ایک اونہیں سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابھی تک ساتھ تھا مرث کشتی کر کے ہم آگے گوروانہ پہنچے کہ کرنیل سمیٹھ صاحب کی کشتی آگے تھی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانوں سے گئے تھے کہ ہماری کشتی تیر دریا پر جہان ریگ بہت تھی رگ گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم بانی میں دوتیرے اور سب نے زور کیا کہ اسکو جنبش دین مگر اونسے اس جگہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گنٹے کے ہم اس حالت پریشانی میں تھے کہ دوڑتی کشتیاں آتی ہوئی نظر آئیں جب وہ قریب بس گز کے فاصلے پر پہنچیں تو ہلکے معلوم ہوا کہ اونہیں سپاہی معتمد میں وہاں پہنچتے ہی اونہوں نے گولیاں مارنی شروع کیں اور کئی صاحبوں کو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے میں چوچ صاحب کی گولی سینے میں لگی اور فشر صاحب جو میر پیچھے کھڑے تھے اونہیں زانو میں ایک گولی لگی صاحب موصوف نے منجھ آواز دی اور میں نے ذرا ایک اینا سر ہٹاؤنگی طرف پیرا تھا کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانہ راست پر معلوم ہوا جب میں نے شانہ کو دیکھا تو ایک گولی لگی تھی اور پوست اور کچھ گوشت بھی شانہ کا اڑ گیا تھا اور میرا سر و برسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تھا اس عرصے میں وہ دو کشتیاں بہت نزدیک آگئیں تھیں بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آ گئے تھے یہ حال دیکھ کر میرا برسن صاحب نے میرے لوگوں سے کہا کہ زندہ ان سپاہیوں کے ہاتھ میں آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا میں گودڑو پھینک کر سب نے دریا کے کونڈا کش شروع کیا میں جلدی سے کشتی پر گیا اور وہاں سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بہری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بھی بہت جمع ہو گئے ناچار بندوق لیکر میں بھی وہاں سے بھاگا اور دریا میں گودڑا فٹھٹ قفس جلد صاحب معتمد صاحب کے ایک گوشہ کشتی میں بیٹھے تھے اور اونکا لڑکا بھی اونکے پاس تھا اور صاحب موصوف کے ہاتھ میں ایک بندوق آٹھ سنگین کے موجود تھی اسوقت تک چوچ صاحب خون میں لوٹ رہے تھے اور باقی سب صاحب دریا میں گودڑے سے میرا سر و برسن صاحب معتمد صاحب اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحب کی نزدیک کشتی کے کھڑے تھے اور اونکے پاس فٹھٹ سمن صاحب اور چوچ صاحب غور دہی کھڑے تھے اب میرے منجھ فلوٹ صاحب اور انسٹن ایک فورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال میں آتا ہے کہ وہ مار گئے ہونگے فشر صاحب معتمد صاحب کے قریب بس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتھ میں اونکا لڑکا تھا اور ایسا معلوم ہوتا کہ شاید مردہ ہے اور میں صاحب کا حال یہ تھا کہ پانی کے زور سے وہاں نہیں سکتی تھیں اور اونکے کپڑے بجائے بادیاں کے ہو گئے تھے اور اونکو کہیں کہیں پہنچتے تھے مگر صاحب موصوف اونکو کپڑے سے اور لینے نہ دیتے تھے اب میرے فیہ تجویز کی کہ یہاں سے بھاگ کر اگلی کشتی سے جا ملے کیونکہ میری دانست میں وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تھی اس آواز سے میں دبا کر پڑ گیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکی میم کے گزرا تو دیکھا کہ وہ ہرے وقت اور تکلیف میں تھے مگر مجھ سے اسوقت اونکی کچھ اعانت نہ ہو سکی تھی اس واسطے میں آگے گوروانہ ہوا اور تھوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بھی

سننا دہری کر کے ہوئے چٹے تھے مگر تاہم کی شب اس نے اب راحت دریا کو گہر لیا تھا اس واسطے پہرا و سکا حال کہیں
تنبیہ معلوم نہ ہوا ایک گنڈہ کامل بلکہ زیادہ میں شناساوری کرتا کرتا آخر کار نزدیک کشتی اولین کے پہنچا یہاں بھی دیکھا کہ سب
تباہ حال کشتی نشینوں کا تھا رومین صاحب اور چوٹی بیٹی یعنی مس گولہ بی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور طاح موجود تھے
باقیمانہ سب قتل ہوئے اور نقصان سو میں ہم صاحب اور ڈاکٹر بالسی صاحب اور ایک یادو اور صاحب زخمی پرے تھے
انکو میرا وار دات رو برو سنگھی رام پور کے گزری تھی جہاں سپاہیوں نے جو ہمارے تعاقب میں آئے تھے دو تو میں لگا
رکھی تھیں اور ان میں گراپ ہر کہ ماری تھی جس سے یہ سب حادثہ واقع ہوا

جس نے اب اس کشتی کی مرست کی اور یہاں سے روانہ ہوئے مگر شب بہرول میں ہراس کامل تھا صبحی بروز دوم ایک آواز
کنا رے سے ہماری گوش زد ہوئی اور میں نے سمجھا نا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم انکو بھی کشتی پر لائے اور انہوں
نے اگر بیان کیا کہ انکی میم صاحبہ اور بچے دونوں اونٹنے ہاتھوں میں سے دریا میں ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخمی پڑی
تخلیف دیتا تھا کیونکہ گولی پانز انوسے چپ کے ہر گئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخر کار ایک گانوں میں پہنچے
جو رو برو سے قسم پور واقعہ ملک اودہ کے آباد تھا یہاں گانوں والے حاضر ہوئے اور ہم نے اول یہ بھی انوکا فریاد
تصور کیا مگر آخر کار ثابت ہوا کہ وہ خیر خواہ ہیں پس ہم نے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانوں میں گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی
ہم نے اونٹ کچھ کھائے کہ یا لگا اور انہوں نے چائیاں اور دودھ پہکولا دیا اسکے کھانے سے ہم کو نہایت تسکین اور
آرامیت ہوئی

نیز ان دنوں اب بہت تکلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سب سے دن بہ دن آفتاب میں رہا تھا وہ بھی جھلانا تھا
اب میں نے سمجھا تھا کہ کشتی شب بہر بیان رہے لی اور چونکہ میں دور در سے سویا بھی نہ تھا میں نے ایک ٹھاکر سے
کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو تو میں تمہارے گانوں میں رات کو سو رہوں ٹھاکر نے مذکور مجھے اپنے ساتھ لے گیا اور وہاں بہت سا
کھانا کھلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت میں اس قدر زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو
کرنیل سمیٹہ صاحب نے کھلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر میں بہت ماندہ ہو گیا تھا اور میں نہ گیا صاحب موصوف
نے مکر اور تہ کر پیغام بھیجا مگر میں نے نہ سنا اور یہ ارادہ کیا کہ جو کچھ ہوگا یہاں ہی سمجھ لینگے آخر کار کشتی روانہ ہوئی
اور چند روز تک کچھ خبر اسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی طاح جو کشتی کو لے گیا تھا وہیں آیا اور اسنے اگر خبر دی کہ نانا صاحب
نے مقام ٹھوڑے اون پر گولیاں ماریں اور وہ سب مر گئے میں قریب ایک مہینہ کے اس گانوں میں رہا بعد ازاں دوبارہ
سے جالا اور انکے ساتھ کانپڑا یا سنا ہوا کہ میجر ڈبلس صاحب اور چچ صاحب فرود و نو کسی گانوں علاقہ اودہ میں
جو متصل فتح گڑھ کے واقع ہے محض ہیں

نہو رتل صاحب کے خدمت گزار نے اوجھیں صاحب کے شہس نے کچھ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل میں درج
ہوتا ہے

باعث ایسی جلدی خالی کر دینے قدر کا بعد ہم نہیں مگر ۱۶ جولائی کو سب صاحب لوگ نعمت پور سے جہاں وغیرہ

قرب نواختہ دو گنٹہ صبح تین کشتیوں پر جو قلعہ میں تھیں سوار ہو گئے تھے ایک کشتی میں صرف کرنل گولدی صاحب کا سپاہی
 بہرہ کیا تھا اور باقی دو کشتیوں میں سب صاحب اور سوار صاحبان و جو وغیرہ سوار ہوئے تھے کشتی اڑھین کو قبل از صبح چھوڑ دی گئی
 تھے ساتھ صرف ایک یاد و ملحق تھے یہ سب صاحب بڑی شکل کے کشتیان لے گئے کیونکہ یہ طغیانی اول تھی اور کچھ دیر کا حال
 معلوم نہ ہوتا تھا بوقت صبح وہ ایک گاؤں میں پہنچے جو قریب دو کوس کے مقام تھکڑہ سے واقع تھا اور یہاں کچھ روپیہ
 ملا جو دیکھا کہ وہ گاؤں میں جا کر کچھ اور ملحق نوکر کر کے لائیں مگر سب سے ملا حوالہ کے جب یہ خبر ملا زمین نواب کو پہونچی تو ایک بڑا
 گروہ رعایاے مسلحہ کا آ یا کہ کشتیوں کو سوار کر کے قمار کین یہاں خوب جنگ وقوع میں آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ
 وغیرہ کچھ کشتی پر جمع ہوں لکھنٹ سمبسن صاحب کی گولی لگی اور وہ رہ گیا اسے ملک بچا ہوئے اور چونکہ بہتر سے صاحب تھے
 سواران کشتی کی کر رہے تھے ان کے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگام میں سمبسن صاحب کی ایک دختر گولدی صاحب
 کی اور ایک کسی اور صاحب کی جس کا نام معلوم نہیں ہے اور ایک اور دختر قریب دو زارہ یا چار دہ سالہ عمر کے معصومین گرفتار
 کر کے نواب کے پاس لی گئے ایک سپاہی سی کا لیجان جو متعلق حربت و ہم کے تھا اس کشتی میں موجود تھا اس سپاہی نے
 از حد کوشش واسطے سچائے تمام گروہ کی کئی تھی مگر کچھ اس سے نہو سکا آخر کار اس نے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور
 ان کے بچے کو اپنی حفاظت میں رکھا غرض کہ گولدی صاحبہ کی دختر کو اور دوسری س اور تیسری کو جکا ذکر اور پوچھا معصومین
 نواب کے پاس لی گئے نواب نے ان کی خوش اور سکونت کے باب میں اول بہت فکر اربابان لائے ان کو ایک مکان میں
 جو نواب کے باغ میں تعمیر کیا ہوا تھا رکھا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازیں کچھ معلوم نہوا کہ کرنل گولدی صاحب کی سپاہی
 کی کشتی تو اول ہی چھوڑ دی گئی تھی اور دوسری کشتی جب پیچھے رہ گئی اور اوپر لکھنٹ سمبسن صاحب مارے گئے اور پھر
 سواران کشتی مذکور گرفتار ہوئے تھے اس کو بھی چھوڑ کر باقیانہ صاحب تیسری کشتی میں جو ہلکی تھی اور خوب دوڑتی تھی ہوا
 ہو کر بہا گئے اس کشتی میں خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تھا اور اس کشتی میں چار سائیں اور دو ہتھیار
 ہی سوار تھے یہ سب مع صاحب لوگوں کے جو اس پر موجود تھے ہدایت ایک ملحق کے جو باقی رہ گیا تھا کشتی مذکور کو روٹ
 کرتے تھے یہ ملحق خیر خواہہ کار تھا اور وطن اس کا تھکڑہ تھا چنچا اس کشتی پر تمام رہتہ کنارے پر سے بندوقین ہلکی ہتھیار
 لگو مقام ٹھوٹک وہ لوگ پہونچ گئے تھے وہاں ملحق مذکور کو گولی لگی اور وہ مر گیا اور اس کے مرنے سے پھر کوئی ایسا موجود
 نہ رہا جو حال درپاسے واقف نہوتا اس واسطے کشتی تہر لگ گئی سب کشتی نشینوں نے اس کو دھانسنے کا واجب خیہ بہر
 معصومین کو پہونچی فوراً انہوں نے اگر کشتی کو گنہر لیا اور سب کشتی نشینوں کو مقام کانپور میں لی گئے
 صاحبان معصومین کے نام مجھے بتلائے کشتی مذکور میں سوار تھے اور سوارے لکھنے اور کئی صاحب بھی جن کے نام
 درج نہیں غرض کہ یہ سب کانپور میں ایک مکان میں جب کو اسمیل روم کہتے تھے کچھ رکھے گئے چھوٹے بچوں کو سواری گاڑی
 لی گئے تھے اور باقی سب پیادہ پا چلتے تھے اور راستے میں کتنے اونسے کھان بنے ابانہ یا گنا خانہ نہیں کیے بلکہ یہ ہی میں
 سنہ ہے کہ بعض سفر زاشخاص نے ان کی شفاعت بھی کی تھی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا
 نام اداں صاحبوں کے یہ ہیں کرنل گولدی صاحب مع ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب تھکڑہ کے پاس

پونچائی گئی تھی کرنل سمیٹ صاحب متعلقہ ارجٹ معہ میم اور دو بچے میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب معہ میم اور بچہ کرنل صاحب کی میم معہ تین بچے تھورنل صاحب معہ میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب معہ میم اور دو بچے ایک اولن دو بچہ نہیں سے آیا گئے پاس نہ تھا اور آیا نے او سکونہ دیا اور خود بھی مکان مذکور میں اس کے ساتھ گئے اور شاید سب انگریزوں کے ساتھ وہاں مارے گئے پاڈری فشر صاحب معہ بچہ تیس صاحب اسٹنٹ محال افیون معہ اون کے بیرا یعنی کمار کے جو اگلن اور یا تھا اور جس نے اپنے آقا کو تاہر گنچوڑا اور اون کے ساتھ خود بھی قتل ہوا جو ان صاحب خجکا ہم نام قلعے میں مارا گیا تھا ایک ڈاکٹر صاحب معہ میم اور بچہ چند روزہ جبکہ معسڈین نے لیکر ایک تھوڑے میں ڈاکٹر دیاے گنگ میں کہا تے ہوئے پھوڑ سے کانپور تک لینگے تھے اور ایک صاحب معہ معہ دوسن رسیدہ لڑکیتے جنہیں سے ایک کی نسبت ایک عمدہ دار فطنت دائی بارت نامے کے ساتھ ہو چکی تھے اور سوائے اسکے اور کسی صاحب تھے

مفرورین مقام باؤن میں اٹھوڑ صاحب کلکٹر تھے اور دو صاحب اور دو صاحب نامے ہی اور باقی مشہور ہے کہ اگرے کو چلے گئے تھے

سوائے صاحبان مذکورہ بالا کے کسی صاحب اور کرانی اور بلجے والو نیلے لڑکے اور سہرا متعلقہ ارجٹ معہ عیال و اطفال کے تھے

یہ سب صاحب لوگ چار روزہ مقام کانپور مکان مذکورہ بالا میں رہے اور وہاں اور صاحب لوگ بھی جمع ہوئے گئے انکو سوائے روٹی اور تنک اور پانی کے اور کچھ کہا نے پیئے کو ملتا تھا ان سب کو یہ امید تھی کہ ہم ربائی پاؤں گے مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو نفر کہ کرنے سے اور بارش سے ماند ہو گئی تھی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکی اور متصل کانپور آئے ہے انہوں نے مقام کیا اگر وہ اوس روز چلے آدین اور مقام نکرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا غوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب شیر بناری فوج کے مقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکھا کہ اب کچھ بن نہ پڑیگا اوسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہیں سب کو تر تیغ کر واس حکم آئے صادر ہوئے ہی ایک گروہ تسانو کا اندر مکان کے آیا اور اگر کلب کو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبوں نے فتحگڑہ سے کانپور آئے تک اوشائین تین نہایت شاق تھیں مگر تھوڑے دنوں میں ان کے کوششی پر سوار تھے اور کشتی کو کینیجے تھے آبلہ دار ہو گئے تھے اور ہر وقت کی محنت شاق سے جو وہ قلعے میں کرتے تھے زیادہ تر ماندے ہو گئے تھے اکثر ان کے ملازم مقام فتحگڑہ ہی سے اونکو چوڑ کر ہاگ گئے تھے اور میم صاحب اور بچے بغیر نوکروں کے نہایت تکلیف میں تھے بلکہ یہ ہی میرے نزدیک باعث قوی دشمنی محصورین کا تھا ورنہ اگر وہ چند روز اور بھی قائم رہتے اور قلعہ چھوڑتے تو سب امر اچھے ہو جاتے کیونکہ معسڈین و سہرکشون سے پاس سامان باقی نہ رہتا تھا اور دیاے گنگ بہر روز طبعانی پر ہوتا جاتا تھا اور ہماری فوج گورہ ہی قریب سے لینے کانپور کے تھی مگر مرضی آہی بغیر ہوئے نہیں رہتی

حال کشتی اول کا اس طرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوشین مارے گئے تھے اون کے سرفواب کے پاس

لاٹے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر میں دکھاؤ اور تین مہم صاحبان محمد دیکر قیدیان عیسائی کے بعد از اوٹھانے انواع انواع کی تکالیف اور غوری کے جو بیان سے باہر ہیں جب انکے نواب توپ سے آؤڑائی گئیں ایک شخص لالہ خان نامہ جو ہٹیل برس پاس کرنل سمیٹ صاحب متعلقہ ارجحٹ کے ملازم ہوا اس طرح حال ان صاحبان کا جو کانپور لجا رہے تھے ان کے متعلق بیان کرتے ہیں

کرنل سمیٹ صاحب متعلقہ ارجحٹ مہم صاحب کے کانپور پونچے اور تباریخ ۵ جولائی قتل ہوئے
سیجر منرو صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تھی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کپینج رہے تھے اور وہ وہاں ہی مارے گئے

میسر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور میں آیا تھا اور وہ وہاں سے دریائے کوڈپے تھے اور ڈوب گئے اور انکی مہم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گدہ کے کپین جلی گئی تھیں

کپتان غلیور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتح گدہ میں آیا تھا مگر وہ ساتھ تھے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر بہشور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

لفٹنٹ فٹس جلد صاحب مقام سنگی رام پور سے مہم صاحبہ اور بچے کے دریائے کوڈپے تھے
لفٹنٹ سویتین مہم صاحب مقام سنگی رام پور سے گئے اور انکی مہم صاحبہ مہم بچے کے قتل از فساد فتح گدہ سے کپین جلی گئی تھیں

لفٹنٹ ہندرسن صاحب کانپور پونچے اور تباریخ ۵ جولائی قتل ہوئے
ڈاکٹر مہیتہ کوٹ صاحب مہم صاحبہ اور بچے کے کانپور پونچے اور تباریخ ۵ جولائی قتل ہوئے
ڈاکٹر بالوتی صاحب بھی کانپور میں تباریخ مذکور قتل ہوئے
کرنل ٹکر صاحب قلعہ فتح گدہ میں مارے گئے تھے مگر انکی مہم صاحبہ شہیدہ تھیں بچے مقام کانپور تباریخ ۵ جولائی رگڑا سے ملک بھاگے ہوئے

پاڈری فشر صاحب زخمی ہوئے تھے مگر کانپور پہنچ کر تباریخ مذکور قتل ہوئے
کرنل گوڈی صاحب بھی زخمی تھے مگر زندہ مہم ایک دختر کے مقام کانپور پونچے اور ساتھ دیگر صاحبان کے تباریخ ۵ جولائی دونوں ای ملک عدم ہوئے
جون صاحب کے سر میں مقام قلعہ فتح گدہ اسی روز جس روز کرنل ٹکر صاحب مارے گئے تھے گولی لگی تھی
وہ ایک شبانہ روز جانکنی میں تھے بعد از ان مر گئے

پونس صاحب کلکٹر بھی زخمی ہوئے تھے مگر مہم صاحبہ اور دو بچوں کے مقام کانپور پہنچ کر تباریخ ۵ جولائی رہ سپر ملک بھاگے ہوئے

صاحب شش نچ کو بھی سیم صاحبہ اور تین بچہ شیکہ اور ایک انگریزی آریا کے کانپور میں لجا کر تاج نکر قتل کیا
لوگ خیال کرتے ہیں کہ پادری صاحب جنگے اعلیٰ میں سیم کا تھا سہ چند اور عیسائیوں کے کارخانہ شکن صاحب
میں جو متصل مقام مدی گھاٹ کے واقع ہوئے تھیں صاحب کے قتل ہوئے
مشہور ہے کہ دو صاحب گلکڑ اور دو اجٹ محال افیون اور ایک سیم صاحب اور تین بچے سادہ ہونگہ زیندار کے
پاس جو قریب پانچ کوس فٹنگدہ سے ہلک اودہ رہتا ہے جا کر پناہ گیر ہوئے تھے اور اوس کی حفاظت میں
زندہ اور موجود ہیں

اگرہ

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو مقامات میرٹھ اور دہلی وقوع میں آئی تھی یہاں پونہچی تو کوکون صاحب
لغنت گورنر بہادر کی سب فوج بندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور انکو ایسی فہمائش کی کہ جس سے سپاہ مذکورہ صاحب
کسی امر قبیح کی نہونی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا کیونکہ آخر میں یہ سپاہ بھی شامل معسین ہو گئی تھی حال اسکا تفصیل ذیل
میں درج ہے

آخراہ جون ایک شب کو یہ شبہ پیدا ہوا بلکہ تحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ معسین کا جس میں وہ خاص گروہ
سپاہ کا ہے جسے مقامات نصیر آباد پونہج سرکشی کی تھی قریب اگر سے کے آگئے ہیں بدین خیال طیاری واسطے
اونکے استقبال کے بلکہ لفظ اندام خیال نہایت موزوں ہے عمل میں آئیں یہاں تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر
انے اپنے مکانات چھوڑ کر قلعہ میں چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کر کے حتی الامکان جہان تک ممکن تھا
قابل بود پشاش کے بنالیا تھا اور سوائے اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کر لیا تھا اور توپیں اور دیگر
سامان جنگ اوسہیں بکثرت جمع کیا تھا گدا چھے ہوشیار گولنداز کم تھے

تاریخ ۲ جولائی فوج کو کٹھنٹ کو جس میں سوار اور پیادہ جمع ہو تو پناہ تھے اور اس خطہ تک سب صاحب اونکو
خیر خواہ جانتے تھے حکم جاو فی میں آنیکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استغراب اس
پیدا ہوا کہ اونکو حکم برائے گار گورہ متعینہ جہی نہ کا جس میں چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور ایک
گھاروانیکا کاشانہ گورنری پر تعینات ہوا تاریخ ۴ دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئے اس واسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جا کر
راستے میں خیمہ زن ہوں جب فوج مذکور مقام قرار دادہ پر پونہچی تو عیسائیوں کو کٹھنٹ میں تھا ویسا ہی ظہور میں آیا یعنی جیوقت معسین
نزدیک ہر مقام مذکور آئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام وکال فوج بغیر کٹھنٹ ایک ہی سپاہی کے جا کر شامل معسین ہو گئی
اوس روز جیوقت شہر پر ایک سیم صاحبہ اور سیمے جو چھاو فی اور رسول کین میں تھیں اور اب تک قلعہ میں نہیں گئی تھیں ظہور
جا کر مقیم ہوئیں اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سوائے فوج گورہ اور اعلیٰ دستہ فوج علیشیا باہر فوج کے
تھے وہ سب اندر مقیم ہو گئے تھے

فیل عرصہ اس روز گار کا گذر انا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی معسین سات ہزار پیادہ اور ایک ہزار پناہ

سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان میں جو عقب موقع سیا واقع متصل چارنگ میل آگرے سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے اگر خمیہ زن ہوے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پونچھے لیکن بجائے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنوں کو سوائے میدان میں آکر ٹپنیکے اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سے کرنی شروع کی اور دشمنوں کو دقت اور قابو موضع مذکور کے لئے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے انکو جابے محفوظ ملی اور بدقت وہاں سے نکلے گئے اس ہنگامے میں چار اہیت اتلاف جان ہوا

بیان جنگ ۱۵ جولائی اسطرح پر ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن تاریخ ۱۵۔ یہاں سے گئے تھے وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئے تھے اور بجانب موضع شاکنچ جو قریب چہ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوئے اور انہوں نے اوس میدان میں پونچھ کر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستی کی اور اسی حیثیت سے آگے قدم زن ہوئے یہاں سے فوج دشمن بخوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تھے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری ایسی دو فوج بجانب فوج کے قائم ہو گئی تھیں اور پیادے وسطے میں تھے اور سواران ملیشیا کچھ ایک عقب میں تھے جب قریب چہ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پونچھی تو معسدرین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور کراب اور سیل بکثرت آئے اور ہر سے بھی گولہ جلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہاں گولے کی زد پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپوں کو چلے تھے کہ دشمن ہانگ نکلے یہ حال دیکھ کر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آواز ہوئی کہ انکا تعاقب کرو اور اس میں شک نہیں کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان میں نکال دیے جاتے اور انکی سب سے ہماری فوج میں آتین بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی اسقدر ہوتا جسقدر بعد ازین وقوع میں آیا ہماری توپوں نے انکا جیش حتیٰ اور فوج صف بستہ پیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواب کے گرد جمع ہوئے اور چونکہ ہم سب اونکی دست کے اندر تھے انہوں نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوئے اور ہم اگے بڑھتے جاتے تھے اور گولہ رانی کرتے تھے یہاں تک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پونچھ وہاں سے ہنسنے دیے مذکور گولی ماری مگر میرے نزدیک چند ان نقصان دشمنوں کا ہوا جو گانا واقف اور نا آزمودہ آنکھ بھی دیکھ نہ سکتے تھے کہ ہمارے گولی ایک دیوار بلند پر لگتی تھی جسکو اتواب قطعہ شکن صرف توڑ سکتی تھیں اور اگر ہماری توپ دست راست ایک پچاس گز بھی پیشتر بڑھ جاتی تو اونکی زواون اضراب معسدرین پر پڑتی جسکو گولی اسقدر ہمارا نقصان کر رہی تھی نتیجہ اس بڑبڑی کا وہ بھی ہوا جو تصویر میں یعنی دشمنوں کو اور دل قوی ہوا انکو سوار ہماری فوج دست کو اگر بہت وق اور رنگ کرتے تھے اور انکو پیادے منتشر بقاعدہ شکن مشینوں کے اپنی انفل سے ہکو نہایت ضیق میں کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھ سوار نہ تھے اس واسطے ہم سو دباب انکو اندفاع کو کچھ کوشش نہوسکی ایک گروہ انکو سواروں کا دلیری کے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کو وسط میں ہونے پر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گئے یہ تو بڑھ چو کہ ہماری سواران ملیشیا ان معسدرین پر حملہ کیا تھا جو ہماری فوج راست پر تاحث لاسے تھے اور جب

پانچ آدمی معسدين کو قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام معسدين اور جانب سے ہباگ کر اپنے باٹری کو پکس جا کر جمع ہوئے انکو اس طرح جانی سے وہ توپ دشمن کی بند ہو گئی جو دیان دانستہ لائی گئی تھی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان میں تھا اسکی ضرب و زور سے اڑ جاتا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے میں مخالفین بھی ہمیشہ تیش بازی بنا دینے لگے اور بالآخر مکانات سے کرتے تھے دو کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور میں شجاعت تمام گھمسن گئے اور دشمنوں کو دست بہست مار ڈالتے تھے اور انکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر باسانی تمام کر ڈی جب تک گورہ مذکور موضع مذکور سے باہر آئے باٹری دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تھی مگر باٹری دست راست جواب گولہ یا دشمن کا ہنوز دیتے جاتے تھے اور تھوڑے عرصے قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈوی اوپلی صاحب کے اس باٹری نے اتواپ دشمن کو بند کر دیا بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری میں گولہ کم ہو گئے تھے اس پر بھی کپتان صاحب گورہ شدید تھو ایک پیٹی توپ پر بیٹھے رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اسی سبب سے اذیت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نہ رہا باعث موجود ہونے سواروں کے ہم دشمنوں کا تعاقب نہ کر سکے گورہ نے اوکو اسقدر محنت اور شفقت سے شکست دی تھی اور کھو اور کوئی امر سوا اس کے باقی نہ رہا تھا کہ واپس مراجعت کر کے قلعہ میں چلے آئیں اور یہ امر پہنچنے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنوں کو یہ دیکھا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہیں تب انہوں نے توپیں لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے میں اگر نہ تک گولہ رانی اس طور سے جاری کی کہ اچھا تجربہ کار جسطرح کرتا ہو اور اونٹنے سوار جو جوق ہمارے چپ و راست اگر اسقدر تنگ کرتے تھے کہ ہم سے ایک گولہ بھی بعد ازین سر نہ ہو سکا

آخر کار تمام فوج ساڑھے چھ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے میں پونچھے جب یہ فوج واپس آتی تھی اوکو ملیشیا پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب میں آکر اسکی حفاظت کی اور ادوس وقت تک اونکے عقب میں آئے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے میں پہنچ گئی جہاں یہ تدبیر محافظت کی عمل میں آئی تھی تاہم سواران معسدين بجانب چاؤنی اگرہ روان ہوئے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے میں گئی انہوں نے چند مکانات کو آگ لگا دی تھی بعد از غروب آفتاب بر جہاں قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ در نظر آتے تھے اور شب دوم بھی یہ ہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چاؤنی ایسا نہ تھا جس کو گزند آتش کا نہ پہنچا ہو اور اگر کوئی مکان یا شو آگ سے بھی تھی اسکو معسدين نے اور طرہ سحر خراب اور برباد کیا تھا دروازہ درجہ جو کھات وغیرہ سب نکال کر نلے گئے بلکہ لکڑی کا نام بھی باقی نہ رہا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات میں اور کچھ نظر نہ آتا تھا بروز دوم دشمن ناپید ہو گئے اور تمام معسدين بجانب بہر پور روانہ ہو گئے اور یہاں انتظام اگرہ بخوبی ہو گیا

چودہ رجب ہندوستانی مقیم مقام ہڈانے علامات فساد ظاہر کیے اس لیے مناسب متصور ہوا کہ ۲۴ گورہ ۲۴ رجب شاہی معینین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور یک قدر سواران ملتان فی نو ملازم تحت حکم لفٹنٹ لٹ صاحب کے راول پنڈی سے جا کر سپاہ حربت مذکور کے اسلحہ چین لین اور تاریخ ۷۔ ماہ جولائی قریب نواخت ہم گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام دنیا سے بجانب میدان پریٹ جہان ۲۴ رجب آمادہ فساد ہو کر مستعد ہوئے تھے روانہ ہوئے اس سب فوج کی افسری پر کرنل ایس صاحب تعلقہ ۲۴ رجب شاہی مقرر ہوئے تھے جب سپاہ معینین نے اس فوج گورہ کو آئے دیکھا پریٹ سے بھاگے اور اپنے افسروں پر ایک فیر کر کے اپنی لین اور دیگر مقامات پر ہین پناہ گیر ہوئے اور وہاں سے بنا دوق سرگرنی شروع کیں ۲۴ رجب شاہی نے توپیں لین کی جانب کر کے اونپر حملہ کیا مگر مکانات چاؤنی کی پناہ اونکو ایسی اچھی تھی کہ ہمارا نقصان اس حملے میں بہت ہوا اکتیان سپرنگ صاحب کو زخم کاری لگا اور وہ بعد ازیں مر گئے کہ نیل ایس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدہ یہ ہوئے اور لفٹنٹ جٹ صاحب کے زخم سخت پونچا دوسا جٹ اور ایک کورپورل اور ۲ گورہ قتل اور ۳ زخمی ہوئے اور معینین کے ۸ سپاہی بعد از فک مذکورہ بالا گرفتار ہوئے اور توپ سے اڑا دیے گئے اور بعد ازاں ہر روز کچھ کچھ سپاہی گرفتار ہو کر اڑا دیے جاتے ہیں اور اب تک یقین ہے کہ کل رجب معین تباہ اور برباد ہو گئی ہوگی کچھ سپاہ معین بجانب راول پنڈی اور نہوڑی ہی سمت جنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہو کر اڑا دی گئی دو گنجان اس رجب کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خانہ سرکاری کے روانہ ہوئیں تھیں اونہوں سے بھی کچھ علامات فساد کے ظاہر ہوئے اور اسی سبب سے اونکے بھی ہتھیار چین لیے تھے اس پر ہی وہ جادہ راستی پر نہ آئے لہذا تھوڑی سی صاحب شہریت جیل نے اونکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جیل خانہ ضلع میں مقید ہوئے اور زنجیر بہت بھاری اونکے ڈالی گئیں یہ اس قدر کھنڈ تھے کہ گو گرفتار ہو کر جیل خانے میں مقید ہوئے تھے مگر تاہم وہ لوگ بر ملا احکام کو گوشام دیتے تھے اور بہت سخت اور درشت کلمات کہتے تھے

نصیر آباد

تاریخ ۸ ماہ می بوقت نواخت ہم گھنٹہ شام دہ گھنٹہ ۱۲ رجب فساد برپا کر کے توپوں پر قبضہ کر لیا اور لیکر اپنی پاس رکھیں چند سالہ فوجیتین حملہ بھی کیا مگر توپیں اون سے نہ لو سکو کپتان سپوتو صاحب اور گونٹ نیو بری صاحب قتل ہو کر کپتان ہاروی صاحب اور لفٹنٹ کوک صاحب زخمی ہوئے مگر ۳ رجب ہم بھی سو بجو تک قائم رہی اور بھج اوکوہ رجب نے کہا کہ اگر ہم سے مل جاؤ ورنہ توپ تیر گراپ مارے گی کرنل کیسل صاحب نے مرتبہ آؤا کیا پر سپاہ کو سمجھایا مگر اون سب صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد میں نہ ہو اور معینین اور ہاک جاؤ ورنہ ہم دارا کی جان کو ہنسکیں گویہ سب صاحب مقام نیو کو بوقت شب روانہ ہوئے اور اوکوہ روانہ ہوئے تو سب بگومیں رہے رسالہ ہی معہ افسران پانزدہم رجب روانہ ہوئے اور مقام مذکور میں سب افسروں پر اونکو اپنی سپاہ فوجیتین سہین مگر کچھ زخم بھی نہ پونچا فتوک صاحب اور یار کورٹ صاحب اور ہوڈ صاحب اور اندر صاحب سلامت مقام اچھے میں پونچے کہ نیل مینی صاحب کمانیر رسالہ راستے میں سیور آتے ہوئے گھوڑے سے گر کر مر گئے

ایک وقیل نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ جب فساد و فتنہ وغیرہ میں ہوا اسکے بعد فوراً نارہ ہنگامہ دراز
 اس نواح میں بھی شعلہ و ربو نے لگا اور اول فساد ان اضلاع میں جو ہوا وہ اس مقام نصیر آباد میں ہوا تھا اور سب دستور جیسے جو
 امر ہوئیو الا یہ نہ تھا و سکی علامات اول سے نمودار ہوتی ہیں ویسے ہی اس بلوے کی بھی علامات یعنی ناخوشی اور ناراضماندی
 سپاہ کی تمام باشندگان میں مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو بجا ویز ممکن نہیں وہ عمل میں آئیں یعنی اول مئی لاکھ حکم ہوا
 کہ شب کو سو سو رہا کریں اور کچھ اور نہیں کے چھاؤنی میں گشت کیا کریں اور تو میں تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی نہیں اور کوئیں
 اگر آپ بہری رہتی تھی اور گولنداز گوہندوستانی تھے مگر اونکی وفاداری اور شک حلالی پر اعتماد نہ تھا ۲۵۰ گورہ ۸۳ رجٹ شاہی اور
 کچھ گولنداز گورے مقام دیاس سے جو قریب دو سو میل کے فاصلے پر نصیر آباد سے بجانب جنوب واقع ہو طلب ہوئے ان بجا ویز
 سے گوہند اطمینان باشندگان چھاؤنی نصیر آباد کا ہوا تھا مگر تاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۳ گھنٹہ سے ہر فوج ہندوستانی نے
 جسمیں ۱۱ اور ۳ رجٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور بندوقین بہر کر اپنی لین کے آگے کالم
 بنا کر کھڑے ہوئے اس عرصے میں کچھ سپاہ مسلمان رجٹ کی بجانب تو بچانہ ہندوستانی گئے اور وہاں گولنداز کو مکر غیب
 و کید سب توپیں اپنے قبضے میں کر لین شروع بلوے میں تو اکثر سپاہی ان دو نور رجٹ کے تابع دار اور فرمان بردار معلوم ہوئے
 اور انہوں نے اپنے افسروں کی تمام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب انکو حکم ہوا کہ اپنی رجٹ والوں پر چڑھوں نے
 قبضہ تو پکا کر لیا تھا فر کریں انہوں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی کیونکہ انکا یہ ارادہ تھا کہ انکو معتدین کے شامل ہونگے حال
 دیکھ کر افسران انگریزی گواہ اور کوئی امر سوا واپس آنے کے اپنی فوج میں سے باقی نہ رہا اور جب وہ واپس آئے تو سپاہ
 نے بہت شور و غل کیا اور کچھ کچھ بد زبانیاں بھی کی اور گولیاں بھی اون پر چلائیں بعد بلوہ کے چند لمحہ میں تمام اول مئی لاکھ
 طیار اور مسلح ہو کر اور کالم جنگی باندہ کر بجانب تو بچانہ پشتہ کوب روانہ ہو کر جب نزدیک پونچھے تو تو بچانے سے آہٹ
 ایک فیرون پر ہوئی ادھر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور تو بچانے پر حملہ ہوا تو پونچھ ششم نے سبر گردگی کپتان سپوٹس و صاحب
 کے حملہ کیا اور اسکے بعد اوروں نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت تو بچانے پر حملہ کیا مگر توپوں نے ایسی بارش آہن کی
 کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریلے فنا ہوئے بلکہ امید فتح کی منقطع ہو گئی تھی اسپر کرنل مینی صاحب نے حکم
 حملے کا تبدیل کر کے حکم مہاجت کا صادر نہ کیا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مسند
 اونکا تعاقب کرتے تو کچھ فائدہ نہ اوٹھاتے اس ہنگامے میں گورنٹ نیویری صاحب کئی گولیاں کھپ کر
 جان سے سپر ہو کر زمین پر گرے اور مسندین نے اونکی لاش کو نصیر بات شمشیر پارہ پارہ کر ڈالا کپتان سپوٹس
 و صاحب بھی عین ہنگامے میں کام آئے اور کپتان یوح صاحب اور کپتان باروی صاحب دونوں زخمی ہوئے
 بعد ازیں مسندین نے ہنگامے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصہ قلیل میں تمام چھاؤنی نصیر آباد شعلہ و دھواں
 صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجیر روانہ ہوئے اور شہتہ سے فرور و اور کوہ پات
 گرد و فوج کے راہ کو سمیت مقام بیور راہی ہوئے بعد ازیں طے کرنے ۱۰ میل کے صاحبان ہندو دربن افسران ۳۰ رجٹ
 ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چھاؤنی نصیر آباد سے مفرور ہوئے تھے ملاقی ہوئے اور یہاں کرنل مینی صاحب

نے باعث ہجوم افکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقی ماندہ صاحبان راستے میں نہایت تکلیف
از طرف غور و توش اور ہٹا کر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچا کر تیار سح ۳۰ ماہ یعنی ششماہ بوقت نواخت اگنہ
روزوار در مقام عبور ہوئے اور آئندہ تکلیفات سے خیل محفوظ رہتے

کراچی

اس مقام میں بھی ویسا ہی اندیشہ لوگوں کے دل میں غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقاموں میں جنگا ذکر سابق
ہو چکا ہے پیدا ہوا تھا تیار سح ۳۰ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوئے گو تداریک حکم و وقت سے علامات مذکورہ
بہت جلد ہی فرو ہو گئیں تھیں

بروز یکشنبہ ہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میک گرگیر صاحب کمانیر ام حبث ہندوستانی
کو ایک حوالدار اور دو اور شخصوں نے آکر اطلاع دی کہ فوج میں فتنہ فساد ہونے والا ہے اور اگر تداریک حکم عمل
میں نہ آئیں تو اسی شب سنا و عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور تو سخت آنہ
اور جب قدر گورے دوم حبث شاہی آئے موجود تھے چشم زدن میں طیارہ پوچھ میدان میں آگئے خبر اس طیارے
کی ایسی جلدی شہر ہو گئی جیسے آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر میں تہلکہ مچ گیا اب سوائے اسکے اور کوئی
آواز گوش زد نہ ہوتی تھی کہ کہیں سے آواز گاڑی آئی اور کہیں سے آدمیوں کے چلنے کی آتی تھی اور سطح
سے گھوڑوں کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپوں کی پیوں کی کان میں آتی تھی اور لوگ گھوڑوں کو پختہ
ڈاکر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگوں کو گمان قبل از اس واردات کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسکی
سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو اون کے دلوں میں تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا آخر خواہ لوگوں کو فوراً اطلاع
اس سرکشی کی دی گئی مگر اونکو فوجت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اسواسطے چند اشخاص کو تو پختہ کرنے کے کوڑے لگا دیے
اور بعض فیوزر کے مکان گار دین بہاگ کر پوشیدہ ہوئے بعض اول حبث گورہ کی ڈپو میں جا ہی اور جو لوگ فوجت
اور پوشیدہ تھے وہ گودام نیگین میں متواری ہوئے مگر ایک ٹپے گروہ جسمین اکثر نیم لوگ تھیں جا کہ مکان مس کوٹ دوم
حبث گورہ میں پناہ گیر ہوئے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کو نہ تھا کیونکہ او میں دروازے اور دریچے کثرت تھے
لیکن خوف اور ہراس میں ہوش لوگوں کے بجا نہیں رہا کرتے اور اس وقت مس کوٹ میں عجب کیفیت گذرتی ہوگی کہ
میر لوگ اپنے مکانوں سے گہرا کر ہاگین تھیں اون میں سے کسیکے سر میں فوجتا بھی تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوئے ہاگے
آؤ تھو کوئی کسیطرح اور کوئی کسی طہیت سے جلو آؤ تھو غرض کہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ بجا شب خوابی پہنے ہوئے اور بنا دلق اور
شمشیر وغیرہ ہاتھ میں لیو ہوئے کسیطرح جلو آؤ تھو جیسے ترک دشمن کو قتل پر آمادہ ہو تو ہیں اور نظر اسکی کہ لوگوں کو ہراس نہایت ہوا انگریز چور
پی رہے تھو اور باندھی اور پانی مخلوط کر کے استعمال میں لاؤ تھو اور اسکو دشمن خود تھیا یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتو تھو تو ایک عالم تھو نمودار
ہوتا تھا ایک طرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہڈا کو ام حبث کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لعین سے باہر کر صفت آراہوں اور جب اونکو نام

پوکارے گیو تو کمی سپاہی غیر حاضر تھا اور انکو اکثر اسلحہ ہی ہو جو تھو بعد ازین فوراً رو بروی تو سچانہ اور بخاضری سپاہ دوم حجت گورہ سپاہ
۱۲ حجت ہندوستانی کے متیار چمین لپو اس عرصہ میں کوئی علامت فساد کی ۱۲ حجت ہندوستانی سوطا نہیں ہوئی ہر چند بعض
شخص یہ کہتے ہیں کہ جب ۱۲ حجت کو حکم لین سے باہر لایا گیا ہوا تھا اور سوقت ۱۲ حجت بھی خود بخود دین ارادہ طیار ہوئی تو کہہ دھور
ضرورت اور موقع وقت کو وہ بھی شامل ۱۲ حجت ہو جاوینگو مگر ۱۲ حجت میں اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا کیونکہ اوہیں اکثر سپاہی تو
قوم ہووی تھے اور باقی پوریہ اور یہ امر راست اور درست ہوگا آہیں ہی دوسو سپاہی پوریہ ہو مگر یہ دوسو نفر موجودگی باقی ماندہ سپاہ
رجبت مذکور کے جو اونٹے درباب فساد کے کہی متفق نہوتے کوئی امفسدانہ ظہور میں لاتے

کپتان صاحب پولس نے بغور فرار ہونے چند سپاہ ۱۲ حجت اپنی سپاہ پولس کو اونٹے تعاقب میں روانہ کیا
اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کر کے لاس اونٹین سے سات کو پھانسی ہوتی اور تین توپ سے اڑا دیے گئے
جوقت ان سپاہیوں کے گلے میں پھانسی ڈالی وہ روئے اور خوشگارا مان جان کے ہوئے اور یہ عذر کیا کہ یہ ہمارا کپتان
قصور ہے اور ہم بچت تو پہا جو ہمارے سامنے نصب کی گئیں تھیں بہاگ گئے تھے مگر کم بختوں کو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح بہاگ
تھے اور اونٹوں نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سوائے اسکے ایسے سپاہی جو صحت توپ کو دیکھا بہاگ جاوین اور کچا قتل ہی
مبطل نامہ وانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اڑا لیا موقع لائق دیکھنے کے نہیں ہوتا جب مجرموں کو توپ سے باندھا تو اونچی
زبان ہو اکیچر بھی نہ نکلا اور جوقت حکم ہوا اور سوقت پارچہ ہلے گوشت اڑتے ہوئے نظر ٹپے بعضے اعضا ترستے
ہوئے ۱۲ حجت کے سامنے گرے جبکہ دیکھنے سے اکثر دو ٹھن ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی میں گر گئے
سر اور شانے مجرموں کے توپ سے بندھے رہے اور انکھیں اونکی تپہرا کر ایسی ہو گئیں تھیں جیسے کسی آسیب یا ہوت
کی انکھیں ہوتی ہیں

آرہ

رجبت ۷ وہ مقیم مقام دنیا پور ۲۲ ماہ اگست تک خیر خواہ مشہور تھے مگر اس روز وقت فوجت ۲ گھنٹہ بعد دوپہر
سب سپاہی اپنے اپنے ہتھیار باندھ کر روانہ لطیف دریائے سون ہوئے اور شباشت وار دیر کنارہ دریائے مذکور ہوئے
روز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردان سڑک آہنی جو رہا دریائے مذکور واقع تھیں شغلہ و نظر آئین اور
ایک چٹھی و یک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دنیا پور کے باطلاع اس امر آئی کہ آج یعنی تیار پنج ۲۲ سب
سپاہ فینون رجبت کی فساد برپا کر گئی سواروں نے اور اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ ہند دوسرے کنارے پر
آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بیگلہ باکر رہے ہیں بیان خوبی قسمت سے پیتا لیس سپاہ سکہ اور چار فہر ہندوستانی
مقام آرہ انکے پاس تھے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیوں کو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے آج جا کر مضبوط اور
محفوظ کریں اس عرصے میں ڈپیرن صاحب اور جیل صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے آئے اور اگر خبر دی
کہ سپاہ ہندین نے ایک کشتی اپنے قبضے میں کر لی ہے اور اوہیں تھوڑے تھوڑے سپاہی سوار ہو کر اس کنارہ دریائے
آئے ہیں اور کل ہندین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے بتلائی چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہو گئے تھے

لوہوں نے پرتھوی کی کہ بولڈ صاحب بارک ماسٹر کی نیگلی میں جا کر بنا کر گریون کیونکہ بگاڑ کر ہر طرح مضبوط اور جگہ بنایا گیا تھا اور اوس میں ر وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اوس میں حفاظت جان بھی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ شہر کی آہنی کو خبر اس فساد کی نہیں پہنچی تھی اس واسطے کہ صاحب نے خود درخواست دی کہ میں جا کر اونکو لے آتا ہوں اور جا کر میں صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور میں صاحب کو جنگا بنگلہ ساڑھے تین میل کے فاصلے پر مقام آریو بھی تھا اطلاع دی اور میں صاحب کو مع میم اور بچے کے سلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلہ کے پہنچے تو اونہوں نے دیکھا کہ وہاں اس جانب دریا سے بکثرت آؤٹ تھا یہ دیکھ کر اونہوں نے مصلحت آپس میں سمجھی کہ موضع عنایت میں جو قریب لین سپاہ کے واقع تھا جا کر بنا کر گریون اور اونکو یہ توقع تھی کہ اوس کے ملازم اونکو وہاں بچا کر کہیں گے اور ملازمین نے بھی اونکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تمکو بچا دیں گے اور موضع مذکور میں کچھ اندیشہ نہیں ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بھی بصلح ملازمین یہ بھی صلاح مستحسن سمجھی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچوں کے موضع مذکور میں جا کر گریون الاطن صاحب مع میم صاحبہ اور پانچ بچوں کے بچا براگھاٹ جو آٹھ میل آڑے سے بربل دریا سے گنگ واقع ہے روان ہوئے اور وہاں سے سلامت دنیا پور پہنچ گئے چونکہ اوس وزعہ میں کے ایک اسکان نہ تھا اس واسطے کہ صاحب پر موضع عنایت میں گئے اور میں صاحب کو مع میم صاحبہ اور بچے کے آڑے میں لے آئے صاحب موصوف نے ڈاکٹر صاحب کو بھی بہت فمائش آڑے آنے کی کی کہتی مگر اونہوں نے کچھ نہ مانا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور ہی میں رہے میں صاحب وغیرہ کو مع ولسن صاحب اور اونکی میم کے جو اوسی روز وار وارہ ہوئے تھے روان گھاٹ کیا اور وہاں سے صاحبان محمد وین حفاظت حافظ حقیقی سلامت مقام دنیا پور میں پہنچ گئے اگرچہ اون پر اسے میں بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان سلامت رہے

ایک صاحب حال اس مقام کا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بعد از کہانا کھانے بنگلہ بویل صاحب میں ہم سب تفصیل ذیل قلعے میں جا کر شنب باش ہوئے اور سنے تمام شنب بابر ام تمام سبر کی تفصیل یہ ہے یعنی نیشنل بویل صاحب ویک صاحب کو م صاحب کو کون صاحب بویل صاحب فیلڈ صاحب کو صاحب صاحب ہیلی صاحب آندرسن صاحب ہیت صاحب ڈی کوٹ صاحب ڈی سوز صاحب گوڈ فری صاحب ڈیکیرن صاحب بویل صاحب اوسید عظیم الدین صاحب ڈبٹی کلکٹر مسہرہ کے غرض کہ یہ سب صاحب بابر ام تمام شنب قلعے میں رہے بروز دوم یعنی تاریخ ۲۷۔ وقت صبح چوتھے معتمدین اب تک نہیں آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آئے اور عاٹے میں چائے پی رہے تھے کہ خبر اس امر آئی ہمارے پاس آئی کہ گورنمنٹ کے آدمیوں نے آکر بویل صاحب کے سائینو کو مارا اور گھوڑے صاحب کے چہن کے لگیے یہ خبر سن کر ویک صاحب مع چند دیگر صاحبوں نے اوسکو منے طیار ہوئے کہ جا کر گھوڑے چہن لاوین اس عرصے میں ایک جہاز آئے اگر خبر دی کہ سپاہ معتمدین ان میں آگئی لاہاب قضیع اوقات مناسب نہ تھی اس واسطے ہم سب قلعے میں گئے اور دروازہ ہاے قلعہ کو اندر سے تھکا کر دیا اور چار گھوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ میں جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت ہم گھوڑے گذری تھی کہ معتمد سبر گردگی صوبے دار بہا ورا حاطہ کچہری کلکٹر میں جاتے ہوئے نمودار ہوئے اب وقت پہنچے کا تھا اور سپاہ پنجب جنہن سے ۵۰ نفری مقام آڑے میں موجود تھی استقبال معتمدان کر کے اونکے شہر یک ہو گئے

اور غنہ معسدين کو اپنے ہتھیار بطور نذر و کھلائے سپا سہان مذکورین نے نشان خزانے کا بھی دیا اور ہمارا مقام بھی بتلادیا اب بیوگلی سچا اور قریب دو ہزار آدمی معسدين ہمارے جانب آئے مگر ہم خنیز آدمیوں نے انکو متعجب اور ناچار کر دیا آخر ش سوائے وہاں جانیکے اور کچھ اونسے نہوسکا چند معسدين نے دختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے تنگے میں جا کر پناہ گیر ہوئے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیاں برسانی شروع کیں مگر اونسے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دن کے معسدين نے ہمارے قیام گاہ پر حملہ کیا اور دھنچھ پھرا دھٹایا یعنی شکست کہا کر بھاگ گئے اب اونہوں نے اور تداریر ہمارے قتلے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی بھر کر ہنس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھ تہلی فلفل دراز کی اوہیں رکھ کر بجانب شرق قلمو کے بقاصہ ۳۰ گز ہم لوگوں سے انبار کر کے اوہیں آگ لگا دی دھواں گھاس وغیرہ کا اور بوفلفل سسج کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہمارے خوش نصیبی سے اسوقت ہوا شہرتی بہ تیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دھواں وغیرہ سب مکان کے اندر کے کمرے میں سے اُڑ گیا ایک حوالدار ۲۰ جٹ کا نزدیک ایک دخت کے اوٹ میں کھڑا ہوا کہ سپاہ کو کہہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور ہم لوگوں کو پریشانم یاد کر رہا تھا کہ فیلڈ صاحب خطرہ جان کر کے اوپر تنگے کے گئے اور وہاں سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار زندہ کور گیا چند آدمی جو اسکے پاس کھڑے تھے اونہوں نے لاش کو اڑھا کر آگ میں ڈال دیا اور اسطرح اوس آگ کو اڑھلے در اور متعفن کیا اب ایک گھنٹہ کی مہلت ہوئی یعنی ادھر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے میں ہم لوگوں نے کچھ بسکٹ کھائے اور بیرشہر اب بی قریب پانچ بیٹام کے معسدين ہر تہہ بسوم حملہ آور اور ہنس پا ہوئے بعد ازاں تمام شب گولہ رانی موقوف رہی ایک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیا و تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ سب ناسید اور دل حکمتہ نہواس قتلے میں ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہیں کہ انکا مغلوب کرنا آسان نہیں اور وہ ایسے نہیں کہ جم غفیر معسدين خون نشہ کے دیکھ کر خوف زدہ یا دل چستہ ہوں اور دیکھو تھے کسی مرتبہ دلیری اور مردانگی معسدين کی آج بھی دیکھ لی ہی عرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوئے اور باقی قدرے آرام لینے اپنے قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یادو چٹائی یعنی بوریز فرش تھی اسواسطے اکثر ہم لوگوں میں سے خالی زمین پر سوئے اور دخت بجائے بالش کے سر کے نیچے رکھی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع میں نہ آیا مگر معسدين کبھی کبھی ایک دو گولیاں ہمارے مکان کے رآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہوجاویں جو چلے معسدين نے ہم پر کیے تھے اونہیں اونکے قریب تیس آدمی مقتول اور مجروح ہوئے تھے اور ایک شخص دخت پر چڑھ کر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ اسہیں ہماری ایک گولی نے اوسکو دخت سے زمین پر گرا دیا اور وہ تین روز تک ٹھپتا رہا اور بعد میں بروز مر گیا جب تک وہ زندہ تھا مگر اوسکی طاقت نشست و برخاست کی طاق ہو گئی تھی اکثر دیکھنے میں آیا کہ جانوران گوشت خور مثل زاع مذغن اوسکا گوشت فوج فوج کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست و پا اٹھکے اور اٹھکے پلاتا بھی تھا مگر چونکہ طاقت کافی اونکے انفعاع کی نہکھاتا اسواسطے اونکو دوزخ نہکھاتا

تاریخ ۲۷ روز شنبہ - اس روز وقت صبح معسدين ایک برنجی توپ چھہنی لائے اور بویل صاحب کو تنگے پر

لا نصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہماری مشرق کی طرف لگائی اور اونسے گولہ رانی شروع کی مگر اونکا فوج گولہ اندازہ کیا
 کامل نہ تھا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ بھی جاتے تھے مگر اوس سے چند نقصان
 نہ ہوتا تھا اور اس روز بنا دین کم کام میں آئیں صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکہ سپاہی مجروح غلو کہ بدوق سے
 ہوا یہ شخص قریب سوراخ کے جو دیوار میں واسطے تفنگ زنی کے کر رہا تھا کڑا تھا کہ گولی آکر اوسکے سر میں پیچھے کی طرف
 گردن سے اوپر لگی مگر ڈاکٹر ہال صاحب نے اس حکمت سے اوسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقوں کے ساتھ کاکسہ کار میں
 مصروف اور سرگرم آپ و دشمنوں نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار میں بجانب مشرق و جنوب شق کر دیں اور سچ پناہ دیوار کہنے کے
 جمع ہو کر اسکی تدبیر میں تھے کہ ہمارے سکہ سپاہیوں نے اونپر حملہ کیا اور بندہ وقین مارا ایک سکہ نے ڈھیری کر کے جو شق کہ
 دیوار میں ہوا تھا اوسکو زیادہ کر کے دو عدد دیلیہ اور گلاہائی دیگر جنسے وہ کہو دتے تھے اندر کہینچ لی جس سے بعد از بہت
 کام بہت مدد جواب پانی ہمارے پاس کم باقی رہا اور کھانا بھی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدری چینی کھانسیو
 ملتی تھی اور نمک نہ رہا تھا ہم تلخ جیزم اور احتیاط کی جو ضرورت تھیں عمل میں لاکر خواب کرنے اپنے اپنے مقاموں پر کیے
 اور ہم میں سے چار صاحب لوگ اور جعفر سکہ سپاہی منظور ہوئے تھے ہمیشہ جگا کرتے تھے اور انکی تبدیلی دو دو گھنٹہ
 بعد ہوا کرتی تھی

تاریخ ۲۸ - روز چار شنبہ - قریب چھ بجے صبح کے ہو گئے واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ ہوا
 اور تینوں رحبت آکر پیٹ پر جمع ہوئے اونکی وردی بھی اونکے جسم پر تھی مگر پاجامے وردی کے نہ تھے سوائے
 انکے سوائے اور بھی اور دو ہزار آدمی گورسنگھ کے موجود تھے آٹھ بجے گورسنگھ کو ایک تام جام یعنی ہوا دار پساو آرایا
 اور ملاحظہ اپنی فوج نکالی لاکر کے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو
 آدمی ہماری حفاظت یا نگہبانی کو وہاں رہ گئے جبوقت یہ سب فوج جمع ہوئی تھی اوسوقت ہلو کمال اندیشہ ہوا تھا کہ اب
 ہمارا اخیر روز زندگی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بشیار معندین کا جمع تھا اور ہم یہ سمجھ چکے تھے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ
 ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کر سینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہ ہوا اسی اثنا میں فیلڈ صاحب بویل صاحب
 کوک صاحب کو لون صاحب اور واپسین صاحب نے جو ہم سب میں فن بندوق رانی میں قادرانہ ازترتے اپنے اپنے
 موقع کی جگہ پسند کر کے نشانے لگا رکھے تھے اور معندین نے ہنگام بویل صاحب پر جا کر اوسکے گوشہ ہائے جنوب و
 مشرقی و جنوب وغربی پر پوچال قائم کیے اور توپ برنجی اوسپر قائم کیں اور دمدمیز اور الماری وغیرہ کا انبار کر کے
 طیار کیے اور ان مودہ حال سے اب گولہ رانی شروع کی

تاریخ ۲۹ - روز پنجشنبہ - قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوق کی بفاصلہ قریب ایک
 کوس کے گوش زدم ہوئی اس سے پہلے جانا کہ ہماری مدد قریب آ پونجی مگر سیکو ابھی اور سختیاں اڑھانی باقی تھیں
 کیونکہ آواز نہ کور شدہ شدہ موقوف ہو گئی اور ہلو یقین ہوا کہ ہمارے دوستوں کو شکست ہوئی ہوگی اس سبب سے
 کہ معندین بیان بکثرت جمع تھے ایسے وقت معندین نے ہم پر بھی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تھے

اور ہم نے ایسی تفنگ زنی کی کہ سوامی دو تو لو پٹکے اور سب بنا دین وغیرہ اونکی مندر کو دین مگر تو میں مثل روزے گزشتہ چلتی رہیں ہماری پاس چونکہ پانی کم ہو گیا تھا ہم کو ورنے ایک نیچے چاہ کے میں مشغول ہوئے اور ہمارے سکھوں نے دس گھنٹے میں اٹھارہ فٹ عمیق کو اکھو کر طیار کر دیا اور اس چاہ میں نہایت شیریں اور بکثرت پانی نکلا اس عرصے میں معتمدین نے اکثر ترغیبیں سپاہ سکھ کو دیں کہ تہیاری رکھ دو اور صاحب لوگوں کو سپرد کر دو مگر انہوں نے ایک نہ مانی اور انکو جواب بے شنام دیا اور ثابت قدم اور خوش دل رہے اور مانند صاحب لوگوں کے خلی رفاقت میں وہ تنہا کسی سے خوف نہ کرتے تھے بعد محاصرہ ہونے کے اول مرتبہ ہم میں سے کئی صاحبوں نے غسل کیا اور دن میں ہم لوگ بویل صاحب کو باغ میں حملہ کر کے گئے اور وہاں سے پانچ بیڑیاں لائے اور غورائیں دن میں سے فوج کو حق تقسیم کر لیں بوقت صبح ایک سکھ سپاہی قزاقین اور تواریس لیے ہوئے ہماری دیوار کے پاس کسی طرح آگیا اور اگر خواستگار اندر آئیگا ہوا چونکہ اس نے بیان کیا کہ میں اوس فوج کو ساتھ تھا جو ملک کو آتی تھی اس لیے مجھے بیگانہوں کے او سکھ اندر قلعہ کے بار دیا اوس نے سب حال فوج انکے کی شکست کما بینا اور اونکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سنکر مجھے آنیدہ جلدی ملک کو آنے کی توقع منقطع کر دی اور غم مہم ڈر کر مرنا بینا کیا قریب شام کے ہمارے دل پہ از خود مخطوط ہوئے اور فکر ہمارے دل سے دور ہو گئی ہم زمین پر دراز ہو کر سکھوں سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے سو گئے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ۔ آج معتمدین نے ٹوپ مورچال سے ہٹا کر بالا خانہ بجگہ بویل صاحب پر قاصم کی اور اونکے سامنے روک ایک دیوار کی تھی اس ٹوپ سے انہوں نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچھ نقصان نہ ہوا صرف ایک گولہ دروازہ کے کمرے میں لگا ہوا اور او سکھ توڑ کر دالان میں سیدھا چلا گیا اسپرٹ کئی گولیاں بھی اندر آئیں مگر سوامی سوراخ کر دی دروازے کے اور کچھ نقصان ہمارا نکلیا اب معتمدین نے ٹوپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب ہینگے پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکھی اور اوس دیوار میں ایک سوراخ کیا اور او سکھ راہ گولہ بارنا شروع کیا اونکے گولے دیوار قلعہ پر لگتے تھے مگر دیوار میں ایک نشان ساڑ جاتا تھا اور گولہ اوس سے جڑ کر نیچے گر پڑتا تھا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ میں واقع تھا سرنگ لگاتے تھے یہ خبر سنکر مجھے بھی ادھر سے سرنگ لگانا شروع کی کہ اونکی سرنگ کو بیکار کر دیں اس کام میں ہم سب بخوشدلی و بے تر و مشغول تھے مگر ایک یا دو روز کے بعد سنے اس خبر کے کہ اب سرنگ لگتی ہی سپاہ معتمدین کہیں کہیں قرب و جوار میں نظر آتی تھی اس لیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلند اور یہ بالا خانہ کے تعمیر گئی اور اوس میں سوراخ رکھے اور ان سوراخوں کی راہ معتمدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک اگر سرنگ نہ کھود سکے بوقت شب ہم سب پہر سب دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سوئے کو گئے

تاریخ یکم اگست روز شنبہ۔ آج کے روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع میں نہیں آیا صرف یہ کہ دشمن توپوں سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقی ماندہ بیڑی بھی سکھوں نے اور ہم میں تقسیم ہوئیں صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب اپنے تئیں کے برابر جا کر چند معتمدین کو غلولہ یا تو تفنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بھی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیاں دشمن

اونکے سر کے برابر سے نکل گئیں اس موقع پر کبھی کبھی سکہ سپاہی جا کر اونکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اونکو دم لگنے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم اگست روزِ کیشنبہ۔ اس روز دشمن سنگ کھودنے میں بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور لوگ صاحب نے چار ہند گولین سے عین سنگ کے مندر ماڑا لے لے بعد ازین حاضری کہانے آئے اور بعد حاضری پہ اپنے مقام پر جانا ٹھہرے اور اونکے قنگ اندازی سے ہند سنگ کے پاس کھڑے آسکتے تھے اب گوڈ فری صاحب نے خود درخواست کی کہ میں بہ تبدیل لباس دنیا پر جاؤنگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکے بال اور موچین مثال مسلمانانِ دہشت کر کے اونکو پوشاکِ مسلمانانہ جوڑی کھڑی کر کے ہندوستانی سے لی تھی ہینائی ان صاحب کا پہچانا نہ تھا کیونکہ یہ زبانِ ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہم نے دیکھا کہ ہند بہت جلد مثال ڈاک بجانبِ غرب کچری کھڑی براہِ بی بی گنج بھاگے جاتے ہیں اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سوئے جاتے تھے ہم نے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار میں جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچر خوش خراساے ہیں صرف دو آدمیوں کو قریب آنے دیا اور انہوں نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گئے اور اونکو میرا صاحب کے گپوٹے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمالِ قریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بھانے سے ہمکو باہر نکالتے ہوں اس حال سے ہم نے ایک رسی لٹکانی اور ایک کو اوپر کینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اوکو بمقامِ دنیا پور پہنچا دے عرضہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقامِ آرسے میں رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اسلئے بہت جلد سے کہ اونکے پاس پورا کٹر ابھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم ہند گولین کے قمار ہو کر مقید ہو گئے تھے اور ہندوین نے اس خیال سے اونکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اونکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سب کو گھبراہٹ اور کھیر قتل کرتے مگر مشیتِ ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازین ہم سب مع سکہ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گئے وہاں ہر تھکا کر احوال دیکھا ہر شوخ شکستہ اور کتابین اور تصویریں اور کاغذ اور کوغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جا بجا پوشیدہ پڑا تھا نیکے ہی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تقصیرِ اوقات واجب نہ تھی اسلئے ہم بالاخانے پر گئے اور وہاں سے قہرین اور حبیقتہ بارود موجود تھا لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جہین سے انہوں نے سرنگ لگائی تھی اوکو سمار کر دیا اور اونکے سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین ماسپنے مقام پر آکر بارام تمام شب بسر کی

تاریخ ۴ اگست روزِ کیشنبہ۔ اس روز بعد ازین پینے تھوہ اور چائے کے ہم نے دیکھا کہ کیلی صاحب اونکو بس صاحب جو مقامِ کبیر میں رہا کرتے تھے گھوڑوں پر سوار ہمارے احاطے میں چلے آئے ہیں اونکو دیکھ کر ہم نے تین چھین خوشی کی مارین اور نیچے اتر کر دروازہ کھول دیا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے دیک صاحب اور کوک صاحب دو نو گھوڑوں پر سوار ہو کر میرا صاحب کے کپو کو جو اوس پارہ براس ندی کے بقاصہ قریب بائیں میل کے مقامِ آرسے سے پڑا تھا چلے کیوے مذکور میں سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے ملے بعد ازین وہاں سے کوچ ہوا اور یہ دونو صاحب بھی فوج کے ساتھ مقامِ آرسے میں واپس آئے اسی طرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم تاریخ ۳۰ ماہ اگست ۱۸۵۷ء کو

محمد و ثنا اوس خدا کی سچ جسے ہم پر سب طرح رحم کیا
طریق اور رویہ سپاہ سکہ کا باہم محاصرہ لائیں تو نصیب کے سہ اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بھی ہو
کے شایان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام میں مدد دی ہے اور بول صاحب نے سوائے نگہبانی دشمنان اسے غلبہ
انجیری سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہو استیقام کیا دیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تھے اور سکون کا دل فرماتے
رہتے تھے اور کوک صاحب کمانا تک بکایا کرتے تھے الغرض ہر ایک شخص نے بہت تن مصروف ہو کر کوشش بلوغت میں
کی ہے اور اسلئے بعض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے خالی شکر گزاری گورنر جنرل اور فٹنٹ گورنر
کے ہیں جو یاد دار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

محمد پور

تاریخ ۸ نومبر روز کیشنبہ وقت صبح فجر مجموعی مالو کشتیجٹ ولایتی زو پیلے اور کرانی موبد معاشان شہر گردگی
عملدار محمد پور حملہ آور ہوئے یہ معتمد چار یا پنج ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تھے اور باوجود اس قدر کی سپاہ کشتیجٹ
کو صرف دو سو چاس نفر ہی تھے اور پیشی سپاہ معتمد جبکا ذکر اوپر آچکا ہے آپ گنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے
صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخر میں معتمد بینا نے ہماری توپیں بین لین اور ہم سے سوائے پس پا ہونیکے
اور کچھ ہنسکا اب جتنے مسلمان کشتیجٹ میں تھے وہ سب ہم سے منحرف ہو گئے اور عین میں سے جا ملے کمان میں تھا
کمانڈنگ سپاہ کشتیجٹ کے جب سواران گوالیار کشتیجٹ کو لڑا رہے تھے اور جب کشتیجٹ کو کور کار باے نمایان کر رہے تھے
بغیر گولی مقتول ہوئے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور صاحب بھیر و کو نیل اور صاحب بھیر و نہیں جو
دونوں تو پخانے کے تھے وہ بھی اسی موقع پر قتل ہوئے میجر ٹن صاحب ہمراہی باقی ماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کشتیجٹ
فوج مالو امین اگر شامل ہو گئے اور حال عین صاحب کی میم کا کچھ معلوم ہوا کیونکہ اونکے گھوڑے کے ٹانگہ وقت مراجعت
ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تھی باقی ماندہ افسروں نے جد براسن اور حفظ جان تمہا اور ہر روانہ ہوئے اس ہنگام میں قشرب
ایک سو چاس سپاہی کشتیجٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو معتمد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شہانہ روز
بچ جنگل اور جاڑیوں کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وار دیوے اور یہاں ایک صاحب بریڈ شانا سے بمشکل
جان برہوئے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین درپے اونکے قتل کے تھے مگر یہ معلوم نہیں کہ وجہ اس درپے
قتل ہوئی کی بجائے یا یہاں سے بھاگ کر صاحب موصوف تاریخ دہم بمقام اندور پونہچے یہاں مہاراجہ صاحب نے
اذن پر نہایت مہربانی کی پو شاگ و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسائش اور آرام کے طلب کیا
رہے تاریخ گیارہویں صاحب موصوف ہنگام فوجت یازدہ گنٹہ نصف بالاقبل از دوپہر بمقام موار دیوے اونکی
ہمراہی میں ایک صوبہ دار اور تینتیس جوان کشتیجٹ کے تھے اور بدولت مہاراجہ صاحب

سیالکوٹ

تاریخ ۹ جولائی فجر سیالکوٹ نے جہین ایک بازو نم رسالہ غیر آئین کا اور ۶ م رجٹ پیادگان ہندوستانی کی

شاد و برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبوں کے اور کرنے ہر طرح کی خرابی بچ ضائع کرنے مکانات اور سبب غصبہ کے بجانب شرق روانہ ہو کر اور گاڑی اور گئی وغیرہ مال لٹا اپنے ساتھ لیجئے صاحبان مفصلہ الذیل مقتول سپہ کبستان بشوپ صاحب متعلقہ ہم رحبت ڈاکٹر گریم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب مع میو وچوگر برگیز براٹھ و صاحب زخمی ہوئے اور باقیماندہ صاحب لوگ مع میو اور باجے والوں نے قلعہ میں جا کر پناہ گیر ہوئے اور اکثر سپہ صحابان اور بچوں کو اون ہی سپاہیوں اور سواروں نے قلعہ تک بچھاؤت پونچا دیا جو بعد از پونچانی کے شامل معندین ہو گئے تھے

معندین ایسے خوشخوار ہو گئے تھے کہ اون سے زیادہ کوئی خوریز نہوگا اونکی تدابیر بہت ہمارا مقصد کے مانند تھیں صبح میں ہونی پائی تھی کہ سوار بطور تیر دل اور سکر مشر کے تمام مقامات میں جہاونی سے قلعہ تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے صرف خدا کی مہربانی اور اوسکے رحم سے بچے کہ اوسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قلعہ کوئی گولیاں سب خالی گئیں معلوم ہوتا ہے کہ معندین نے سپہ لوگوں کو لٹکے اور بچنے کے مارنے سے پرہیز کیا نہا برگیز صاحب کا گمان ٹھکانا سپاہ کا آخر تک اوسکے دلیں ہا بلکہ اسی سبب سے صاحب مدوح بجائے بھاگنے کے ہتھتہ آہستہ قدم زن تھے اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سواروں نے اکثرین گولیاں اونکو ماریں جنہیں سے ایک اونکی پشت تک پونچی تھی اسی وقت کپتان بالین صاحب اور کپتان جیم صاحب بھی دروازے سے نکل کر بھاگے اور گولیاں اونکے چاروں طرف چلتی تھیں کبستان بشوپ صاحب متصل قلعہ کے پونچ کر جب وہ دہلے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے اونکو جو شیدہ مقام میں مبتہ کر تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جان بہنوئے ڈاکٹر گریم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنے بیٹے کو گبی میں سوار کر کے لیجائے تھے کہ کچھ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کما مت مار دیکر وہ صاحب کو دیکھ کر خوب ہتھ مار کر ہٹے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مر کر اپنے بیٹے کے گود میں گر پڑے مس کریم صاحب یعنی بیٹی گریم صاحب نے گھوڑا دوسری جانب پھیرا اور وہاں بھاگین اور ٹیلر صاحب کے گروہ میں اونکو پناہ ملی مگر انہوں نے وہاں سے بھی جا کر باغ میں پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہاں سے روانہ ہوئے تو چند سوار اونکے تعاقب میں چلے اور درپے اونکے قتل کے ہوئے مگر مس صاحب نے بے جا جری تمام ہاتھ جوڑ کر امان جان مانگی معندین نے اونکو ہاتھ پیر کر برگیز صاحب کے منگلے میں پونچا یا وہاں ہی چند معند درپے اونکی جان ستانی کے ہوئے مگر جو سوار اونکو وہاں لینگے تھے وہی درمیان میں پڑ کر اونکو وہاں سے بھا کر گارو سواروں میں لینگے جہاں کپیل صاحب موجود تھے یہاں درمیان معندین کے درباب نقشہ رویدہ خوانے کے تکرار ہوئی اور اس ہنگامے میں قابو کو غنیمت سمجھ کر سب صاحب لوگ بھاگے اور کپیل صاحب کے گروہ کے ساتھ تین سوار اور ایک عا الدہ ہوئے اور اونکو بچھاؤت قلعہ تک پونچا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے خبر ڈاکٹر رسالہ نہم کے تھے اور معہ اپنی میم اور بچے کے اور دختر گریم صاحب کی مرنے مرنے بھی تھی تحریر کیا ہے

احوال جو میرے عمال و اطفال پر اور میرے اوپر ساڑھے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جسکے بعد ہم قلعہ میں گئے تھے اور سہنے اپنے میں وہاں محفوظ تصور کیا تھا نہایت بیکسی اور نا امیدی کا وقت تھا تفصیل اس حال کی

یہ سب کچھ سنا دیا ہے چار بچے صبح ایک نوکری میری خواجگاہ میں بے تحاشی چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹھو نوکری بد وقت چلا تے ہیں اور پٹن بگڑی ہے فوراً میں اٹھا اور میں نے کپڑے پہن کر ہتھیار باندھے اور سب عیال اطفال کو بیدار کیا اور غریبوں کو دیا اور آدھے میں گیا تاکہ دیکھوں کیا ہوتا ہے وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ بہت سے سوار پر تین کوئی آہستہ اور کوئی پشتہ کوب اور آدھے میں ہوئے پستو بونکی بھی کئی مقام سے مرے گوش زد ہوئی میں منتظر اس کا تھا گھوڑی حکم ہائی آتا ہوگا کہ کوئی نہ آیا میں نے منتظر رہا صاحب صاحب کو آکر ہاتھ پر سالہ نہم کے ساتھ رہتا تھا اور ہنسنے پر ہنسا کیا تھا کہ اگر فساد ہوگا تو فوراً گلازبان بنیاد کر دو اگر عیال اطفال کو قلعے میں روانہ کر دیجئے موجب اسکے گاؤں میں طیار کروائیں اور جو حساب لیا جائے منظور تھا وہ اونہیں رکھا مگر ہنوز ہمارے عیال اطفال اونہیں سوار نہ ہوئے تھے کہ ساندرس صاحب گھوڑے پر سوار ہو کر بجانب مسکوٹ رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تھا گئے وہاں ان کو میں نے صاحب نے فنی اونہیں دریافت کیا کہ لیں میں کیا ہوتا ہے سواروں نے صرف اتنا کہا کہ ہاگ جاؤ اور یہ کہہ کر اپنے راستے پر چلے جاتے تھے اور دوسرے چلے گئے میں اپنے برادر سے میں کہہ اٹھا انکو دیکھ رہا تھا جب وہ ہمارے حلقے کے دروازے پر آئے تو وہاں ایک یاد و خطہ ٹھہرے اور آپس میں کچھ مشورہ سا کیا بعد ازاں گھوڑوں کے منہ پر کمر باندھ کر چلے گئے اس وقت دو یا تین غول سواروں کے بجانب ہم حرکت کے گئے اور کچھ سوار بطور تیرول ہر راستے پر گشت کرتے اب مجھے کوئی اندھن گھنٹہ برادر سے میں آئے ہوئے گذر ہوگا کہ ہزاری دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکری کوٹھی کے اندر اکریج ہو گئے تھے اونہوں نے کہا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی گئی آتی ہے پسکریٹنے جو اس جانب نظر کی تو دیکھا کہ گریہم صاحب کی بیٹی سوار بھی میں بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ و زاری کر رہی ہے میں نے اوسکو کچھ کر نیچے لگی کے اونہیں را اور جو آواز پستول سے سنائی دیتی تھی وہ اونہوں نے کہا کہ ایک سوار نے کیٹی جو اونکے درپے ہوا تھا اور اونکے طرف سے گریہم صاحب کی جانب جا کر صاحب کو گولی سے مار دیا تھا کہ گریہم صاحب کی بیٹی نے یہی مجھے کہا کہ مفسدین نے اوس بل کا قبضہ کر لیا ہے جو قلعے کے راہ میں پڑتا ہے بعد ازاں میں نے اور اونہوں نے لاش گریہم صاحب کو بھی سے اوتار کر ایک علیحدہ مکان میں رکھا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب نہ جانا چاہیے مگر کچھ خیال میں نہ آتا تھا کہ کیا تجو زحافت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے میں گریہم صاحب ڈاکٹر اسپان میرے پاس خوش خوش آئے اور کہنے لگے کہ اونکے نزدیک تھوڑے سے سوار بگڑ چلے گئے اور یہ سنا اور اونہوں نے یہ بھی سنا کہ ہر گز گریہم صاحب ایک اور کسی صاحب کی بیٹی میں سوار کر کے رسالے کی لین کی جانب گئے ہیں مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اب بھی اوہر اوہر جاتے ہوئے ہمارے حلقے کے نزدیک سے گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہیں آتا تھا اور آواز ہاے پستول بھی ہوتی تھیں مگر یہ نہیں سنا تھا کہ در صورت ہر چاہے فنا دے کے ایک گروہ سواروں کا ہمارے پاس تعینات کیا جاوے گا اور وہ ہمکو ہر وقت قلعے کے پاس پہنچا دیگا اب ہم اوس گروہ کے انتظار میں تھے مگر وقت انتظار میں گذرنا جاتا تھا اور ہمارے حلقے کا دروازہ جانب راستہ میں بند تھا اور جانب چپ شمال چشمان منتظر کھلا رہا ایک سوار آیا اور اوسنے روبرو دروازے کے اکر اور قریب دیکھا کہ نوکری سے کہنے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ مارا جائے گا

اور کو جان کو کھانگ کاڑی لین میں لیا جب سوار مذکور نزدیک آیا تھا تو ہمارے نوکر دن نے سے کہا تھا کہ اندر کو بھی
کے جا کر دروازہ بند کر لو کہ پیش آتی ہے جسے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب کچا تھے اور ہر ایک کے پاس ایک سپاہی موجود
تھے پس جسے یہ صلاح کی تھی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو سو ہرات ہندوستانی جو ہمارے ہتھیار
تین موجود تھیں اور ہمارے عیال و اطفال سب داخل نفری تھے اور گریہ صاحب کی مٹی گیارہویں ہی فرسب و سب
بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجٹ کا با واز میکل آئی کہ کارخانہ بندی کرتی مگر خدا نے
جو فادہ مطلق اور رحیم برحق ہے او کو اس حرکت سے باز رکھا یہاں تہی سیم صاحبان موجود تھیں سب غصہ کیا نے میں چار
متواری سپاہیوں الامس گریہ صاحب وہاں نہ گئیں سپاہ ۴۶ رجٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تھی اور بند و قین مار
تھی اس میں ایک شخص غسل خانے کے قریب آیا میں نے اس کی جانب پلٹا پھر رست کیا یہ شخص سپاہی معلوم ہوا تھا
بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جاے پناہ معتمدین کے تبادلے کو آیا تھا کیونکہ جو وقت اس نے میرے طلبا کے کہ باکریا
اور دیکھا کہ میں نے اس کے پلٹے پر ہاتھ وہ اٹھا ہاگا اور یہ کہتا تھا صاحب لوگ وہاں ہیں ہم نہیں جائینگے وہاں سے کہ
مستند ہیں اس عرصے میں سب ہمارے عیال و اطفال غصہ کیا نے سے زمانہ خانے میں گئے اور وہاں گودام میں رہے
بیٹے سے مس گریہ صاحب یہ حال دیکھ کر ہم سے جدا ہوئے اور باغ میں جا کر خفیہ کہیں بیٹھے رہے ہم سب گودام میں بیٹھے
گئے تھے کہ سپاہی غسل خانے میں آئے اور کوٹھی کے اندر کہ تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے میں بند و قین
ماریں بعد ازاں زمانہ خانے میں بھی آئے اور وہاں بھی دروازے پر خوب بند و قین ماریں گئے و صاحب جو میرے ساتھ
کھڑے تھے انہوں نے ایک سپاہی ۴۶ رجٹ کو جو دشمنوں کے طور سے وہاں کھڑا تھا گونی ماری گویا اس کو نہ لگی کچھ
اب یہ خیال ہوا کہ شاید اب سپاہی اب ہماری تلاش میں آویں گے مگر جاے اور ونکے آنکھ وہ سپاہی بھی جو وہاں کھڑا تھا
چلا گیا اور پہرہ آیا ہم اس مقام سے خود سننے تھے کہ سپاہی جو کیدار سے بار بار دریافت کرتے تھے کہ صاحب لو
کہاں ہیں مگر وہ یہی کہتا تھا کہ وہ بہاگ گئے مجھے بیان نہیں ہو سکتا کہ کس قدر فکر اور تردد و لاحق حال ہمارے
وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازاں جو کیدار ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابھی خاموشی سپاہی
والیں چلے گئے ہیں مگر سوار ابھی آتے جاتے ہیں اور حاطے میں آکر مستفسر ہوتے ہیں کہ صاحب لوگوں کو کیا ہوا
اور اب مکان ٹھنڈا ہے شور و غل کہ ہو رہا تھا اور آواز شکستن جو غارتگر ونکے الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے
آتی تھی ہیکو زیادہ خوف زدہ کرتے تھے اور ہم آواز سم ستوران معتمدین چار طرف سے سننے تھے جو کیدار نے
یہ بھی کہا تھا کہ خاموش رہو مگر جہاں آٹھ بچے ہوں وہاں خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہیکو یہ بھی اندیشہ تھا
کہ اگر ذرا بھی غل ہوا اور معتمدین کے کان تک پہنچا تو ہماری قیام گاہ او کو معلوم ہو جاوے گا اس عرصے میں جو کیدار
مذکور ہمارے واسطے چا پتیاں اور پانی لایا اس گودام میں خدا سا زور و در پچھے تھے اور ان میں سے ایک شخص تھا
جس میں سے کچھ کچھ ہوا ہم تک پہنچتی تھی مگر تاہم گرمی اور غفونت اس مکان میں بہت سخت تھی ہوسہ گودام جو ہمارے
جاے امن کے نزدیک تھا او کو معتمدین نے توڑ ڈالا اور جب انہوں نے ایک بیکر میں آٹھا دیا تو ایسا طعم

اس مکان میں معلوم ہوا کہ شاہ معتمدین نے دیوار مکان مذکور کو سنگ لگا کر اوڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اوڑا تو اس کثرت سے آدمیوں کی قدم کی آواز آتی تھی کہ ہنگامگان قوی اس امر کا ہوا کہ معتمدین نے یہاں لاکر تو بگائی ہے اور گولے مار کر ہنگامہ یہاں سے نکالینگے اور قتل کرینگے وہم اور تردد و ازبیں ہم پر جاری تھا آخر کار جب دو نو خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجھا کہ معتمدین نے میگزین اوڑا دی کیونکہ اس عرصے میں ایک شخص آیا اور دستے کی راہ سے اندر دیکھ کر وہاں میں غل مچا تا ہوا چلا نا گیا اب ہنگامہ بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگی فی آخر ہوئے کیونکہ یہ شخص جو دیکھا گیا یہ ضرور اور معتمد و گولہ لگایا اور ہمارے دروازے پر کئی مرتبہ کیسے دسٹک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خوشنظر نظر آتا تھا ایک صدر بہ بی بڑی زور سے اون پر مارا مگر ٹوڑ نہ سکا بعد ازاں وہ بھی درجہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے لگا اس میں نے اپنے طلبہ پنجے سے خوب شست و رست کر کے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اس کی دم و اسپن کی صدا تھوڑی دیر تک سنی بعد اسکے وہ وہاں ہی مر گیا بعد ازاں جو کیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدر پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہ گیا کہ جیوت سب سپاہی جیسے جاوینگے اس وقت میں تمکو اطلاع دوں گا اور جیوت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اس وقت میں تمکو باہر لے جاؤں گا بعد ازاں مارے جانے اوس شخص خوشنوار کے بہر کو فی ہماری جانب نہیں آیا میرے لڑکوں میں سے ایک کو ایک دانی دو وہ پلائی تھی اور میں نے اور سب صاحب نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دانی کے سپرد کر دو اور چونکہ وہ ذات کی سکھنی تھی اوسنے کہا کہ میں جو کیدار کو ساتھ لے کر جاؤں گی اور شام تک اوسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاؤں گی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہاں قتل ہو گئے مگر اس دانی کو سب لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام آئے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل پاؤں بالاکے فاصلے پر تھا پایا دھکے اور وہاں سب دوستوں نے بخوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے میں مشہور ہو گیا تھا

ایک واقعہ نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ جس امام میں انصاف و فساد نہ دیگر مقامات پنجاب میں وقوع میں آتے تھے سپاہ چاوانی سیالکوٹ اپنی امور متعلقہ کو بخوبی دیکھ کر حلالی سر انجام دیتے تھے اور براگیدر شیر اینڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور پر بطر حاکم اعتبار سپاہ مذکور کا اسنے ولین رکھتے تھے اور ہر چہ اس وقت اکثر اصحاب کی یہ رائے تھی کہ اس قدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت ہوا کہ وہ دباؤ فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہنچنے میں نہ لگا بر گیدر شیر اینڈ صاحب نے وہ تدابیر عمل میں لائیں جن سے سپاہ کے ولین بھی اعتبار اپنے فساد و نفاذ باقی رہا اور انکو کوئی موقع بلوہ پر دازی کا نہ ملا آیا اور صاحب موصوف نے انکو بالکل یقین کر دیا کہ سرکار گورنمنٹ رست کر داری اور راست بازی سے اوسکے ساتھ پیش آوے گی صاحب مدد ج نے چول شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے اور گشت قائم کیں اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری نصب کیا اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبر داری اور ہوشیاری عمل میں لائیں جن سے معتمدین چاوانی بیان بہر کو چاوانی نہا میں داخل اور بارہنواں سپاہ کی جادوہ راستی پر اسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا

کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ معتمد بلوہ پروازی کرنے اور آخر کار یہی امر ظاہر ہوا
یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم معہ دو غریب قوہ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیدہ بریٹنڈ صاحب نے
اونکے جانے میں ہکار کی مگر کچھ فائدہ ترتب نہوا بلکہ اونکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتھیار لیلو اور اونہوں نے مصلحتاً
اوسوقت ایسا کیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور میں پہنچی اوسوقت بھی اونکو ہتھیار لینے میں انکار ہوا اور سپاہ گورہ شامل
فوج گشتی ہو کر وہاں سے روانہ ہوئی اور سیالکوٹ میں سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نہ رہی تو نتیجہ اس ہتھیار
نہ لینے کا جلد ہی ظاہر ہوا تفصیل اس احوال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبریں فوج کی ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رحمت کی بڑائی
ہوجانے کی اور واقعات ایشادرو وغیرہ کی ۶۴ رحمت کو پونہچی تو سبے شہدہ اونکے ولین بھی تھے تروید پیدا ہوا یہ حال دیکھ کر
اب برگیدہ بریٹنڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تھا تا کہ فوج ہندوستانی کو قاتلوں واسطے بلوہ پروازی
کے باقی نہ رہتا مگر اوسوقت میں فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی میں سے علیحدہ نہیں ہو سکتا تھا صاحب موصوف
نے وہ موقع تو فروگزاشت کیا تھا جو اوسوقت میں دستیاب ہوا تھا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی
اوسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب اونکو ویسا قابو ملنا و شدہ ارتھانا چارتن بقدر سپرد کیا اس فوج نے اب تک تو اس قدر
نمک حلالی ظاہر کی کہ بجاہ جون ایک بازو نہم سالہ غیر آئین کے نے خواہ اگر درخواست دی کہ جہاں کہیں سرکار تکو بھیجے
اور جو کام ہمارے سپرد کرے اونکو سجا لانے میں تکو کچھ عذر نہیں ہے مگر یہ باقیں صرف اس واسطے تھیں کہ افسران انگریزی
دیکھ کہ اگر اونکا اعتبار گرین اور اوس اعتبار میں وہ اپنا کام یعنی بلوہ پروازی بسبل الوجوہ کر لیں اسی اثناء میں اس سبیل کے
فاصلہ پتہ پر دل نصب ہوے اور ایک گارو دریائے جناب پراور ایک وزیر آباد کے گھات پر مقرر ہوا بلکہ اوس سب
تدابیر عمل میں آئیں جسے یقین حفاظت چماونی سیالکوٹ کا ہو سکتا تھا جب ہم خیال کرتے ہیں کہ کیا کیا واقعات اور
مخاموں میں ٹھہریں آسے ہیں تو برگیدہ بریٹنڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اس قدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور
جیسا اور حکام پنجاب نے نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تھا ویسا نہ کرنا داخل جرم تصور ہو سکتا ہے مگر چونکہ اس
حکمت بیوقوفی میں اونکی جان بھی جاتی رہے اس واسطے کوئی نکتہ چیں اب کچھ نسبت صاحب موصوف کے نہیں کہہ سکتا
اور سوائے ترجمہ اور انوس کے اونکو یا دہنیں کر سکتا

آخر کار نایرہ فساد جو پیش پا افتادہ تھا شد و رہا اور تاریخ ۹ جولائی ۶۴ رحمت ہندوستانی اور ایک بازو نہم
رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہنچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پروازی
واسطے اس سپاہ کے تھا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس غریب سے کین تھیں کہ ضعیف ہونے تک سب پر دل وغیرہ اونکے
سواروں کے مقرر ہو گئے برگیدہ بریٹنڈ صاحب اشنا و راہ قلعہ میں گولی سے زخمی ہوے اور قلعہ میں اگر ادھون نے
جان دی کپتان اشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ میں ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ڈاکٹر گریم صاحب بھی
اپنی بیٹی کو لیکر قلعہ کو جاتے تھے اشنا راہ میں ایک سوار نے اونکے گولی ماری اور وہ گولی کہا اگر اپنی بیٹی کی
گود میں نہ گر کر مر گئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی مو اپنی سیم اور نیچے کے اوس وقت معتمدین کے ہاتھ سے جان بچو

مفسدین بعد از آب کرنے اور لوٹنے اسباب کے بگبوی نہیں اور گارو نہیں جو انہوں نے ٹوٹن میں سوار ہو کر سب شہر و دیہات پر سے مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام سبدر راہی ہو کر تیار پنج ۱۲ ماہ جولائی ترمو گھاٹ سے عبور دریا سے راوی کریں یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرت سر کے مقیم تھی پوچھنے اسکے سننے ہی فوج مذکور نے وہاں سے کوچ کیا اور دو منزلہ کر کے مقام قیام گاہ مفسدین تک تباہ و برباد ہوئے ۲۶ رجب کو دیکھا کہ اس کے دونوں جانب سواران رسالہ تھے اور انہیں کے دور دور تک آگے چلے گئے تھے فوج گشتی یہ دیکھ کر اور آگے بڑھی اور جب بقا صلیہ ۳۰ گز کے پونجی تو اوپر سے غلولہ رانی راہیفل کی ۵۲ رجب شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیاں چلن بعد از اوپر سے توپ سربہنی شروع ہوئی اور انہیں اول گولے چلے اور بعد از ان گراپ دشمنوں کی بھی ہمارے بازو سے بہت پریشاقت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازو سے چپ اور عقب پر بھی حملہ آور ہوئے اسکے دیکھنے سے دشمنوں کا کچھ دل بڑبا اور انہوں نے آگے بڑھ کر توپوں پر بھی حملہ کیا اور کوئی ۵ گز کے فاصلے تک آ پونجی یہ حال دیکھ کر سپاہ گور نے اول پر تاخت کیا اور ایک لمحہ میں انکو میں پانچ سو بمیں نجات پیا وہ نے انکو کلا تعاقب کیا اور جو کچھ اسباب سامان جنگ دشمنوں کے پاس تھا سب اسی مقام میں چھوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنوں کی دوسرے کنارے دریا سے راوی تھی اور وہ اب ہم پر گولہ ران ہوئے اور ہر سے بھی دو یا تین توپیں ان کے مقابلے پر تیار ہوئیں اور ایسے گولہ ہائے گراپ وغیرہ سر ہوئے کہ دشمنوں کا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دوسو نفری خستہ کرشتہ ہوئی

اور دوسرے توپ سپاہ مفسدین جو مغرور ہو گئی تھی بہت دہلیان قرب و جوار اور ملازمان و رعایا سے ہمارا کھلا بے سنگہ ہا در کہ قمار ہو کر آتی تھی اور اوپر خیمہ قریب تین سو سپاہیوں کے ایک جزیرہ دریا سے راوی میں قائم ہو کر مستعد جنگ ہوئے اور کرنیل نکلسن صاحب کمانڈر فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنوں نے جو ایک توپ اور کچھ ہتھیار تھے اسکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور ان سے جواب میچر اور سیر صاحب کے غبار و رن اور دو فوجی توپوں کا جواب دیا اسے اسی حالت میں بارش گولہ ہائے طرفین میں ۵۲ رجب شاہی نے تیار پنج ۱۲ ماہ جولائی وقت صبح ششٹیوں پر عبور کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے میں کچھ خوف جان نکر کے اس ہم کو کہ کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور تک قریب پون میل کے جلیض تھا اور انہی سبب سے بہت وقت بچ نہ کرنے کے اوٹھانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ تانواخت کے گنڈے صبح عبور دریا کر کے جزیرے تک پہنچ گئے تھے اور باقی ماندہ کو خود جنرل نکلسن صاحب نے آگے بڑھایا یہ حال دیکھ کر مفسدین نے اپنی توپ اول گورہ سپاہ پر جو ان کے قریب پہنچ گئی تھی پھر کہہ کر کرنی شروع کی اس توپ پر گولہ از بگ بگ پڑا یہ صاحب کا خانساں تھا یہ شخص اول گولہ انداز تھا اور کسی سبب سے ترک روزگار کر کے بگ بگ صاحب موصوف کے خدمت میں بطور خانساں کار گزار تھا جب اوپر سے توپ اس طرف کو پھری تو پہنچے بھی دو توپ اسپی بجانب دشمن لگائیں مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک تو خوب دیری اور مردانگی کو کام میں لایا مگر آخر جب فوج گورہ دہان پونجی تو انہوں نے پہنچتے ہی توپ دشمن پر قیضہ کر لیا اور مفسدین و بفرار لاسے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ گورہ نے ایسی داد و شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا و فرسی ہوئے اور اس بجوای سے بہا گئے تھے کہ بہت توپوں کو

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تھے انکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کر کے روہڑی حکام کے لانا شروع کیا بیان تک کہ بیچ عرصہ پچیس برس کے جتنے سپاہی اس رجٹ کے تھے سب گرفتار ہو کر سزا یا بے ہوئے اور نام و نشان اس رجٹ نکال گئے ہو گیا اسی عرصے میں کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قایم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تھے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام میں لایا کہ عرصہ قلیل میں بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہو گیا بیان اسقدر اور سخت کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندھ کر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اوڑا دینے معنی کیسے بخوبی اور بروہی تمام کل ضلع کا بند و بست کر لیا

جون پور

شروع ماہ جون میں افوج بندوستانی سننے اس مقام میں فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنرہ مع دیگر عمارات کے جلا کر خاک کر دیا کچھ صاحب اور پٹیلیند صاحب مع می اور دو بچے قتل ہوئے اور فین صاحب کلنرہ اور ڈاکٹر پارک صاحب مع می صاحبہ کے اور پوری روڈ صاحب مع می صاحبہ کے اور کیز صاحب مع می صاحبہ کے اور مٹیوں صاحب اوٹیل صاحب اور قور ڈسور تہ صاحب اور ہوورد صاحب اور کوس صاحب اور برید فور صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بہاگ لکھنیاست مقام بنارس میں پونچھ اور بیکی صاحب مع می صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل میں محفوظ اور مصون رہے

جمانسی

اون ۲ صاحبو نہیں سے جو اس مقام میں تھے صرف ایک صاحب لٹنٹ رائوز نامے متعلقہ ۲ رجٹ سلامت قرار ہو کر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو معنی میں نے کیا تھا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل میں درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلنرہ پٹ مقام جمانسی کے دفتر میں ملازم تھا تحریر ہوا تاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نو اٹھ گھنٹہ بعد دوپہر میں دفتر میں بیٹھے تھے کہ میگزین کی طرف سے آواز بنا دین گوشت زد ہوئی ہمارے دل میں نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازاں فوراً دو چر اسی اور ایک وفعدار برقعہ ازان پٹ جنکو کار شو صاحب نے ایکہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پر پٹ لیکہ خزانہ صاحب ڈبھی کشن میں بھیجا تھا واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ بعض سپاہی خزانے میں یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قضا قان خزانے کو اگر کوئین کے ہمارے دفتر کے بند ہو چکا فوراً حکم ہوا اور چر کسیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیارہ میں اور حاطہ دفتر سے باہر بخاویں کہ بروقت ضرورت موجود ہوں اس عرصے میں ولٹن صاحب دوسرے بے تحاشا بہاگتے ہوئے نظر پڑے اور نزدیک آکر اونہوں نے کار شو صاحب سے کہا کہ جلد مع عیال و اطفال کے یہاں سے بہاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچھ باقی نہیں رہا یہ سنکر کار شو صاحب مع عیال و اطفال کے گلی میں سوار ہوئے اور ولٹن صاحب کو ساتھ لیکر ڈاک بنگلے میں قیامت پوچھے میں اور دیگر عمال دفتر سے باہر آئے اور چر کسیان کو حاطے میں چوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تھا جا کر کھڑے ہوئے

کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے جب یہاں سے کچھ معلوم نہوا تو ہم نے ارادہ کیا کہ پریٹ پر سے ہوتے ہوئے شہر کو جاویں اور جلد قدم
بجانب پریٹ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہم سے کہا کہ ادھر سے آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجٹ کے نے بگڑ کر
میگزین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے مگر سنے اوسکی ممانعت کا کچھ خیال نہ کیا اور آگے قدم زن ہوئے اور آگے جا کر دیکھا کہ افسران
۱۲ رجٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجٹ سے گرم سخن سازی میں اور انکو فحاش کر رہے ہیں کہ تم حق نمک
فراموش نہ کرو یہ دیکھتے ہوئے ہم شہر میں چلے گئے ہم راستے ہی میں تھے کہ تھنے چند سپاہیوں کو سیکر صاحب اور گوردی
کی کچہری کے طرف جانے ہوئے دیکھا اور انکا ارادہ زشت اور زبون اور انکے لشکرے اور وضع سے پایا جاتا تھا
مگر چونکہ صاحبان موصوفین معہ دیگر صاحبان و عسائیان ساکن مقام نہایت شنائے افسران رجٹ قبل ازین محافظت سواران
رسالہ ۱۲ میں آگئے تھے اسی سپاہ مذکور اس روز قتل صاحبان کر سکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سوائے افسران
رجٹ قلعے میں چلے گئے اور سیکر صاحب نے حکم دیا کہ دروازہ اسے شہر بند کیے جاویں اور کوئی شخص سوائے اجازت
افسر پولس کے داخل شہر نہوئے پاوے

بروز دوم وقت صبح میں یہ سننا کہ ۲ سپاہی ۱۲ رجٹ نے فساد برپا کر کے میگزین کا قبضہ کر لیا ہے باقیانہ
سپاہ موجودہ مقام ہڈانے روز معندہ شب روز مذکور انکا ہر سپر حکا فساد نکلیا مگر دلیس سب افسران پرستند اور آما دینے
کیونکہ افسران انگریزی نے بتنی انکو نصیحت کی انہوں نے ایک ہی یہ سنی اور چونکہ افسران مذکور میں نے انکو حکم دیا کہ علم
پورکھن کو گرفتار کریں مگر انہوں نے تعمیل حکم کی اور معندین کو بھی حرفہای امید ہم کے گئے مگر سو وند نہوے اور
وہ دوبارہ اپنے کارسہ کار پنا کر حاضر نہوے

ادون ۲ سپاہیوں نے بروز معندہ ایک جنڈا دین کا متصل میگزین کے نصب کر کے سب اہل دین کو
صلاسے نام شامل ہونے کی اپنی اور اذکار کیا تھا کہ جو شخص اگر اوسکے ساتھ خدمت کر گیا اوسکو بارہ روپے ماہوار ملیگا
معندین مذکور متصل میگزین سے وگر دہندہ کو یہ کور کے اپنے تمام رہتا رہتا ششم قائم رہو اور اس تاریخ کو باقیانہ سپاہ
بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجٹ اور سواران رسالہ ۱۲ اوسکے ساتھ شامل ہو گئے یہ معندین اول اپنے افسران انگریزی پر جنہوں نے
ایک لمحہ ہی اپنے سپاہیوں کو چھوڑا تھا آٹھ اور ہوئے اور اول لفٹنٹ کمپنیل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے
گھوڑے سے جدا نہوے اور گھوڑا اٹکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پہنڈ کر صاحب کو قلعے میں لیکر با لفٹنٹ دیو صاحب
اور لفٹنٹ تیل صاحب بھاگ نہ سکے اور معندین کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور معندین کا غصہ اول ان دونو صاحبوں پر
نکلا انہیں سے تیل صاحب کو دو حوالداروں نے اور ایک سپاہی نے ایک چار پانی کے نیچے چپا ہی رکھا تھا مگر کچھ
فائدہ نہ رہا نہوا اور آخر کار صاحب موصوف سپاہ کے غضب میں گرفتار ہو کر جان بہنوے بعد ازین معندین دین
ہو گئے اور کینے بجگہ بڑے صاحبان کو آگ لگا دی اور کینے قید یو کو جہانی نے سے رہائی دی ایک گروہ زمین بھاگ
اور تین سو سپاہی تھے مدد و قویوں کے اور بہت سے چر اسیان پریٹ اور پولس بگڑی داروغہ محبس متصل
شہر کے آئے اور با واز بلند بے کہ دین کی ہے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر میں داخل ہوئے پر حال

یہ حال دیکھ کر رانی نے اپنی محل سراسر کے دروازوں پر پہرے وغیرہ مضبوط کر کے آپ اندر بیٹھ رہی اور دروازے بند کر کے
کپتان سکوردن صاحب نے رانی سے اسلحہ عاکی کہ ایسے نازک وقت میں مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اس فریاد
کو منظور نہ کی کیونکہ معسین نے اسکو دھمکا یا کہ اگر تم انگریزوں کی مدد کرو گی تو ہم مکہ مار ڈالینگے اور محل سراسر کو جلا کر خاک
سیاہ کر دینگے بعد ازیں پہرے والے رانی سے بھی شامل معسین ہو گئے

اب معسین بجا بقتلہ اسرار سے روانہ ہوئے کہ حملہ کرنے کے قلعہ کے لین مگر شجاعت انگریز ان نے
اونکو نزدیک نہ آنے دیا اور انکے اکثر سپاہی بدوق انگریزان سے مارے گئے جب معسین کی کچھ پیش رفت
نہوئی تو اونہوں نے گارہ سواروں کے اور مسلمان چیراکیان پر پٹ اور پولس کے دروازوں پر چوڑے اور
آپ واپس چلے آئے

شب تو بے جنگ و جدل گزر گئی دوسرے روز وقت صبح اندر و صاحب اور سپہ سالار صاحب اور سکوردن
بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جا کر اس سے کچھ تجویز مدد کی کریں مگر اسکا ہمیں معلوم
ہو گیا اور معسین اونکو گرفتار کر کے رانی کے پاس لیگے رانی صاحبہ نے اونسی ملاقات بھی نہ کی اور اندر سے
کہلا بھیجا کہ انکو رسالہ معسین کے پاس واسطے حکم سے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبہ کے
تھے کہ مجھے کچھ علاقہ انگریزی سواروں کے ساتھ نہیں یہ گویا حکم قتل تھا کیونکہ رانی کا حکم سنکر معسین اور انہوں
صاحب کو محل سراسر کے باہر کشان کشان لیگے اور اندر و صاحب گور و دروازہ محل سے اٹھتے جھاڑو کھارے
بیٹھے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہو گیا تھا قتل کیا اور باقی ماندہ دو صاحب کو باہر دیوار شہر کے
بہار البقا بونچا یا اس وقت پہر معسین نے پہرا دہ حملہ کرنے کے لئے لینے قلعہ کا کیا مگر اپنا غم پورا نہ کر سکے
اور بطور روز گذشتہ گارہ و غیرہ دروازوں پر چوڑے اور اس اپنے مقام پر آئے

بروز سوم اب غارتگری اموال و ائصال صاحبان و جنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی جنگالیوں کو ہوا
تلاش کر کے مارے گئے کہ ایک جنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے میں ملازم تھا ایک صاحب فلمنگ نام کو اپنے
گھر میں پوشیدہ رکھا تھا اور معسین نے سراز لگا کر اسکو نکالا اور اسی جنگالی کو گھر میں اسکو مار ڈالا تھا بر دزدوم
صبح سے تلاش جنگالیوں کی ہوئی اور میں اور دو اور جنگالی اون حمام ادوں کے ہاتھ لگ گئے وہ ہم تینوں کو رو برو
رسالہ دار کے بیٹھے حکم دیا کہ تاقتی قلعہ آکو قید رکھو

بعد ازاں ہر گرفتار ہوئے معسین نے انکو تہہ بہ تہہ حملہ کر کے قلعہ پر کا کیا اور رانی کو دھمکا یا کہ اگر شامل معسین نہ ہو گی تو اسکو فوراً
مار ڈالینگے ناچار رانی اونکی شریک ہوئی اور ایک ہزار آدمی مود و ضرب توپ کلان جو اسٹور میں سے کمد دین میں معسین کے ساتھ دین منگو
کہ یہ تو میں تین سال ہی زمین میں دفن تھیں اسطرح قوی تر ہو کر قلعہ پر گولہ رانی شروع کی مگر کچھ نقصان مصورین کا نہوا اور قلعہ کی ایک پشت بھی
اپنی جگہ نہ ہوئی کیونکہ تمام گولہ مدد پر لگتے تھے بلکہ جو گولیاں مصورین جی آتی تھیں اونسی دشمنوں کا بہت نقصان اور تلافی جان ہوتا
اور مصورین چند مدت اور بھی قلعہ میں قائم رہ سکتے تھے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو تسلیم کے اندر تھے

اوپر سے ضرب کیا کپتان گوردن صاحب کے اس روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازیں ملازمین ہندوستانی نے ایک کٹر کی جو قلعے میں تھی کھول دی اور کچھ معتمد اندر قلعے کے آگئے کپتان پودس صاحب نے ایک دغا باز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے اذکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعے میں تھے اب حیران ہوئے کہ کیا کریں معتمد اندر بھی آگئے اور باہر بھی موجود تھے مگر پردہ قوی کر کے اور بالآخر قلعے کے چڑھ گئے اور وہاں سے معتمدین پر غولہ اندازی کرتے رہے جب معتمدین نے دیکھا کہ اب بھی صاحب لوگ قابو نہیں ہیں آتے اونہوں نے وقفہ چاہا اور اس عرصے میں بجلف انگریزوں سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتھیار دیدو تو ہم تمکو سزا جانے دینگے اس بات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوئے اور جب وہ ہتھیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اور کچھ معتمدین نے اذکو زخم کر لیا اور گرفتار کر کے جو کن باغ میں لے گئے اور وہاں اونکو تین صفوں میں تقسیم کیا ایک میں مرد اور دوسری میں عورت اور تیسری میں بچے کڑے کئے بعد ازیں قتل عام شروع ہوا اور وہ مجھ سے نے اول شمشیر نیام سے نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازیں سب سپاہی جو موجود تھے تلواریں لیکر اون پر گرے اور اول تو مردوں کو قتل کیا میں بعد عورت کو اور بعد بچوں کو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اونکے کھڑا تھا کہا کہ یہ خیال خام ان معتمدین کا ہے کہ ان چند انگریزوں کے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کاروں سے خالی ہو جاوے گا اور کار شہر صاحب کے سپہ سالار نے زبان ہندی معتمدین سے یہ کہہ دیا کہ ان جان مانگی کہ تم میرے والد اور والدہ کو قتل کیا اب بھی کیا تمہارا غصہ فرو نہیں ہوا جو تم مجھ کو بھی مارتے ہو مگر اونہوں نے ایک زہنی اور اوسکو بھی وہیں پہنچا دیا کپتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور افونکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تھا معتمد چند چیر اسیوں کے جو اونکے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑے صاحبوں نے اس قدر معتمد مارے کہ مرنے لگے سکین صاحب کی میم بندو بیہوشی اور معتمدین کو اس طرح دارالباد کو بھی آخ کار جب اونہوں نے دیکھا کہ معتمدین سے لڑ کر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً جب سکین صاحب نے دیکھا کہ گوردن صاحب بھی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اوسکی پیشانی پر چوم کر اوسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازاں خود بھی گولی کھا کر مر گئے

شاہجہان پور

تاریخ ۱۳۰۶ء مہ مہسی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۸ رجب ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان معتمد گر جا گھر میں جو بوقت نماز ہو رہی تھی آئے اور رکٹ صاحب کلکڑ اور ایک کرائی کو قتل کیا اور انسان سمس صاحب متعلقہ ۲۸ رجب کو زخمی کیا اور میک کیل صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بھی گمان ہے کیونکہ کہنے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ معتمد کے گرجا میں آگئے اور صاحبوں کے مخفی ہو نیکیے ایک مکان متعلقہ گر جا گھر میں نہیں دیکھا تھا جب گر جا گھر میں شروع غل معتمدین کے آئیکا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معتمد مذکور کے رہتے تھے بنا دین و علیا نچ لیکر واسطے امداد صاحبوں کے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبوں کو معتمد بنا دین وغیرہ

آتے ہوئے دیکھا وہ بہاگ گئے کیونکہ مصنفین کے پاس سوا شمشیر کے اور کوئی سلاح آتش بار نہ تھا کپتان جس صاحب جو بیمار تھے یہ سن کر غورگوڑے پر سوار ہو کر پریٹ پر گئے کہ شاید اونکی فہمائش سے سپاہ پر راہ راستی پر آجائے مگر صاحب موصوف وہاں پہنچتے ہی قتل ہوئے اور سار جنت مسیح صاحب بھی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر پولیک صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ اونکے گولی لگی وہ بھی وہیں رہ سپر ملک بقا ہوئے کاشہ افسران انگریزی و ساکنین عیسائی مقام پوائن بہاگ کہ راجہ مقام مذکور کے حفاظت میں آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہو کر سب صاحب وہاں سے روانہ ہو کر مقام محمدی وار د ہوئے کپتان اور صاحب احوال قتل اُن اس صاحب جو نکا جو بعد ازین وقوع میں آیا تھا اور تباہی آئی انپو اور اپنی سیم اور دوسرے کے فرار ہو نیکا حال اس طرح پر بیان کرتے ہیں

جب مجھے یہ خبر یعنی خبر مصنفہ سے کی پونہچی میں نے فوراً سیم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک اجہ کے مکان پہنچا جو متصل تہا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۸ رجٹ تھکے کار پر داز ہو نیکے اور اسمین میری غلط فہمی بھی نہ تھی کیونکہ تاریخ ۲۴ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیاں نعم ادوہ رجٹ کی جو میری ہی ہاتھ کی بلالامی شاہ مغول بہرئی کی ہو گئی تھی اور چھ سپاہ پولس جنگی نے آما دہ فساد ہو کر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتا پور کو جاتے ہیں میں نے اونکو بہت فہمائش کی اسمین اونہوں نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھ چلیں گے تو ہم تمہیں اقرار کرتے ہیں کہ کسی پر دست درازی نہ کریں گے جب کہ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتھ اس شب روانہ ہوئے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوئی تھی اور نہایت خوش رو و تہی دوسری صبح بھی ہم نے اونکے ساتھ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تھا اور کوئی پیادہ چلتا تھا اور سیم لوگ میری گلی میں سوار تھیں جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پونہچی جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے پکائی پتول ایک انگریز سے چین کر شبل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپان کو جو نہایت مہم تھے یعنی کوئی ۵۷ برس کے اونکی عمر تھی مار ڈالا بعد ازین کشت و خون جاری ہوا سپاہیوں نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک جنت کے نیچے جمع ہو کر کھڑے رہے اور گولیاں چار و فطرت سے ہم پر پستی تھیں ہم میں سے کئی نے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب سمجھا کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہوتا سوار ہمارے چار و فطرت کچھ فرق سے زخمی کئے کھڑے تھے تھوڑے عرصے تک تو میں بھی سب صاحبوں کی پاس گھڑاں بگڑاں پر مجھے خیال آیا کوئی نہ کوئی تو سپاہ میں سے جو میرے ہاتھ کے ملازم رکھواسے ہوئے ہیں مجھے بچا لینگے اس خیال کے دلمین آتے ہی میں مصنفین کی طرف بہاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھ کر کہا کہ اگر اپنا طپا پشیش نہا مجھے دید و تو میں تمکو بچا لوں گا میں نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیوں کے درمیان آکر مجھے بچا لیا اس عرصے میں کچھ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے کمیوں لینگے اور وہاں سے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا مجھ کو پہنچایا اور اس مقام پر ہم جنگوں میں غنمی رہے اور چند روز تک تو ہم نے نہایت تباہی مکی مگر جب سپاہ مصنفہ اوس نواحی سے روانہ ہو گئی ہم سب

راجہ فکڑ کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوسکے پاس رہے اس عرصے میں کچھ سپاہی پہر اس فوج میں تھے اور ہم پر چنگلنوں مخفی ہو گئے تھے تمام ضلع اودہ میں نہایت خوزیری ہوئی اکثر صاحب جو فصل میں تھے وارڈ لکھنؤ ہوئے

سکرور ضلع اودہ

تاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی جہین دو سر جھٹ پیادہ کشاہ اور اول رسالہ غیر آئین اور سب اول فیلڈ مارٹر آہنی ہتی باجوہ و عمدہ پیمان خیر خدائی و شک حلالی کے برگشتہ ہو گئے

ایک صاحب یہاں کا حال اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ دنگفیلڈ صاحب کشتہ قسمت جو سکرور سے میں مقیم تھے سوار ہو کر مقام گوڈا اٹھ لے لے اور اگر ہم سب کو کہا کہ جہاں ہمارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہاں تم بہاگ جاؤ شکلاؤں حافظہ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اس وقت میرے حاطے میں اٹھارہ کھار موجود تھے اور یہ تجویز میں نے دو روز پیشتر سے کر رکھی تھی کیونکہ مجھے خبر ہو چکی تھی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تھی بعد از ہمارے لینے ایسی خزدوں تھے جو ضروری تھیں اور جو عرصہ قلیل بہت چنگلنوں میں لے سکے لیکر ہم گوڈا سے بوقت نواخت دو گنتہ صبح تاریخ ۱۰ جون روانہ ہوئے اور میں نے یہ سمجھا کہ سوا سے راجہ بلام پور کے اور کوئی نجات والا نہیں نظر آتا بلام پور کی راہ لی ہمارے اس جوسکے میں میں تھا اور میری والدہ اور ساروٹ اور دو بیچے میری دفتر کا کرنی دوم اور سکا بہانی اور دو لڑکے اور بوج کنسن صاحب اور بیچ صاحب کی سیم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گوڈا سے کوچ نہیں کیا تھا مگر ٹکڑو دو گنتے ہی بلام پور میں وارڈ ہوئے مگر رے تھے کہ سب افسر لوگ بہاگتے ہوئے مقام مذکور میں پونے قریب تین روز ہم بلام پور میں مقیم تھے کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سواروں کے جنکو راجہ صاحب نے راہ گوڈا اور سکرورہ تعینات کر رکھا تھا خبر پونے چھ فوج محض در پی صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہم سے کہا کہ یہاں مقام کرنا مصلحت نہیں اور اوستے ایک چہی بنام کسی صوبہ لازم راجہ نیپال کے لکھنؤ تمام عمیال دار صاحبوں کو اور ہر روانہ کیا چہی مذکور میں یہ لکھا کہ جہاں تک ممکن ہو ان سب کی حفاظت کرنا اور ایک اور چہی بنام اپنے برادرین کے جو راجہ پاری ضلع گورکھ پور سے لکھنؤ اور صاحبوں کو دی جو مجر دستے اوسمیں بھی مضمون مصر جبالا درج تھا ہم بلام پور سے روانہ ہوئے کہ جسے آرج صاحب اور جوج آرج صاحب دونوں مقام ہراج سے آئے اور ہمارے ساتھ علاقہ نیپال میں چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پونے اور وہاں قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تھی کہ سپاہی اور سوار معتمد ہمارے درپے قتل ہو کر آتے ہیں چند روز بعد ہمارے یہاں پونے کے ہمارے جوسکے میں تفرقہ ثرا دو فوج صاحب اور بوج کنسن صاحب اور پیشتر اندر علاقہ نیپال کے چلے گئے اور میرا کرنی دوم اور سکا بہانی اور ساروٹ میری بیچ موافقی سیم کے مقام گورکھ پور گئے اور میں مع اپنی عمیال و اطفال کے بمقام تو ہو او سو وقت تک رہے جب تک گورکھ پور میں فساد نہ ہو اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور میں اب فساد باقی نہیں ہم یہی وہاں چلے گئے مقام گورکھ پور میں ہم ایک مہینہ اور دو روز رہے بعد اسکے باعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کر دیا اب پھر ہر جوسکے ہوا کہ جہاں خطہ جان معلوم ہو وہاں ہم چلے جاؤ کیونکہ کہ ہم راہ

فوج کو کہہ صاحبان عیالدار کا مقام بنارس تک جانا ممکن نہیں پسکرمیئے اور اوسواریں صاحب ڈبے اجنبٹ محال انہوں نے مع اپنے عیال اطفال کے اور کوک صاحب اور پشین صاحب اور گسٹاں صاحب مع عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اوسپر سوار ہو کر مقام دنیا پور چلیں اور روانہ بھی ہوئے زیادہ تر راہ تو جتنے بے ہنگام اور فراحت کی طبع کی اور تمام راستہ اس طرح کا نہ تھا کیونکہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر رو لگنے رہا جان دیا گنگ مٹا ہے تو کچھ معند کشتیوں پر سوار ہو کر ہم چلے آ رہے تھے مگر ہمارے پاس بھی بہت ہتھیار تھے اور جو بیس سپاہی تھے معرفت راجہ پور کے رکھے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب معند جب معندین نے ہم پر گولیاں ماریں تھیں یہی ایک مرتبہ بیس گولیاں اوپر برساتیں اس میں کئی معند مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے مابقی راستہ جتنے بغیر ہنگام کے طے کیا تھا اس خدا سے برحق کلسے جتنے ہو کر ہمارے معندین سے جو درپے ہمارے قتل کے تھے بچا ہوا کس صاحب اور دو نو آ رہے صاحب تو سلامت ہمارے پاس پہنچ گئے مگر میرے کرانی دوم اور اوسکے بھائی اور عیال و اطفال کا کچھ پتا نہیں لگتا کچھ عجیب نہیں کہ وہ کہیں معندین کے ہاتھ سے مارے گئے ہوں

بریلی

تاریخ ۱۵۔ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹھ کی اس مقام میں پونہجی اس تاریخ تک مقام ہڈا میں کوئی امر شبہ نسبت تک حلالی سپاہ کے وقوع میں نہیں آیا تھا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورہ بالا کے بھی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی پریش و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوئی رہیں اور اگرچہ واقعات میرٹھ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی گولین میں معلوم ہو گئے تھے مگر ان کے طریق اور رویہ میں کچھ فرق نہ آیا تھا اب اکثر مفردین مقامات مختلفہ کے اس شہر میں آنے شروع ہوئے اور ہر روز بکثرت آتے تھے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تھے اوسکے بیانات نے آخر کار تخم عناد کا سپاہیوں کے دل و فہم میں بویاں بھرا دیں اور ہر دو جانب مقیم مقام ہڈا میں سپاہیوں کو ہر روز فہمائش ملتی رہی کہ ان کا کتنا چندان موثر اور متاثر نہ تھا اور سپاہیوں کے قول پر اعتبار کم کرتے تھے چونکہ فوج بریلی میں جب تفصیل مل رہی تھی یعنی ۱۸ اور ۶ رجٹ اور شہر رسالہ غیر آئین اور کرلی صاحب کی باٹری اور گوکہ سپاہ مذکور سے کوئی امر بد وضعی کا ظہور میں نہیں آیا تھا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب سپاہیوں کو اور بچوں کو یہاں سے روانہ کر دینا چاہیے اور موافق قرار داد کے تاریخ ۲۰۔ ماہ مئی سب مقام غنی نال کو روانہ ہو گئے اس عرصے میں معندین شہر ہڈے مختلفہ آکر لین میں سازش کرنے لگے پیغامبر مقام دہلی سے بھی آئے اور اقوال انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار کے کرتے تھے مگر خوف انگریز ان سپاہ کے دل میں بہت غالب تھا چرند مثال طفلان وہ ہر ایک چیز معتبر سمجھتے تھے اور فہمائش اور اقوال انہیں پر اعتبار نہ کرتے تھے اور بازار میں تحقیقات اہل حال کی کرتے تھے اور اون لوگوں سے دریافت حال کرتے تھے جن کو کچھ خبر نہ تھی اور گوکہ اب تک کوئی امر سودا و دہ اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور نہیں کیا تھا تاہم سب پر آشکارا ہو گیا تھا کہ ان کے دل میں کچھ تردد لاحق ہے اکثر آدمی یہ سمجھتے تھے کہ مقدمہ ہو گیا لیکن اپنے دل میں یہ خیال کرتے تھے کہ فساد ہو چکا اور بعض یہ تصور کرتے تھے کہ اب کچھ اندیشہ نہیں اور

جو لوگ گمان برداشتے دل میں رکھتے تھے اونکو اور لوگ ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ کچھ بھی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج میں ہر گمانہا بدترقی ہو گئی تھی جاتے تھے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تھے اور مضبوطی ہر ایک امر کے کرتے تھے کہ اگر اتفاقاً کچھ ضرورت پڑے تو اس وقت غفلت جان ہو سکے اور یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان مقام میں رسالہ ہشتم جمع ہو جائیں القصہ ۲۹ تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچھ فساد ظاہر نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشہور ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہیں یہ خبر افسران وغیرہ کو سبھی پونہچی تھی اور ہر ایک منتظر اس وقت کا تھا مگر یہ روز بھی باسن گذر گیا اور سپاہ نے انکار کثرت اس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہلکے کچھ خبر نہیں کہ سنئے یہ خبر دروغ مشہور کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگوں نے مشہور کی تھی تاکہ بد نظمی ہو جائے اور اونکو قابو لوٹ اور غارتگری کا ملے اور انگریزوں کے نیگلے لوٹنے اور جلانے سے اونکو فائدہ حاصل ہو اسی روز صوبہ دار سیمبر ۶۸ رجٹ کا اہلین صاحب کے پاس آیا اور آب دیدہ ہو کر نسبت اپنے اور اپنی حبش کے بیان ادا کیا کہ ہم سب جیسے خبر خواہ اور نمک حلائی سنئے ویسے ہی ہیں اور آپ سیم صاحب کو اور بال بچوں کو چادنی میں دوبارہ بلوا تو تیار کر ۳۰ روز شعبہ کو سبھی کوئی امر خلاف دستور وقوع میں نہیں آیا اور ہر خیزدہ روز گذشتہ بھی کچھ نہیں ہوا تھا مگر ہر ایک کے دل میں یہ یقین ہو گیا تھا کہ کچھ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام مغرب میں ۶۸ رجٹ کثرت اس شہر میں آئے اور انہوں نے اکثر خبریں متوحش چادنی میں مشہور کیں اور انہوں نے لوگوں کو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آگئی اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالتے ہیں اور سب کو تباہ کرتے ہوئے چلے آتے ہیں اس شب کو سپاہیان رخصتی بھی کر کے شامل رجٹ ہوئے اور انہوں نے اور بڑی خبریں بیان کی اور جو اثر ۶۸ رجٹ قیروز پور والی کی خبروں نے کیا تھا اور لوگوں انہوں نے اور صداقت دی اور انکی تائید کی ایسی ایسی خبریں متوحش سنکر اس شب تمام سپاہیوں میں آسمن مشورے میں رہے اور کوئی اپنے مکان میں نہ آیا دوسری صبح کو کیشنبہ تھا اور سب صاحب لوگ گر جا کر لگے آج یہاں بڑا انبوهہ تہا ہندوستانی افسروں نے اور اور لوگوں نے بیان کیا کہ سب خیریت ہو اور یہ بھی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہیں نقشبات مشرول یعنی اسم شماری سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچھی طرح بھیا رہوئے چٹیاہت رخصت رہی درست ہو کر صبح ہوئے اور سپاہ نے دغا بازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دل میں رکھا تھا کہ کچھ بھی علامت اور سکی اب تک ظاہر نہ ہوئی تھی عین بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ روز ایک توپ سے ہوتی اور اسکے بعد فوراً تمام لین میں غل و شور مچ گیا اور گولیاں مکانات میں سے چلنے لگیں اکثر سپاہی لین میں سے بھاگ کر آئے اور اپنے افسروں کو کہا کہ بھاگ جاؤ اور ریٹ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کھیل خوب بن گیا تھا مسلح سپاہی دیوانہ وار چاروں طرف بھاگتے پھرتے تھے اور جو سامنے آتا تھا اسکو گولی مارتے تھے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسر و کواؤسکی خبر بھی نہیں پونہچی تھی کہ اونکے نیگلے میں سپاہ فساد ہو چکی تھی اور گولیاں اور بڑی چلنی شروع ہو گئیں بتین اکثر افسر جو اس روز خان سلامت لیکر بھاگے تھے خدا سزا اور اتفاقی سے سچ گئیے تھے لغت مارو مل صاحب متعلقہ ۶۸ رجٹ کو مفسدین نے گھوڑے سے نیچے اتار دیا اور اونکا گھوڑا لینگے بعد از ان اون پر بہتری گولیاں چلیں مگر اونکو ایک بھی نہ لگی اور

بھاگ گئے تھنٹ روج صاحب متعلقہ ۶ رجٹ کو ایک گروہ معندین نے زخم کر لیا اور چاہتے تھے کہ اونکا گھوڑا چپن کر
اونکو مار ڈالیں مگر صاحب موصوف نے اسنے گھوڑے کو ہندایا اور سپاہ کے اور پرستہ ہانڈ کر بھاگ نکلے اور جہت
معندین مذکورین نے اون پر گولیاں چلائیں مگر اونکو ایک بھی نہ لگی دو کینیاں کرنیل کو لن ٹروپ صاحب کے بنگلے کو
چلین کہ وہاں جا کر صاحب کا کام تمام کریں مگر سوائے مایوسی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکو
پونچنے سے پیشتر بنگلہ چھوڑ کر چلے گئے تھے کپتان ٹرسن صاحب اور کپتان چب صاحب اونٹنٹ وار صاحب متعلقہ
۶۸ رجٹ قریب لین کے رہتے تھے اونکے بنگلے میں اور لین سپاہ معندین کو کئی سو گز کا فاصلہ تھا اور اونکو جا کر
سپاہ نے گھیر لیا مگر اونکے گھوڑے جلد ہی طیار ہو گئے تھے اور وہ تینوں صاحب اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر
ساری پریٹ کے سامنے ہوتے ہوئے بھاگے بر چند سپاہ نے بار بار گولیوں کی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی
بھی کسیکے نہ لگی یا ورا اسکے ایک اور امر ایسا وقوع میں آیا کہ جس سے قدرت حافظہ حقیقی نمایاں اور شکارا تھی یعنی ساری
پریٹ پر اسطرح پھرتے ہوئے جب تو بچانے کے رو برو وار وہوے تو یعنی توین موجود تین سب اونکے اوپر ہوئے اور
سب میں گر اپ بہری تھی اور صرف فاصلہ ہی کوئی دو سو گز کا تھا مگر اسکی شان دیکھتے کہ ایک کوسہی آنکھ گراپ کی گولیوں
سے آسیب نہ پونچا انسان مگر صاحب سا رجٹ میجر صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے برگٹیرسٹ بولر صاحب
کو ایک گولی سینے پر لگی اور صاحب موصوف گوز خمی شدید ہوئے تھے مگر گھوڑے سے جدا نہوے اور مقام قیام گاہ حصار
تک پونچے اور وہاں وار وہوئے ہی گھوڑے سے زمین پر گر کر جان سپر ہوئے قریب تین صاحب لوگوں کے ملکی و
لشکری مقام قرار داد پر پونچے اور ایک گھنٹہ وہاں اونہوں نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جان بکشت
بیجا ہو تو وہ بھی اگر اونکے شامل ہو جاوے ہر ایک مکان چا وانی کا اب شعلہ ور تھا اور آواز تھنگ و توپ و شور سپاہ سے
ظاہر ہوتا تھا کہ گشت و خون ہو رہا ہے تینوں قسم کی سپاہ تو بچانہ سوار و پیادہ سرکشی میں شفق ہو گئی تھی پس اسقدر سپاہ
کے سامنے جزوی انگریز جو موجود تھے کیا کر سکتے تھے بلکہ کچھ ارادہ مقابلہ یا فہائش بھی دیوانہ پن میں شامل تھا اسواسطے
سب صاحبوں نے گھوڑے پہرے اور بجانب کوہ غنی تال روانہ ہوئے کوہ غنی تال یہاں سے ہم میل کے فاصلے
تھا اور صاحب لوگ ۴۴ گھنٹے بارگرمی و تھکان راہ کا کچھ خیال نہ کر کے روانہ تھے صرف ایک گھنٹہ راستے میں کھٹ کیا
تاکہ کچھ رفع تھکان گھوڑوں کا ہوئے آخر کار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے طے کر کے بسلامت مقام مقصود پر قائم
ہوئے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ سب صاحب لوگ بالکل باندھ و پریشان ہو گئے تھے کیونکہ راستے میں تھکا
آفتاب بھی بہت تھی اور کھانا بھی اونکو نہیں ملا تھا مگر جب وہ مقام حدودانی میں جو زیر کوہ واقع تھا پونچے اور وہاں کپتان
راغزی صاحب کشتہ نماؤن اونکو ملے اور صاحب نے اون سب کو خوب اچھا کھانا کھلایا اور تجویز سوار یونکی کر کے اسی
شب بمقام غنی تال پونچا ویا تو کوئی شخص ایسا شکر گزار اور احسان مند خدا سے تعالیٰ کا نہیں تھا اور نہ ہوگا جیسے سب
صاحب تھے یہاں یہ بھی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے دوران ہندوستانی اور ۲ سوار اپنے ملک پر قائم تھے

اور یہ اراوہ صبح کر لیا کہ جو صاحبوں پر گزرنے لگی اس کے شریک ہم بھی رہینگے اور مہندین کی شرکت اختیار نہ کی کرینگے وہ صاحب لوگ جبکہ پتہ اب تک نہیں لگتا خدا جانے اونکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہیں کہ قتل اور خونریزی انگریزوں میں ہوتی ہے اور یہ اگر زیادہ نہیں تو کشت و خون و وحکات زبون موقوفہ مقامات دہلی و میرٹھ سے کم بھی نہیں ہو ا دشمن جانی ان مہندین میں ایک صوبہ دار تو سچا نہ تھا جس نے اپنے تین برگڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تھا اور جہتہ سبداؤ کر کے حکم کوڑے اور سہار کرنے چھاؤنی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصے میں شب ہو گئی تھی اس کے رفیقوں نے شب کے وقت خوب کوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرض کہ صبح کو چھاؤنی میں سوائے انبار خاکسری کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا اگر شہر بریلی تباہ و برباد نہ ہو گا تو انگریزوں کی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہے گا اور یہ یادگار رہے گا کہ اس شہر میں بریج بے اندازہ نسبت انگریزوں کے وقوع میں آئیں تھیں اور مرد اور عورت اور بچے انگریزوں کے جو گرفتار ہوئے تھے سب بریجی سے مارے گئے تھے ایک شخص خان بہادر خان نشین خوار سرکار نے اپنے تین شاہ روہیلکھنڈ قرار دیا تھا اور اسے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کو کہ تاکتا تھا کہ صاحبان عالیشان خوشی و خندہ روئی جواب کو ساتھ شامل ہو گئے تھے اس سے ملاقات کرین حکم قتل اور مین صاحب کو کھسا اور کیا اولوکی کو حیات دینداروں و قتل حکم جان دل کیا اور اول و کو بچو میں بلکہ بچہ اہل میں کہنا چاہیے وہی و صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈوٹی جسٹریٹ گرفتار ہوئے جس کے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اس نے انعام واسطے اون صاحب کے مقرر کیا جو قرار ہو گئے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کشتہ کے قرار دیا

ایک دلیل سپا ہونکی و غازی صبح کی یہ ہے کہ مقام بریلی ایک روز پیشتر برباد ہونے فساد ۸ رجٹ کے سپاہ و افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبوں کو اور بچوں کو ہمارے سے واپس طلب کر لو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن و امان ہے اور اس امر کا فتنہ عہد کیا تھا کہ اگر کوئی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نہ کریں گے تاہم تمام روز کچھ سپاہی متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اوپر سے نکلیں تو اوکو قتل کر دین اور نیز دو کمپنیاں تعینات ہوئیں تھیں کہ صاحب موصوف کا بیگہ جاگر گہر لیں اور ایک کمپنی براہ فتحگڑہ مقرر ہو گئی تھی کیونکہ مہندین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور قرار ہو گئے ۸ رجٹ کے مس کوٹ گھر کے گارڈ نے افسروں پر گولیاں سہکین اور افسران مذکورین ہر چار طرف روان اور گریزان تھے اور اس سٹری پر سے واسے نے جسے چند لمحہ پیشتر فوجت گیارہ گشتے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اسی سٹری نے اسی افسر کو بے بسر ہونے تو پ اطلاع فساد کے گولی ماری غارتگری اور قتل سپاہ کی عین خواہش معلوم ہوتی تھی اور یہ وہ آدمی ہیں جنکی سمنے پرورش کی تھی اور جو رحم دل ہندو اور دلاور سپاہی کہلاتے تھے

اون غریب یکسو کا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی و لشکری و کرانی اور دو میم اور بچے تھے جو روز اول فساد

بریلی سے بہاگ کر اوس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازاں گرفتار ہو کر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے
یہ امر سبب یعنی اون سب کا گرفتار ہو کر اتنا اور بچکشاہ نو قتل ہونا رہت اور صحیح ہے

صوبہ دار تو چنانچہ بریلی اپنے تین سپہ سالار قرار دیا اور برگیدہ ریسب بولڈ صاحب کے گاڑی میں سوار ہو کر بائٹن
وشوکت معہ ہراسیان کیشر ہر اکرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بھی وگاڑی و دیگر سوار یونین جو صاحب لوگ مجبوری
چوڑ گئے تھے سوار ہو کر ہر تے ہیں سرغنہ معندین مقام ہڈانے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اسکے ہاتھ لگا پہانسی
پر چڑھایا اور باقی ماندہ کی گرفتاری وغیرہ کیواسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خوشخوار اور حسد امرا و
معلوم ہوا اور امید یہ کہ یہ شخص معہ دیگر معندین کے جلد ہی کیفر کردار کو بوجھ چکا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے میں بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا اور جانب ہسرا
فوج دہلی شام افسران رجسٹریسٹ مقیم بریلی و مراد آباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر گمانا وہاں کماؤ
تو نہ یہاں آکر دھونک کیونکہ یہاں انگریزوں سے لڑائی شروع ہو گئی ہے اور ہر چند بفضل اتنی یہاں فوج بہت جمع ہے مگر تاہم
دور ویکہ محکوم ایک بھی شکست ہوئی تو انگریزوں کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا پر ضرور ہے کہ شاہنشاہ
فیض بخش و فیض سان شاہ دہلی انعامات و علاقہات جلیل خیر خواہ ہو مگو بخشین گئے ہم انتظاریں بہت تن چشم
بن گئے ہیں اور چون گوش روزہ دار بر اللہ و اکبر ست پد ہو رہے ہیں ہمارے گوش مشتاق تمہاری اتواب کی
آواز کے ہیں اور ہماری آنکھیں مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہیں اب یہ بھی تمکو مناسب ہے کہ اس طلب
کو بہت ضروری تصور کر کے جلد آو اور ہمارے گھر کو اپنا دو تھانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفضلۃ الذیل منہنگامہ بریلی میں مقتول ہوئے روبرت سن صاحب جج ایک صاحب ششن جج ڈاکٹر
ستہ صاحب اور آرس صاحب ڈپٹی کلکٹر اور جج صاحب نیپیل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس بر و صاحب مہتمم ہلچانہ ان سب
صاحب کو مردمان شہری نے قتل کیا اور انسانین مگر صاحب اور کو اڑٹر ماسٹر جنٹ ہنری صاحب متعلقہ کہ رحمت کو
سپاہ رحمت مذکور نے اور اسپیل صاحب کو معہ اونکے والدہ اور میم اور دو بچے انکے اور لارنس صاحب کو معہ اونکے
عیال و اطفال اور دیوس صاحب اور فیلن صاحب اور سیل صاحب اور ایون صاحب معہ عیال و اطفال کو مسلمانان
شہر قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن پٹی بہت اور پیر صاحب اور سار جنٹ ماروی صاحب معہ
عیال و اطفال اور ماروی سپاہی گورہ ۳۲ رحمت شاہی مقرر ہو گئے

چند صاحب لوگ اس طرح جان بچا کر فرار ہوئے کہ سوائے تائید ربانی و افضال سبحانی کی طرح انکا جان بچ
ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ اونہیں سے ایک صاحب کا حال چٹپی مندرجہ ذیل میں ثبت ہے اوس سے واضح ہوگا کہ جو جو
کالیف سار جنٹ والدین صاحب نے اوٹھائیں طاقت بشری سے باہر تھیں

احوال معندہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر میں مشہور ہو گیا تھا اور اقوام پٹان کو جو
ونجارہ و کچر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ و زدی و آتش زنی و قتل یکسان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہو گئے تھے

پس ایسی حالت میں اگر کوئی شخص بہاگ کر چاہے کہ ان غارت گردن سے جان سلامت رہے تو اسکان شہر ہی سے باہر تھا مگر ایسا ہی احوال ساجنٹ والدین صاحب کی جٹی سے جسکا مضمون ذیل میں صبح ہے واضح ہوتا ہے کہ یہ جٹ صاحب اور ساجنٹ سٹیبل صاحب دونوں دیر قومی تھے بلکہ سٹیبل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا سجا ہے ان دونوں نے گھوڑوں کے طیارہ بنیکا حکم دیا اور طیارہ ہی کر دے مگر لگام سکی ہی نہ تھی محض لیکر بہاگ گئے تھے اب ان دونوں صاحبوں نے تجربہ کی کہ کچھ اور شہر سجا ہے لگام کے گھوڑوں کے منہ میں دیکر سوار ہوں جب تک یہ تلاش میں ہی تھے کہ گولیاں ان کے نزدیک آکر پڑنے لگیں اور قومین بھی سیدی ہو میں ان کے قدیم دوستوں نے یعنی بعض گولندازوں نے یہ کہا کہ اگر یہاں سے نہیں گئے تو گولہ ہمارے پاس آتا ہے ناچار ہو کر انہوں نے ارادہ پیاہ روئی کا کیا اور شیشیر اور طیارہ سچے ساتھ لیکر باہر ارادہ روانہ ہوئے کہ کوہ فنی تال پر چلے جاؤں کیونکہ ان کے عیال و اطفال سب وہاں تھے اس سوز و گونہ صاحب اس قدر درخشاں گئے کہ فوج معتمد کا دیوانہ اندیشہ نہ تھا یہاں تمام چاؤنی شعلہ در ہوئی اور کٹی سیل تک میدان اوس سے روشن ہو گیا تھا اور کچی دیہات اور انبار گاہ جو وہاں تھے سب میں آگ لگ گئی تھی اور یہ شعلہ اور غل معتمدین کا جو شہر بریلی اور بیر و بجات میں پھیل گیا تھا اور ان دونوں صاحبوں کی تہائی اور یکسی یہاں تک تھی کہ کھانا پکس تہا نہ کچھ پینے کو موجود تھا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تھا کہ جس سے اعانت چاہیں ان خیالات سے ان دونوں صاحبوں کا دل براگندہ ہوتا تھا مگر چونکہ شب ماہ تھی اس واسطے یہ دونوں صاحب چارونا چار آگے قدم زن ہوئے اور بدل چاہتے تھے کہ کوئی مفرد درین میں سے ان کو ملجاوے یا کسی کے خیر ملے اور اگر کچھ اور نہیں تو پانی تو کہیں ملے کہ یکہ تقرری عطش سے نجات پاویں ان کو ہر چند ماہ میں کمی کوٹے ملے مگر ان کے پاس کوئی شے نہ تھی کہ جس کے ذریعے سے پانی کھینچ کر پیتے بلکہ ان کے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے ان کی تشنگی اور دو بالا ہوئی تھی مگر ناچار آگے کو قدم زن تھے اور یہ دلمیں سوچتے تھے کہ مقام بہاڑی پر ہونچ کر سب اندیشوں سے بری ہو جاؤ گے بلکہ وہاں جو پولیس سرکاری ہے وہ ان کی کچھ مدد بھی کرے گی آخر کار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونوں صاحب مقام بہاڑی کے قریب آ رہے اور اوس کے باہر ایک ناگہندہ پانی کا جاری تھا مگر اس وقت میں دغیبیت سمجھ کر دونوں صاحبوں نے اوس میں سے خوب پانی پیا اور تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے میں چند گانوں والے اپنی مویشی لیکر باہر آتے تھے انہوں نے جو ان دونوں صاحبوں کو دیکھا تو نہایت خوش ہوئے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گانوں والے باہر آئے اور ان دونوں صاحبوں کو گیر کر کہنے لگے کہ ہتھیار دید و نہیں تو جو کچھ ہتھیار رکھنے کا نتیجہ ہو گا وہ تم دیکھ لو گے دونوں صاحبوں نے آپس میں صلاح کی اور چونکہ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ گانوں والے اکثر مسلح باسلو بیچکا نہ تھے انہوں نے یہ بھی مصلحت سمجھی کہ دیدنا مناسب نہیں ہے بعد ازیں انہوں نے گانوں والوں سے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہیں کہ تم میں سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہو کر ہکو دوسرے تہاؤں تک پونچھا دو یہ امر گانوں والوں نے مان لیا مگر بعد ازلے لئے پستولوں کے کہا کہ تو اس بھی دید و اب ان دونوں صاحبوں نے یہ سوچا کہ تو اس میں جاتی ہیں اب بالکل مایوس ہو گئے مگر چونکہ کچھ چارہ نہ تھا والدین صاحب نے تو تو اس بھی ہینک دی مگر سٹیبل صاحب نے صرف سپان تو اس پر وارویہ کے سامنے ہینک دیا اور شیشیر پکڑ کر مثال شیرزاؤں میں گھس گیا اور پانچ چہرہ گانوں کو کھستہ و مجروح کیا اس عرصے میں والدین صاحب کے کسی ضرب لگی اور ایک زخم رچی کا سینے پر لگا

کہ وہ مثال مردہ زمین پر گر گئے اور سیمبل صاحب بھی کہ جو ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہو کر مر گئے ایک لوہا فی لٹہ اسکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان برہنہ ہوئے بعد ازاں واقعہ کے گانوں کو انکو نہایت مایوسی ہوتی کیونکہ انکے پاس کوئی شئی قیمتی نہ تھی اور سوا سے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے انکے کار آمد نہ تھی انھوں نے انکو ان کے پاس ڈال دیا جان ان دونوں سپاہیوں نے پانی پیا تھا اور جب الدن چھانے میں کچھ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سنا تھا کہ گانوں والے انکو نالے میں ڈال دیں گے انکے دل میں نہایت فکر تھا کیونکہ انکو شناوری نہیں آتی تھی مگر تاہم انھوں نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نہ کی اور جب انکو کنارے والے دیا تو انکو اس طرف سے بھی اطمینان ہوا گانوں والے ان دونوں کو وہاں ڈال کر بخوشی تمام واپس گانوں میں آئے سیار کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سن کر نہونا چاہیے کہ سرغنہ اس تنگاسے کے مثل دیگر تنگاسہ ہمارے ہی اہل پولیس تھے اب رستم ان ہی صاحبوں کے تصور پر احوال والدن صاحب کو چھوڑتا ہے کہ جب وہ گئے گھنٹے کے بعد پیش میں آئے تو ان پر کیا گزرا ہو گا حال انکا یہ تھا کہ ان سے حرکت بلکہ خفیش بھی نہ کی جاتی تھی اور تنگی وسیلان خون سے جان ہلاکت کو پہنچی انکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تھا اور انکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوئے تھے جنکے درد کی باعث انکو اور بھی تکلیف تھی اور تمازت آفتاب بھی بدرجہ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کر کے اور یہ طرح آکھو جمع کر کے لاش سیمبل صاحب ایک بصدقت اپنے تین پونچیا مکرو کیا وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازاں صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گئے اور سکی پانی نے انکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب انکو اس قدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اٹھ کر جنگل میں جوصل تھا چلے گئے اور ولین سوچا کہ بھڑکے گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سریت کے پیچھے میں پہننے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے کے بعد ازاں صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوئے اور کئی بار انکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چھین گئے اور چوتھے ٹپے سب انکو مہلت تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہاں سے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دیر چلے جاتے تھے تو دوسرا انکو پھر بلا لیتا تھا اور جب وہ نزدیک آتے تھے تو انکو دیکھ کر ہنس دیتا تھا اور ٹپے کے ان کو پتھر مارتے تھے اور برا کہتے تھے کوئی انکو پانی تک بھی پینے کو نہیں دیتا تھا اور لاکھ بجاہت اور سماجیت انکی ان پر جو کچھ برسر رحم نہیں لاتی تھی وہ شخص جس نے اس مصیبت کا سفر کیا ہو گا کہ ماہ جون گرم رنگ پر چلا ہوا اور انکا سر برہنہ ہوا اور ۲۸ یا ۲۹ گھنٹے تک اس شدت گرما میں اور ایسی تکالیف میں اسکو پانی بھی نہ ملا ہو گا وہ سار جنت والدن صاحب کے حال پر اختلاف پر خیال کر سکتا ہے سوا سے اسکے سار جنت صاحب موصوف کئی مرتبہ وسیلان خون زخم سے کم زور ہو کر گر گر پڑتے تھے اور جان سے ہاتھ دھو تے تھے ایک مرتبہ برکبلی صاحب کا ہاتھی مقام بلد وانی سے واپس آتے ہوئے انکو ملا اور انھوں نے ہمدات سے کہا کہ سوار کرو اور انکو لیجاوے مگر اس سمجھت نے ہی نہ مانا اور صاحب کو اسی حال میں چھوڑ کر آپ اپنی راہ لی اس حصے میں مقام غنی تال خبر پہنچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہیں ایک ہاتھی وہاں سے روانہ ہوا اور اس نے والدن صاحب کو سوار کر کے مقام بلد وانی پہنچا دیا اس مقام پر انکو کچھ کھانا ملا اور اس خیال سے کہ اب مقام غنی تال پہنچ کر ہم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبر گیران رہے گی سار جنت صاحب کو ایسی تقویت ملی

آج کل کے زمانے میں یہاں پر ایک چارپائی پرلیٹ کرتا مقام منی تال آسے اور یہاں تو جہ
والٹر بول صاحب سے اب اونکو بہت آرام ہے

الہ آباد

تباریخ ۶۰ سالہ چون مقام الہ آباد میں مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل وزیر قیامت ساکنین الہ آباد کو انگریز اور کیا ہندوستانی
کے دونوں میں نہایت خوف پیدا ہوا تھا اور اکثر انگریز اور سیم لوگ قلعے میں جا کر پناہ گیر ہوئے تھے گو چند روز بعد اسکے وجہ سے
پہر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانات میں جا کر رہ گئے تھے ایک روز قبل از برپا ہونے فساد کے یعنی تباریخ ۶۰ سالہ
بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تھی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تھا مگر تو سچا نہ گورہ نے مفسدین
میں سے ایک ایک کو ڈرا دیا تھا ایسی خبریں جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئیں تھیں اون سے انگریز ان الہ آباد کو
اس امر کا خیال ہو گیا تھا کہ کچھ برابر واسطے حفاظت جان کے بہت ضرور ہے مگر اونکو مرکز یہ گمان نہ تھا کہ ۶ جمیٹ فساد کر لگی
کیونکہ چند روز پیشتر جمیٹ مذکور نے خود درخواست کی تھی کہ ہکو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کرو اور اونکو یہ بھی خیال تھا کہ درحالت
قول قسم کے جو ریٹ پر جمیٹ مذکور نے کیے تھے وہ کبھی بعد ایسی حرکات ناشائستہ و بھائی کے نہ ہونگے اور اسی خیال
سے اونکو یہ توقع تھی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اون پر حملہ آور ہوگی تو یہ جمیٹ اونکی محافظ جان رہیگی اور
اسی سبب سے پہرہ بنگلی رجیمٹ مذکور کے جا بجا کر داس ٹہر کے قائم کیے گئے تھے

ایک صاحب شہر و مفسد کے حال اسطوریہ بیان کرتے ہیں کہ الہ آباد میں ایک کوسہ سپاہ جسمیں بدل اور
تو سچا نہ تھا واسطے حفاظت راج گھاٹ کے قیادت کیا گیا تھا اونکی افسری میں ایک صاحب تھے اور اونکو سامان جنگ
بھی دیا گیا تھا اور دو توپوں اونکے ساتھ دی گئیں تھیں شہر یہ ہے کہ ان ہی احسان فراموش حوازا دون نے اول فساد
شرع کیا تھا اور سامان فساد کا یہ ہوا تھا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے میں بھیج دو اور حسب حکم صاحب
افسر مدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اونہوں نے ماورا نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ تو یہاں و سامان
پرلیٹ پر لیجائے گا ہے اور وہاں اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام میں ہم کو صرف کرینگے اور یہ کہہ کر اپنے
مقام سے کوچ کر کے الوپی باغ میں آئے جہاں رسالہ سواران مقیم تھا کپتان الکنہر پنڈت صاحب نے جب شور و غل مہر سپاہ
مفسد کا سنا اونہوں نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیارہ ہونیکا حکم دیا سواران رسالہ نے اونکے حکم کی تعمیل
تو کی یعنی دسوی وغیرہ پہن کر ہتھیار باندھے اور سوار ہوئے مگر جب صاحب مدوح نے اونکو حکم سر کرنے اٹھنا اشارہ کیا
کیا تو اونہوں نے اپنے طلبہ سب باہر والی چوڑ دیئے تاکہ کسیکو سپاہ مفسدین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب
رسالے کے پہنچی تو کچھ اشارات آپس میں ہو گئے اور رسالہ بھی جا کر سچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اونکے شامل ہو گیا سپاہ مفسد
نے استحان رفاقت رسالے کے واسطے سوار و نکو بھی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اونہوں نے ایسا ہی کیا
اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الکنہر پنڈت صاحب کو جو افسر و نہیں نہایت لائق اور شجاع تھے قتل کیا بعد از قتل کرنے
کپتان صاحب کے مفسدین نے اور دو صاحبو کو خبو وہ گھاٹ سے دست و پاستہ ساتھ لائے تھے اسی مقام پر قتل کیا

اور اس طرح سب متفق ہو کر بجانب لین رحبت روانہ ہوئے راہ میں جو کوئی ملتا تھا خواہ انگریز یا ہندوستانی اس کو قتل کرتے
چلتے تھے اور جب وہ میدان پر پڑے تو پوچھے تو بیوگل سجا اب ٹھیک نو گھنٹے شب کے سبجے تھے اور ہم ایک باغ میں
جو متصل میرے مکان کے تھا گنجفہ کھیل رہے تھے کہ اس عرصے میں ایک سوار اردلی جبر صاحب گشت کرتے آکر
خبر اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چاؤنی اور دیگر مقامات پر تعینات تھے سب آکر میدان پر پڑے
جمع ہوئے مگر افسر و فوج سے کوئی تو مس کوٹ میں تھا اور کوئی اپنے مکان میں اور انہیں سے کسی کو شبہ ہی اس امر کا
نہ تھا کہ انکی سپاہ موجودہ الہ آباد کی طرح کافساد برپا کرے گی اس عرصے میں جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے
سپاہ کے لین کی طرف اس خیال سے بھاگے کہ انکی افسری میں دشمنوں کا مقابلہ کریں اور اس جستی اور زور دی سے
گئیے کہ کوئی تو زور دی پہنچے ہوئے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی میں روانہ ہوا ان افسر و فوج اس حالت میں دھمکی
سپاہ بہت خوش ہوئی گویا ان کا مدعا برآیا اور ایک مرتبہ ایسی مار گولیوں کی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہاں موجود تھے
سب کے سب جان سپر ہوئے اسی عرصے میں کپتان برج صاحب اجیٹن قلعہ اور کپتان آیس صاحب متعلقہ بار کا فشر
جو دونوں ایک مکان میں رہتے تھے شروع اور آواز بیوگل سنکر یا ہر مکان کے آئے اور سپاہ پہرہ والے سے جو
اونکے مکان کے روبرو تھا دریافت کیا کہ یہ شور و غوغا کیا ہے سپاہیوں نے اپنی لاعلمی بیان تھی پسند و نو
صاحبوں کے دل میں خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور ہمارے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کر کے سپاہ پہرہ والے
سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتھ تاکچہری کلکڑی کی کہ وہاں خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوئے اور انکے ساتھ چلے
جب قریب خزانے کے پونچے تو انہوں نے چاہا کہ دونوں صاحبوں کو قتل کریں مگر ایک ملازم صاحبان مدد میں نے
جو ہمراہ تھا دونوں صاحبوں کو خبر کر دی اور انہوں نے اپنے گھوڑے اوڑھے پیرے درباب ان دونوں صاحبوں کے
ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دونوں نے ارادہ جانے قلعے کا راہ باغزہ فتح کیا تھا مگر جب راستے میں شہر والوں نے
اونکو گیرا تو وہ جانب با یا مورا نہ ہوئے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک کشتی پکڑ لی تھی اور ایک صاحب
تواو سپر سوار ہو گئے تھے اور دوسرے سوار ہو نیکو تھے کہ سپاہ نے گولیوں سے اون دونوں کا کام تمام کیا
القصد بعد ازین معتمدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچا کر رام چندر جی کی سبجے ہوئے اور چند اونیوں کے
بجانب جہانیاہ روانہ ہوئے وہاں انہوں نے ڈانٹنی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تھے بلکہ روخلاقی اونکو
کہنا چاہتے رہا کیا انکی رہائی سے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور انکی زنجیروں کی آواز کیے
گھنٹے تک شہر میں آتی تھی تمام قیدی متفق ہو کر بجانب مساکن صاحبان روان ہوئے اور تمام بنگلوں کو جلا دیا اور
انہوں نے اور سپاہ معتمد نے بنگلہ اجیٹن صاحب ۶ رحبت کو جو متصل اور قریب تر لین چاؤنی کے تھا جلا لیا
بعد ازاں برل صاحب کی کوٹھی میں آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تابد اک خانہ پونچھے اور برل صاحب کے بنگلے کو
اور کپتان برج صاحب کی کوٹھی کو جو نہایت آراستہ تھی اور ایسیلی ہوس کو اور بنگلہ ہاسے میجر مور ہوس صاحب اور
میجر ٹلین صاحب اور باع صاحب کو جلا کر خاک سپاہ کر دیا بعد از جلائے بنگلہ ہاسے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب

قیدی گردنوں میں پھیل گئے بعض تو اپنے گھروں کی طرف بھاگ گئے اور کچھ سپاہیوں نے اسباب مغرورہ کی باربرداری کے واسطے گرفتار کیے اور اکثر دنوں نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ بہ ماہ کو سب سپاہ میدان پرپٹ پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانے کو جو تعداد میں تیس لاکھ روپے تھا اسے تقسیم کر لیں گو یہ امر قرار داد سابق سے خلاف تھا کیونکہ اول یہ مشورہ ہوا تھا کہ سب خزانہ لیکر روپے شاہ دہلی کے رکھیں گے اور خود بجا آوری احکام شاہ میں مصروف رہیں گے مگر طمع نے سب صلاح پیر دی اور عین مشورے سے سب پر طمع غالب آئی اور قریب نو اخت دو گھنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کھلے اور عیسائی نے تین توڑے اور کسینے چار توڑے روپے کے اوٹھلے فی توڑا ہزار روپے کا تاج وہ سب اوٹھا چکے اور زیادہ اوٹھانے کی طاقت کسی میں نہ رہی تب ادنیوں نے قیدیوں اور بد معاشان شہر کو حکم دیا کہ باقی ماندہ روپہ وہ اسپین تقسیم کر لیں

خوار بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام اب تک بخوبی صحت کو نہیں پہنچا مگر نامزد ہو کر بولویا تھا تھا جند اسرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرنا کثرت بد معاشوں کو جمع کیا مشہور ہے کہ یہ شخص کوئی مولوی مکتب نہ پڑھا تھا لیکن جب ان احسان فراموش محسن کش سپاہ نے ملوہ عام کیا اور سپاہ گورہ افونکی سرکوبی کو موجود نہ تھی تو اسے بھی بخلاف سرکار اید پیدار سرکشی اوٹھایا تھا اسکی حکومت اگر چند روزہ تھی مگر یہ دو مظاہر تھے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانوں میں جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزوں کو کلیتہً ناپسند کرتے ہیں کیونکہ حکومت مسلمانوں نے سنا کہ ایک مولوی کٹر اہل ہوا ہے صد ہا ہر روز اکرم جمع ہوتے تھے اور عرض سب کی یہ تھی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزوں کو بیخ و بن سے نیست و نابود کر دیں

مولوی مذکور کا اجلاس اوس باغ میں ہوا کرتا تھا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چاؤنی کے واقع ہے اور مشہور نام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ میں اوسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز میں وقت بسر کرتا تھا اور اکثر باغ واز بلند یہ کہتا تھا کہ اچھا مجاہدین قلعہ پر چاؤ کہ فرنگی اب نابود ہیں اور قرآن سے خالی نیک و اعلان اس امر کا نکتہ ہے اور کبھی مرتبہ اسکی ہدایت سے مسلمان جو اسکی پیروستہ صفت سب سے بجا بقیہ آئے تھے مگر توپوں کو دیکھ کر جو فصیل قلعہ پر چڑھی تھیں واپس آتی تھیں اور راہ میں رعیت کی کم نمختی لاتی تھی اسطرح کبھی مرتبہ وہ قلعہ پر آئے مگر یوں ہو کر واپس گئے اور کبھی گولے کے نزدیک نہ آئے دوسری دور سے توپوں کو دیکھ کر ہٹ جاتے تھے تاریخ ۱۴ صاحبان قلعہ نے کچھ سپاہ سکھ بھر کر دی ایک افسر انگریزی کے واسطے نرا دہی معتمدین کے باہر قلعہ بھیجی مگر چونکہ گورہ مولوی بکثرت تھا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تھا وہ قلعہ میں واپس چلے گئے اس ہٹ جانے نے مولوی اور اس کے رفیقوں کا دل بڑھادیا اور مولوی اب یہ کہتا تھا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکھو مجھ کو ویز دی اب انگریزوں کو نکال دیتے ہیں اور سوائے اسکے جب ادنیوں نے دیکھا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اوسنے کسی کا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو ادنیوں نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتواپ انگریزان کو پکارتا کر دیا ہے مگر یہ خیالات اونکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ تاریخ ۱۶ مارتھ کو ایک گروہ کشمیر یادگان سکھ کا بجانب دریا باوجہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا لہری جہاز دغانی براہ دریا سے جہن دانہ کیا گیا اور ان دونوں فوجوں نے وہاں جا کر خوب قتل عام کیا اور سناٹوں کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولوی صاحب مدد اپنے کتیب کے فرار ہو گئے اس طرح چند روزہ حکومت مولوی صاحب کی ختم ہوئی ایسا خیرہ شخص کہی دنیا کے پر دے پر دوسرا پیدا نہیں ہوا ہونگا اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولوی صاحب نے دو اشتہار نام شاہ اودہ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب و جوار میں شتم کر کے تھے اور وہ دونوں ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوئے چنانچہ اونکی نقل ہی ذیل میں واسطے آگئی ناظرین کتاب ہذا کے درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>اہل اسلام اس شرع میں کہتے ہیں اوسکا سامان کر دیکر ہونے والا روضہ خلد برین کیا واجب اور سات سدا و سکون خدا دیو گیار و خوشتر اوسکو بھی مثل مجاہد خدا دیو گیار بلکہ جہیز ہر جنت میں خوشی کر دینا ایک صد مونس و شہید کو نہیں دینا حدوب رکن طہریت مت کر دیکر گویا در گہ مار تو جنت کو چھو جاؤ گے ہند پر سطح اسلام سی ہوتا آباد اپنی سستی کا جزا فسوس پہل پائے حیف اس دولت بیدار ہو رہا ہوں سب یا تو نہ نہیں اور کیا پھر دے</p>	<p>واسطی دین کو نہ نہ پر طبع بلا فرض تو مسیلا نو جہاد کھانا جو مسلمان حق میں اٹھنے پر دلوں میں ہر مہم کوئی دیو گیار جو کہ مال پر غارت گویا نہ دے جو رہ حق میں ہو تو کس کو نہیں دینا قصد قبر و غم و قیام شہر اسی مسلمانوں میں جو جو جہاد کرے چہ حق تو گھر بار میں پھر آؤ گے پیشوا لوگ اس طرح نہ تو جہاد کے تھک کر رہیں پھر تو جہاد بارہ ہو بسو بعد آئی دولت شہر یعنی سب اب اسکا جو کہ تھا و گار وقت آیا ہے کہ تلوار کو تیرہ بار</p>	<p>یہ رسالہ یہ جہاد یہ کہ شہادت ہم بیان کرتے ہیں تو رسالہ آؤ گے وہ جہنم سے بچنا رسالہ ہو آؤ گے باغ فردوس ہو تلوار و تلوار پھر تو دیو گیار خدا اوسکی عرض نہ اوسپر الیگا خدا شہید از رنگ دل کیون نہ جنگ میں شہید آؤ گے مثل دیو جہاد نہ کہ جو جہاد راہ و لاسین خوشی ہو کہ شہادت غلبہ کفر اسلام شاہ جہاد سستی اگلا جو کہی تو تو جہاد مطلوچ حل کو نام تو کا شکر سب تو تو جہاد امر و نہی بات ہم کام کی کہتے ہیں تو جہاد</p>	<p>بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم ہو جو قرآن احادیث میں غنی جان حکے رسول پر پڑی و صف جنگ جہاد ایں برادر تو حدیث نبوی کو سن لے زیر ہی جہاد کیا اور لگا گئی تلوار جو نہ خود جہاد کوئی میں جہاد مدت المومنین میں گناہ نہ حق تعالیٰ کو مجاہد بہت بہت مال اولاد کی اور گھر کی محبت ہو دین اسلام بہت مست ہوا جہاد زور شمشیر و غالب باسلام ام ابو غفر کہ نام و دیکھو چور و یار ہو مسلمان چشمان غریب و سب</p>
--	--	---	--

اشہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا من كل شيء حكمة وحكمة ما صلبى لواء الهيم وجميع متبعي الدين شريعت الاسلام
 بعد حمد وصلواته کے واسطے رفع حجت بروز قیامت و تبلیغ احکام شریعت کی طریقہ سنت ہے خادمہ طلبہ و تلامذہ فقرا
 و سید و ارجمت رب غنی محمد لیاقت علی الہ آبادی چند بائین ضروری فرمان واجب الاتقان اعنی قرآن مجید و فرقان حمید
 اور ارشاد فیض نبیاد برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلیم سے تجویبی ثابت و تحقق کر کے مسلمان با ایمان کو سنانا ہے کہ جو بدعت
 ظلم و فساد ساری سلطنت ہندوستان میں مخصوص ضلع الہ آباد میں کفرہ فخرہ نصار کا علی العموم اوپر ہر ایک مومنین شیخ اسلام
 کرام کو از قتل غارتگری و آتش زدگی و قتل و پھانسی و کندیدگی مکان و چہا پ زنی و غور زنی علما و مشائخ و احراق کلام اللہ
 و احادیث و کتب فقہ و غیرہ ہو رہا ہے انہر من الشمس ہے اس صورت میں ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد
 ہو جائیں بموجب ارشاد فیض نبیاد آنحضرت صلیم کے لکل بنی حذہ و حرضی الجہاد واسطے ہر شے کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے
 اور پیشہ میرا ہی جہاد قائمہ در شک جسے پیشہ اپنا کھڑ دیا وہ ذلیل اور خوار اور فقر فاقے میں گرفتار ہوا فقط اب بموجب
 ان اہتہ تحت ظلال لہو فائدہ اخروی اوٹھاویں اور درجہ شہادت کا جہین زندگی ہمیشہ کی ہے اور نعمت و جنت اور
 ازواج حور ان بہشت پادین اور کسی طرح کا شک و خطرہ بدولین نہ لا دین اور جان و مال سے اور تکرر سوا و درانہ صاب
 و ہتیار و غیرہ سے جان تک ممکن ہو شرکت بجا لا دین ایسا نکرین کہ اوقات سعید او ان حمید میں شہادت سے محروم ہوں
 اور پتہ دین اور جو شخص کہ اس مقدمے میں پیشوائی کرے او سکھو اپنا امام سمجھ کر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر
 کان او فاجرا کی تابعداری کریں کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید و فضائل جہاد سے ہر امواج ظاہر ہے کہ سورہ توبہ میں جہاد
 ارشاد ہے اور اجاب سے امید ہے کہ انتظار عامہ پیام نام نام جدا گانہ نکرین صرف اس اعلام کو کافی دانی ہو جبکہ
 ہر صاحب اپنے ملاقاتی و اجاب سے ارشاد کر دین اور جہاد میں بڑا سامان یہ ہے کہ بندے توکل بخدا کریں اور امداد
 جانب خالق کون و مکان سے ہو سوا و دینی صریح ظاہر ہے کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی زور و
 عدم موجودگی گولہ باروت و توپ و لشکر مجبور و ناتوان ہو رہے تھے سوا اس خالق احد الصمد نے دین احمد صلیم کو عطا کیا کہ
 باطن قوی و توانا کیا ہے ویسا ہی ظاہر ہے سب سامان واسطے تسکین خاطر فائز تم منعفا مسکیتان اور امداد دین جنکین سے
 اونہیں کھانا بیکار نصار ابد اطوار سے بلا سبب و کوشش ہم لوگوں کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار و پیادہ و توپ گولہ باروت
 و زکریا خصوصاً قطعہ ثقہ عطیہ حضرت فرمانروا سے کشور ہند سبجانی خلیفہ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اسد ملک و سلطنت و عموم
 امداد و عساکر و اتواب و میگزین جناب جیس قدر امداد و امنہ شہنشاہ والی لکھنؤ سے اور ہر اسی تمام راجگان قلم و لکھنؤ و راجگان
 قرب و دور الہ آباد و غیرہ اور اخلاق و اتفاق سارے ہندوستان میں باوصف ہونے اخلاف اقوام و مذاہب کے
 سو یہب و لائل کامل و براہین مدلل مکر بندہ اور پرت فاع اس قوم نصار اطاعتی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو باغی مسلمان
 اس خبر فرحت اثر کو سننے وہ فوراً مستعد ہو کر کمر مت جہاد باندھیں اور نا شہر الہ آباد و شریعت لا دین اور قلعہ خد کھانا بیکار کو

قلع کر کے زور تیغ بیدار اپنی کی خاک میں ملا دیں اور باقی ماند ذکو اس ملک سے ہجرا دیں بہر باطنیان حکومت کلت
اسلام فرما دیں اب سبب خوف طوالت کے تمام طرح کے جذبات طبعیات ذیل عبارت مرقومہ بالاسم ترجمہ ہندی
درج ہے

قال المدبر رک و تعالیٰ فی سورۃ التوبۃ الذین امنوا و یا جہاد و یا جہاد وافی سبیل اللہ بما موالہم و انفسہم اعظم در جہ عند اللہ
فرمایا خدا ی پاک و برتر نے سورہ توبہ میں جو یقین لائے اور گہر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنی مال و جان سے لڑو گواہ و جہاد کو کیا
اولنگ ہم الفاترین میسر ہم رہیم بر جہتہ منہ و رضوان و جنت ہم فہا فہم مقیم خالدین فہا ابدالان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایہا الذین
اور وہ پتہ چیرا دے خوشخبری دیتا ہے لڑو گواہ و جہاد اپنی طرف سے مرئی کی اور باغی کی اور رضامندی کی جن میں لڑو گواہ ہم ہمیشہ کارکن اور میں برام اللہ کے
امنوا لا تتخذوا آباءکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الاسلام و من یتولہم منکم فاولئک هم الظالمون قل انما کان آباءکم
پس بڑا ثواب ہے ایمان الہی و اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ غیر مذکورین کفر ایمان سے اور ہم میں اور کئی فاقہ کرے سو وہی لوگ گنہگار ہوں اگر تمہاری باپ اور
و ابناؤ کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم اموال اقربتموہا و تجارتہ تخشون کساد ہا و مساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ
بیشے اور بھائی اور عورتیں اور باری اور مال جو گاتے ہوا و سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہوا و جو طمان پسند رکھتے ہو مگر عزیز ہیں اللہ سے
و رسولہ و جہاد فی سبیلہ قر بصواحتی یا فی المدبر و اللہ لا یشہدی القوم الفاسقین یا ایہا الذین امنوا ما لکم انکفر و ا
اور اس کے رسول سے اور لڑنے سے و اس کی راہ میں توراہ و کتبیکہ سچو اللہ حکم اپنا اور اللہ انہیز دیتا فرمان لڑو گواہ ایمان والوں کیا ہوا ہے تم کو کبھی کبھی
فی سبیل اللہ انما قلتم الی الارض ارضیتیم باحیوۃ الدنیا من الآخرة فاما ساء الحیوۃ الدنیا فی الآخرة الا قلیل الا تنفروا یعدن
اللہ کی راہ میں وہی میں پگیا سچو دنیا کی زندگی پر اجرت کو چھوڑ کر سوچو کہ نہیں دنیا کا نفع آخرت کے حساب مگر توڑا اگر نہ ٹکڑے ٹکڑے کیا دیکھا اور
عذابا الیما لیستبدل تو ماخرکم و لا تضروہ شیا و اللہ علی کل شیء قذیر انفر و اخافا و ثقلا و جہاد و ابنا موالکم و انفسکم
دل لا دے گا اور لوگ تمہارے اور کچھ لپکا روگے اسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے بھگوان کی اور بوجہ اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنی مال سے اور
فی سبیل اللہ الذلکم خیرکم ان کنتم تعلمون قال اللہ تعالیٰ و تبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون
جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق اگر تمکو سمجھ ہے فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف میں اللہ چاہتا ہے لڑو گواہ لڑتے ہیں اس کی راہ میں
فی سبیلہ صفا کا نعم بیان مرقوم یا ایہا الذین امنوا بل اذکم علی تجارتہ تمحکم من عذاب الیم تو منو یا اللہ رسولہ
قطار باندہ کر جیسے دیوار میں سیہ پلاے ای ایمان والوں تباہ و لکھو ایک سو اگہ کی کبچا دے لکھو دیکھ کی بارے ایمان لا و اللہ راؤ دیکھو
و تجارتہ من فی سبیل اللہ بما موالکم و انفسکم و انکم خیرکم ان کنتم تعلمون یعقرکم ذنوبکم و یدخلکم جنۃ تجری من تحتہا
اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر سمجھ رکھتے ہو بخشے تمہاری گناہ اور داخل کرے تمکو باغوں میں جسکے
الا تہار و مساکن طیبہ فی جنۃ عدن ذلک الفوز العظیم و اخری تجتہونہا فصرن اللہ و فتح قریب لشیبہ المؤمنین
سچے پتہ یمنین اور پتہ گم و یمنین سچ کی باغون میں یہ جو مراد منی اور ایک خبر جو کہ تم چاہتے ہو و اور فتح شتالہ و خوشی سنا ایمان والوں کو
ایک و قانع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اس طرح تحریر کرتے ہیں کہ مقام الہ آباد میں چند عرصے تک
نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تھا کہ باشندگان شہر ملوہ پروازی کر سینگے

مگر افسران ۶ رجٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھے تاریخ ۵۔ ماہ جون ایک حکم بریگیڈیئر صاحب بمقام کپتان
آیا کہ قلعہ سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہی اور حتی المقدور مقابلہ معہندین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے
علاقہ نہیں رکھتے تھے انکو بھی ہتھیار دیے گئے اور انکے گروہ پیشیا کھلائے تھے اور انکو بھی حکم ہوا کہ شلع
میں جا کر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کارروائز ہوں اس مقام میں قریب تین انویڈ سپاہی یعنی جو جنگ گاہ میں
کی طرح معذور ہو گئے تھے موجود تھے اور کچھ ٹریٹ اور سیکڑن کے سپاہی تھے غرض کہ سب قریب ہوا
کے تھے اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجٹ اور چار سو سکھوں کے پہرے میں تھے تاریخ ۵۔ ماہ جون خبر قتل اور
شنگامہ ردا می مقام بنارس کے یہاں آئی اور تاریخ ۶۔ ماہ کو قریب نوخت ۹ گنڈہ شب بیوگل اطلاعی کیا
اور آواز تو نوکی جلیو کی اوس جانب سے جد ہر دو توپ میں زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب بھراہی دس کمپنی ۶ رجٹ
واسطے حفاظت مل گنگا براہ بنارس کے مسل ہوئے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ
کو یقین ہوا کہ رجٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف معہندین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد
کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعے میں آکر جب بیان کیا کہ رجٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے انکے حکم کو کچھ نہ مانا اور
تو پونکو اپنے قبضے میں کر لیا تو معاملہ رست رست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا ہوا تو سب افسر س کوٹ گہر میں
تھے اوسکی سماعت کرتے ہی سب پر پٹ کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچتے ہی سپاہ نے انکو چپ در رست مانا
شروع کیا پانچ افسر تو گولیوں سے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوئے سپاہ نے ترانہ ٹوٹ لیا اور
اور قیدیوں کو جلتی نے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلادیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات انکے ایسی قبیح تھیں کہ
کہ قلم اوسکے شمع بیان سے قاصر ملکہ عذر خواہ ہے اسقدر کافی ہے کہ اگرچہ صاحب کی سیم کو انہوں نے بعد ازاں سانی
قتل کیا اور پولیو صاحب کو معہ انکے عیال اطفال کے درختوں سے بانڈا اور اول اونکی انگلیاں تماشین میں بعد انکے
بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ انکو زندہ جلادیا دیوار ہائے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گئی تھی اور انہوں نے ایسے گولی
سیل اور گراپ کی شہر کے جانب روانہ کیے کہ انکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ معہندے ایسا کسکو انہوں نے
ایک ہی رہتا بتلایا اس شہر سے گروہ بھاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکھ کے باقی تھا کہ آیا یہ
کیا کرتے ہیں جو پہرہ ۶ رجٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازہ کلان پر تعینات تھا انکے ہتھیار چھین لیے اور جب کہا
تو اونکی بند و قین بھری ہوئی تھیں آخر کار گرنیل نیل صاحب معہ ایک گروہ فیوزیر کے وارو وقت ہوئے اور فوج قلعہ
معہ ۱۰۰ سکھ ہوا انکے ہمراہ رہے تھے قلعے سے باہر آئے اور اب کار معارضہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر میں گئی اور
جو فساد سامنے آیا اوسکو انہوں نے دارالبوار کو بھیجا فوج سکھ جو انکے ساتھ تھی اور حسین کے دو ایک سپاہی کو چھپا
شہر میں لڑتے ہوئے مارے گئے تھے انہوں نے حکم قتل مانگا اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم ہمدار
فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکھ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھ کر نہایت رنجیدہ اور غصے میں تھے شہر میں
گھس گئے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوئے تھے انکو نتیجہ اس اعمال رشت کا دکھایا

اس وقت رحم مفقود تھا اور امان خواب میں ہی نظر نہیں آتی تھی اور سکھوں نے اپنی رفیقہ کی خون بہا لینے میں بہت بہت آدمیوں کے مکافونہیں گیس گیس کر قتل کیا اور تو سکھ بازار جدال و قتال گرم کر رہے تھے اور اوپر سے سپاہ و فوج نے جازیر سے شہر میں گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولوں سے منہدم کر دیا فوج سکڑا اور فیوز لیر نے شہر میں منتشر ہو کر خوب گولیاں ہر طرف شہر کے سرکین اور اواز تفتنگ سے شور و غل اٹھایا اور آدمیوں کے جنون نے اپنے وقت پر رحم نہیں کیا تھا اور اب امان و رحم کے طلب گار تھے آسمان تک پہنچا یا تھا ایک عرصے تک ان جنگجوؤں نے خون پینا بان و کھیاں میں خوشی حاصل کی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ اس کا عوض اٹھنے لیا جاوے اور اب جو یہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور ضرر خواہ ہوتے تھے مگر کچھ سو و مند نہوا کچھ عرصے کے بعد دیوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اٹھا اور شعلہ مکانات کے گرد معلوم ہوا گویا شعلہ یہ چاہتا تھا کہ مکافونہیں جا کر اپنا زور دکھاوے اور اپنا سکھ خطبہ دیوان میں پڑھاوے

جب معتمدین تشنہ خون اسطرح خوب سزایاب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جس میں بلوہ پرواز و نکی تحقیقات ہوئی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے سج گئے تھے ان کو جلا و نکی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی ان کو تختہ قیامت اور شہوت جرم پھانسی دی گئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش قطعا اور باغچہ باغ خوش اسلوب تھے اب دیوان دیوار ہائے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آنے لگے

ہم یہاں ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسر و فوجی قتل کیا تو ایک افسانہ جس کا نام آرتھر کرکس مل خلیگ تھا اور وہ سپر اوسوالد جیک صاحب ٹران کلارک مقام ایشیا کم تھا اور چند ماہ پیشہ جنگا رہ کے رحمت ششمین آ شامل ہوا تھا اور مس کوٹ گہر میں بمنزلہ مردہ تصور کر کے معتمدین اور سکھ دیوان ہی چھوڑ گئے تھے بعد چند عرصے کے ہوش میں آیا اور وہاں سے گوزر خنی تھا مگر ایک خندق میں آہستہ آہستہ چلا گیا اور وہاں ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹھا پانچ روز تک یہاں متواری رہا مگر روز بروز معتمدین نے ان کو دیکھ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے دیوان آؤٹنے دیکھا کہ ایک اور شخص جو سابق میں مسلمان تھا اور اب کہرستان ہو گیا تھا موجود ہے اور سپاہ اس کے درپے ہیں کہ ہر مسلمان ہو جاوے بلکہ شخص مذکور نظر حفظ جان راضی اس امر پر ہو گیا اور چاہتا تھا کہ کلمہ محمدی پڑھے کہ اس افسانہ نے اس کو اس حال میں اور آمادہ اس امر کا دیکھا کہ اسطرح پر کہا کہ اچھ دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ ہی حضرت عیسا کو دل سے مت بھول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تھا کہ خبر آمد فوج کرنل بل صاحب کی دیوان پونجی اور معتمدین سے جی دست و پاگم کر کے بہاگے اور شخص مذکور ان کے ہاتھ سے سج رہا جب معتمدین ہاتھ کے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکوہ انساں مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کر دو اور کرتے اور حقیقت اسنے اسکی جانب رخ کیا تو دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا تھا اور طاق اور جبر معتمدین سے باہر ہو کر ایمن آباد دہامی میں جا کرین ہوا تھا یہ قصہ قابل تحریر تھا اس واسطے درج کیا

تاریخ آج کے چنڈر روز بعد مندرجہ کا پورے اس مقام سمیر پور میں ہی بلوہ ہو گیا چند روز تک شب و روز آواز نہ توپوں کی اس مقام میں سننے میں آتی تھی جس کے سننے سے شہر میں اندیشہ پیدا ہو گیا تھا مگر نوڈ صاحب کلیم اور جیڈیٹ اور گرینٹ صاحب جیٹ جیٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انداد بلوہ سے میں باقی نہیں رکھا تھا اور غالب تھا کہ اگر سواران راہ کساحی جو قریب یا نسو نفری کے ستے اور بر قنداز جو جہلہ سو نفر ستے تک حلال رہتے تو اس مقام میں فساد نہ ہوتا اور کوشش دونو صاحبان مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونو اب تک زندہ رہتے مگر تاریخ ۱۴ ماہ چند کور سواران مذکورین معہ بد معاشان شہر مسلح شمشیر اور لاشی سے ہو کر شہر میں گشت کرنے لگے اور جو ان کے سامنے پڑ گیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جسکی نسبت اونکو شبہ انگریزی دانی کا بھی ہوا اوسکو اونہوں نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم کا بنگالی تھا درپے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چھپتا ہوا بعد اوسکے شہر چھوڑ کر فراری ہو گیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کے ناٹھواں نے واسطے قتل غلام بنگالیوں کے بچ کا پورا اور اور شہر وں قرب و جوار کے مقرر کیا تھا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہنچی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل میں لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دو مہینے تک دیہاتوں میں چھپتا ہوا بعد اوسکے جان بجا کر اب وار و کلکتہ ہے زوجہ صوبہ دار سمیر پور کو شاباش ہے کہ اوسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تھا اور صوبہ دار بھی اوسکی اس نصیحت انسانیت آمیز پر کار بند ہوئیگو مستعد ہوا تھا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کر دیا معتمدین نے نوڈ صاحب کو پریٹ پر لیجا کر بطور حیوانات زانو کے بل کھڑ کیا اور اون پر گولیاں مارنی شروع کیں اول دو گولیاں تو خاکا کر گئیں مگر تیسرے صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بھی کچھ کاری نہ لگی تھی یہ زخم کہا کر صاحب نے آہ بھی نکلی اور عقب کی طرف رخ کر چکر بہت مایوسانہ پوچھا کہ ابھی سپاہ انگریزی نہیں آئی اسکے بعد سپاہ نے چاروں طرف سے اونکو گھیر کر بضر بات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعد ازاں صوبہ دار بجانب کچھری کلکٹری گیا اور لاش کو دھین خون میں غشتہ پڑا رہنے دیا

ساگر

تمام فسادات میں جسے جہاونی ہاے مختلفہ میں خونریزی ہوئی تھی ایک ہی طبعی معنی رہا ہے یعنی فوڈل نے اپنی سپاہ پر اعماد کلی رکھا تھا گوکہ اونکی بد وضعی ظاہر و ثابت ہوتی تھی اور ہمیشہ اوسدم تک اپنی سپاہ کے ساتھ شب و شب باش ہوئے رہے جب تک سپاہ نے سب تدابیر درست کر کے اونکو بار دیا یا قہ کیا اس مقام ساگر پور و درجیت پیدل کی اور ایک سوار ونگی تھی اور صرف ۶۸ نفر گولندازان گورہ موجود تھے اور قلعہ اور میگزیں اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر جہاونی کے تھے اور توپخانہ دیگر دو سرے سے پر اور ان دونوں فاصلہ سواتین میل کا تھا اور اسی سبب سے ان دونو مقاموں کی حفاظت غیر ممکن تھی اور توپخانے میں جو ایک پہاڑی کے اوپر واقع تھا اسے موجود نہ تھی اور نہ مکانات کافی فاصلے پر نہ تھے اس لیے کہ اس کے طیارے تھے اور پانی بھی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تھا اور حال یہ تھا کہ خانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے میں تھا بلکہ تمام شہر اونکے اختیار میں تھا اور سپاہ تینوں رحٹھا ہر مذکورہ بالا

شب کو آپس میں تہی اور باواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع میں ایک درخواست مقام ملت پور سے
جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باسند عالی ملک وصول ہوئی اوسمین درخواست تو پونکی موہ سامان جنگی کے ٹیکٹہ تھی
ایک کمپنی اور ایک تروپ کو معہ دو فوجی توپوں کے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر میں تھا
کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہیں گواہوں نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر میں صلاح ہوئی کہ افسروں کو
قتل کر کے واپس چلے جاویں مگر اس صلاح میں جو ۲۴ رجٹ کے سپاہیوں نے کی تھی ۳۴ رجٹ والے شامل ہوئے
اس واسطے اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز ہر کوچ کر کے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوئے
چار سپاہیوں ۲۴ رجٹ کے نے اس دستہ فوج کو کھلا بھیجا کہ سپاہ گورہ اونکی سزا دی کو آتی ہے اس واسطے بہتر
کہ وہ واپس آویں ہمارا اپنا دل ہی بھونا مگر تاہم ورنہ معتمدین کا فوج حوصلہ نہیں ہے غرض کہ برگیدہ ریسچ صاحب
لے بیٹا میر اور چاروں سپاہیان مرسل کو گرفتار کر کے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل میں کی اور بعد ثبوت
جرم حکم قید مہشت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چہ گنہہ شام صادر فرمایا اور بوقت نصف شب وہ لوگ
بازیر پھر ہو کر روانہ ہونے لگے ہوشنگ آباد ہوئے مقام ملت پور میں فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ باد پور نے ملک اپنے
فصلے میں کر لیا میجر گوس صاحب جو کما نیر فوج ملت پور تھے اونہوں نے درخواست ملک کی روانہ کی برگیدہ ریسچ صاحب
نے چار سو سیدل اور سو سوار نکورہ روانہ ہونیکا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اوس سے اول شب ہنگامہ بڑا
کر چیکے واسطے تجویز ہو چکی تھی مگر برگیدہ ریسچ صاحب نے انکو اوسی روز روانہ کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے
کرنیل والنزل صاحب کما نیر ۲۴ رجٹ کے ماریکا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہو کر جہان نے میں بھیجا گیا خوف اور اندیشہ
از بس سبکے ولونین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان و جگان عمل میں
نہیں آتی صاحب کمان افسر اپ بھی اس امر کو نظر سے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور میں آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر
عمل میں لاویں مگر یہ بھی جلد ہی شہود میں آگیا ایک چوٹی سی گڈھی نامزد بہ بالاہیت میں فساد ہوا مگر میجر گوس صاحب
کی سپاہ نے حکم کر کے گڈھی نکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۴ اور ۲۴ رجٹ نے جنہیں پہلے
کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اونکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے اونکو
رہائی دی راجہ باد پور نے جبکہ یہ سپاہی مقیدین تھے چاؤنی میں لکھ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار
لیکھ اسکے پاس آجاویں تو بارہ روپے ماہوار فی سپاہی کو دیا جاوے گا اسمین جلیا شک و شبہ نہ تھا
ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ مقام قیام ہمارا دشمن میں تھا اور یہ مقام صرف ۲ میل ساگر
سے ہے تو راجہ اور سپاہ معتمد بوقت پابہیگی تو سچانہ اور ہماری ۳۴ نفری گورے کی عقب میں آجاؤنگی اور
اس حالت میں معتمدین چاؤنی اونکے روبرو اور سوار اونکے بازو میں ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کر کے میں نے
اپنا کام شروع کر دیا یعنی اہل توخرا نے کو قلعے میں ہیجدا یا بعد ازاں میگزین بیرونی اور میگزین توخرا نہ روانہ کر دیا
اور اسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی کو لند ازاں گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کر کے میں خود قلعے میں

اور گاروسپاہ ہندوستانی کے بسے سپاہ کورہ سے اسطرح ایک ہی حربے میں من سے قلعہ اور سیکڑن اور
 خزانہ لے لیا تمام میم لوگوں کو نکوا اور بچو کو دہان رکھ کر دوسرے روز کہ یوم کشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل سہا خانہ داری
 و پارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا اور دوشنبہ جسوقت قواعد سوار و نکلی ہوئی تھی میں نے کمپنی گولندازان اور نمبرم فیلڈ مارشل
 کو بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیوں کو بھی حکم قلعے میں آنے کا ہوا اور سب امن و امان سے ہو بیٹھے بعد ازاں میں نے
 تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب معتمد کے کاحال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو
 کہ تم حکم حلال اور خیر خواہ ہیں مگر تم دیکھتے سب کچھ ہوا اور کر کے کچھ نہیں اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بد معاش تمہاری
 خراب کریں اور تمہاری رحمت کو برباد کریں تو میں تمہیں ہی اعتماد و نگر و نگا اور ایسے آدمیوں کے ساتھ میں افسرانگریزی
 نہ کہو گنا جنہوں نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وفوق کو دیا ہو گا اگر تم اپنی عزت اور رحمت کو بچا یا چاہتے ہو
 تو معتمدین کو گرفتار کر کے ہمارے سپرد کر دو یہ سنکر سب شامل ہوئے اور میں بھی باستقلال تمام کھڑا رہا آخر میں ان
 سب باتوں کا انہوں نے اقرار کیا دوسرے روز میں نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور
 انہوں نے بھی اوسطرح سب باتوں کا اقرار کیا مگر ایمان داری اور حقیقت تسلیم تو نکلی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی کو
 کپتان میں صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوئے کہ ان کے سپاہیوں نے تلواریں تیز کیں ہیں اور اب نماز اور
 دعا کرنے میں مسجد میں گئے ہیں اور انکو کہہ دیا ہے کہ یہاں سے ہٹ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد
 اپنے سپاہیوں پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے میں نہیں آئے تھے اور اب شک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے
 ۲۴ رحمت تو شامل رسالہ سوم کی ہو گئی تھی مگر اب تک علیحدہ جمعی بن سکے اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی
 ہی میرے پاس ایسی نہ تھی جسکے ذمے تو بچانہ ہوتا اس واسطے میں نے حرکت نکلی تیار بج، ایک سوار نے کہا
 سپاہی ۱۳ رحمت کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اسکی عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مر گیا اب کسپہن سپاہ کے
 جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۲۴ رحمت اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۱۳ رحمت اس ۱۳ رحمت نے ہم سے
 مدد مانگی میں نے بھی وہ ۶۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی، ہم سپاہیوں کو
 کمپنی ۱۳ رحمت کے جا کے شامل معتمدین ہو گئے بوقت شام ۱۳ رحمت نے ہر استدعا ملک کی کی اور درخواست
 کی کہ دو توپیں بھیج دو میں نے جواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کی بلکہ
 فتح بھیجی جاوے گی معتمدین یہ سنکر رول فرار لائے اور ۱۳ رحمت اور ۶۰ سوار مرسلہ ہمارے ان کے تعاقب میں چند میل
 تک گئے جب یہ حال فوج مقیم کمپنی نے سنا تو وہ توپیں لیکر چاؤنی کی جانب روانہ ہوئے اور ڈسین ندی سے
 نزدیک جوراہ میں ٹپتی تھی انہوں نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار ان کے واسطے موجود ہیں ان قصہ معتمدین
 حسین تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران و سپاہ ۲۴ رحمت اور کچھ سپاہی ۱۳ رحمت کے تھے شب کو فرار
 ہو گئے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی سچچہ اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے
 کہ بس اسقدر ہو کر آئیدہ ختم ہو فقط

تباریخ ۷۔ جون روز کیشہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجٹ کی لین میں آگ لگی اور سب افسر حسب احکام اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسر و نکو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہو گئی تھی مگر بہتوں کو اطلاع بھی نہ تھی کہ کچا یک اون پر گولی پڑنے لگی عرصہ قلیل کے بعد شعلہ در ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ رجٹ مذکور میں نمودار ہوئے اور سینے ان سوار و نمین سے نفٹٹ بیگشا صاحب کو جو جین رجٹ مذکورہ بالا کے تہ گونی ماری تھی جس کے زخم سے صاحب موصوف جان برہوئے اور آخر کار تباریخ ۲۰۔ رہ سپر ملک بقا ہوئے اور اون کے مرنے کا دیگر افسر و نکو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اوس وقت میں گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہ ہائے تفنگ میں ہر طرح کی کوشش ہیج باز رکھتے سپاہ کے کر رہے تھے

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفٹٹ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجٹ گورہ معد و تو پون کے اپنی بارکون سے نکل کر بجانب لین تو پچانہ روانہ ہوئے اس عرصے میں ایک دستہ رسالہ ششم اونپر حملہ آور ہوا اور اوسنے ارادہ کیا لین تو پون کا کیا مگر گراپ کی مار نہ سہ سکے ادھر سے ایسی گراپ اون دو تو پون سے جو چند روز پیشتر ہوشیار پور سے آئیں تھیں چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لا کر رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارو ۳۶ رجٹ جو خزانے پر تعینات تھے معہ خزانہ جیمین سولہ ہزار روپیہ تھامارک تو پچانہ میں آئے اس گارو کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل از اس خدمت کو اونکو ایک پیغام کو بھیجا تھا جو اوسکی سپاہ کے لین میں آکر سپاہ کو جو بوٹی باتین کو کھلا آمادہ سرکشی کیا تھا گرتا رہے کے حوالہ سے کار کر دیا تھا

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہو گئی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچ خزانہ لیکر چلے گئے ہیں قریب نواخت کو گشتہ روز برگتہ ریو جنسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجٹ شامی کو مہمہ ضرب توپ ہی اپنی ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مقرر میں روانہ ہو کر گراپ کو کئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نہ رہا کیونکہ معتمدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوئے ہو چکا تھا

قبل از فرار ہونیکے سپاہ معتمد نے میگزین ۳۶ رجٹ کو جاکر توڑا تاکہ سامان جنگ ہمراہ لے جاوین مگر شتاب زدگی اور زور و اندوہ میں بجائے لیجانے کار توں گولی دار کے نشتر ہار کار توں خالی لیگے اونہیں شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اونکے ہاتھ لگا جو گارو ۶۱ رجٹ میں تھا سوائے نفٹٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک اور افسر رسالہ ہی ۳۶ رجٹ میں زخمی خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولی سے اُور گیا تھا اور ۶۱ رجٹ میں دو افسر زخمی خفیف ہوئے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا

ایک واقعہ نگار احوال ہنگامہ مقام جلندہر کو اس طرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام میں بھی مثال مقامات دیگر شروع ہوا آتش زدگی سے ہوا یعنی تباریخ ۳ جون لین ۳۶ رجٹ میں آگ لگی اور شب دوم بجلہ ہستیاں آتش دیدہ ہوا تباریخ ۶ جون ایک تردپ تو پچانہ آپی کا اور چارم رجٹ سکے جلندہر وار دہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے در و سے

انڈیشا کے معلوم ہوئی اس واسطے سپاہ نواد کو اسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہاں سے روانہ ہو جاوےں صاحب فسر کناٹنگ
افواج جلد ہر نصیحت کرنیل مون نیک سے جو نشن صاحب متعلق ہے کہ حربت شاہی کو تھو اور اوکی کار گزاری سے جو نہ کام
فساد و فتنے وقوع میں آئی تھی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اور حکم کی ظاہر ہوگی جسکے موجب صاحب موصوف
افسر کناٹنگ تمام فوج قسمت سر ہند کے مقرر ہوئی تھی متاخر ہے۔ ساہ جون روز کیشنہاگر چہ فوج میں کچھ انتشار پایا جاتا تھا
مگر کوئی امر فساد انگیزہ وقوع میں نہیں آیا الا وقت فوجت ۱۱ گھنٹہ شب یکایک ۳۶ حربت کی ٹین میں آگ نمودار
ہوئی اور جو افسر وہاں خبر آتش زدگی استماع کر کے فوراً پوچھی تھی اونپر گولیاں سر ہوئیں فوراً بعد اسکے چند سواران کشاہ
رسا کہ ششم سوار ہو کر ۳۶ اور ۶۱ حربت کی ٹین میں گئے اور اوٹھنے شامل ہو کر قبل افسران انگریزی مشغول ہوئے اور اول
سیکشا صاحب اجیٹن ۶۱ حربت کو جو سپاہ کو تھامیش کر رہے تھے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو اس
کاری لگا تھا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدید کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازیں سواران ٹکڑے
نے اتواب اسپر پہلے کیا تاکہ اسکا قبضہ کر لیں مگر دو گولہ مارے گریپ نے اونکے بہت سے ٹکڑے بے سوار کر دیے
یہ تو پانچا گورہستانی سپاہ کے قبضے میں تھا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اونکے عقب میں موجود تھی کہ اگر
سپاہ تو پانچا نہ ارادہ شامل ہونے معندین کا بھی کرتی تاہم اتواب مذکور اونکے قبضے میں نہ آئیں اور سپاہ گورہ اونکے حفاظت
میں فوراً موجود ہوئی اور اتواب سنکرو و کینیاں ۱۱ حربت شاہی کی مدد و ضرب توپ موقع واردات پر موجود ہوئیں اور
اون پر معندین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ مارے تفنگ اونکا استقبال کیا اور اسقدر گولیاں اونکی نذر کیں کہ
وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے رو بفرار لائے اور مقام جلد ہر کی جانب پھر رخ ہی نکلیا صبح کو دریافت
ہوا کہ معندین بجان قبضہ بھلور فراری ہوئے ہیں سنکرو فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے معندین کے بندہ تارقی
مقام مذکور کو بھیجی گئی اوہیں یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ پل دریا سے سبج جو قریب قلعہ مذکور کے ہوا سکو ٹوڑ دیں تاکہ
معند عبور نہ کیا سکےں مگر اتفاقاً اہلکار تارقی مقیم قلعہ مذکور اس وقت نشہ شراب میں سرشار تھا اور اسنے اس خبر کا
جواب نہ بھیجا ناچار دہر سے دوبارہ بھیجے خبر کا ارادہ کیا مگر معندین نے چالاکی کر کے تار مذکور کو راستے میں سے
ٹوڑ دیا تھا اور خبر جلد ہر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پونجی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب معندین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ
اگر وہ کسی اور مقام میں پہنچ جاتے تو وہاں بھی وہ فساد کر کے رعایا کو خراب کرتی مگر اس تجویز میں بہت عرصہ گزر گیا یہاں
تک کہ دوسرے روز کہیں نہ سبجے فوج بسر کر دی بریگیڈیر جو نشن صاحب تعاقب معندین کی واسطے طیار ہو کر روانہ
ہوئی اور اس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ توسیل جیکہ مقام ہنگوار سے میں چلے گئے واسطے کمانا کمانیکے قیام کیا فی حقیقت
ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کمانا کمانے میں صرف کرنا لازم تھا اس عرصہ چھ گھنٹہ میں ہر غیہ سپاہ نے کیے بار چاہا کہ یہاں
سے جلدی روانہ ہو کر کچھ سیر میدان کارزار میں دیکھیں مگر اونکے افسر بالا دست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل میں فسر
ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہاں معندین نے بھلور میں وارد ہو کر اور ۳۶ حربت ہندوستانی کو چھرا لیکر اور کناٹا
اور باراکو اپنے قبضے میں کر کے عبور دیا کیا اور وہاں سے بجانب لدھیانہ روانہ ہوئے اور ادھر بریگیڈیر صاحب

بعد قیام چھ گھنٹہ مقام ہوگا اسے سے روانہ ہو کر قرب نواخت دس گھنٹہ شب وار و مقام پہلوڑ ہوئے اسی عرصے میں کٹ صاحب
 دہلی کشن گدھیانہ نے ہر تبریک کی جس سے صاحب موصوف معتمدین کی پیشروی میں سدا رہا ہو سکتے تھے اور اوپر تو
 انہوں نے ایک چٹھی اس مضمون کی برگڈیر صاحب موصوف یعنی جو نشن صاحب کو تحریر فرما کر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ
 روکنے معتمدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگئے ہیں اور اوپر جب معتمدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف بہر
 مقابلہ اسے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیاں شکو کی تھیں جنکو انہیں صاحب نے ہر فی کیا تھا اور اب وہ
 زیر حکم لفٹنٹ ڈسپنس کی تھیں اور وہ سپاہ راجہ ناہا کی تھی جو دھڑ توپ لیکر اونکی ملک کو آتی تھی صاحب موصوف
 نے گولہ مارے گریپ سے معتمدین کا استقبال کیا اور غلولہ مارے ندوق بھی اونکی نذر کیں اور کچھ عرصے تک یہ مدارا
 بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے برگڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اونکی حزب تواضع کرینگے مگر برگڈیر صاحب تو تشریف نہ لائے
 اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہو گیا اب ناچار اور کچھ چارہ سوا کر گریپ کے باقی نہ رہا مگر یہ امر بھی صاحب
 موصوف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام میں خلل نہ ہوا شب کو قرب دو بجے صبح تھے جب فوج
 گورہ نے آواز توپ و تفنگ سنی تو انہوں نے درخواست موقع وار دات پر جانکی کی گئی پھر شجاع اور دلاور برگڈیر صاحب
 نے گولہ باری دریا تھام لیا تھا کہ معتمدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہیں اور اس وقت میں بدو بہت حدود مند ہو گئی
 اور یہ موقع واسطے منیت اور نابود کرنے معتمدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ معتمدین کی تلاش تو سچ
 بھی ہونی ممکن ہے یہ جواب اس قدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہو کہ وہ خود بیچ و تاب لکھا کہ خاموش ہو رہے اور آخر کار اس
 کی صبح ہی نمودار ہوئی تشریف بھی صاحب شیردل نے کوچ فرمایا اور حکم دیا کہ شتیان واسطے عبور کر نیکیے مہیا کر واسٹنگ دو
 اور جستجو میں ہی قریب پانچ گھنٹہ اور رہے ہو گئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدھیانہ میں پونچھے اور اب
 اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچھری کی کریں کیونکہ معتمد تو وہاں سے بھی آگے روانہ ہو چکے
 تھے القصد صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچھری کے مقام لدھیانہ میں چھوڑی اور باقی سپاہ
 ہمراہ لیکر تعاقب معتمدین میں بجا نہ بنا لہ روانہ ہوئی اب بھی اگر کچھ چستی اور چالاکی کام میں آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشے
 مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئے تو اس وقت تک حکم عبور دریا سے پاس صدور نہوا جب تک ایک ایک منتفس
 معتمدین کا عبور نہ کر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہیں اور یہ مفردی اور جان بری معتمدین کی کیسی تھی
 اس سہنگارے میں گوسب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پانچ بیہوت کو پونچھا کہ ایک ایک منتفس
 ولایتی کیا کیا کار بارے عجیب کر سکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونہیں سے پاس وری اور انسانیت
 اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض برگڈیر جو نشن صاحب اس علاقہ جلیہ سے پائے نزل میں آگئے

ادھر متعلق گوالیار

پنجم رحمت گوالیار کشنخت مقام ادھر ہر روز اپنا اعتبار افسروں کے نزدیک بڑھایا کرتی تھی اور کہا کرتے تھے
 کہ ہم کبھی دغا نہ کینگے اور اگر کوئی فوجی قتلہ آویگی اسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ فرکور اور انکے افسروں سے

ہوا کرتی تھی بلکہ اس شب کی گفتگو سے ہی جو روزِ مفسدہ سے پہلے گزری تھی کوئی شبہ اونکی ٹھک حلالی میں پایا نہیں تھا مگر افسرانِ بیاہٹ آنے پر رحمت گوالیار کتنی سخت اور صاحب کمانیر تو بخانہ مقام سیری جس مقام میں تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور سبب سننے پر سرکشی مقامات اندر اور موہان سپاہ ہونگہ بھی شامل نساو ہو گئی تھی اور بیاہٹ انکا کر نے صوبہ ملک کو بچ دینی تنخواہ جمعیت کی یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوئے تھے ہر حال تاریخ ۲۴ جولائی تک یہاں سب بخوشی و بآرام رہے اور وقت صبح تاریخ مذکور تمام سپاہ پرہیز شن حسب دستور قدیم منگلا ہلے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے

بیان مندرجہ ذیل حسین حالات فساد و فزاری ہونا چند صاحبان و میم لوگوں کا درج ہوا ایک ڈاکٹر صاحب متعلقہ گوالیار کتنی سخت نے تحریر فرمایا ہے

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کاروان دوان دروازے پر آیا اور اگر بیان طراز ہوا کہ لین میں بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں یہ سن کر کپتان صاحب نے دردی پہنی اور نفٹ اوڈوڈ صاحب جہین کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن نفٹ صاحب کا گھوڑا طیارہ تھا اور کپتان صاحب طیارہ ہوتا تھا اس سبب سے نفٹ اوڈوڈ صاحب بغیر انتظار کرتے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچتے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہیں مر گئے تھبتے عرصے میں کپتان صاحب کا گھوڑا طیارہ ہوا اس عرصے میں اور اردلیوں نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پھیل اور سواروں کا میدان پر پٹ پر جمع ہو کر اور جمع ہوتا جا رہا ہے یہ خبر سن کر کپتان صاحب کپتان لہار شند صاحب کے بیٹھے پر سیدھے گئے تاکہ اونکو بھی خبر ہو دو تو میں مدد کو کتنی سخت کی مقام کو اردگرار دین رکھی ہیں اونکا قبضہ کر لین یہ حکم کپتان لہار شند صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پر جانب لین روانہ ہوئے اور راہ میں ملے صاحب کو اردگرار شند صاحب سے جو بندوق کا ندھے پر چڑھے ہوئے چلا جاتا تھا اٹھے اور انکی زبانی حال صحیح سنا کہ رحمت بگڑ گئی ہو اور صاحب کپتان صاحب کو اونہوں نے خود کہا تھا کہ بھاگ جاؤ نہیں مارے جاو گے یہ سن کر کپتان صاحب پر جانب لین روانہ ہوئے مگر جب آگے جا کے چار سپاہی نے جو راستے میں جاتے تھے نہایت محاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت جان جاتی رہے گی اور اس عرصے میں آواز ہمارے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع میں آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت میں لین میں جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس منگلا کو آئے ہم نے بڑی دردی بردہ تھا متر سامان محافلت میم صاحبان اور بچکان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوپہر ہی شست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے لہذا ات ایزدی میں باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونوں کی گود میں بچے تھے ہوا اور مجھانے دوئے نو میم صاحب کو گاڑی مذکور میں جادی ان دونوں میم صاحبوں کے خاندان جو رسالہ دوم میں بہرتی تھے یہاں موجود نہ تھے جس طرح میں سائٹس نے گھوڑے جو تھے اس عرصے میں دیگر ملازمین نے کچل اور بستر بھی ہماری گاڑی میں ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہمارے باقیانہ بھی ایک گاڑی میں سوار ہو کر بھاگ گئے مگر میم صاحب

حال تحقیق معلوم نہیں ہوا کیونکہ اکثر جمیں صاحب جنہوں نے سیری عوض خیر روز کام بھی کیا تھا یہ اخوری کو سوار ہو کر نکلا اور سیم صاحب بھی اوسکے ساتھ سوار ہوئیں تین شعلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندھ مار کر مار ڈالا تھا اور سیم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بہا گاتا تھا اور سیم صاحب اوسپر سے گر پڑے تین تین اور جہاں وہ گرے تین وہاں سے کچھ آواز نہ مہی آتی تھی کہ کوئی اوٹھا و مگر اسوقت میں اونکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ سیم صاحب بھی قتل ہوئی ہوگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہیں ہوئی شعلہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعدد مقام اوگر میں تھے اونمیں سے دو صاحبوں نے جو تعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو تو بچا نہ مدد پور میں تھے خبر معلوم نہیں اور نہ اوسکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوا کہ اسے مگر عیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی اعتبار اونہوں نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل ہو چکے ہونگے

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ بھٹے کے شروع فساد سے یہ خبر دی گئی کہ وہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوئے اور کئی پاسبان سوا سے پارچہ جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے اونمیں کے پوشاک شبینہ میں تھے کیونکہ خبر معتمدہ سننے ہی اپنے بستر دن سے اوتھکر اوسطرح روانہ ہو گئے تھے بعضے برہنہ یا برہنہ تانوا تھے اور کئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کدہ پر جاتے ہیں اور کہاں جاوین گئے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شہ خور و فی ہمارہ تھی اور جلتے ہوئے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانوں میں اونکا تمام مال و اسباب تھا اونمیں سوا سے شعلہ تیز کے اور کچھ نظر نہ پڑتا تھا اسطرح روان تھے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مند و دامن جو بقا صلیہ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوئے اور اس شہر مند و دامن پہنچے باقی ماندہ شب گذرانی یہاں ہمارے ساتھ دو صاحب مع اپنے عیال و اطفال ملے یہ دونو صاحب سربراہ راستے کے تھے اور باعث فساد مجبور ہی اپنے علاقے کے راستے کو چور میان اندوا اور پارچہ کے واقع تھا چور کر فراری ہوئے تھے اب ہمارے گروہ میں صاحبان مفصلہ الذیل تھے کپتان کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کٹنجنٹ مقیم مقام اوگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور سیم میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کٹنجنٹ مقیم مقام کسپری کپتان رامل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان لیما شند متعلقہ سوم تو بچا نہ سیم برلٹن صاحبہ معہ کچھ سیم لہرسن صاحبہ معہ تین کچھ سیم تین صاحبہ معہ سیم یعنی دختر سیم صاحب واث صاحب اور اکفیلڈ صاحب لاتی سر با بان کہ تھے معہ عیال و اطفال اور راقم وسط راہ مابین اوگر اور مند و دامن پہلو دو سوار ملے ایک اونمیں سے غشی رام راو تھا اور دوسرا اونکا رسنگہ جراسی اور بعد از قیل و قال سبار پہلو دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب ریڈینٹ ہویال کے تھے ان دونوں نے ہم سے کہا کہ علاقہ کیم ہویال میں جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہماری کونینگے جو ہمکو تا بقام سہو رو پنجا وینگے ایسے مقام مند و دامن پہلو کچھ مزا اوس بدبختی اور بد نصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کیواسطے مقصود تھا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہے بد زبان اور بد وضعی سے پیش آتا تھا اور جب قدر زہر خندہ کہہ کے ہم لوگ اوسکے کلام سننے سے تھکے ہوئے

وہ گفتگو درباب نیست و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی بنام از طعن تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان وسط شب گزاری کے نہیں ملتا تھا اور قدرے شیر و نان جو گرسنہ بچوں کی رفع جوئے کے واسطے درکار تھے بعد وقت و نوار ہی نصیب ہوئی اس مقام مندودا سے ہم بجانب مقام سراؤدو براہ سازنگپور روانہ ہوئے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے میں دو بڑے ہارچ تھے ایک تو دریا کے کالاسند اور دوسری شکر کلان

ہم سے قریب چار میل سازنگپور باقی رہ گیا تھا یہاں تینے میں سے ایک مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گئے ہیں اور ایک رحبت کرسالہ معہ چند افروٹوں کے مقام مذکور میں مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگری کے قبضے میں ہے اور اگر یہاں سے روانہ ہوئے تو اون کے ہاتھ سے سلامت جانا ناممکن ہے یہ سنگلاب ضرور ہوا کہ مقام مذکور میں نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے یہاں سے چلکر ہم نے راستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد اختیار کیا اور ایک گھنٹے میں قریب ایک میل کے راستے کرتے ہوئے بجانب راجسودا وجود دوست سرکار تھاروان ہوئے اور قریب پانچ میل راہ طے کی تھی کہ چند دہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ چند میل مشیدہ صدا سوار و پیادہ ہمارے قریب مقیم تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی نصیبت میں ہوگا اوسکا دل کب قوی رہتا ہے اور یہی فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اس واسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم کوڑتے بڑھتے اپنا راستہ نکال ہی لیں گے مگر ہکونکر ہم کو گونکا اور بچونکا از حد تھا کیونکہ اونکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس واسطے میں ہزار دہاتی و بان اگر جمع ہو گئے اور ہر ایک کی ضرورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا

توسط رام راوند کوڑ کے پہنچے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی ضرورت گزارے کی شہر مذکور میں پیدا ہوا اور رام راوند نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہے اور فیما بین یہ شرط قرار پائی مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ تامل آگے چلنے میں اس سبب سے بکھو بھی کچھ شبہ درباب قریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راوند کوڑ نے سردار مذکور کو خط لکھا کہ عہد و پیمان کیسے اس پر بھی ہکونکا اعتبار نہ آیا اور رام راوند کے پیشے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمئن نہ تھا بلکہ اس کو صاف ہکونکا کہدیا کہ ان لوگوں سے کہ توقع نہیں ہے انہو شہر یونکا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور قوری پہکتے ہی سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راوند بھی علیحدہ ہوا انہو مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان میں کچھ جمع تھے اور ہر خطہ خیال حملہ انہو مذکور کا دلیں آتا تھا

اب ہکونکا ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمیں ہم تھے قوم لونڈی نکالتا اور یہ قوم ہم سے منحرف تھی اور جو لوگ ہم میں سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف و دلین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے میں تھے اس عرصے میں شب قریب آتی جاتی تھی اور اس مقام میں شب باش ہونا گویا معوض تلف میں اپنے ٹٹلنا کہ کیونکہ اسمیں کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب میں ہزار دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ تینے قراؤں دیا کہ یہاں سے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کر کے اور اوسکی حفاظت کو مہمدا پنا سمجھ کر سب جمع ہو کر اور خوب سب طرح مضبوطی کے معنی محبت میں زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اسی موضع کی طرف روانہ ہوئے جسمیں اندیشہ

جلے کا تھاجب ہم نزدیک موضع کے پونچھا اور سہنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب میں کوئی شخص قوم لودزیا سے نہیں آتا تو ہم نے اگے زیادہ آدمی رکھ کر داخل موضع ہوئے ہم نے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تلے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے تاکہ سیکو معلوم نہ ہو کہ کون جانتا ہے مگر باعث شور و غل سنگ و ہاتی درویشی مکانات دیا اور آواز سم اسہاے سواری خفیہ روی ممکن نہ تھی ہم چوکی دیہ سے بھی گزر گئے اور کوئی آدمی سوائے ایک شخص کے جو ہم کو دیکھ کر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اسکے جانے سے ہم کو گمان تھا کہ وہ صرف نشانہ ہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاوے گا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام رہتا بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب اسپہن مبارکبادی بخیریت طے ہونے اس موضع کی کر نیکو تھے کہ ہم میں سے ایک صاحب سے ایسی کو سبزو ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشہ نہ تھا ہی پیدا ہوا یعنی بدوق جواد کے ہاتھ میں تھی یکایک سر ہو گئی

تبارخ ۶۔ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لاراد میں پونچے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہاں روکے گئے اور اس قدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وار رہنے کے ہم کو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے ہم کو اجازت ہوئی کہ گدہ ہی کہندہ میں حسین راجہ رہتا تھا جاوے گا کٹری مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجیب حال سیروسا مانی کا نظر آتا تھا کہ ہم کو وہاں رہنے سے کوئی قرقہ آرام کی معلوم نہیں ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کی واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود و باش نہ تھا اس واسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اس مکان کے باہر کے دیوار کے سائے میں رہنا بہتر ہے اور یہ سمجھ کر ہم وہاں چاہتے تھے کہ کچھ آرام لین اس عرصے میں ایک شخص نے سرج گدہ ہی پر پکارا سوار سوار یہ سن کر ہم سب اندر مکان کے بہاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اطل نہ تھی تاہم اسکے انجام کا خیال سن کر ہر ایک کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب تھی تو ڈرے گندہ دانہ اتنے ہمارے کمانیکو آئے اور ہم اس خیال میں تھے کہ ہمارے گھوڑوں کے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی آتی ہوگی اس عرصے میں ہم کو خبر پونچھی کہ راجہ صاحب بھجیاں نام آدمی کے دور و پیہ پیہ ہم لوگوں کے مصارف کی واسطے خرچ کیا جاتے ہیں عرصہ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور ادینکے ملازم ہم سے ملتے رہے اور بخاطر داری پیش آتے رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع اطوار میں فرق آگیا اور کوئی چیز ہم کو دکھائی نہ ہوئی بلکہ علی قبل ازین ہم کو سب طرح کی توقع راجہ لاراد سے تھی مگر جب اس سے اختلاف چشمداشت عمل میں آیا یہاں تک کہ راہبر یعنی اکوہاؤسنے ہم کو نہ منگوادیا تو جو ناامیدی ہم کو ہوئی اوسکا بیان ممکن نہیں صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر ناامیدی ہم کو اس سے ہوئی کہ منشی رام راوا اور اونکار سنگیہ چراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم سب احکم راجہ صاحب یہاں سے آگے نہ جاویں گے

ایسی حالت میں اور ایسے موقع پر اس مقام میں ٹھہرنا بعد از عقل و دانائی تھا اس واسطے فوراً عطیاری روانگی عمل میں آئی اب وقت قریب چار بجے سٹہ پرکا تھا ہم نے سفر بھی بہت کیا تھا اور ہمارے پاس کوئی ذخیرہ دینی بھی موجود نہ تھا اور گریز ناری کچھ ہمارے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم عطیاری ہوئے تو مسلح آدمی بکثرت گرد و دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا سمتہ تاجع ہوئے یہ حال دیکھ کر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تھی مگر ہم نے کچھ خیال کیا

اور وہاں سے روانہ ہوئے اور یہی خیال بہت صاحبوں کے دل میں تھا کہ ہم اونکے دیوین جو گر و دیوار کے جمع ہونے سے جاتے ہیں مگر یہ نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکی راہ سے نکلے تو کہیں نہ تو بندوق سرکی اور نہ کچ زبان سے کہا ہم نے عبور کر لیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہاں معلوم ہوتا تھا کہ قبل اسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے گئے اظہار یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہایت اوسکے قبضہ کر چکے تھے ہم جب عبور نہ کر رہے تھے ایک آدمی ہلکے ملا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ ہلکے رہتے تھلا دیکھا اس سے ہم نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم میں سے جنگجو نہیں جانتے تھے کہ سواروں کا مقابلہ کریں ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحمت نہ تھا ہر چند یہ یقین تھا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع ہوا اور سوار سے عنایت الہی و انصاف خدا اور کون ایسے وقت میں محافظ اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہلکے بچا سکتا تھا

قلیل راہ اور پہنچنے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران کاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لا راوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین یہ جواس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطر داری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد و انہوں نے ہماری کی حتی کہ پیسل دیہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریا سے کالاسندہ پہنچ رہے گا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہم راہ رہا لیکن پہنچنے ہی اوسکی خاطر داری اور تواضع جب قدر لازم تھی کی اس وقت تک ہمارے دل میں راہنماے سابق الذکر کطیف سے بہت شبہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتقاد اوسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ پہنچنے اوسکو کچھ روپے پیشگی بات اوسکی رہبری کے دیدیا تا ہم اوسکی نگہبانی ضرور تصور ہوئی اور ہم میں سے فی کس اپنی اپنی فوج سے اوسکی نگہبانی میں مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے رہتے گم ہو گیا اور کہے گئے تھے کہ چارے سوارانکے جانور کہیتو نہیں پرتے رہے آخر کار ایک موضع میں وارد ہوئے اور دریافت کرنا راہ مقام انجو و مناسب تصور ہوا مگر ہمزہ ہم دریافت نہ کرنے پاس تھے کہ لوگوں نے ہم پر بنا دیتی سرکین اور ہم یہاں سے ہی بنا چاری بہا گئے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہیں یا کسی غلط راستے پر جاتے ہیں اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہاں جاتے ہیں

چند کوس آگے جا کر ہم ایک چارون کے گانہ میں پہنچے اور یہاں ہلکے معلوم ہوا کہ ہم کہاں ہیں اور اب کہہ رہا تھا چاہیے اور یہاں ہلکے ایک آدمی بھی ملا جس نے رہتے مقام انجو و کا نشان دیا اور اوسکی نشانہ ہی پر چلے اور قریب صبح کے تیار بخ و ماندہ و گرسنہ مقام مذکور میں وارد ہوئے یہ مقام شروع علاقہ بگم ہو یاں پر واقع ہے اور یہاں پونچھکر ہم نے شتر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام اس فوج آسائش میں پہنچے کیونکہ بگم ہو یاں اب تک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب باؤ کوڑا ہر مقام مذکور کے ہم نے ایک درخت اعلیٰ کے نیچے قیام کیا اور کاشا ہمارے پاس آیا اور اوسنے احوال خیریت اشتغال مقام سوار کا بیان کیا یہ سنکر ہم نہایت خوش ہوئے کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سوار وین اوس کے ذریعے سے ہلکے کچھ وودہ میسر آئے اور اوس سے پہنچے ٹرکونی مگر سنگی جس سے وہ قریب ہمارے ہو رہے تھے قدر کم

کما شدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب زرڈینٹ سہور کے پاس بھجوا دیا گیا سوائے اسکے اوسنے ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہاں چلکر آرام کرو گدو وہاں جا کر جو چہننے دیکھا تو مکان نہایت غلط تھا اس سے ہم وہاں نکلے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کما شدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہاں آ جاو گی تو راعضہ ہیکو یہاں پونہچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہیکو کہ ہم شہر میں چلے گئے کیونکہ اس خطہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہیں کسی خبر کے رکھنے کا ٹھکانا نہ ملا ایک نالہ اسے میں مابین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اوس میں طغیانی بھی بہت ہو گئی یہاں توجہ کا لطف ہم پر گزرتا اور اسکا بیان جب قدر مبالغے سے کیا جاوے تو ٹھکانے ہم سب بنا جا رہی اوس نالے میں گئے اور زور و شور پانچا ایسا تھا کہ وہاں ٹھکانا مشکل تھا گدو کہ کنا سے پر بھی قیام باعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسوائے ہم نے خطرہ جان کو اس پر ترجیح دی اور عبور کرنے میں کوشش کی کوئی تو سچو نکو دوش پراوٹھا ہے ہوسے تا بگلو پانی میں تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اس پر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکلیف و نصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد ہم تھے اور سب تاج بسم ترستے اور گرسنہ و سرماز و دھٹی پر گدو دوکان نقال میں جو قریب ۲۷ فٹ طول میں اور ۸ فٹ عرض میں تھا سب یکجا گل و لالے میں بیٹھے تھے یہاں ایک انگشت برابر جگہ بھی خشک نہ تھی ناچار کچھ فضل ہم کو نہ چاہے اور تھوڑی گھاس بھرا کر اوس پر کنبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان تنگ ہو گئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوسے اسوائے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بڑی و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہاں دراز ہوئے

تمام شب باد و باران کا گزند راہ سے میں بھی چون تھارہا اور گریہ و زاری بچہ ہائے گرسنہ کی اور شور و غل گھونڈنے جو چوٹ کما لپسپن لٹرتے تھے ہرگز ایک خطہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑوں کے پاس کھڑے رہے کہ وہ چوٹ نہ جاوین اور کبھی چوٹے ہوؤں کے پکڑنے میں رہے تباہی ۸۔ یہی بارش جاری رہی مگر اس روز ہیکو کچھ چائیان اور دو دو بلا وقت شام پر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھیں اور شب بھی ویسی ہی تکالیف میں گذر گئی

تاریخ ۹۔ کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیو و جبکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہم نے بامید سید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار پوقت نواخت سات گھنٹہ شام نجم و افسوس تمام یہاں سے روانہ ہوئے اس مقام کے حامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت و مفاظ داری سے پیش آیا تھا اب بالکل اخراج قبول کیا حتی کہ اوسنے غلطی تک ہم کو نہ دیا اور نہ کوئی راہ ہر یا چوکیدار دیا ناچار بلار سہر کے ہیکو ندی مذکور عبور کرنے پڑی اس امر کو ہم نے اپنے نزدیک نہایت زبوں اور بدین تصور کیا مگر تاہم سوائے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ برسرِ وحفاظت

حافظ حقیقی شہید قریب ہون اور دل میں یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سہو سے آکر ہم سے راستے میں ملے گا

جب ہم اس مقام آنچو سے روانہ ہوئے تو ہم نے سنا تھا کہ معتمد بن مؤواند و اس جانب چلے آئے ہیں بلکہ یہاں تک خبر تھی کہ دو منزل تک پہنچ گئے ہیں یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بعد وقت و خرابی دو گھنٹے میں پہنچے عبور دریا کیا اور وہاں سے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یہاں کی ایسی چکنی تھی کہ مشکل ہم نے شام تک پار کوں نہ کر سکے اور رات بھر جھل میں بسر کی

تبانیخ آریب نواخت ہ بجے صبح کے ہم یہاں سے روانہ ہوئے اور مقام خمیر گئے جو علاقہ بگم صاحب میں واقع تھا یہاں کی کہان کا رتہ صاحب اور اقام آگے سب کے گئے کہ جاکر تحقیق حال ہو کا دریافت کریں جو ہم شہر مذکور میں پوچھے اور بازار میں گھوڑوں پر سے اترے کہ ہکو ایک ہاتھی اور ایک چراسی نظر آیا اسکو دیکھ کر ہم نہایت خوش ہوئے اور چراسی مذکور نے ہکو ایک چٹھی بھی دی اور ہمیں میر کرٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سہو دین میں ہو گئے مت جانا اور سید ہے پوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور پوشنگ آباد میں جو چمنبر سے چہ منزل آگے تھا حسب طرح کی اسایش اور آسائش ملے گی یہ چٹھی ہم کو اس پریشانی و حیرانی میں گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سو اس کے بعد صاحب نے ہمارے واسطے انعام انعام کا اکل و شرب بھی روانہ کیا تھا اور بلعوسات چھوٹے بڑے بھی سب نام کے بھیجے تھے کہانے میں تو زرقی گوشت چائے فکد وغیرہ اور مینے کو سیر شراب و بن شراب اور برائڈی واسطے رفع ماندگی و کسل کے بھیجی تھی اور بلعوسات میں گرم کپڑے اور سفید پٹے بچوٹے اور بڑے واسطے ارسال کیے تھے فی اہمیت یہ سب چیزیں اس افراط سے اور اس قدر انعام کی بھیجی تھیں کہ اس سے صاف ظاہر تھا کہ میر صاحب موصوف کو کس قدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہیں جو وہ خوشی بیان کریں جو ہم کو بروقت اوتھانے سر پوش خزانوں کے اور دیکھنے اس قدر اجاس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہو سے ہکو کمال تعجب تھا اس واسطے پہنچے اس حراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چراسی ایک سلمان تھا مگر نہایت فہم و اور ہوشیار اس نے سب حال مفصل ہم سے کہانے سب صلاح و درخواست سکندر بگم والی ہو یاں سب صاحب لوگ پوشنگ آباد کو چلے گئے ہیں اور میر صاحب بھی بروقت روانگی چراسی مذکور روانہ ہوئے طیار تھے اور بگم صاحب نے یہ بھی اقرار کیا تھا حفاظت ملک و نیک روی سپاہ کشنجنٹ اوس کے ذمے ہے چراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بگم کے پاس ایک اشتہار شاہ درہلی کا اس مضمون سے آتا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان باایمان جہنہ محمدی کٹر کرے اور سب فرنگیوں کو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بگم صاحب کے بروقت اطلاع کرنے افسران کشنجنٹ سے اور ان کے بلاست روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت ساتھ معتمد بن کے برائے نام ہے

اپنی سواریاں ہم نے یہاں ہی چھوڑ دیں اور اسی شب روانہ ہوئے تمام املاہ ہوئے اور میں کوں کا چکر لگایا

اس مقام میں مجھے مفصل حال مقدمہ اندر کا سنا اور جو قتل و جان ہوا تھا وہ بھی مشروحاً دریافت ہوا۔ اس مقدمے کا حال قبل ازین مشہور ہو گیا ہے حاجت تحریر کی نہیں بوقت سم پر بیان ہماری ملاقات

کمال الدین کا مدار مقامات لار کوئی اور ٹیلی نوڈ سے ہوئی اوسنے بہت خاطر داری کی اور کہا کہ اوسکے علاقے میں ہیکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لار کو سے میں جہاں ہیکو دوسرے روز جانا تھا سب سچ لی آسائش اور خاطر داری ہوگی بروز دوم تاریخ ۱۳ کو ہم مقام لار سے پونچھے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے میں تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کچی میل تک اس منزل میں بڑی گھنٹن کا جنگل تھے کہ نا پرا یہاں دو ہیکو ہیکو واحد استعجاب ہوا جب ہم نے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہیں لیتا گو کمال الدین اس قدر اطمینان کر آیا تھا ہر حال میں یہ تصور کیا کہ اس خطر کا جو بین ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص کندک سنگہ نامے آیا اور چشم چشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ میں حاسوس ملازم ہمارا جو ہو کر اور سیند ہے ہلن اور مجھے حکم ہے کہ کوئی فرنگی اس اخلہ میں سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہم کہ خوب دھمکا یا اور گھنٹن لگا کہ وہ بہار جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہاں پانچ سو سوار ہند موجود ہیں اور میرے زیر حکم ہیں مگر چونکہ تیرا اخلاص صاحب لوگوں سے ہے اس واسطے تمہاری زندگی کی کچھ فکر نہ کرو گا اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے بظاہر اخیل بیان کیا کہ کرنیل دوبرڈ صاحب ریڈینٹ اندور تین روز ہوئے کہ اس طرف سے گئے ہیں اور اونہوں نے ہماری خدمت گزاری کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کہی سب دوقین اور تلوارین ہیکو دین

یہ سب اوسکی باتیں سنگہ ہیکو از حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوئے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہاں کیا وقوع میں آتا ہے القصہ ہم نے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہاں بسر کر کے صبح آگے کو روانہ ہو خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لیں گے آخر کار ہم سب شب تاریخ ۱۴ روانہ ہو گئے دو گھنٹن فکر و تردد تھا اور خیال ہر پاس نا اسیدی ہماری دانست میں ہماری زندگی کندک سنگہ مذکور تھے بات میں تھی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اوسکا قول سن ہی چکے تھے پس اس حالت میں تمہارا بھی جیسے وہ کہہ گیا تھا اوسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرام زادہ جو چند ساعت تھا ہمارے پاس آگے ہم کلام ہوا تھا اور اس قدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تھے اسی وقت میں نے اوسکو کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اوسکی جانستائی باقی نہ رہتا اور اوس تو ستا و کاتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا ہم آگے کو قدم زن تھے اور ہم نے دیکھا کہ کندک سنگہ مذکور اپنے سواروں کی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہیکو دریافت ہوا کہ یہ کندک سنگہ براہ روم دلیپ سنگہ وزیرت سنگہ جاگیر داران ضلع ہذا کا ہے اور اوس کی چسلی چسلی قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب ہمیں لین اس حال کے سننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال آتھی پر نظر کر کے جسے اب تک ایسی ہی آفات سے محفوظ رکھا تھا پیشہ بجانب موضع گورار یا قدم زن ہوئے

قریب آٹھ بجے شب کے ہم مقام گورار یا وار د ہوئے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہاں کے بہاگ گئے ہیں ایک نیا وہاں موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواران ہولکر
میں گئے ہیں اور یہ سوار اوس گھاٹ پر موجود ہیں جس گھاٹ سے ہم عبور کر کے بمقام ہوشنگ آباد پہنچنے جو
باشندے وہاں موجود تھے وہ سب بتعظیم و تکریم پیش آئے اور اونکے اوضاع و اطوار سے معلوم نہیں ہوتا
کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اونکو اوس سے کیا فائدہ تھا اسی نظر سے ہنسنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک
سے مستفسر رہے غرض کہ جس سے سنا کچھ نہ کچھ اختلاف نہ ہو یا گیا اس سبب سے ہمکو چند ان اعتبار اوسکا
نمایا اور تباریح ۱۵ وقت صبح ہم یہاں سے روانہ ہو کر قریب نواخت دو گنٹہ بعد دوپہر کے نیمراحت وارد ہوا
گھاٹ ہوئے اور راستے میں کچھ حکا اندیشہ ہوا یہاں سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جس میں امید زریست کی تھی اور
جکے واسطے اسقدر کوشش و تردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شک گزاری اوس رحیم و کریم کی از حد و قیاس تھی جسے
ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تحالیف اور شدائد میں کی کہ جمین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر خطہ احوال
و گروہوں ہوتا تھا اور جسے ایسی راہ ہلے سخت و دشوار گزار میں ہماری رہبری کر کے ہمکو مقام محفوظ و منزل مقصود
پونچا یا تھا

القصہ بوقت نواخت تین گنٹے بعد دوپہر کے ہنسنے عبور دریا سے نبرد کیا اور اوس کنارے پر ہم گار دھا
نے جو سہو سے آگئے تھے اور کیتان ڈوڈ صاحب کشن نے بطیب خاطر و خوشدلی ہم سے ملاقات کی اور
جو جو مہربانیاں وہاں کی سب صاحبوں نے خصوصاً کرنل ہالین صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندراس
مقیم مقام مذکور نے ہم پر کین اونکا بیان نہیں ہو سکتا اور اسقدر نہیں کہ اون پر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی
نہیں ہو سکے اس مقام میں اور بہت سے مفورین اندور و سہو مثل ہم لوگوں کے وارد ہوئے تھے اس سبب
سے کوئی مکان خالی نہ تھا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہیں ویسا ہی اونہوں نے کیا
اور ایک گنٹے میں ہمارے واسطے کب سامان مہیا کر دیا اور کچھ طرح کی تکلیف اب باقی نہ رہی زیادہ تر خوشی
ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتھ میں تھی اوسکی گود میں ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اوسکا
شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ قتل ہو گیا ہو گا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی ہمت و جرات کر کے
معہ اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اوسکا نتیجہ یہ ملا کہ اوسکا شوہر یہاں زندہ اوسکو ملا
صاحب کا نام کیتان ہالسن صاحب ہے اور یہ صاحب کانیئر ثانی رسالہ دوم کو الیا رگنٹ کے تھے اور
ان صاحب کے درپے ہی پایا اپنے اور وکھو سوار جو ہمارے تعاقب میں بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ
صاحب بھی بافضال آہی اونکے ہاتھ نہ آکر جان سلامت اس مقام میں پونچے تھے

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹھ کی جس نے اول مقام بلند شہر میں پونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا
اور اٹھناے راہ میں مابین ہاپور اور میرٹھ کے اوسکو معتمدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہاں سے آگے نہ گیا

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اسکو خبر ملی تھی کہ باعث بلوہ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہیں ہے چند روز میں کسی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہاں آکر مقیم ہوئے یہ سب مسافر قریب میں صاحب لوگوں کو جمع ہو گئے تھو اور جو خبر بلوہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوہ کو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اونکا ہوا انعام میں مشہور ہو گئی اسنے دیگر مفید صلح بلند شہر کے دونوں میں جو صلح معتمدہ پردازی کا پیدا کیا لیسٹ صاحب مجبوریٹ اور کلکٹر کے پاس سوائی ایک کمپنی اور رت سندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اسقدر فوج کے جسقدر وہ فوجی کر سکے اور کچھ سپاہ نہ تھی اس اسقدر آدمیوں سے صرف شہر کا بند و بست کرنا مشکل تھا چہ جائے انکے کل صلح کا بند و بست کرتے اس واسطے تمام صلح کو جو نیکے اختیار میں ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے بغاوت کر کے گوجر و نکو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کر کے جیلانی نے میں قید کیے اور اسطرح کچھ بند و بست تا تاریخ ۲۱ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ پردازی اور رت و رت کی جنہوں نے ہتمام علیحدہ فساد برپا کیا تھا اس شہر میں پونہ سب سے تمام صاحب لوگوں کو ہمراہی اون صاحب لوگوں کے جو یہاں آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سواروں کے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہاں رہے اور تین بل صاحب ہی جسکے برے لیسٹ صاحب نے چند روز بیشتر کی تھی اس مقام میں تھو

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ معتمد پنج سب شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سنکر کچھ عرصہ قبل وقت مہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اونکو بیخیاں تھا کہ آٹھ رت ہندوستانی کا گارڈ آکر اسکو میرٹھ لے جایا مگر خزانہ بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجر و نکو کا شہر میں گھس آیا غرض کہ فوراً اونکا مقابلہ کیا اور کیے گوجر مارے گئے گوجر و نکو نے اور تو کچھ ہونہ سکا گروہوں نے جیلانی توڑ دیا اب ایک گارڈ ۹ رت و رت کا خزانہ نے پر قائم تھا بعد از کمال دینے گوجر و نکو کے حکام نے چاہا کہ ایسے گارڈ ۹ رت و رت کو ترغیب دیکر ہر خزانہ کے بمقام میرٹھ روانہ کریں اور وہ بھی جانے راضی ہوئے مگر بجائے میرٹھ جانیکے اونہوں نے رستا دہلی کا لیا اور چلتے ہوئے سب حکام وغیرہ عیسائیوں سے کہیے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہیں جانتے تھے مگر مجبوری کیے اور وہاں سے کچھ سوار زیر حکم پستان تروٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پر بلند شہر میں آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورگہ ویاں موجود ہیں اور قریب دوسہ سوار رسالہ رام پور کے بھی ہیں ان سواروں نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سوائی فرار کے اور کچھ اون سے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اونہوں نے مکانات جلادے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا تاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورگہ اسکو شہر سے ساتہ مکسوسہ سالار بہادر کے یہاں سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجر و نکو نے سکندر آباد کو حملہ کر کے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہیں ہے کہ اونکی سزا دی کو پونہ سب کی اس خیال سے اونہوں نے اس شہر سکندر آباد پر اطمینان تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر ذمیل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزار با لوگ او میں آباد ہیں تباہی و بربادی اس مضمون کی خبر پہنچی کہ سواران معتمدہ خورجے میں آگئے ہیں اس خبر کے سننے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ میں پیدا کہ اکثر اونہیں کے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بھی چند ان اعتبار نہ تھا کہ رت و رت جملہ معتمدان یہ بھی قائم رہیں پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹی میں جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے

چلے جاویں اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو پہر بلند شہر میں آئے تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین دلی داؤخان میں جو رشید شاہ دہلی کا ہی پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پونچے تو دیکھا کہ معتمد یضف جنگ معہ تین توپوں کے آراستہ ہیں مگر صاحب لوگوں نے جنہیں کپتان تروٹ صاحب اور سیٹ صاحب اور لال صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور بہتہ وجہ ۴۴ اسوار ان کے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر باہن جمعیت قلیل حملہ آور ہوں اور اس خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنوں نے گراپ مارا اوس سے تین سوار اڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پونچا ناچار سب صاحب واپس سیرتہ کو چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضہ دلی داؤخان مذکور میں چھوڑ دیا

تاریخ ۲۹۔ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار برہمچاش متصل فتح آباد کے جمع ہوئے ہیں اور انکا ارادہ یہ ہے کہ اوس شہر کو تاخت و تاراج کریں کپتان روبرٹ سن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو اراوہ گیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور سیکر ہارم رسل کے لبرگر دگی لکھنٹ ایڈارڈ صاحب سے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بواخت ایک گنٹہ یضف شنب تاریخ ۳۰۔ روانہ ہوئے اور اوس تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ہجڑ صبح کے آئے ان کے پاس دو چٹھیاں تھیں ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالدار سنالو کی طرف سے تھی اور غالب کہ اوٹھین قتل انگریزان جو بمقام ہاشمی و حصار سپاہ نے اور سواران جہمہر نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ ہی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا ہی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اوسنے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اوٹھین بھی حال قتل جو معتمد دن نے صداقت کیا تھا درج تھا اس خبر کے سنتے ہی سب بیہیم صاحبو مذکور روانہ مقام ساہووا کیا اور صاحب لوگ سب میدان موجود در ہے قریب ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اور شہر کے طیار ہوئے ہیں ہر چند اب تک یہ یقین تھا کہ اکثر اوٹھین کے معتمد افسران ہندوستانی خیر خواہ سرکار ہیں اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چیراکیان پمٹ حسب احکم صاحب کلکٹر پمٹ میدان آئے واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوئے تھے وہ دروازہ کو لے گئے میں انکار کرتے ہیں تو شنب نے یہ صلاح کی کہ یہاں سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہووالہ میں جا کر اپنے عمال و اطفال سے ملنا بہتر اور ان سب سے تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبوں کے بمقام ساہووالہ میں خرنوچی کہ چیراکیان پمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار شہلاش صاحبان چار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس شامل غارت گردن کے چوگئی

ایک صاحب پتھر فرمائے ہیں کہ صاحبان مفصلہ الذیل فوراً ساہووالے سے روانہ ہو کر

مقام دہوال جو علاقہ ٹپپالہ میں واقع ہے چلے گئے دو ٹکڑے صاحب اسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ میم صاحب اور ایک سوچہ و سال اور تین دختر دو ٹکڑے صاحب اور لیار صاحب کی میم صاحب دو سوچہ کے اور ایک سوچہ و ایک ہفتے کی عمر کا اور روشلی صاحب کلکٹر پٹ میم صاحب کے اور پول صاحب اسٹنٹ تیرول میم صاحب اور دو دختر و لکی اور ڈاکٹر فیس صاحب میم صاحب اور ایک سوچہ کے اور مور صاحب جو نیر اسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ

سب بغیر مزاحمت کے روانہ ہوئے کہ موضع گودا معروف بہ بنوالہ ایک گاڑی چھین پول صاحب غیرہ سے اور جو پیچے لگی تھیں لٹ گئیں بعد ازاں موضع پٹراج جہاں ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے تو پہنچے تھوڑی دانی ہمارے تعاقب میں آئے اور شعور و غل جھپاتے ہوئے چلے آئے تھے کہ ہم نے دو تین بندوقین جو سرکین تو قریب و میل تعاقب کر کے واپس چلے گئے بتاریخ ۳۰ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری میں پونہچے اس مقام میں اہالیان پول اور نہروار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر حقدردن انا جانتا تھا اولی نیت گزشتہ ہوتی جاتی تھی اور ہتھکڑیاں قریب فواخت تھیں گنٹہ بعد دوپہر کے ظاہر حملہ اوری ہستعد اور آمادہ ہوئے ساڑھے چار بجے ان سب بدعاشوں نے ہمارے گھر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیکھنے لگا کہ نام بھوسنگہ تھا چار یا پانچ سماجیان خیر خواہ و نکم حال سے سب کو دور کر کے سیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اسیکی ہوشیاری اور دلاؤری اور چالاکی اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

بتاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گنٹہ بعد دوپہر سوار ہمارا جہاں ٹپپالہ نے بھیجے اور انکی حفاظت میں ہم موضع دو دہال میں پونہچے اور بمقام سنادر صاحب پیرول مقام دہودہ ہم سے ملے تھے دنل روز میں ہم بمقام ٹپپالہ پونہچے اور ہمارا جہاں نے ہمارے جگہ باغ بارہ دری میں دی اور ہمارا جہاں بہت تواضع و تکریم سے پیش آئے کہانے اور میوجات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اس کے ہمراہ رہے مین ایک روز کیواسطے انہما گیا تھا بعد ازاں سب میم صاحب کو کبھو کسولی روانہ کر کے ہم پھر بتاریخ ۳۰ جون وقت صبح وار و سر پائے

گولی بج

بتاریخ یکم جولائی وقت شام دو سواروں نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ہم جہاں کے مسلح بدنیخیال راستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کہ جو گار دہم جہاں شامی کار راستے پر تعینات ہے اس سے جگہ نکل جاؤں یہ سنکر صاحب مجسٹریٹ نے نفعت و ولہوس صاحب اور میس سپاہیان گورہ کے روانہ ہو کر حقیقت وہ ایک گانوں سے اندر جاتے تھے اوسوقت اوکو جالیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اونٹنے حال دریافت کیا تو اونہوں نے کہا کہ ہم ہم جہاں مقیم مرزا پور کے سپاہی ہیں اور شخصت پر جاتے ہیں مگر ان کی سبکی بندوقین بہری ہوئی تھیں اسکا سبب اونہوں نے کہا کہ جہاں اپنی حفاظت کیواسطے ہر کہیں ہیں صاحب مجسٹریٹ نے اونٹنے ہتھیار رکھ دینے کو کہا اور اونہوں نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب حکم نہیں دیے تھے اور چاہتا تھا کہ ہر کہے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اوسکے چھین کر کو درجن بید اسکو لگوائے بروقت تلافی تھے اوسکے پاس چھپات ٹھٹھٹ ٹھٹھٹ ٹھٹھٹ ٹھٹھٹ

بعد ازین اونکو حکم چلے جائیکہ دیا

تاریخ ۳۔ قریب پانچ بجے شام کے پہر خیر صاحب محشریت کو پوچھی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانوں میں جو قریب
۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہونے جاتے ہیں دس بجے رات تھے صاحب محشریت نے مع بارہ سوار
اور پندرہ چوکیداروں کو گانوں کو رہ گئے اور بعد کچھ دیر تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہ مذکور محشرین
کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور صاحب محشریت کو مخاطبہ دیتے ہیں اس واسطے صاحب موصوف نے اس گانوں کو حلا دیا
اور وہاں سے جون صاحب کے کارخانہ نیل میں جو متصل تھا گئے اور وہاں سے سواران ہراسی اور چن چوکیداروں کو
بہیجا کہ ایک دوسرے گانوں کو جو قریب اس مقام کے تھا جا کر حلا دیں اسی عرصے میں قریب پانچ یا چھ سو مفند کے
جمع ہوئے اور جا کر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوئے ایک چوکیدار نے ہباگ کہ مقام گوپی گنج خروئی قمر مفندوں نے
کارخانہ گہیر لیا اور صاحب محشریت اندر گھر گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے بیان ہوئے تھے اور
اوسی وقت ایک گروہ سپاہ دلائی زیر حکم لغٹنٹ وولوس صاحب روانہ ہوئے اور زود ترین زود وارد مقام مذکور ہوئے
مگر دیکھا کہ کارخانہ مذکور میں آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب محشریت کی بی سرٹ پی تھی کیونکہ مفندین اوسکا سر کاٹ کر
لیگئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اونہوں نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکی خسر پورہ کی جو قریب
پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہے جو وقت لغٹنٹ وولوس صاحب نے لاش صاحب محشریت کو اسطور پر دیکھا
اونہوں نے حکم دیا کہ جو سٹے آوے اسے مار دو اور کیونچوڑا ب تعاقب مفندین کا دو یا تین میل تک کیا گیا اور
جن دو گانوں میں وہ چھپے تھے وہاں سے اونکو نکال کر خوب مارا اور اون گانوں کو حلا دیا اور اکثر مفندین اس موقعے پر
مارے گئے اور اونکی لاشیں واسطے طعمہ نراغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان میں چھوڑ دی گئیں
اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور میں آئے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفندین سے
ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم خوشی تمام تینوں لاشوں کو گوپی گنج تک جو چھ میل پہاں سے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش
صاحب محشریت کی مرزا پور میں لیجا کر اونکے بہائی نے دفن کیا اور لاش جون صاحب اور اونکے خسر پورہ کی
مقام گوپی گنج میں تاریخ ۵۔ دفن ہوئیں

مانسی

بر وقت قتل انگریزان مقام دہلی بیان دو مرتبہ موجود تھیں ایک اونہیں کے یعنی رسالہ چارم تو قریب
۵۔ ۱۰ ماہ جون کے یہاں سے کوچ کر کے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اوس روز وقت شب چند انبار لگیاہ میں جو اس
لغٹنٹ بارڈل صاحب میں جمع تھے آگ لگی مگر کوشش افسران جلدی فرد ہو گئی چن دروز کے بعد چنبر
شہر میں مشہور ہوئی کہ غار مگر نزدیک آگے ہیں کیناں سٹاٹور و صاحب جو صرف حکم سے تہ ہریانہ پٹیشن کے اسٹو
موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد جالیں یاچاس سوار مقام ہوانی
کے جانب سے آئے تھے ہوتے نظر نہیں اور بر وقت استفسار اونہوں نے بیان کیا کہ پتھر راجہ وادری نے

واسطے حفاظت شہر ہائسی کے بھیجا ہے گوارو کو اجازت چاؤنی میں آنے کی نہونی دوسرے روز دوسوار راجہ داد راجہ کے
مقام روٹنگ جو میں میں ہائسی اور وہلی کے واقع ہے آئے اور خضرانہ سرکاری کو اور شہر کو ٹوٹا اور قرب و جوار
کے دیات پر بھی دست اندازی کی بعد ازاں اؤنکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہائسی و حصار و سرسہ بھی آکر وہی عمل کریں
مگر جب انہوں نے یہ سنا کہ سپاہ گورہ موہ دو ضرب توپ اؤنکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلی گئی
تاریخ ۲۹ جون فساد شروع ہوا اور تمام مہم صاحب کو کمر تہہ بمقام حصار روانہ کیا

خیر اسیان پربت و نہر اور بد معاشان شہر کے سب کچھ پہنچے اور بظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جا رہے ہیں
ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل اسکا یعنی بن چکی کے مع ہوا اب بریانہ پٹن بھی بر ملا آئے ہو گئے پتزل صاحب
کانہنگہ جلا کر تمام چاؤنی کو آگ لگا دی جو صاحب لوگ بیان تھے وہ مشکل جان بسلامت لے گئے کیونکہ بہت دور تک
معندون نے اؤنکا تعاقب کیا تھا مگر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہو نیکا اور جو مشکلات اور شدائد ان کو
پیش آئیں تھیں چھوڑ دیا ہے غرض کہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڑھ وار و پور راجہ بیکانیر کی محفل
میں پہنچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور میں باس امان زندہ رہے

راشم کا ارادہ تھا کہ احوال سکر صاحب کا جو انہوں نے خود چھوڑا ہے اس مقام پر پھر کر کے چنچہ
ایک چٹھی طلب حال مذکور خدمت میں صاحب موصوف کے روانہ کی گئی اور اسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال
مذکور دستیاب نہ ہونا چار احوال ہائسی کو اتنا ہی لکھ کر ختم کیا فقط

شب ۳ جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے پیش چاؤنی میں ایک توپ سے نہونی جبکی آواز سے سب کے
کان کھڑے ہوئے اور فرار دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہیں

ایک صاحب فی الحال اؤدے پور میں ہیں حال اس گھٹ و خون کا اسطرح پر بیان کرتے ہیں
کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکہ و نڈ صاحب قلعے میں موجود تھا اور بازو سے ثانی ماتحت روز صاحب
کے خالی اسپتال میں مقیم تھا جب خوف بدوہ عام ہوا تو روز صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے میں لے جاؤں
مگر سب سپاہیوں نے انکا کرنا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چلتا کے سر کی گار صاحب
کی خوش نصیبی سے نکلنے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکہ و نڈ صاحب آئے اور بازو صاحب کو قلعے میں
لے گئے اب سپاہ نے جبراً و تہراً کچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے میں کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے
آوے گی تو ہم کو خواہ مخواہ اؤنکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار آئے کہ کہا کہ طیار ہوا اور اگر ہمارے
ساتھ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکہ و نڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم بہاگ جاؤ ورنہ تمہاری جان پر آپ
آوے گا اور یہ سوار آپ کو زندہ چھوڑے گی یہ حال سنکر میکہ و نڈ صاحب اور روز صاحب اور اجین صاحب جکا نام معلوم نہیں
اور ڈرن فورٹ صاحب بہاگ کر بجانب مقام وار دروانہ ہوئے اور اٹھارے راہ میں فساد ان رسالہ مثل کوٹ صاحب

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگوں کے اور پانچ سیم صاحبوں کے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد
مفسدہ پر دازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اون کے سامنے آیا اوسکو اونہوں نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ
اروت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع
کیا اور خزانہ نیچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور
اوس کے روبرو جھنڈہ قائم کر کے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اوس نے صوبہ داروں اور حیداروں کو
کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نے حجت ہفتہ کو الیاریہ حکمرانی کرتا ہے لایہ صاحب کے پاس ایک
رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ کو الیاریہ کو نکال دینا کہ مقام نیچ میں ایک نیاراج قائم ہو اور ایک مختار گوا الیاریہ
مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے میکہ و ملکہ صاحب نے یہ چاہتا تھا کہ اپنے طغی و غیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین
نے اون کے ہاتھ میں سے چھین لئے ایٹ صاحب نے تاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمائش کرنے سوار ہو چکا
کیا اور کہا کہ جو اونہوں نے عہد وفاداری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو وفا کریں مگر اونہوں نے متفق لفظ
یہ در جواب کہا کہ تمہیں کیوں سرکار لاہور اور شاہ اودہ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب میں کیوں خلل انداز
ہو اچاہتے ہو مگر یہ نہ ہوگا

اب زیادہ تحریر کی گنجائش نہیں نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت و خون
کا بیان کیجوں پس اس قدر کافی ہے کہ جہاں جہاں قتل ہوا ہے اوس سب سے نیچ میں زیادہ تریر حمی طور میں آئی
اور وہ چیزیں اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کلہاڑوں سے توڑ کر ڈب
وختہ کیا غریب پتو نیچی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باند بکڑا ڈیا اور مشہور ہے کہ اونہوں نے جبند
سیم صاحب کو بھی اس طرح اڑایا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہو گئے اور شہود صاحب بر وقت یہاں پہنچے
مفسدین کے روانہ ہونیکے بعد اسے

ایک سپاہی بنام قادر اہل جو تاریخ ذہم جون مقام خیر وارہ گرفتار ہوا تھا اوس کے اظہار میں کہشہ
باتیں ایسی ہیں جو کاتب حالات مذکورہ بالا سے رہیں ہیں اس واسطے اوس کا بیان بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے
میں اور بنگلہ کرنل لارنس صاحب کے سچ گار دراجیا حوالدار کے جسمیں آٹھ جوان تھے یقیناً تھا
ایک روز یہ خبر وشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آٹھ تھے جن اسکے سننے سے تمام حجت طیار ہو کر میدان
میں آئی اور دیوار سے قلعہ پر سپاہی متعین ہوئے آخر کاریہ خبر غلط نکلی اور فیما بین صاحب لوگوں اور سپاہیوں کے
عہد و پیمان ہوئے تاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گنہ شب گئے آواز بنا دینا از طرف تو سچانہ گوش زد
ہوئی اور دوسرے روز جو میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سواروں نے تمام مقام گنیر لیا تھا اور سپاہ بدل
بھی طیار ہو کر میدان میں آئی تھی اس عرصے میں آواز بنا دینا بنگلہ برگیڈیر صاحب کے سننے میں آئی اور فوراً
اوس بنگلے میں سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوئے مفسدین گروہ باند بکڑ پر تھے اور جہاں تھان بنگلہ میں

آگ لگا تو تہی وقت نواخت جا گنٹھ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وروی سواسے تیلون کے پہنچے ہوئے کر نل لارنس صاحب کے بنگلے پر آئے اذکو دیکھ کر ہمارا گارڈ لیا ہوا اور پہنچے بند وقتین بہر کر اونسے کہا اگر تم نزدیک آؤ گے تو ہم مارینگے یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین پہنچے کہا ایک دین کیونکہ ہکو ہوانی بخش عبدالرحمن اسبان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کریں تو اسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ ہکو مار ڈالینگے جب پہنچے اذکو جواب ایک دین کا دیا تو نایک اور چار وں سپاہی سنکر چلے گئے بوقت نواخت سات بجے چار سوار آئے اور شہر باہر بہت باتیں لے ہوئے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوئے ہم نے اذکو بھی دیکھا یا جیسے پہنچے پہلے سپاہیوں کو دیکھا یا تھا کہ آگے آؤ گے تو ہم بند وں مارینگے اس پر اذکو بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین پہنچے جواب دیا ایک دین یہ سنکر اذکو نے کہا ہر مقابلہ کر نیکی کیا ضرورت ہے ہتھیار دوہرو اور وروی اوتار کر ہمارے ساتھ چلو ہم نے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا عبدالزین و دو سوار ہماری دونوں طرف ہو کر ہکو لڑ چلی اب سپاہ قلعہ کی رو برو بہرتی تھی اور پیادہ سپاہ چہراہ تو پناہ کے مقابلے میں تھی سواران نہ کو رہ کو چلی صوبہ دار بہادر کے پاس لیگے شخص سپت قد بہت نحیم و نحیم غیب بروٹ کر کے وروی سپاہ پیدل کی پہنچے ہوئے بیٹھا تھا سپاہ غنڈہ نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جزیلی صوبہ دار نے ہم سے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کر دے گے تو کل کے روز ہکو بھی دو ملہ ہمہ ملجا دیگا اور جو ہمہ راہی سے انکار کر دے گے تو ہمارے ہتھیار چین کر تھکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہم نے بنا چاری اقرار ہر ہی کیا اور روانہ ہوئے قلعے سے پہلے ہکو چاؤنی میں لیگے بیان وہ سب مال مغر و جمع کرتے تھے اور یہاں سے گاڑی اور بگی میں بار کر کے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گنٹہ روز یہاں سے روانہ بجانب مقام نیگا گدہ ہوئے اور انتظامی سواسے اسکے اوکچہ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ میں فاصلہ بہت تھا پیادہ سپاہ اگر تھی اس کے بعد تو پناہ اور غنڈہ میں سوار اس مہیت سے وہ روانہ ہوئے اور اوس شب کو مقام لوگا نوہ میں وارد ہوئے ہمارے گارڈ نے تجویز فرما دی تھی کہ اور جب قریب لوگا نوہ کے پونچے تو ہم ایک باولی میں اترے گویا پانی پینے بہتے تھے سواران نے ہم سے کہا کہ چلے آؤ ہم نے جواب دیا کہ چلو آتے ہیں ذرا رفع مکان کر لیں اس مقام پہنچے تھے شروع کی اور جب تک تاریکی شب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چہرہ وز کے عرصے میں براہ ڈار و وہند رہاں وارد ہوئے

سب اہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے میں نے خود سنا کہ اکثر بنگلہ خنن سے آواز فنگ آتی تھی اور وہ شہر ورتی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیوں نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ برگنڈہ میجر صاحب بھی مارے گئے تھے

سپاہ نے ہکو اونسے ساتھ دہلی جانیکو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہاں بادشاہ ہکو چوہہ روپیہ ماہوار دیکھا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چور گدہ پندرہ روز میں مقام دہلی پہنچ جاؤ مینگے میں نے یہ بھی سنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئیں اور جس مکان میں وہ تھیں اوس میں سے بچے بھی تھے اور غنڈہ میں نے اونسے مل گیا

لیکھ کر اونکو شعلے میں ڈال کر جلا دیا تھا

ایک صاحب منجہ صاحبان معتمدین اپنا حال قرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتے ہیں کہ میں معتمدیگ صاحبان مفردین منج کے جو تاریخ ۳۔ وقت شب قرار ہوئے۔ تھے اب حفاظت رانا صاحب میں ہوں اور رانا صاحب بہت خاطر داری اور مدارات سے پیش آتے ہیں اور جو صاحب لوگ مقام انپورہ اور کوہ آلو میں ہیں اونہوں نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکے ہکواز ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام منج سے صرف پارچہ جو جسم پر تھے اور جان جو تن میں تھی لیکر قرار ہوئے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی میں تصور کرتے ہیں کہ جان سلامت رہے کپتان انیلی صاحب اسسٹنٹ پولیکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہیں اور انکے احسانات کے ہم بہت شکر گزار ہیں تمام افسران فوج بنگال جو منج اور نصیر آباد میں تھے اونکو حکم اگر سے جانے کا ہے اور راجپوتانہ میں پر فوج منبی حاظ فوراً آؤ والی ہے ہمارے ساتھ میں صاحبان مفصلہ ذیل ہیں لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گورون صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوت صاحب اور ڈاکٹر جیل صاحب اور لفٹنٹ رور صاحب اسسٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور رجن برپی زون صاحب متعلقہ فوج منبی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ اب تک سب سلامت ہیں

خبریں درباب قتل سارجن میجر سیمل صاحب کی میم اور اونکی تین بچوں کی بہت مختلف ہیں یہ صاحب متعلقہ فوجانہ اسی تھے اور میم صاحب نے اپنے تین مکان میں جو انکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کر لیا تھا اور دسمن اونکو اوسمین سے جب جسی طرح نکال نہ سکے تو دروازہ اونکی راہ سے بند دقین مار کر اونکو ہلاک کیا

تین ہفتہ بعد اس فساد کے اون افسر ونگو جو قلعے میں تھے پر کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اونہوں نے یہ تصور کیا کہ معتمدین منو اون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچوں کو مقام نصیر آباد جہاں فوج گورہ کثرت موجود تھی روانہ کیا اور انکے ہمراہ افسران ۲۷ رجسٹ گئے اور یہاں قلعے میں صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے ان صاحبوں کا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے تھے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں میجر برن صاحب کپتان شودر صاحب کپتان لائیڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سہ جی بل صاحب اور لفٹنٹ ریشی صاحب اور لفٹنٹ بارس صاحب اور لفٹنٹ ایس صاحب اور لفٹنٹ سٹیلٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکٹر مری صاحب

تاریخ ۱۲۔ ماہ اگست وقت شب چند سواروں نے معتمدہ پروازی کر کے اپنے مکان افسر پر تین گولی چلائیں اور صاحب مدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مار کر جس مکان میں وہ گھس بیٹھے ہیں اوسمین سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو معتمدہ بہاگے مگر بہاگتے بہاگتے ایک گورے کو اونہوں نے جانے مار ڈالا اور دو گوزمنی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازیں تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا بجایا اسکے کہ شاید کل سوار معتمدہ پروازی کر کے بمقابلہ فوج گورہ پیش آویں مگر ایسا نہ ہوا اور بعد چند روز کے فوج ہونے

نے اگر اس قلعے کی تبدیلی کرادی

لیکن جو ولایتی لوگ مقام منہج میں تھے انکو ابھی اور بھی کالیفٹ اوٹھانی تھیں تفصیل اسکی یہ کہ تاریخ ۳ نومبر وقت شام معسندین قریب چار ہزار سوار پیادہ معہ تین ہاتھ مند سوار کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوئے اور اس قلعے میں ۳۰۰ نفر لائق کارزار اور ۴۰۰ نفر بیمار تھے مگر سامان غوثیش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنوں سے محصور ہو رہی تھی بدلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان سمپسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم اپنے تین بچایا اور جو حملہ دشمنوں نے کیا اوسکو روکا اور اسی ترکیب سے جنگ آور ہوئے کہ ہر ایک حملے میں دشمنوں کا بہت نقصان جان ہوا اور تاریخ ۲۲ وقت صبح دشمنوں نے ارادہ مصمم زنیہ لگا کر قلعے میں گیس آنیکا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

تاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم فٹنٹ فارگیو ہارسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام باگنا سے دشمنوں پر حملہ کیا اور میں معسندین کو قتل کیا مگر یہ فوج منہج کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج معسندین کی بکثرت تھی اور گرداگرد جا بجا بڑی ہوئی

بعد از اس ہنگامے کہ میں ہارسن صاحب کو معلوم ہوا کہ معسندین ایک جندہ منہج جسے نام پنجاب کا درج تھا اور چار زنیہ چوڑ گئے اور اس جندہ اور زنیہ کو نگہداشت دیوم و ہام سے حوالدار ٹیکا مسٹر اور مالانا خان بلوچ سپاہی اور جندہ باجے وائے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ میں دیوا کی راہ نیچے اوڑھ کر گئے تھے قلعہ میں لارے اور جب تاریخ ۲۲ وقت صبح خبر روانگی فوج بریگیڈ پر سوار صاحب کی مقام ٹو سے بجانب سندھ سو پونہی اور فوج مذکور اٹا سے راہ میں اس وقت منہج میں آئی اوس وقت معسندین اس مقام کو چوڑ کر ہماگ گئے اور مقام منہج معسندہ پر دازوئے خالی ہو گیا

ایک واقعہ نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ پر پکیا تو فوج منہج نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اس وقت یہاں ۲۰ رجٹ پیادہ کار بنگال اور ایک رجٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۲ رجٹ گوالیار کشتیجٹ موجود تھی اور قلعے میں بازو سے رہت ۲ رجٹ کا مقیم تھا اور بازوئے جب رجٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال میں تھا تاریخ ۲۳ اور ۲۴ مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقاری کے نشیدہ سپاہ سے نمودار ہوئی مگر بروز دوم وہ سب ناپید ہوئے اور سپاہ نے دوبارہ قول و شتم از رو سے دیرم اور ایمان سکے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک وقت کے ساتھ تھے کیونکہ تاریخ ۳ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور یہ دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چادونی میں شہر ہو کر بازاکرشت و خون و آتش زنی گرم کیا اور سواروں نے تمام چادونی کا رخہ کر لیا اور جو سامنے آیا اوسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان میں آگ لگی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے میں مشغول تھی اور سوار چادون طرف بنگلوں کے پھرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اسے قتل کریں

اب یہاں شو محشر سے کم نہ تھا ایک جانب تو سپاہ غل جپاتی تھی اور دوسری جانب آواز توپ و تفنگ آسمان تک پہنچتی تھی اور ادھر شور و غل مٹھوٹکا اور گریہ و زاری ستریدگان کی طبع آسمان کو توڑتی تھی اس عرصے میں وہ بازو سے حربت گوالیار کا ہسپتال میں تھا اور سکواندر قلعے کے بعد وقت لگیے اور وہاں اونکو گولی وغیرہ سامان جنگ لگایا تاکہ قلعے کو معسندین سے بچاویں اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس جدید سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعے کے تعینات ہوئے چار گھنٹے یہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر ہر سر ہوئیں جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے میں تھی وہ بھی مستعد ہنسبا دھوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھول دو سر جدید نقضت رور صاحب اور گوردن صاحب اور دیول پورٹ صاحب نے نمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا اور صوبہ دار نے تھا ہو کر یہ کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی زبردستی کی سوار اگر تمکو مار ڈالیں گے ناچار وہ تینوں صاحب باہر قلعے کے آئے اور تھوڑے عرصے تک انتظار فوج لکمی کا کیا مگر جب کچھ چارہ باقی نہ رہا تو وہ دہانے سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سوار یا کسان اونکے پاس نہ تھا اس واسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیرو نہیں چالے پڑ گئے جس کا فوٹین جاتے تھے وہ انکے لوگ اونکو نہتے تو اور انکی تذبذب کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہتے نہیں دستے تھے کہیں کہیں اونکو خشک روٹی بعد دولت و خوری نصیب ہوئی تھی یہ سب صاحب لوگ سپرہ نفر تھے اور انکے ساتھ چھیم اور دوسرے تھے الغرض بعد ذلت و خوری یہ سب مقام و کلامین پونچے یہاں راناے اودے پور نے کچھ سوار تعینات کر کے تھے سیوا اونکے ہمراہ ہوئے اور اونکو سب حفاظت مقامات محفوظ میں رکھا اس طرح سب صاحبوں کے تحلیف ختم ہوئی اور آئندہ جو ر و ستم معسندین سے اونکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو تاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تھا اندور میں بھی تاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد میں کرنل دیورند صاحب رزٹمنٹ دربار ہلکے کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزٹمنسی کر دی تھیں تھوڑے عرصے بعد نواخت آئے گھنٹہ صبح کے ان سپاہیوں نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکے خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزٹمنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ و فخر تاربتی کو قتل کیا اب بیوگل سبھا شروع ہوا فوج ہلکے مع سپاہ سہور اور مد پور حسب الحکم آکر موجود ہوئیں مگر سپاہ سہور اور مد پور نے کرنل دیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اس وقت میں تنہا اور تاویب سپاہ مذکور کی بچا اور بیکار رہی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز معسندین ہوا اونکے ساتھ شامل ہوں گے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال سیم صاحبان اور چھوٹے سچو کو مٹی اتواب کو بی پر سوار کر داکر سہرا ہی فوج ہلکے روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بھی بنا چاری وہ سب بھاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گئے کیونکہ فوج مقیم سہور نے یہی مقصدہ پروازی کر کہ حسرت باندھی تھی بعد ازین معسندین نے مہاراجہ ہلکے سے کچھ شہر اٹھ پیش کین اونسے سب منظور کین مگر حوالہ کر دینا انگریزان کا ناہا اور مہاراجہ صاحب خود فوج معسندین میں گئے وہاں معسندین نے اونکو صلاح دی کہ تم ہی اپنی فوج طیار کر کے نہلی کو چلو اونہوں نے بجواب یہ کہا کہ نہ مجھ میں اتنی قدرت ہے کہ میں فوج بہرتی کروں اور نہ حیونت راو ہلکے اس قدر رعب

چوڑ کر مرے ہیں کہ جو اس مہم کی واسطے کفایت کرے اور ہمارا صاحب نے یہ بھی کہا کہ مذہب ہندو میں یہ کہاں کہاں ہے کہ عورات اور معصوم بچوں کو قتل کر کے واقفہ ایسے ایسی باتیں فصیحیت آمیز اونسے کہلے اور اونکو اس خونریزی سے منع کر کہ ہمارا صاحب محل سدا سے کوروانہ ہوئے اور معندین نے خانہ ٹوٹنا شروع کیا اور شامل معندین کیسے مٹو ہو کر روانہ دہلی ہوئے فقط

مٹو

افواج مقیم مٹو نے بھی اسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر لشویش اڑھایا تھا تاریخ ۳۰ جون ایک جاسوس متعلقہ پولیس نے آکر کرنل میٹ صاحب کمانیر حیدرانی کو خبر دی کہ ایک جہنڈہ سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دیندار ہیں اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہیں وہ آکر اوسکے گرد جمع ہوں مگر اوس روز اس خبر کو پائیہ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بستیور سابق سب فوج کی ٹرپٹ ہوئی اور کیسے حرکات سے یہ نہ پانا گیا کہ وہ آمادہ فساد ہیں قریب ساڑھے آٹھ بجے کے آواز ہا سے اتواپ اندور کی جانب سے گوش زد ہوئیں اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی کرنل ڈیورڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اوسمیں یہ مضمون درج تھا کہ تو سچانہ گورہ جلدی ازراہ مہربانی مسجد و ہلکرم پر مقام رزٹرنٹی حملہ آور ہوا ہے بذلیق اسکے فوراً تو سچانہ روانہ ہوا مگر وقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزٹرنٹ اندور سے روانہ ہو گئے تھے لیکن انہنگر فوراً صاحب کمانیر تو سچانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مٹو پر تسلط تو سچانہ بہت ضروری ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی سیم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ ہوئے اور ایک پہرہ جنگی تو سچانہ لیٹ کا ایصال پنج میل جانب اندور نصب کیا گیا اور سچا سچا ہی بجانب شمال حیدرانی کے تعینات ہوئی بنظر اسے کہ سپاہ ہندوستانی کی دلوئیں کی طرح سے بے اعتباری کا گمان نہ ہو پہلے ہندوستانی جو قلعے میں تھے اونکی نفری زیادہ کی گئی اور اونکے افسر تمام روزاؤں کی لین میں رہے تاکہ فساد نہ ہو اور اونکے دلوئیں اعتبار بجانب سہ کار رہی سواے ازین افسران تو سچانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سواروں کے ساتھ لین میں رہیں مگر سب افسر جب مس کوٹ میں کمانا کہا رہے تھے ایک سوار خنہ اونکے پاس آیا اور اونسے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نہ کرنا مگر اس اطلاع خیر خواہی کا کہنے خیال کیا اور بعد کہانے کے سب صاحب لین کو گئے اور لفٹنٹ فائرنگ صاحب متصل گارڈ جہنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قرابین اڑھایا کہ سرکی اوسکی آواز سے اور سب افسران انگریزی اپنی اپنی آرام گاہ سے اڑھایا کہ اب یہ حال تھا کہ سوار اور زیادہ متعلقہ جمعیت ۲۳ کی سب ہندو قین مار رہے تھے غرض کہ اسی بارش غلوہ ہا سے فنگ میں سب صاحب تو گ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کہ سواران معند لین سے جدیگر راستے پر اس ارادے سے کھڑے ہوئے کہ جو وقت میجر بیرس صاحب اونکا گناڈنٹ آوے اوسکو فوراً قتل کریں اور یہ ارادہ اڈکا پورا ہوا یعنی جو وقت صاحب موصوف اپنے بیگلے سے اڑھایا کہ اونکے نزدیک آئے اونہوں نے فوراً

گولی مار کر اونکو زمین پر گرا دیا اور بعد ازاں تلوار ونسے اونکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت فہرمان ۲۳ جھٹ جھٹ
 میجر صاحب کے بنگلے میں جھینس کوٹ متر ہوا تھا کھانا کھا کر چورٹ بی رہے تھے کہ یکایک آواز تفلنگ لین
 سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک خطہ نکلنا تھا کہ ویسے ہی آوازین لین گھنٹی گرا نڈیر ۲۳ جھٹ سے سماعت
 میں آئیں اور چونکہ یہ لین و بر و اوس بنگلے کے تھی جہاں وہ سب صاحب مقیم تھے سوائے آوار کے گولیان ہی
 صاحبان موصوفین کے کہ دوش آسے لگین اور اب تمام چاونی سپیل میں سوائے گولی کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا
 چند صاحبوں نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکے نے شاید چاونی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹرز
 کے جانب روانہ ہوئے اور وہاں ہو چکے اور معاملہ دگرگون دیکھ کر چند سپاہ کو فہمائش کی مگر فائدہ ترش ہوا
 اور سپاہ نے اتنی گولیان ماریں کہ سوائے گولی کے اور کچھ وہاں نظر نہ آتا تھا کہ نیل ٹیٹ صاحب نے بعد میں لینے
 ستہار سپاہ گار دقلعہ کے جنگی بندوقین بھی پڑھیں حکم دیا کہ تو سچا نہ چاونی سپیل کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب
 کے ولیمین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرما گدشتہ میں جب صاحب موصوف مستعد جاسے
 سپاہ گورہ میں تھے تو سپاہ مذکور نے اونکو عرض دی تھی کہ وہ اونکو چور کر سجاوین اور اس طرح اپنی محبت وفاداری
 ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر انتظار کے تو سچا نے کے کپتان لیگن صاحب اچھین کو ساتھ لیکر چاونی کو تنہا روانہ ہوئے
 اور وہاں سپاہ کو فہمائش کر رہے تھے کہ اس عرصے میں کچھ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوئے کہ جیسے اپنے
 کمان فہرمان کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ میں سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ کرنیل ٹیٹ صاحب
 اور کپتان لیگن صاحب بھی وہیں مارے گئے اور اونکی لاشیں دوسرے روز رور وے لین ٹیٹ نمبر ۷ کے اس حال
 سے قیمہ کی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونوں خاں کے اوڑ گئے تھے اور اونکی پشت سوراخ سوراخ ہو گئی تھی
 دونوں انوکا گوشت اوڑ گیا تھا اور زخمان اونکے منہ میں چلے گئے تھے اور تین زخم تلوار کے اونکے منہ اور کوٹری
 پر تھے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتھ لگا تھا کہ جس سے اونکا سر شانسیہ جدا ہو گیا تھا اب تو سچا نہ مذکورہ بالا پوچھا
 اور معندون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل از اوسکے انکے مکان س کوٹ اور مکان پادری صاحب اور مکانات
 کو جو قلعے کی توپوں کی زد سے باہر تھے معندین نے لوٹ کر چلا دیے تھے دوسرے روز وقت صبح دو توپیں جنگی
 ساتھ وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بغیر جنگی بن گئے تھے واسطے نکال دینے باقی ماندہ معندین کے جو لین سواران
 کے نزدیک پہنچے ہوئے نظر آتے تھے آئین اکثر کہ وہ معندین نظر آئے مگر توپوں کو دیکھتے ہی وہ سب ہباں گئے
 اب اکثر مکانات جنہیں معند نہا گئے ہوئے تھے جلا دیے گئے اور لاشیں کرنیل ٹیٹ صاحب اور میجر میرس صاحب
 اور کپتان لیگن صاحب اور دیگر صاحب لوگوں کی لاکر دفنانی لگئیں ہلکے نے اپنی دوستی اور وفاداری ثابت کر سکی
 چار لاکھ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بھیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امن گاہ ایسا مضبوط ہو گیا
 کہ اگر معند ہمارا محاصرہ بھی کر لین اور وہ مدت تک جاری ہی رہتا تو بھی ہم اوسکے تحمل ہو سکتے تھے

اعظم گدہ

تاریخ دوم جون ۱۷ء رحبت ہندوستانی نے یہاں فساد برپا کیا اور ٹھنٹ چنیں صاحب کو تو جان سے ہلاک کیا اور میں صاحب ساخٹ میجر ون کو زخمی شدید کر کے ساتھ یا آٹ لاکھ روپیہ اور توپوں کا قبضہ کر کے بروز دوم دن ملک اودھ ہوئے تاریخ چارم زمیندار اور دیگر مدعا نشان شہر آما وہ فساد ہوئے ساکنین شہر مکانات چھنی میں تلواری ہوئے اور تا تاریخ ۱۸ء ماہند گور مخنی رہے اس تاریخ کو وغیل صاحب اور ڈون صاحب کچہ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار میں بوجھ بھی نہ ہونے

منگلیہ

تاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے اگر خبر دی کہ کل شام کو ایک جرسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دور روپیہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چٹھی جو اسکے پاس موجود تھی مقام ٹیپہ علی ناطر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ باعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تھا بلکہ اوسنے چٹھی نہ لی ہر چند جرسی مذکور نے اوسکو بہت دھمکا یا اور سخت ست کہا مگر اوسنے نہ مانا اور وہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل میں شک پیدا ہوا اور یہ سمجھ گیا کہ اگر آدمی نہیں لگیا تو چٹھی ڈاکخانے کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانہ میں گئے اور عند وقت حساب جو کھلایا تو چٹھی مذکور حسب دستیاب ہوئی اوسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ریک آما دگی فساد میں ملے گا پونجا اور بروز عید یعنی ۳۰ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آما دہ فساد چھوڑ کر تمام انگریزوں کو قتل کر دینگے فقط آسپین کچہ اشخاص اہل اسلام باشندہ منگلیہ خاص اور ٹیپہ اور بہاگل پور کے شامل تھے اور اکثر انہیں کے ایسے تھے کہ وہ علاقہ قباہت معزز سرکاری میں نوکر تھے اس چٹھی کے حال سے وقت ہو کر تدبیر گنہ گاری بخشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کے عمل میں آئی اور وہ دونوں گرفتار ہو کر واسطے تحقیقات کے روانہ بہاگل پور ہوئے

بنارس

تاریخ ۴ ماہ جون رحبت ۱۷ء ہندوستانی اور لدھیانہ رحبت سکھ اور ۱۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ بنارس کی اور مابین فوجت چار اور پانچ کہنے سے ہر سکھوں کو دیکھا کہ وردی پہن کر پڑ پڑ جمع ہوتے ہیں اور سپاہ ہندوستانی نے بھی وردی پہنی شہر میں کی کیونکہ انکو حکم تھا کہ جب سچہ اندیشہ فساد معلوم ہو تو سب طیار ہو کر میدان کو اڑکار ڈالیں اگر جمع ہونا اس عرصے میں دو یا تین افسر انگریزی گھوڑوں کو پاشندہ ڈالے ہوئے الین میں آئے اور بیوگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان میں آئے مگر دھوئی اور گرتی ہیں کہ آئے پاجاے وردی کے نہیں پہنے تھے اسلئے حکم ہوا کہ اپنے نیک رنگ کے پاجاے پہن کر آؤ چنید سپاہی بتا بعت حکم پاجاے پہن نے گئے اب انکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار بیلون میں رکھ دو انہوں نے رکھ دیئے اور واپس اپنے افسر دیکے پاس آئے تھے کہ اس عرصے میں بل تو بند ہو گئی اور انہوں نے کیا دیکھا

کہ تو بچاؤ اور گورے پیدل چلے آتے ہیں اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دل میں خوف غالب ہوا اور وہ بیلوں کی طرف بھاگے اور ان کے قفل توڑ کر ہتھیار نکالے اور بندہ وقین ۱۰ رجٹ شاہی کو جو ہتھیار و کھانا قبضہ کر نکلیا آتے تھے مار فی شروع کین سپاہ گورہ نے بھی اپنی بنا دلیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی زمین کی طرف بھاگے اور وہاں دیوار ہائے زمین کو دیوار بنا کر قرار دیکر اس کی پشت سے گولیاں مارتے تھے کہ نسل سپوش و صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیواروں کی بنیاد میں ہو کر گولیاں مارتے ہیں انہوں نے تمام زمین کو آگ لگا دی اور ہوا جو موافق تھی تمام دیوان اور تیزی آگ کی بجانب معندین شدت سے ہوئی یہاں تک کہ تاب نہ لاکر معندین بھاگ نکلے اور بہت سے اوسمیں جل گئے کیونکہ روز دوم جب وہاں جا کر دیکھا تو خاکستر میں سے بڑے گوشت سوختہ بکثرت آتی تھی اب اور دوتین میدان میں آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈو جین صاحب ۱۲ رجٹ میں گئے اور جا کر ان کو اطلاع دی کہ چونکہ ان کا کمانڈر مار گیا اس واسطے بریگیڈیر یو سوہنی صاحب نے ان کو کوئی کپتان صاحب کو حکم دیا ہے کہ ان کے رسلے کی کمان کریں تو سب سواروں نے اپنی تلواریں کھینچیں اور ان سے کہہ گئے نا خوشی کی بلکہ ایک سوار نے سپتول صاحب موصوف کے مارا جس کے صدمے سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہو گیا اب اور دوتین روٹا ہوئے زمین سے جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہو گیا اور ان کا گھوڑا ان کو لیکر بھاگا سکھان رجٹ لدھیانہ نے گورہ کی طرف بنا دلیق زمین اور دوتین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے میں مصروف تھی اور ادھر کاکان بھی نہ تھا اس لحاظ سے سب کو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورہ اس طرح گولیوں میں اور ادھر ہر رہے تھے سکھوں نے باعانت تحبہ سواروں کے آون پر حملہ کیا اور باقی سوار علمی ہ کھڑے ہو کر تماشہ دیکھتے تھے اب سپاہ بگڑی سپاہ گورہ کی ظاہر ہوتی تھی یعنی سامنے سے تو وہ ۳ رجٹ ہندوستانی باہر ش غلو کہہ رہے تھے اور ایک جانب سے سکھ اور دوسری طرف سے سواروں پر گولیاں مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہو کر ایک گروہ ان کا تو جانب سے سپاہ گیا اور ان کو مار کر بگاڑا اور دوسرا گروہ ۳ رجٹ کی زمین میں گس گیا اور وہاں سنگینوں سے مار کر سپاہ معندہ کو کوئی راستہ سواے قرار کے نہ چھوڑا۔

اس طرح دشمنوں سے فراغت حاصل کر کے سپاہ گورہ حفاظت میں صاحبان اور صاحبان ملکی میں مصروف ہوئی اور ان کو حفاظت تمام مکان کسال میں پونچھا دیا اور ہر قویہ ہو رہا تھا اور سپاہ گار ویا سے خزانہ و کچھری و مسکیت و ہتھیار و ہتھیار نے جب دیکھا کہ کوئی پرسان حال نہیں انہوں نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چادری گولیوں کو لوٹ کر نجاب بنگلہ ہائے صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوئے ان کے بنگلہ میں آنے سے پیشہ سب صاحب لوگ بھاگ کر مکانات شاکر و پیشہ و دیگر مکانات میں چھاؤں کے نزدیک محفوظ تھے متواری ہو گئے تھے مگر سپاہیوں نے ان کو وہاں ہی چھوڑا اور وہاں سے بھی تلاش کر کے نکالا اور سختی تمام قتل کیا سواے ان سپاہیان کا روہائے مذکورہ یا لاکے خیموں کے چھاؤں کی کو لوٹا تھا اور سپاہ ۳ رجٹ بھی جس کو گورہ دن نے سنگینوں سے مار کر زمین سے نکال دیا تھا تمام مقامات میں نشہ ہو گئے یہ سپاہ سب سب بے ہوش ہو گئے تھے اور زنجیری میں اور سپاہیوں سے گورہ بکثرت لیکر لے گئے

آخر کار یہی رو بفرار لاسے اور سپاہ سکھ ایک طرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجا بن دیگر فرار ہو گئے اور شہر میں دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ نگسال میں جا کر رہیں یہ مکان بہت مضبوط تھا اور اس کے بالا خانہ پر مورچاں کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس میں آئین جنگی جاری ہوا جو معتمد گرفتار ہو کر آتا تھا اس کو سپاہنسی ہوتی تھی چیم اور دس کس معتمدین کو ایک ایک مرتبہ سپاہنسی دی گئی اور چند عرصے کے بعد ملک کھلتے سے آگئی اور اس نے افکار آئندہ ہی رفع کر دیے اس ملک کی سرداری میں کرنیل تیل صاحب تھے اور فوج مندر اس فیلڈ لیئر تھی

ایک صاحب جو اس سب معتمدے میں موجود تھے اسطرح پر حال بیان کرتے ہیں کہ میری دانست میں کبھی انگریزوں نے اس قدر شجاعت و مردانگی نہ کی ہوگی جیسے یہ ہوئے ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانی کی خواہش رکھتا تھا اور سار جنت میجر جل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکھ ہیں کوئی شجاع تر اور دلادریز تھا جب وہ کمپو میں آئے تو تمام خون آلود تھے اور ان کی تلواروں کا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی ان کا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہاں موجود تھے ہمراہ میجر برٹ صاحب کے روانہ ہوئے تو میری میم کو ساتھ لینا بھول گئے تو بڑی دور جا کر یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ میں جا کر ان کو لانا ہوں مگر ایک سپاہی گورہ نمبر ۱ نے کہا کہ میں جا کر لاتا ہوں اور بھاگ کر ان کو بغل میں لیکر بارش غلولہ یا معتمدین میں زندہ لے آیا جب فساد کچھ کم ہوا تو ہم پیر اور ان کو طرف گئے اور وہاں طیارسی شب باشی کی کیڑی فوجت دو گھنٹہ صبح میں نے سنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے میں ہے یہ سنکر میں اور سار جنت میجر جل اور ایک سپاہی ۱۰ رجٹ کا تینوں گئے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اور ان کی میم اور سب زندہ ہیں مگر طوٹے میں خفیہ ہیں غرض کہ وہاں سے ان کو نکال کر لین سواران میں لاسے یہاں کے معتمدین کی ایک توفیق کرنی چاہیے کہ انہوں نے کسی میم یا بچے کو نہیں مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رحمت کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھ نہ لوٹے میں اب مقام جو بنار میں ہوں اور یہاں اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک ششی بھیجی تھی اوس میں اور میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈنبار صاحب اور انسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۱۰ رجٹ کے اور تین یاچار اور بمکھلال آدمی جنہوں نے ہتھیار بجا کس کار نہیں اٹھائے تھے ہم سب سوار ہو کر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں اور یہاں ہم اس قدر سب طح کے سامان سے درست ہیں کہ کچھ ہوا اس مقام کو چھوڑیں گے جب بن تاریخ ۶ بنارس سے روانہ ہوا تھا اس وقت تک میجر گالس صاحب رسالہ ۱۰ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجٹ کے اور جیکسن صاحب پوتھی کیری یعنی ڈاکٹر خورد و فتن ہو چکے تھے

انسین جیم صاحب زخمی شدید ہوئے تھے ان کے منہ میں زخم آیا تھا جس کے صدمے سے ان کا نالو بھی پھٹ گیا تھا اور میجر صاحب ۱۰ رجٹ کے جو ۳ رجٹ کے ساتھ کام دیتے تھے ان کی دونوں انگلیں شکست ہو گئی تھیں ان میں سے ایک تو براسی ڈاکٹر صاحب کاٹی گئی اور ٹوٹی ہوئی صاحب ۳ رجٹ کے بازو میں زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوئے تھے

حیدر آباد

سجادہ جوالانی افواج نظام حیدر آباد خود سر ہو گئی ۲۱ نفر سواران اول رسالہ نظام جنوں نے بمقام اورنگ آباد معتمدہ پردازی کی تھی تبارخ ۶ جولائی گرفتار ہو کر واسطے سزا اعمال قبضہ سپرد صاحب رزٹینٹ بہادر کیے گئے تھے اس امر سے جس سے نظام اور انکو رکن سلطنت کی محکمہ جوالانی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تھی شہر الونگو نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہو گئے تبارخ ۶ ایک گروہ کثیر نے جمع ہو کر محل نظام کو زخم کر لیا اور بسنٹی درستی میں آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورہ بالا ہوئے یہ گروہ اول مولو صاحب کلان کے مکان پر جا کر مستعدی حکم اور وقت کے ہوئے مگر جب مولو صاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمائش کی تو انہوں نے اپنا غصہ مولو صاحب پر چاٹا یعنی اونہیں کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازیں وہ سب سب محلات روانہ ہوئے اور جا کر محل کو گھیر لیا اور شور و غل مچا نا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہ سب فوراً صاحب رزٹینٹ کو دی گئی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار بنی دی حکم مناسبتہ کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بھی دیے گئے تو بوجہ علامت اندیشہ کے ظاہر کرنیکے واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور ریٹ پر چو چارم توپخانہ موجود تھا اسکے ساتھ افواج مفصلہ ذیل شامل ہو گئی چار توپین توپخانہ اسپسی اور ہفتم سواران کشادہ سوم حبث گورہ اور یکم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۲۵ چھ سہند و ستانی منجملہ انکو نصف توپخانہ اسپسی اور دو رسالہ سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوئٹہ رزیدنسی روانہ ہوئے اور وہاں پہونچ کر سپر برانس صاحب کے توپخانے کے ساتھ جو کام میں وہاں مصروف تھے شامل ہو گئے یہ کوٹھی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چاونی سے تعمیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزٹینٹ کو کہلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوئٹہ کی طرف روانہ ہوئے ہیں اور عجب نہیں کہ وہاں آکر فساد کریں یہ خبر سنتے ہی طیارہی جنگ شروع ہوئی اور سواروں کو حکم آگے جانیکا ہوا اور جب وقت توپخانہ احاطہ رزیدنسی سے باہر نکلا اوسی وقت گروہ مذکور نظر آئے توپخانے نے فوج دو ٹیکنے کے گولہ رانی شروع کی اور توپوں سے عرصے میں معتمدین کو منتشر کر دیا اکثر معتمدین میدان جنگ میں خستہ پڑے تھے اور بہت معتمد گزرتار ہو کر پھانسی پا گئے

سوائے حیدر آباد کے اس فوج میں اور چند مقامات میں بھی معتمدہ پردازی ہوئی تھی مگر وہ ایسے ہیں کہ اسکی بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اونکے نام ذیل میں درج کر کے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہ ہیں اسیر گڑھ کولہ پور اور دو چار اور چوٹے چوٹے مقامات تھے جنہیں فساد نے کچھ منہ دکھایا تھا مگر امثال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتھوں منہ کی کہا کر پشت دکھا کر بیٹھ گیا تھا اور اسکو نانی مانی سیاست حکومت سرکار سے سزا اعمال کو ہدیہ کو پہونچ کر نسبت دنا بود ہو گئے تھے

تاریخ ۱۲۔ ماہ ستمبر خراس امر کی بمقام ناگود پونجی کہ معتمدین دنیا پور درام گڈہ ہمراہی جو کہ کورسین مفند کے مقام باندہ سے روانہ ہو کر عازم ناگود ہیں شب ۱۶۔ مفندین مذکور بقا صلا ۲۰ میل کے مقام مذکور تھے اور عہد دار ہندوستانی نو بیان کیا کہ مردم مقام مذکور ہمراہ اونسکے رہ کر مستعد جنگ و پیکار ہونگے ہمیں خیال ایک مقام واسطے جنگ گاہ کے برب نالہ آب تجوز ہوا جو سامان جنگ کہ فاضل تصور کیا گیا تھا اوسکو خلاصیان رحمت نے باندہ سپاہ مذکور چاہات قرب و جوار میں ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل میں آئی

ایک صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ تاریخ ۱۶۔ وقت نواخت نو گنڈہ شب صاحب کلکٹ نے کھٹا جا کہ مفند قرب ہیں اور صبح کو ہم پر حملہ آور ہونگے اوسوقت رحمت موجودہ کو پیٹ کا حکم ہوا اور انکے سامنے کڑھو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو چہ بنی توین موجود تھیں اور تین بیخ مار دی بعد اسکے رحمت بجانب کپور وانہ ہوئی جب ہم سب کپور میں پونچے صاحب کا ٹڈنگ آفر نے چاہا کہ رحمت کو آگے بڑھا دے اور قرب دوسو گز آگے گئے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گار واول میں تھا حکم مقام کا اور طیاری ہتھیار کا دیا اور اوسکے حکم کی سب رحمت نے تعمیل کی جب سینے آواز بنا دینے کے پھر کرنے کی سنی بھکویہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھ کر ہاگ جانا چاہیے اور ہنسنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے میر گونی نہ چلائی ایک آفر جو سیاوہ تھا اوسکو ادھون نے گتہ قرار کیا اور جا بجا ہر آیا بعد ازاں گھینے کما کہ اوسکو مار ڈالا لو مگر اور سپاہیوں نے اوسکو مارنے دیا اور کما کہ مارنے سے کیا ہوگا اوتھے چوڑ دو بعد از پندرہ روز کی ہرزہ گردی اور بیابان نور دی کے ہم مقام مرزا پور وار دھوے اور ہمارے ساتھ دوسو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور میں آئے بعد از ہم لوگوں کے بھاگ جاتے سپاہ واپس ناگود کور وانہ ہوئی اور وہاں تمام میگنیز در بیان سپاہ ۷ اور ۸ اور ۹ رحمت کے اور در میان پلٹن رام گڈہ کے جو دوسرے روز مقام نیکور میں وارد ہوئے تھے براہ تقسیم کہ دیسپاہ مذکور دور روز ناگود میں رہی اور اس عرصے میں تمام بگلا جلا کر بجانب باندہ واپس روانہ ہوئے صوبہ دار ۵۰ رحمت جو نہایت حرا مزادہ اور واقع زبان انگریزی سے تھا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانے سے دستیاب ہوا سب آفر انگریزی تھا مقام مرزا پور تک پونچے اور راکستور میں سوائے شہداء مومس کے اور کسی طرح کی تکلیف متجانب معتمدین نہ تھی

جلیو

۲۵ رحمت ہندوستانی جو بہان مقیم تھی مدت تک حکم حلال رہی مگر اوتکی وفاداری پر بدگمانی بہت تھی اور اس امر کے انتظار تھے کہ دیکھتے کب تک یہ ایسے حکم حلال رہتے ہیں سپاہ رحمت مذکور کو کہا گیا تھا کہ اگر وہ حکم حلال سرکار میں گئے تو اوندکو دو چند پتہ ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی ماورائے اونسکے انوشادہ کر سیکے اوتھوں نے فرو کرنے ہنگامے میں جے بندیلون نے پر گنہ سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی تاہم ۵ ستمبر وقت نواخت نو گنڈہ شب یہ خبر پونجی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پر دازی مقیم ہو جائیں اوندکو جہانمانے سے رہا کریں اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے اوندکو قتل کر سیکے یہ خبر سنکر ایک سپاہ پاپور

مندراجی اور چند سواران مندراجی واسطے حفاظت جینانہ کے روانہ کیے گئے اور چند خطہ میں تمام سپاہ پرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہو گئی اور دو ضرب توپ معہ ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقیماندہ سواران مندراجی کمر بستہ طیار ہوئے کہ جہان خسرو ت ہو وہاں روانہ ہوں پرہ ہاسے جنگی سوار اور پیادہ کے گرد زبردستی کمر قائم کیے اور دو غول سواروں کے لطیف ترول گردھاؤنی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے تک کوئی وار نہ ہوا وقوع میں نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشہ فنا وجود لوہنیں تھا ظاہر ہو گیا اور لیں کی طرف سے آواز باہر تفنگ گوش زد ہونے لگی آخر ش یہ خبر بایہ صداقت کو پہنچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصہ قلیل کے بعد بعض افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سر جٹ رزٹڈنسی میں آئے اور صداقت خبر رہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بد معاشوں نے یہ ہنگامہ گرفتنگ اندازی کی تھی اسپر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجٹ کے اور ایک سپاہی گارڈ مقب کا معہ اپنے ہتھیاروں کے مفور تھے

اس عرصے میں شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تھا مفور دین مذکور نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فنا کی ظاہر نہ ہوئی سوائے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر میں کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تھی

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنگی رہائی مشہور ہوئی تھی جینانہ سے لاکر توپجانے میں رکھے گئے اور جو سپاہ مندراجی جینانہ نے پرتعینات ہوئے تھے ان پر کئی گولیاں آئیں مگر کسی کو آسیب نہ پہنچا اور نہ سر کرنے والا ان گولیوں کا معلوم ہوا

اس سے بھی زیادہ وحشت انگیز تر واقعات پیش ہوئے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ میں سے ہے تدابیر واسطے براہوی صاحبان انگریز مقیم جلیپور و آتش زنی بنگلہ با و خارتگی تخرانہ و رعایا میں مصروف تھا اور اسکے ساتھ رگھوناتھ شاہ اسکا فرزند و دیگر معتمدین سازش رکھتے تھے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر نفٹنٹ کلارک صاحب کو پہنچی صاحب موصوف نے ایک چراسی کو بلباہر فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اسکی زبانی صداقت خبر چلی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کشید سپاہ پولس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا و جب وہ سب جمع ہوئے تو صاحب موصوف انکو لیکہ بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوئے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوار ہو کر لیکہ دوڑ پڑے اور جا کر کانوں کو گھیر لیا اور بروقت پہنچنے سپاہ پیدل پولس کے معتمدین کو گرفتار کر لیا

دو روز تحقیقات اس مقدمے کی روبرو سے نفٹنٹ کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر جلیپور اور نفٹنٹ ڈپٹی کمشنر ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈل اور کیتان پولس صاحب متعلقہ ۵۲ رجٹ ہندوستانی کی ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت

راجہ مذکور اور اسکے فرزند کی پنجابی پانچ تحقیق کو پانچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اؤڑا دیا تو پست سے نسبت ہر دو
مجرموں کے نافذ ہوا اور تاریخ ۱۸۔ وقت صبح تھیل اس حکم کی حاکم کوٹھی رزٹنسی میں مکمل میں آئی

فیض آباد میں مصافات ملک اودہ

تاریخ ۸۔ ماہ جون بوقت شب سٹشم اودہ پادگان نے بیوگل ہنگامہ پروازی کا سجایا اور ۲۲ بجے ہندو
نے اسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا نہ خبر سنگر سیخ فیلن صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا
کہ توپوں پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دویم یعنی ۲۲ بجے نے جو توپوں پر تعینات تھے جمع ہو کر سنگین اپنی
آگے چڑھیں اور کسی گولنداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازاں سیخ فیلن صاحب نے حکم آگے بڑھانے
توپوں کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل ہی نہ ہوئی دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپوں کے آنے دیا

بیان ہنگامہ پروازی سپاہ ۲۲ بجے کا محب تماشتے کا ہو یعنی گو اونہوں نے فساد کیا مگر ہنگامہ منسا دین ہی
اپنے افسر و فکی جان اور مال حتی حفاظت کی اونکے ہنگامہ کو سجایا اور گارو دیا سپاہ یگزین اور دیگر اسباب سکرکاری پر
تعینات کیے اور جا بجا ہر ہائی جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نگین اور ایک کونسل
سب سپاہ کی واسطے انتظام آئندہ کے قرار دی اور سین فیلر صاحب کے رسالے والوں نے صلاح چ قتل
کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ بجے نے اسکے خلاف اسے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہاں
چاہو وہاں چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خاکی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب و سامان سکرکاری نکلیگا کیونکہ وہ
سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنگر افسروں نے کشتیاں واسطے سواری اور بار برداری کے طلب کیں سپاہ
ایک رسالہ دار کو جو کشتی جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیاں بہم پہنچا دو اور سب کشتیاں دین مگر ایسی چوٹی تھیں کہ
سوائے ایک دست بچے کے افسران مذکورین اور کچھ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی معتمدین نے نو سو روپیہ خزانہ
سکرکاری میں سے نکال کر واسطے خرچ راہ کے اؤکو دیا یہ حال دیکھ کر جب افسران مذکورین نے پورا فو کو فہمائش و رہا
رفاقت کے کی تو اونہوں نے باد تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسر و فکی ہیں اور صوبہ دار
میجر ۲۲ بجے کا کمانیر چاؤنی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوتے تھے اسی روز خبر آنے لگی کہ ۲۲ بجے کی جو سٹیم
ہنگامہ پروازی تھی پونہمی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارو رسد کا بھی فیض آباد میں آگیا تھا اور دوسرے روز گارو رسد
۲۲ بجے مذکور کا ریلوے دریا وار دھوا کر نکل اور براب صاحب متعلق ششم پادگان اودہ اور اندر سن صاحب متعلق ۲۲ بجے
اور نصیٹ گوردن صاحب ششم پادگان اور نصیٹ پریسول صاحب متعلق تو پنچانہ مقام دنیا پور لپلاست پونہمی
اور دو افسر جو اسکے ساتھ کشتی پر سوار ہوئے تھے کسی مقام پر اٹھا وراہ میں بار اودہ جاسے گورگپور کے اؤٹر گورگپور
اور شاہ معتمدین کے ہاتھ سے گمیں مارے گئے ہوسنگے راجہ مان سنگھ نے جب کو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ
مقرر کیا تھا بہت میم لوگوں کو اپنی حفاظت میں رکھا اور اقرار میرانی پیش آنیکا کیا ایک میم کو جسکو مغرب پونہمی والا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چاؤنی میں لینگیا اور اوسنے وہاں سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو مار ڈالو گے تو اس
سم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سترکہ ایک حوالہ درج کا مکان قریب اوس جانب دریا کے تھا اور باجارت سپاہ
دونوں کو اپنے مکان میں لینگیا اور ایک ڈاکٹر سہی اونکے پاس سپاہ نے بیچہ یا بعد نساد کے ہی سپاہی انہرا
انگریزی کی سلامی دیتے تھے اور اونکے ساتھ بادب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو اب دیدہ ہو کر نہایت تاسف
ظاہر کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچہ چارہ نہیں ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی لاچار او
شامل ہو گئے القصد فیض آباد سے روانہ ہو کر یہ سب افسر مقام اجمود مہیا وار دوسرے وہاں کے رئیس نے اون کی
بہت خاطر داری کی اور بتواضع و تکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار ہم کو پہنچانے بڑی کشتی نکالیا مگر وہاں سے روانہ ہو کر
جو نو دیں اونکو راستے میں گذرے اون دونوں اونکو بڑی صعوبتیں رونما ہوئیں اور بعضے بعضے مقام سے تو مشکل حاضر
ہوے کیونکہ اگر گڑبھاسے خام جو ریل دریا سے کہا گره واقع ہیں اور اونہیں مسلح معتمد آبادہ بعضا جمع تھے اونکے
ہاتھ سے بچپانی کھچت بہت مشکل تھا

ایک صاحب بیوگل نواز تو بچانہ سہمی جرج دہم سن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہوں کہ
جب ہم کشتی پر سوار ہوئے تھے تو سمجھنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان
اور وہاں تھے اوس روز کپتان ڈرم منڈ صاحب کو تھی میں جہاں خزانہ بنظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپہ
موجود تھا عرض کہ فیض آباد سے روانہ ہو کر یکم گنج میں جو قریب دس میل کے فاصلے پر ہے فیض آباد سے
سے پونہ بجے وہاں دیکھا کہ معتمد جمع ہیں قریب نو اچت یک ونیم گھنٹے کے اون لوگوں نے ہم پر بندوبست
وہاں قریب آٹھ یا نو سو معتمد جمع تھے اونہیں سے سو آدمیوں نے ہم پر وار کیا تھا مگر ہم اوسنے چلے گئے گز کے فاصلے
پر تھے اور کرکیل کو لڑنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے چلی جانب کہا گره کے کشتی لیجا دیں اور دہر
جاتے ہوئے ہماری کشتی ایک جہاؤ کے کہیت میں اٹک گئی معتمدوں نے کشتیوں پر سوار ہو کر ہمارا تعاقب کیا
ہم بھی اوس کہیت سے بجانب کشتی جو آگئی تھی روان ہوئے اب ہم میں اور معتمدین میں چالیس یا پچاس گز کا
فاصلہ باقی رہ گیا تھا اس دواؤش میں میر فیل صاحب غرق آب ہو گئے اور صاحب میجر اور فٹنٹ برائٹ صاحب
اور راقم خط بھی گرفتار ہو گئے معتمدین کو مقام قیام گاہ بدعاشان پر لینگے وہاں ۱۷ رجمنٹ اور ۳ رجمنٹ پیادہ
ہندوستانی اور ۱۷ رجمنٹ سواران کشا وہ موجود تھے القصد ہکوردیرو سے صوبہ دار کے جو کمانڈر مک معتمدین کا
مقرر ہوا تھا لینگے میں اوسکا نام نہیں جانتا مگر وہ ہندو تھا اور ۱۷ رجمنٹ میں سابق ملازم تھا آدمی معبر اور تہی حکم نہا
قد اوسکا پانچ فٹ آٹھ انچ بلند تھا اور بال سفید تھے اوسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگ سیاہ تھی جب ہم
اوسکے روبرو ہوئے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہم نے جواب دیا کہ ہم فلا نے ہیں بعد ازیں اوسنے اہل اسلام
سے تو قرآن کے اور ہنود سے گو یعنی گاؤ کی قسم اس بات کے لیے کہ وہ ہکوند مارینگے اور قسم لیکر ہکوند چھوڑ دیا
جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو دوسرا سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑھے اور ہم پر حملہ آور ہوئے اونکی گولیوں سے

ساجنٹ میجر اور فٹنٹ برائٹ صاحب تو مارے گئے مگر مجھ کو ایک گولنداز نے بچا کہ سر اسے بگیم گنج میں پوشیدہ کر دیا اور بعد ازاں تبدیل لباس کر کے مجھ کو وہاں سے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورہ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اس وقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی درپے تلاش باقیماندہ صاحبان جوشتیوں پر تھے گئے اور ہم نے بگوش خود آواز گفتگو جانب دریا سے سنی تھوڑے عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ انہوں نے کرنل گولندنی صاحب اور چہ اور صاحب لوگوں کو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بھاگ گئے جب میں تیار ہوا۔ یہ مقام ٹانڈا آیا تو وہاں لوگوں کی بانی نہ کہ چہ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زندہ رکھا۔ ضلع گورکھ پور نے بچا لیا بعد ازاں میں براہ متوہر اور شاہجی اور جوہنپور کے ادھر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈبئی کشن اور کپتان اور صاحب اسٹنٹ مشنر اور برود فورڈ صاحب اور کپتان تھریسن صاحب راجہ مان سنگہ کے پاس پوچھے اور راجہ نے اقرار و انکی حفاظت اور پناہ دی کہ کیا جب میں مقام متوہر میں تھا تو میں نے سنا تھا کہ صاحبان مذکورہ بالا بھری و حفاظت گارور راجہ مان سنگہ سواری کشتی اینو اینو عیال و اطفال کے پاس جاتے ہیں اور یہ مقام ٹانڈا میرے پگوش نزد ہوا تھا کہ فٹس جرنل صاحب کرانی دفتر صاحب ڈبئی کشن اور ساجنٹ برٹ صاحب کچھ ساجنٹوں کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطانپور الہ آباد کو جا کر تھے کہ معہ زن و بچہ راستے میں مارے گئے اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ ان صاحبوں کا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچھے کشتیوں پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوئے تھے

فٹس جرنل صاحب کی میم کو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہو کر پیش آئے تھو اونکا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے

تاریخ ۶ جون میں یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگہ میں گئے وہاں اور یہی کچھ عیسائی پناہ گز تھے مگر افسوس کہ میرا ڈیڑھ صاحب یعنی شوہر مجھے چند گنہہ پیشتر وہاں سے روانہ ہو چکا تھا پور بیوں نے راجہ امام سنگہ کو پیغام بھیجا کہ سب انگریزوں کو اوتارنے کے واسطے کہ دے راجہ نے جواب کہنا بھیجا کہ کوئی صاحب میرے یہاں نہیں ہے پھر انہوں نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ وہاں آؤنگو دیسے یہ سنگہ راجہ نے اسی شب حکم دیا کہ آؤ سو جو ان ہمراہ میم صاحبہ کے جاوین اور ہم کو اپنے قلعہ میں سے روانہ کر دیا میں صاحب ڈبئی کشن کی میم کے ساتھ ایک گاڑی پر سوار تھے ہم آٹھ بجے شب کے روانہ ہوئے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بجاتے ہوئے کہیتو نہیں سے جاتے تھے اٹنا سے راہ میں باعث صد مٹ گاڑی کے تین روز سے تھے آخر کار بوقت صبح ہم گھاٹ پر پونچے وہاں ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۹ آدمی اور ہمیں سوار ہونے والے تھے تفصیل سوار و انکی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈبئی کشن معہ میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تھریسن صاحب معہ میم اور بچے کے اور اونیکی میم صاحبہ کو ایک اور ہونے والا تھا کپتان ڈوسن صاحب معہ میم اور چار بچے کپتان بی صاحب معہ میم اور

اونکے سالی معہ پانچ بچوں کے لفٹنٹ براؤن فورڈ صاحب اور میم ہسٹ صاحب میم اور بچے اور فورڈ اور مین اور ایک
 سپر اسقدر قوم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسیکے کچھ کمانا سوا دو کبس اور درویش جو ایک قسم کا کمانا دلاتی ہوتا تھا
 اور قدرے چابے کے موجود نہ تھا اون دو کبس میں سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا بی صاحب کے میم
 کے پاس الغرض تین روز تک ہلکوفاتہا کیونکہ اور دروٹ تو بچوں کے واسطے پہننے رکھ چھوڑے تھے اور کوئی کوئی
 میم کی وقت کچھ اوسمین سے کہا لیتے تھے ہم باقی ماندہ کو کبھی مان آرو نیم خیمہ مل جاتے تھے اس پر ہی زیادہ سختی پڑتی
 کہ گرمی شتی پر شت تھی اور ہم میں سے کسیکے پاس دوسرا چوڑا بارچہ پوشیدہ فی کا نہ تھا اور اگر کسیکے پاس کوئی
 شتی زائد بھی تھی تو وہ معتمدین نے ٹوٹ لی تھی ایک شب ہماری شتی کو معتمدین نے روکا اور ہم وہاں سے
 کچھ خوش آمد اور کچھ مشکیش کر کے سج گئے مگر اونہوں نے دوسرے گانون والوں کو اطلاع ہمارے آنے کی دی
 اور اونہوں نے کشتی گرفتار کر کے کناری پر لگا دی اور طلب کا پانہ دروازہ کیا وہ قریب دوسو آدمیوں کے تھے اور
 اونکا سردار بھی اونکے ساتھ تھا جو کچھ اونہوں نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تھا وہ ہمیں اٹھو دیا کپتان
 اور صاحب نے سردار کو خوش آمد اور چاہو سی کہا کہ ہم تمہارے اختیار میں ہیں چاہو مارو چاہو زندہ رکھو مگر ہمارے
 ٹکوں کو فائدہ نہیں ہے آئندہ ٹکوں اختیار ہے غرض ایسی خوش آمد آمین باتوں سے سردار زندہ گوربت خوش ہوا
 اور اونسے ہلکو چھوڑ دیا لگہر کہا کہ کپتان بی صاحب ایک چٹھی اس مضمون کی لکھ دیں کہ اونسے یہاں کوئی کسی طرح بچ
 فراحم نہیں ہوا ہے یہاں سے روانہ ہو کر رستہ قلیل ملے کیا تھا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہیں اور
 بہتر ہے کہ بابو ہانگہ کے قلعے میں چند سے اقامت کریں غرض وہاں گئے اور پانچ روز تک بطور صلہ شان
 اونکے کارخانے میں دال وٹی اٹھا کر کرب کرتے رہے اور باعث تعفن اور غذائے مختلف کے اکثر بچے
 بیمار ہو گئے بلکہ نوبت یہاں تک ہوئی تھی کہ اگرچہ دے دیگر وہاں قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم
 رہتی یعنی مین نہ زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی القصہ ہم میں سے کسیکو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہلکواستے دن
 اپنے پاس کیوں رکھا مگر بعد ازاں کچھ اطلاع اور سپاہی ہمارے دیکر روانہ کیا مگر سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت
 آتا تھا تو وہ کنارہ کش ہو جاتے تھے جب ہم قلعہ سے روانہ ہوئے تو ایک مقام پر جب کمانا خیر تھا پونہچے
 وہاں ہماری کشتی کو معتمدین نے روکا اور جو اندر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اونسے ہماری حفاظت
 کے واسطے اوارڈ ہائی سو روپے کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم کشتی میں چہیتے پرتے تھے
 اس حار و گیر میں ایندورڈ صاحب اور میسویں صاحب تو مارے گئے مگر بوشیر صاحب بچ رہے نقطہ

اور یا

پکنا صاحب معہ گرنہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہو کر جان سلامت لیگئے تھے اسطرح حال منہگام
 مقام اور یا حیات پانچ ۱۳ ماہ جون واقع ہوا تھا بیان کرتے ہیں
 منہگام قریب آئے معتمدین جانشی کے رستم سوا اپنے اور گرنہ صاحب کے حیاں و اطفال کے تباہ

۳۱ جون میاں سے روانہ ہوا اور میں نے یہ سمجھا تھا کہ میری والدہ کو عباس ہندوستانی کوئی نہ شناخت کر سکیگا مگر ہمارے برقراروں نے اوسکو پہچان کر قتل کیا ہسبک صاحب جو اس صدمے سے دیوانہ وار رہ رہا تھا اوسکو بھی مصدین نے گرفتار کر کے قتل کیا اور دو بل صاحب اور انکے عیال و اطفال کو مصدین نے ایک گانوسے لاکر جان وہ پناہ گیر ہوئے تھے اور مقام چول متصل کالپی لیجا کر رہا گیا مگر وہ سب تہمت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان برہمہ الا اونکا ایک فرزند زندہ رہا

گورسہ اسے راؤ نے اس ضلع کا قبضہ کر لیا ہے اور اسے عہدہ دار مقرر کیے ہیں اور مہاجن اور متمول باشندوں سے روپیہ زبردستی لیتا ہے اور اوسکی مٹی نے جسے کالپی وغیرہ پر دخل کیا ہے مشہور ہے کہ اوس صرف باشندگان کالپی سے تین ہزار روپیہ وصول کیا ہے

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اوس کمپنی مصدین کے ہاتھ گرفتار ہوئے جو خانہ لیکر گوالیار کو جاتے تھے صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ہم مقام کو داری مقیم تھے اور کمپنی مذکور اگر مقام باگہ افروکش ہوئے اور بغور سننے اس خبر کے کہ ہم فلاں مقام پر ہیں وہ دوڑ پڑے اور یہاں آکر ہلکو گرفتار کر کے بیگیے اور چہ روز ہکو قید رکھا جو مال و اسباب ہمارے پاس تھا سب لوٹ لیا وہاں سے رہا ہو کر جو ہم روانہ ہوئے کہ راؤ صاحب کے آدمیوں نے ہکو گرفتار کر کے مقام اور یامین لایا اور جب مصدین اللت پور یہاں آئے تو ہکو انکے حوالے کر دیا مگر خدا کا اوسکے احسان سے ہم سبکی جان بچی رہی بعد ازاں راؤ صاحب نے مسمی تانتیا فی جو کالپی میں تھا ہکو گرفتار کیا اور چاہتا تھا کہ ہکو مقام کانپور پاس ناماراؤ کے روانہ کرے کہ اس میں خیر شکست ناماراؤ اچھی اوسکے پاس پونہچی اور ہماری روانگی سنوئی اس خبر کے بعد ہم کچھ کچھ رعایت ہی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے میں نے ایک ترکیب نکال کر چٹھی اپنی حال کی خدمت جنرل نیل صاحب مقام کانپور روانہ کی اوسکے جواب میں صاحب مدوح نے کمی پروانے بنام راؤ مذکور اس مضمون کے جاری کیے کہ ہکو روانہ کانپور کرے راؤ مذکور نے اول نہایت تامل کیا مگر جب اور کچھ بن نہ آیا ناچار ہکو روانہ کیا اور ہم تباہ ۴ ماہ حال شاید ماہ اگست سے مراد ہو مقام کانپور سلامت وارد ہوئے

کوہ آلو

سیاہ جودہ پور جن نے جو یہاں تعینات تھے تباہ ۴ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے منہنگامہ برپا کیا صورت اسکی یہ ہوئی کہ کپتان مال صاحب کمانڈنٹ نے اس سیاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنبورہ سے مقام اندرا روانہ ہوا اور یہاں کما کہ ہم بھی مقام مذکور میں آ شامل ہونگے اور وہاں سے ایک گانوں پر جو متصل مقام مدار اسکے رستہ ڈیسا پر واقع ہے چڑھائی ہوگی کیونکہ اوس جانب چند ٹھاکروں نے عمارت شروع کی ہے شب بستم گشت کمپنی مذکور مقام اندرا وارد ہوئے یہ مقام دو میل کے فاصلے پر گھاٹ یعنی امنچ سے اور سات میل چھاؤنی سے واقع ہے اوسی شب قریب ۵ بجے سپاہی کمپنی مذکور سے کو متصلہ پر چڑھ گئے اور وہاں

جا کر اپنی باقی ماندہ سپاہیوں کو طلب کیا اور کہا کہ ہنس گامہ برپا کر کے تمام انگریزوں کو قتل کرو
تخصیص اس حال کی یہی کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم سپاہی اور گروہ میں تقسیم ہو گئی اور بارک سپاہ متعین اور کپتان
ہال صاحب پر حملہ آور ہوئی اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہر ایسے بہاری تھی کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چٹان نظر نہ آتی تھی جس سپاہ کی بارک تھی
وہ سب تعجب ہو کر یہ کیا ہوا اور گولیاں دیوار ہاوی خام کو ہو کر گرادیں گئے لیکن اس سپاہ نے بڑی ہوشیاری اور تامل سے اپنی اور دواڑی اور دروازے
سے گولی ماری شروع کی اور ایسی غلوہ بازی کی کہ مسند میدان پر پڑی فراری ہوئے اور ایک دھنک کا مجروح و خستہ وہاں پڑا ہوا دیکھا
مجروحین کو وہ ادھار لے گئے کوئی سپاہی سہرہ رحمت کا زخمی ہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہے اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب
کے قتل کو واسطے گئے تھے اسی برادہ کوٹھی میں کھڑے ہو کر براہ دروازہ ہا مکان گولی ماری شروع کیں مگر کپتان صاحب معصیال و اطفال
اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گھر میں مسلاست پہنچ گئے تھے جنرل لارنس کا بیٹا آئی لارنس صاحب نے جب واز بندوق بچانے لگے تھے
ہال صاحب کی سنی نوہ خود برائی تھیں احوال و دست کو روانہ ہوئے راستے میں مفیدین نے ان کو دیکھا دیکھا کہ لنگر شکر خدا کہ زخم شدید
نہیں ہے بعد ازین مفیدین بجانب بازار روانہ ہوا اور بازار کو لوٹ کر پہنچا تو میں چپائی قیدی تھی ان کو رہا کر کے ڈاک بنگلے کو توڑا اس صحن اکثر
بشنہ شہر کے اسکول گھر میں لگتی اور تھوڑی سپاہ بھی اسطرح حفاظت کے وہاں پہنچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفیدین و رہبان
کرنا چاہیو اور بہین خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب وقر اجنبی روانہ ہوئے جب قریب قمر کوڑ کے پونچھے
تو ایک گروہ مفیدین بسر گروہی ایک شخص سوار جو غالب سے کہ اودان سنگھ تھا نظر پڑا مابین میں گولیاں چلیں اور مفیدین
پس پا ہوئے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال اسکول گھر کے اوسکا تعاقب ہوا مگر مفیدین بعد ازین وہاں ٹھہرتے
اور ہر کہی نظر آئے مفیدین نے ہانسنے فراری ہو کر مقام اندر وارد ہوئے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور کار ہاوی باشندگان کوہ ان کو قتل
کر کے اوپر مال غارتگری بار کر کے بجانب سروہی روانہ ہوئے مگر تعجب یہی کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلون میں تو مفیدین لگے
بھی نہیں تا شام سب صاحب اسکول گھر میں جمع ہوئے اور ہر چند مکان میں قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت
کچھ شغل کرنا ہوا اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روند کرنے رہے مگر تمام شب آرام گدزی اور کوئی مفیدین نہ ہوا
اس ہنگامے میں صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر جرح
خفیف زانو سے چپ پر لگا ہے اور شام تک جیتے صاحب لوگ ہاڑ پڑتے رہے سب اگر اسکول گھر میں جمع ہوئے
اور بخیال اس کے کہ شاید شب کو کچھ محرکہ رونما ہو برآمدے کے گرد ایک دیوار کھینچ کر اوسمیں سوراخ کے مگر مفیدین بہت
ہوشیار تھے اور دوبارہ ادھر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اس وقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے
اوسمیں سے چھ یا آٹھ صاحب بیمار بھی تھے مگر تاہم اگر تاریکی نہ ہوتی تو مفیدین کی سزا دی کہ کافی تھے
نظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفیدین کوہ آہ سے بار برداری وغیرہ لیکر بجانب آرنپورہ روانہ ہوئے کیونکہ
اونکی چاؤنی کی جگہ ہے اور جو دس نفر انگریز ان معرکوں و بچہ وہاں میں اونکی جانب سے بڑی فکر ہے
ایک کار دہا رحمت ہندوستانی کا حسین پندرہ سپاہی بھی کسپرٹ کے گودام پر تعینات تھے
اونکے ہتیار چین لیے گئے اور جب اونکے اسلحہ کو دیکھا تو بندو قین بہری ہوئی تھیں مگر یہ نہیں معلوم کہ اونکا ارادہ
خدا کا تھا یا نہیں لیکن اونکا نامک اسطرح کتاخی سے پیش آیا تھا کہ اوسکے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈالی گئی اور اوسکے
خلاف اکثر قصورات ثابت ہوئے تھے جاسے میں باقی سپاہی جب قدر تھے سب ہاڑ سے اونمارہ دیے گئے

سلطان پور راودہ

بیان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطان پور کو آنا ہے یہ خبر سنکر سب لائیتی انگریز وغیرہ جو تینا لیس سال
شمارین تھے دو مکانوں میں اگر جمع ہوئے اور اوہیں جتنے صاحب لوگ تھے اونہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر
آئے تو ان دونوں مکانوں میں وہ جان بچا سکین گے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رنج ہوا بعد ازیں ان سب نے یہ ارادہ کیا
کہ یہاں سے فرار ہو جائیں بہتر ہی الغرض وہ سب بچا نہ آئے اور روانہ ہوئے تاریخ روانگی افنگلی ۲۵ جون تھی اور اس تاریخ کو تمام سوار
موجودہ برسر ہنگامہ پردازی تھی مگر کوئی افنگلی میں مزاحم نہ ہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھ بندوچھی حفاظت راہ کو اسطرح اونکے ہمراہ ہوئے
ایک صاحب اس گروہ میں سے حال راستے کا اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ ہم سب روانگی تو بخیر و عافیت روانہ
مگر جب بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سوار یونٹ کے قرار گزین ہوئے تو وہاں کے ہالیان
پولیس نے ہمارا اطلاع دی کہ پاؤ گمنڈ ہوا ہو گا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوایا
کیا اور ہم دھانستے آگے بڑھے ایک اور آب تحصیل متناہ گڈہ کے ملے کرنی تھی اور کوم عجب کرتے تھے کہ جس سواری میں میں
یہ امر کا تمام بانی میں ٹوٹ کر رہ گئی اسی عرصہ میں میں نے دیکھا کہ کچھ ہندوستانی بھی عجب کر رہے ہیں انکو میں نے اشارہ
بولایا وہ سرے پاس آئے اور میرے کہنے کے بموجب عجب آب میں میری مدد بھی اونہیں نے کی ہر چند ایک نے اونہیں سے
اول کراہت میرے لڑکے کی طرف دیکھا اور پھر منسا اور اسکو اور ٹھاکر بار پوچھا دیا اسکی کراہت کی وجہ مجھے ایک معلوم ہوئی اور
یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اسکو جو میرا لڑکا گود میں اٹھانا پڑا اسواسطے شاید اس کے دل میں کراہت آئی تھی مگر خیال کریں کیا مقام
کہ جب ہم عجب رو دیا کر چکے وہاں تینے سننا کہ یہ لوگ جنہوں نے میری مدد کی تھی یہ قیدی چلی جائے الہ آباد کے تھے اور کچھ عجب
نہیں تھا اگر وہ بجای امداد کچھ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بھی سمجھئے سننا کہ الہ آباد قضا
مفسدین میں ہے اور تمام شہر میں لاشیں شتون کی پڑی ہیں یہ سنکر اب ہم اس شش و پنج میں ہوئے کہ کدھر جائے کیونکہ الہ
نواوسی شب ہم پہنچے کہ تھے گریہ حال سنکر وہاں کے جلسے کو بھی لڑا یعنی ہونا تھا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام ترپاب گڈہ
چلکر کچھ تجویز مناسب کیجاوگی یہ قرار دیکر وہاں سے روانہ ہوئے اور وارڈ ترپاب گڈہ ہو کر تجویز سوار یون کی کر کے عزم بنائیں
اس مقام پر پہنچو قرب ایک گمنڈ کے عرصہ ہوا تھا کہ بابو گلاب سنگھ نے یہ کہلا بھیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تھا
اور اگر سب صاحب اس کے قلعہ میں جاوین گے تو وہ بدل ہماری حفاظت کر لیا اس پیغام سے بعضوں کی راہی تو یہ ہوئی
کہ اس کے پاس جانا مناسب نہیں شاید اس پیغام میں کچھ دغا ہو مگر باقیانہ کی راہی میں اس کے قلعہ میں جانا واجب تھا کیونکہ اونہیں
کئی راہی تھی کہ اگر اس کے پیغام کو نامین تو کو یا اسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت میں یہ امر مناسب نہیں ہوئے
اس کے جس مکان میں ہم گئے وہ اس قابل بھی تھا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسب طر حکما ہمارا اچھا واسطہ ہو ایسے امور سے
تجاہز ہو کر ہم سب اس کے پاس گئے اور سنی از حد خاطر داری کی اور ہر طرح کی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گمنڈ کے
بعد آیا اور اگر کہنے لگا کہ مفسدین آتے ہیں اور اس کے پاس اس قدر جمعیت نہیں کہ وہ اسکا مقابلہ کر سکے اسواسطے بہتر ہے
کہ سب صاحب بناؤں کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی بھرائی کا سر انجام ہی وہ کر دیا قصہ سامان دانگی طیار ہوا

اور ایک صاحب کی گہلی کے پادامین میں اپنے لڑکے کو گود میں لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت بیمار تھا یہاں تک کہ اوس سے کھانا نہیں رہا جاتا تھا غرض کہ جب سب سوار ہو چکے تو یہاں سے روانہ ہوئے اور ٹھوڑی دور چل کر صاحب لوگ آگے تھے اور کچھ سوار ملے اور طلبکار روپیہ ہوئے قریب تین سو روپے اونکی پاس ایک تھیلی میں تھادی تھیلی اونہوں نے پہنیک دی اور اوہر تو سوار ان مکرور اوسکے اوٹھا نے میں مصروف ہوئے اور اب ہر دم وہاں سے روانہ ہوئے مگر اس روپیہ کے پہنکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صد ہادیاتی تھوڑا اور برہیمان لیکر ہمارے درپے ہوئے بلکہ کچھ آدمیوں نے اگرچہ گہلی میں تھا اوسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک گہلی نے اپنی شمشیر نام سے کہینچی وہب گہلی چور کر پراگندہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھ کر وہاں سے راہی پشتر ہوئے

باقی جتنے صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہو گئے اور اوسکے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی سب کے قبضے میں آگیا میں نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے پر سے نیچے پہنیک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوئے اس صاحب نے دلیں یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اس واسطے اوسنی بجائے اسکے کہ مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ میں جو متصل تھا کو دڑا اور جا ہا کہ وہاں غراب ہو مگر ہونکا اسی عرصے میں جب مفسدین نے اوسکو چاہ میں گرنے ہوئے دیکھا تو وہ بھی وہاں گئے اور اوپر سے پھر مارنے شروع کئے ان تھوڑوں سے بھی جب وہ مرا تو اونہوں نے ایک رسی ڈالی اور اوسکو اوپر کھینچا اور باہر لاکر بہت سخت و سست کنا شروع کیا اور کہا کہ کوہا بہشت میں جاؤ گے یا کہیں اور اور یہ بتلاؤ کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹن غرض ایسی ایسی باتیں اونکو بہت سی کہتے رہے اس عرصے میں ہم وہاں سے دور نکل گئے مگر جہاں جاتے تھے یہی سنتے تھے کہ ہر طرف مفسد جمع ہیں ایک صاحب ہم میں ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گاون میں چلے جاتے تھے تاکہ وہاں کہیں ملے مگر بجای حفاظت کہ صد ہادیاتی اوسکے تعاقب میں ہم پراگر جمع ہوتے تھے ان غرض سب سے بچتے ہوئے ہم روان تھے اب گھوڑوں کا یہ حال ماندگی سے ہو گیا تھا کہ اوسکے با حرکت سے باز رہے تھے اور کبھی اہلے نہ کھینچتی تھی اس میدان میں ایک بھی بکثرت تھی اور یہ موقع آتا تھا کہ کوئی کسی خلیق تھا آخر کار بنا چارنی سمنے گہلی چوڑی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گر سنہ تھا چل نہ سکتا تھا صاحب کی گہلی پر میں سوار تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے اور اونہیں نے اس موقع پر میری مدد بھی کی یعنی میرے لڑکے کو گود میں لیکر دو تنک چلے مگر نہایت ماندہ ہو گئے لاجہ میں نے اوسکو اپنی پشت پر بٹھایا اور روان ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک توانڈیشہ جان در دوسری ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اوپر چوڑی رنگ گرم پر کہ تمام پر اوپر دوہتا تھا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی نہیں کیونکہ سوای ان دو امور کے اور کچھ نہ ہوتا تھا کہ با تو یہ سب گوارا ہوں اور یا تنہا پیچھے رہتا ہوں اور تنہا رہنے سے سبکے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تھا

اسی طرح غرض کہ تمام روز میرا وقت شام ایک باغ انہ میں پونچھ اور وہاں خیلے مکث کیا تمام باشندے اگر گرو جمع ہو گئے اور ہم نے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے میں ایک سوار آیا اور اگر سنے لگا کہ

ایک صاحب کو بچا کر ابھی پر تباہ گندہ سے لایا ہوں اور اسکے ساتھ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگھ مسیحی اہیت سنگھ بھی تھا اور اسے
کہا کہ اگر تم بھی میرا چلو تو تمہاری حفاظت گلاب سنگھ کے قلعے میں بخوبی ہو سکے گی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس
مشکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ صبح تو ایسی کج خلقی سے ہم سب کو اوسنی اپنے قلعے میں سے نکالنا اور شام کو وہیں
پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تھا مگر خیال اسکی کہ شاید وہاں کوئی صورت حفظ جان
ہو اور یہاں تو اوسکا ہونا غیر ممکن تھا کیونکہ سب دیہاتی جمع تھے اور سب لوگ بدخواہ ہو گئے تھے جسے اس پیغام کو منظور کیا
اور اس کے ساتھ وہاں ہوئی اور یہ سوچتے تھے کہ ایک بار اور ہندوستانی کی حفاظت میں چلتے ہیں آئندہ جیسا ہونا چکا
وہیسا ہو گا اب اہیت سنگھ مذکور نے اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطر داری کی ہکو شربت پلا۔ بے اور کہا شکوہ ال اور چاتی
وی اور ہمارے بستر کے واسطے اپنے دیہے سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسی تھے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم
اؤ کو ہاتھ بھی نہ لگاتے مگر اب مجبوری اور نین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے اؤ کو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر
برابر لگائے اور اوپر سوتی اکثر صاحبوں کا تو یہ حال تھا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکھیں گے یعنی شب کو
قتل کیے جاوے گئے مگر تاہم تمام شب اپنی حفاظت کے واسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سو گیا یہاں سے میں نے ایک آدمی
تاہر پر تباہ گدہ روانہ کیا کہ وہاں جا کر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب باقی ہیں تھے وہ سب قتل ہوئے
یا زندہ ہیں یہ شخص دو سکر ورواپس آیا اور انکو اوسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہیں مگر ابو گلاب سنگھ کے قید میں ہیں
اور بابو نے کئی مرتبہ اوسنے اقرار کیا کہ میں چوڑو دو گنگا مگر ابھی تک چوڑا نہیں ہے اور اگر کوئی صاحب تم میں وہاں جاوے تو
وہ سب آجاوے گئے یہ سن کر ایک صاحب طیار ہوئے مگر تھیں یہ خیال کیا کہ اگر وہ جاوے گئے تو زندہ نہ آوے گئے اسلئے
اؤ کو جانے سے ممانعت کی اور ہر چند اؤ کی مرضی کے خلاف تھا مگر ہم نے نہ جانے دیا تا شاید بے کہ اسے اسی ذرے سب
قیہان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اہیت سنگھ مذکور نے ہکو پانچ روز اور اپنے پاس کہا مگر اب ہمارے خورو
نوش کی فکر اوسنے کم کر دی تھی بلکہ یک سخت ترک کر دی تھی وہ صاحب اور سوار ہمراہی اب یہاں سے بدین خیال روانہ ہوئے
کہ جا کر حال راستہ آباد کا دریافت کریں اگر صاف ہو تو یہاں سے روانہ ہو جاوے مگر چند میل راہ طلی کر چکے تھے کہ مفسدین نے اؤ کو
اگیرا بہ حال دیکھ کر وہ ہماگ ایشیکل تمام جان بچا کر واپس ہمارے پاس آئے اب ہم از حد تنگ تھے اور سمجھتے تھے کہ آدمی معصہ
جہیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اؤ نہیں سے واپس نہ آیا آئیکارنا جاوے کر سوار ہمراہی کو جو ناک حلال تھا اؤ کو جانے
الہ آباد پر کیا اور وہ بھی اس امر کو قبول کر کے اور اپنے تین بلباس فقیرانہ بنا کر اڑ چٹی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد میں پونچا جہتی فکرو
صاحب کلکڑ کو دی صاحب مدوح نے ایک بے دانہ نام اہیت سنگھ بدین بخون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہے کہ ہمارے
پاس تین تالیس انگریز وغیرہ زن و مرد ہیں اگر انہیں سے کسی کو بھی کچھ ہوا تو تم اؤ کے ذمہ دار ہو اور اگر تم اؤ کو بھراست مسکات
الہ آباد تک پونچا دو گے تو تمکو انعام قرار واقعی ملے گا اس پر وہ نے برا کام کیا اب اہیت سنگھ جاری باز حد خاطر داری کرتے
اور ہمارے واسطے سوار یون کی تجویز بھی کی اور دو سو بندو بھی جاری ہمراہی کے واسطے ملازم رکھے تاہم راہ امن بالابا لا
عام و دیہات سے تھی اس واسطے گھوڑے اور شتر جاری سواری کے واسطے طیار ہوئے کچھ ہم لوگ تو بغیر زن و نانہ کے

زیادہ تعاقب نہ ہو سکا مگر تاہم قریب بارہ سو اونہون نے ہی مارے اور مغربیوں کی شامت ایام سے اونکو راستہ شہر کا ملاحب شہر میں آئے تو شہر والوں نے اون سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو نثری قرار واقعی دی تاکہ اور فو کو عبرت ہو فقط

مندراس

تاریخ ۱۸ ماہ اگست ۱۸۷۱ء میں سالہ کشادہ مندراس حاطہ نے جسکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کام مندراس کتنے تھے کلکتہ روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ ہکو کچھ خدمت کرنیکا بخلاف سرکشن کے حکم ہوا اور طبقہ اس کے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہو کر مقام مندراس آئے تھے کہ یہاں سے کشتیوں پر سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہوں اٹھایا راہ میں جب وہ بمقام ستری پور موڑ جو بمفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہے وارد ہوئے تو اونہون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بہتہ اور آئینہ نشین موافق احکام سندھ کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوین گے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکھیں گے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ مذکور کے تعداد اصل سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تھی ایسے وقت میں اسطرح کی درخواست بہت ہیخ افروغ کر آئینہ حکام تھی مگر تاہم خدائے خدا کا ڈاک پر سوار ہو کر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوئے اور وہاں جا کر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کینیکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور انشان مذکور بمقام ستری پور موڑ واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمہاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر سپاہ مذکور روانہ آئندہ ہوئی اور بمقام پونا ملی جو بمفاصلہ ۳۱ میل مندراس سے ہے اگر رازہ منفعت آشکارا کیا درکہا کہ ہم سپہ سیرج آگے بجاوین گے اور اپنے ہموطنوں کے مقابلہ میں جنگ نہ کریں گے قدرت خدا کا تماشہ دیکھنا چاہیے کہ اس وقت دو توپیں اور کچھ گولہ از مقام پونا ملی میں دارو ہوئے اونکی آستخنی سے ایسی تقویت ہوئی کہ اس وقت رسالہ سفید کو حکم ہوا کہ ہتیار دیدرے اور اونے گوبڑے اور پتول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی ہمیں لیا صرف شمشیر کو پاس ہیں یہ سب امر آسانی و سہولیت عمل میں آیا کینے سرناوٹھا یا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام میں قیام کرے بعد از انقضائے چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ میں کار جو کی پہرہ وغیرہ کا حکم ہو گیا فقط

حیدرآباد سندھ

اس بلای عالم گیر سے جو تمام ہندوستان میں مہبوط ہو گئی تھی اگر کچھ تو ضلع سندھ بچا کیونکہ سندھ کے اضلاع میں کہیں کوئی مصلحت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہیں ہوئی مگر مقام حیدرآباد خاص میں کچھ توہم پیدا ہوا تھا لیکن اس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہیں ہوا حال اسکا یہ ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ ستمبر کو خبر اس مضمون کی میجر پیکر گریر صاحب کمانڈنک ۲۲ رجمنٹ ہندوستان کو پونجی کہ کچھ سپاہ ناراض اور متعصب ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینے کے اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور پی اوفس اور سکوت گھر کا کر کے تو بخانہ اسپی اور ۲۲ رجمنٹ

ولایتی جہانوی رجسٹ ۲۱ ہندوستانی کے جانب گئے اور رجسٹ مذکور کو حکم بریٹ کا ہوا سب حاضر ہوئے بعد ازاں
 اذ کو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدوب نے بغیر عذر کے اپنے اسلحہ رکھ دیئے اور کچھ اظہارِ ناخوشی نہیں کیا وقتِ شب چند
 سپاہی اور منہ کے رو بفرار لائے تھے مگر گرفتار ہو کر آئے اور سزای اعمال پانی عینے ٹوپے اور اسی گئے
 اسکے سواری اور کچھ نہ ہوا اور سارے ضلع بن امن و امان رہا فقط

مقدمہ

بغور ہوئے نئے خبر مفردہ مقامات میرٹھ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی نے
 تین قطعہ اشتہار بجا صہ مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے
 اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جس کے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہو کر خلا
 سرکار کیگا اوسکا استحقاق زمینی ضبط ہو کر اوس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا
 دوم یہ کہ سب کو جو رفیق سرکار ہیں اور جو رعایا ہی شک حلال اور وفادار سرکار ہے اوسکو چاہیے
 کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کریں کہ مفسدین غیر سزا پائی کے کچھ نجاتیں
 سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھ اور مظفر نگر اور بلند شہر اور دہلی میں جاری ہو
 تدابیر قرار واقعی واسطے سراد ہی عند ان اور قاتلان جنہوں نے ایسے خون ناحق کئے تھے شروع ہو
 احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوئے کہ
 اگر یہ مقام کرنال سبع ہون اور وہاں سے افواج ملک راجو مانہ اور راجہ پٹیا لہ کے جنہوں نے از خود استدعا
 خد سگری کی کی تھی شامل ہو کر چچ سراد ہی گنگار ان کے کوشش ملین کریں
 افواج مفصلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوئے دو تروپ توپخانہ اسپہی نوان لنبہ ایک سہ
 چارم لنبہ ۵۰ رجسٹ شاہی اول فیوز لیر اور چہ کمپنیاں دویم فیوز لیر اس فوج کا گارڈ پیشین تباریح ۱۹
 ماہ می مقام کرنال سبع ہوا اور افواج دربان تباریح ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوئے
 تفصیل فوج میرٹھ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار تروپ ششم کارباہین چہ کمپنیاں
 ۵۰ رجسٹ رابل شاہی تین ضرب توپ اسپہی نمبر ۱۱ باٹری اسپہی تین ضرب توپ ۸ اپنی تین کمپنیاں سیوم پلٹن توپخانہ
 پیدل چند سہاہ سفر مینا اور پلٹن سرور سواری انکو ایک توپ خانہ اتواپ قلعہ شکن مقام اگرہ سے روانہ ہوا اور ایک
 توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے آکر شامل ہو اور پلٹن گائیڈ کور اور چپ ارم کے کو بھی حکم ہوا کہ
 فوج کے ساتھ آئیں

یہ فوج عجموری عرصے تک کرنال میں مقیم رہی اور وجہ عجموری علاوہ دباغیوں کے یہ بڑا باعث تھا کہ باربرداری نہیں ملتی تھی اسی اثنا میں صاحب کجا نڈرا ٹھیک مہاراجہ یعنی سپہ سالار فوج بھارٹھ میضہ بیارہو کر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور بجای صاحب محترم المیہ کی جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوئے۔

بتاریخ مذکورہ بالا یعنی ۲۷ ماہ مئی فوج میرٹھ بسر کر گئی برگنڈیر ولسن صاحب مقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰ فوج معسین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریائی ہنڈل پر فوج برگنڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہاں جرأت سوائی ہوئی اور شکست فوج معسین کو ہوئی چار ضرب بہاری توپیں اور ایک ۴۴ پنی غبارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتھ لگا پر دو م معسین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش ہوا کہ پس پا ہوئے ہر چند معسین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ تھو نفری شمار میں تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو نہریت اور ٹھاکر بہاگ نکلے۔

فوج میرٹھ بتاریخ ۳۰ ماہ جون بمقام رائی جودہلی سے میں میل کے فاصلے پر سپہ وارد ہوئی اور اتواب محاصرہ کن یعنی سیچ برٹن بتاریخ ۶ بمقام علی پور پونچین اور فوج میرٹھ عبور کر کے بتاریخ ۷ شامل کپور سپہ سالار بہادر بمقام دہلی ہوئے۔

فوج سرکاری بسر کر گئی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گھنٹہ صبح بتاریخ ۸ معسین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر اوسے چین لیے اور چھبیل ۲ ضرب توپ معسین کی بہادران سرکاری کے ہاتھ لگیں یہ لڑائی دس بجے ست نو بجے تک ہی اچھین کر نیل سپہ سالار صاحب اچھین جنرل اور لفٹنٹ سل صاحب متعلقہ ۴۵ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۵۰ رجمنٹ شاہی کے کام کئے اتواب معسین مورچال گرد و فوجی مقام چندہ یعنی فلیگ سٹیف تین مگر یہ مقامات مورچال سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری توٹرنگ کھان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چھاؤنی کی طرف سے اور سطح دونوں طرف سے انکو ہٹا دیا اب بہاری توپیں پہاڑی پر قائم کی گئیں معسین نے بتاریخ ۹ اور ۱۰ فوج سرکاری حملہ کیا کچھ خفیف لڑائی ہی اس لڑائی میں کاٹھ کورنے کارہای نمایاں کئے اور دشمنوں کا تعاقب تابو یا ٹھیکر۔

بتاریخ ۱۲ معسین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک توٹرنگ صاحب کی کوشی کی طرف سے اور دوسرے سہری منڈی کی جانب سے گرد و نو مست انکو نہریت نصیب ہوئی اس حملہ میں انکو ۵۴ سپاہی مارے گئے دوسرے روز وقت شام دشمن پھر رونما ہوئے اور اپنے نصیب کا لکھا دیکھ کر واپس بہاگ گئے اور بہت سی مقتول اور مجروح میدان کارزار میں چھوڑ گئے۔

بتاریخ ۱۵ دشمن پھر میدان میں آئے اور اس مرتبہ اوقہ کار اوہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نیست نابود کر کے شہر میں واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تھے اور بطور سابق صدی خستہ چھوڑ کر شہر میں بہاگ گئے بتاریخ ۸ جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن پر جو معسین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہیں کہ کیا جاوے اس حملہ میں خوب زد و ضرب ہی آخر کار دشمن بہاگ نکلے اور نقصان کثیر اور ٹھاکر شہر میں گھس گئے اس لڑائی میں ایک توپ دشمن کی ملی اور اٹاف جان سرکاری کی جانب بہت کم ہوا بتاریخ ۱۹ وقت شام معسین نصیر آباد عقب فوج

انگریزی کے آکر حملہ کیا اور ان کے ساتھ چلے ضرب توپ تین اول فوج راجہ جید نے اور ان کا مقابلہ کیا بعد ازاں فوج سرکاری میں سے توپخانہ اور لینڈر اوٹلی لنگ کو گیا اور دشمنوں کو ہر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پس پا ہو کر روگریز لائے دوسرے روز وقت صبح دشمنوں نے پہرہ کیا اور ہر شکست کہا کہ بہاگ گئے اس جنگ میں بھی اور ان کا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیاں سامان جنگ کی میدان میں روگین جید واپوں نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفیدین کو تیرتھ کیا بتاریخ ۳۰ مئی ۱۸۵۷ء پہر آدھ جنگ ہو کر باہر شہر کے گئے اس روز شام لڑائی قائم رہی اور فوج مفید کو دیوار لای باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اور ان کے مارے گئے تو میدان چھوڑ کر روگریز لائے

بتاریخ ۲۷ دشمن پہر دیواروں کی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس کئی مرتبہ اونہوں نے پہرہ سرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پس پا ہوئے اس روز اتواپ سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے اور مفیدین میدان میں صد ہا کشتہ کیجا پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفید اس روز مارے گئے اور جن دیواروں کی پناہ میں وہ لڑتے تھے ان کا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا

بتاریخ ۳۰ مئی رنجیت لڑائیاں بمقام سبزی منڈی رہیں کیونکہ مفید اپنے مقامات چھوڑ کر باہر نہیں آئے بتاریخ ۵ جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بجارنہ ہریضہ مبتلا ہو کر رخت ہستی اس جہان فانی سے اوجھایا اور جنرل ریڈ صاحب بجای اور ان کے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوئے

بتاریخ ۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام مہی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی سے رسد وغیرہ مفیدین کی آتی تھی بتاریخ ۱۱ جولائی مفیدین نے جانب رست سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر شہر میں بہاگ گئے اس لڑائی میں قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تیرتھ ہوئی مفید دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر گئے اور جو سپاہ انگریزی قریب وچواریں بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اوپر حملہ آور ہوئے مگر بارش بادل اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر میں جا کر پناہ گاہ ہوئے

بتاریخ ۱۴ مئی مفید بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پہرہ ان کو شہر میں بگایا اس مرتبہ میدان کا زار بہت گرم ہوا اور مفیدین کا اس قدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی میں نہیں ہوا تھا بتاریخ ۱۵ مئی مفیدین سے پہر ایک لڑائی ہوئی اور اس میں بھی مفید پس پا ہوئے دوسرے روز بتاریخ ۱۶ مئی انہوں نے پہرہ آدھ جنگ کیا مگر صورت دیکھا کہ شہر میں بہاگ گئے

بتاریخ ۲۴ مئی مفید بکثرت جمع ہو کر اور اتواپ فیلڈ مارشل لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے گئے اور ہمارے مورچہ گاہ کو ٹٹی شکست صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فیصل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامہ میں جب بازار قتال حبال گرم ہوا برگیرہ شور و صاحب نے اپنی فوج سے بازو دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے درست و پاگم کیا اور بہاگ نکلے مگر اتواپ اپنی ہی ساتھ لینگے اگر حملہ ہی نہ بہاگتے تو اس مرتبہ ان کی سب توپیں رہ جاتیں

بتاریخ ۱۱۔ ایک گروہ کثیر مفیدین کا بجا ب رہتک روانہ ہوا اور انہوں نے ایک پل ہی متصل مقام بسے کے آس پاس جگہ نہر پر بنایا جہاں پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو ہبا کر لے گیا یہ دیکھ کر مفید واپس شہر میں آئے اور وہاں اور فوج مفید ہی اونکے شامل ہوئی اب وہیں نے انگریزی فوج کے بازوی راست پر حملے متواتر کرنے شروع کئے مگر ہر شکست کھاتے تھے اس طرح تمام شب گز گئی اور کچھ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اس میں بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازیں تا تاریخ ۱۱۔ ماہ اگست جنگ نامی خفیف ہوتی رہی بتاریخ ۱۲۔ ایک دستہ فوج انگریزی نے بسکر کوگی بر گئیڈ شہر میں دشمن کے مورچہ پر چوریاں کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کو بھی شکست صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک غبارہ ۳۴ ہپی اور دو ضرب قیپ نوپنی اور ایک چہہ پی دشمنوں سے چھین لیں اس تاریخ کو فوج بر گئیڈ رجزل نکلس صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی

اس وقت میں کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفیدین عظیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع میں بھی تدابیر اندفاع فساد میں حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال میں بھی تدابیر واسطے سزاوی مفیدین عمل میں آتی جاتی تھیں تاکہ وہاں سے کوئی شعلہ فتنہ اور شکر ایسی سر بلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفیدین دہلی کو اور دلاوری اور پردہ حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی مگر وہاں ہی خرد جا بجا منتشر ہوئے تھے اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ میں یکم تہ بندہ نہور کا قرضیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مقام پشا ور میں بھی فساد ہوا تھا اور اسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشا ور میں درج ہو چکا ہے

ہے عمل میں آئیں

مقام بلند شہر میں بھی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سر موریلین کو حکم کوچ کا ہوا راستے میں چونکہ قلعہ نہر کی مفیدین نے دو کر ڈالی تھی وہ مجبور کر کے مگر انہوں نے دو گانوں کو جو قریب میں آباد تھے بشبہہ ہنگامہ پروازی نزعہ کیا اور ہنگام تلاش بہت سالماں مغرورہ و غین سے براء ہوا اس سبب سے دونوں گانوں کو جلادیا اور تیرہ نفر مفیدین کو گولی سے مار دیا بتاریخ ۱۶۔ جون دس نفر سپاہی ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی جو مفید ہو گئے تھے مقام انبالہ قیپ سے اڑا دیے گئے اور عمل پہانسی اور اڑانے کا جگہ جہاں کہیں کچھ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اسکی تعمیل میں کسٹھکار فروگشت نہوا ایک دستہ فوج بطور موڈیل کویم مقام مو علاقہ بنی تیار ہوا یہ سب سامان بار بردار سچی اس طرح مکمل تھا کہ کی وقت حکم ہوا اس وقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اس میں دوسوا ڈیڑن ڈر گورن شاہی کے اور ۲ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس تھے کے میجر جنرل دوہرن صاحب مقرر ہوئے تھے

ایک روز سپر حکا دستہ پنجاب سے بسکر کوگی بر گئیڈ نکلس صاحب بجا ب پل آیا اور بتاریخ ۱۱۔ اگست شامل فوج روبروی دہلی کے ہوا

ایک روز سپر حکا دستہ بسکر کوگی جنرل ونن کوئلند صاحب پنجاب سے تیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ حصار دیرہ ضلع بنالہ

مفسدین کو نکال کر امن قائم کی اس رستے کے ساتھ دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج مقام فوڑ میں جمع ہو کر بجانب سرسہ روانہ ہوئے اور بتاریخ ۷ ابراہ جون مقام اووہ میں فوج مفسد سے دو چار ہوئے اور ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہاں سے ہٹا گئے بتاریخ ۱۹ مفسد بمقام کبر کا برابر لاکھ لاکھ گرا قائم ہوئے فوج سرکاری بھی وہاں پہنچی اور دشمنوں کو وہاں سے بھی نکال دیا اس لڑائی میں دو سو نفر مفسد قتل ہوئے اس لڑائی کے بعد پھر اس فوج میں کوئی جنگ نہ ہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکاری میں آگیا ان مقاموں میں اکثر صاحب زمرہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تھا جو خفیہ جان بچائے کہیں کہیں پڑے ہوئے تھے

بھورا اٹھایا بی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل لورڈ کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندرسہ سیلون و یاریشین اور کپڑ سے بھی روانہ ہو کر افواج غربی ہندوستان کو جاوین اور جو فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اس کو بھی حکم ہوا کہ راستے میں سے بجانب ہندوستان آجائے اور فوج مذکورہ داخل کلکتہ ہو گئی لیکن اس فوج کے آئے تک اضلاع شرقی میں بھی فساد ہو گیا اور اسی باعث سے کرنل نیل صاحب بروقت واسطے ملک فوج ویل صاحب کے جو مقام کانپور و راجپوت میں محصور تھے پہنچ سکے اور جب تک کرنل صاحب موصوف بعد فرود کرنے آتش فساد و مقامات بنارس اور الہ آباد کے کانپور تک پہنچیں قتل عام انگریزوں و عیسائیوں ہو چکا تھا تاہم برصغیر ہر جہت متراوہوں نے چارنگو گورہ اور پانچ تھو سکھ بیکر دی میجر رینارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۱۲ جولائی کو جنرل مہلوک صاحب مع بارہ سو گورہ کے روانہ کانپور ہوئے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رینارڈ صاحب کے ہو کر بتاریخ ۱۳ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۴ شامل فوج کو پھر بمقام بڈاندی کے شکست دے کر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوئے اور نانا صاحب بجانب بھور فرامی ہوا

ایک دستہ فوج مقام کامیٹی سے جو اضلاع ساگر و نربرا میں واقع ہی تیار ہو کر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین سے چھین لیا مہاراجہ گلاٹنگ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پروازی درخواست دی کہ جقدر فوج اور پیہ درکار ہو مجھے لیا جائے سرکار نے یہ درخواست اسکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو راہی ملک بقا ہوئے مگر اوتھے جانشین مہاراجہ زیریں سنگھ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے ملک فوج سرکاری کے بھیجی اسی اثنا میں فوج انگریزی کلکتہ سے دواوہ چلی آتی تھی اور ۲ جولائی تک چٹہ پٹینا سے گورہ اور بہت سا توپخانہ راہ تری و خشکی طی کر کے بمقام الہ آباد وارد ہو گیا اور سرپن گراٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے فوج کے مقام کلکتہ میں رونق بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم رکھی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کشتیجٹ ہونے دیا اور حکام انگریزی کو جو کچھ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اوس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال نکالائی اور ہوتی برقی کالاف تھا ۱۷ سپاہ مفسد جنہوں نے مقام پٹا ورین فساد کیا تھا اور جنہوں کے قریب چار سو نفری کے بچے تھے کیونکہ باقی تو سب کا غامیوں نے قتل یا گرفتار کر لیے تھے یہ چار سو نفری باقی ماندہ ماہ جولائی کو ہستان کشمیر میں سرگردان پھرتے تھے اور

آخر کار اکثر اونین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جانبر نہ ہوئے اور کچھ پہر کاغذیوں کے بنا دین سے نہ بچے انھیں سب آٹھ ہفتہ اور مردہ شمار میں آئے اور ۵۰ سپاہی باقی رہے تھے وہ بھی دو دو تین تین اہالیان پولیس دیہات قریب جوجہار سے گرفتار ہو کر آئے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رائیہ کا جو ملک بہیمانہ میں واقع ہے واسطے حفاظت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا اور بجائے حفاظت کے اس نے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہو کر آیا اور حکم سپاہی کا نسبت اس کے نافذ ہوا اور بتایا کہ ۵ مارچ ۱۸۵۷ء کو سپاہی بھی پا گیا نواب رائیہ بھی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودھیانہ میں گرفتار ہوا ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکھنوں کا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہو کر امداد فوج مذکور کی کرے اور اس گروہ نے بمقام گورکھپور پہنچ کر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہو کر عبور دریا کی گھاٹ کیا تاکہ ساتھ فوج جنرل ہیو کوک صاحب کے شامل ہو جاویں

مہاراجہ پٹیل نے بغوج و زربدل کوشش پیچ مدد کرنے سرکار کے کی اور رائی بلسال کوٹ اور رائی لنگو تھال ترائی نے اور راجہ جی بیکانیر اور چند وغیرہ نے بھی صفائی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے رکھی دلی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع ملتان شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور جو مقام بالا گلاہ میں جو نصف آہ میرٹھ اور علی گڑھ میں واقع ہے منصوبہ تمام قائم ہوا تھا اور کسی سرکوبی کے واسطے ایک دستہ فوج گورہ میرٹھ سے روانہ ہوا اور مقام پاور میں اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی میں دلی داد خان شکست کھا کر پٹیل جا ہوا

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ چوریک لوگ شامل معندین سیالکوٹ دیگر مقامات کے نہوسکیں اور نیز باہن ارادہ کہ وہ کسی طرح لائق امداد اور کمک کرنے معندین کے نہیں بتایا ۱۷ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی چوریک فوج پولیس میں نوکرین سب برحق کر دیں اس عرصے میں مقام دہلی پر ہی معند غافل نہ تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر کر جڑوی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تھے کہ ان کو پہاڑی پر سے نکال دیں مگر ان سے کچھ نہ ہو سکتا تھا اور ہمیشہ شکستہ می فاش کھا کر شہر میں گھس جایا کرتے تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑھاتی جاتی تھی

اب معندین کو خبر ہو چکی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پہلور سے قریب دہلی کے آہ پنجابہ خبر سنا کر فوج کثیر معندین کی جنہیں فوج کمپوئی بھیجی اور بریلی کی تھی باہر آیا اور پنجاب کرناں بدین عزم روانہ ہوا کہ بہتے روک کر اوسکو آگے نہ آنے دیں اشارہ میں بمقام بھن گڑھ فوج انگریزی سے جو سب کر دیں برکٹیرنگل صاحب پنجاب سے آتی تھی دو چار ہوئے اور باز جنگ طرفین سے گرم ہوا آخر شش معند ہاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار میں چوڑ گئے اس لڑائی میں معندین کے درمیان تین اور چار سو نفری کے مارے گئے اور اتنا پ مذکورہ بالا ہی سپاہ سرکاری کے قبضے میں آ گئیں

توپخانہ مذکورہ بالا دہلی پر پنجاب اور شروع ماہ ستمبر میں مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ ۲۴ مارچ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہو گئی مگر شہر میں بھی کسی رفرار نہ رہا رہی اور تاریخ ۲۵ ستمبر کو تمام شہر قبضہ اولیائی دولت قاہرہ میں آ گیا۔ قصد نہایت خوب لڑے مگر فوج انگریزی کا کچھ نہ کر سکے اور وہ

آخر تک جس مقام پر پہنچ گئی تھی وہاں سے ایک قدم پیچھے نہ ہٹی مہر چند شہر وٹی تو بعد جنگ کما می متواترہ عظیمہ قبضہ سرکار میں آگیا مگر
سرکار کما می بہت نقصان بنا عث مارے جانے افسروں کے ہوا خصوصاً اوس افسر فوج کے جس کا غم اب تک ہر ایک تعلق فوج کو
ہی اور وہ برگیدہ جنرل جون نگلس صاحب تھا جو سرداری اپنی فوج کے اول حملہ شہر میں کیا تھا اور داخل شہر ہو کر فوج کو آکے بڑھاتا تھا
کہ ایک گولی اگر لگی اور اس کے صدر سے جانبر نہوا

فورا بعد فتح دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب دواہہ روانہ ہوا تاکہ مفسدین مغربین کو سزا دے اور روستگاری
ضلعجات میں قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا اور غزنیوں کے ایک مقام پر ملا اور بقید مہوگر شہر دہلی میں آیا کہ پستان ہندوس صاحب مع
اپنے سواروں کے شاہ دہلی کو گرفتار کر کے لائے تھے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو پستان ہندوس صاحب نے بڑی کوشش
اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال جگت ہلی کا کچھ تفصیل کے ساتھ درج کرتے ہیں چونکہ اس کا ہونا بھی اس مقام پر خالی از
فائز متصور نہیں لہذا درج ذیل کیا جاتا ہے

جوجھ کہ حتی الامکان جمع ہو سکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہو کر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تھی کہ دشمنوں کا جو اور نسے بارہ مرتبہ زیادہ تھی باعتبار غلبہ مقابلہ کر سکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنوں نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور فوجی سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ و سردہی اونکو بکثرت دستیاب ہوتا تھا اور انکے پاس موجود تھا اور قواعد جنگی اچھی خوب معلوم تھی اور فوج انگریزی شمار میں بہت کم تھی اور موسم بہار خلاف طبع انگریزان تھا یعنی موسم بہت گرم تھا اور علاوہ ان سب امور کے بیاعت سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی سپاہی پچیش اور وبا سی ہضینہ اور نین شدت تمام تھی ان وجہ سے فوج انگریزی بمقابلہ فوج باغی ہر طرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہاں سے چلا جانا بہتر ہو اور میرٹھ اور علی گڑھ میں قیام کرنا مناسب مگر اس کے نتیجے پر کوئی خیال نہ کرتا تھا یا ان البتہ صاحب فسر کا ٹڈنگ اور بکے مشورے کے شریک نہ تھے اور انہوں نے اس صلاح کو منظور کیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور میں نہیں کیا ہر چند سر جان لارنس صاحب نے فوج روانہ کر کے پنجاب خالی کر دیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان مقصور نہیں ہوتی تھی مگر چونکہ آمد ملک پنجاب سے جاری تھی اس وجہ سے توقع تھی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصے میں جنرل برنارڈ صاحب ہضینہ کر کے راہی ملک بقا ہوئے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجای صاحب موصوف کے سپہ سالار فوج مقرر ہوئے تھے باعث بیماری لاچار ہو کر روانہ کوہ شملہ ہوئے آخر ش حکومت فوج کی سپرد برگیدہ ولسن صاحب کے ہوئی تاریخ ۶ ستمبر فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچہ چال رو برو کشمیری دروازے کے بغا صلہ ۵۰ گز کے دروازہ مذکور سے تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قریب مصلحت سمجھا گیا تھا یہ دو نو مورچہ چال اور قریب دس اور مورچہ چال کے ساتھ تاریخ ۸ تیار ہو گئے اور توپیں بھی اون سب پر چڑھ گئیں اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز جنگ چھاپا سے گولے شہر میں پرستے رہے تاریخ ۱۲ ایک دو مورچہ متصل دریا کے تیار ہوا اور اوپر سے بھی گولے شہر میں پرستے گئے اسقدر گولہ اندازی سے کئی روز بعد دو مقام سے لنگورہ فضیل شہر گر گئے اور قریب ساٹھ فیٹ کے دھج درمیان میں ہو گئی جنرل ولسن صاحب کے خیال میں آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیاسی دولت ہوگی مگر یہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی ہر چند شجاعان

ولایت کے ستے گورنار میں بہت کم ستے اور سوامی اسکے دشمن پناہ دیوار میں لڑتے تھے اور راز سکیا اور دونوں نے خوب لڑا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ خوب وجہ واقف تھے اور اوس سرکاری ملازمی میں یہ سب قواعد اونہوں نے سیکھی تھی آخر ۱۴ ستمبر کوئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور دستہ فوج مجلس صاحب زیر حکم لفٹنٹ فئرنر کے صاحب کی اول گے بڑی اور جنگاں فصیل میں ہو گیا تھا وہاں جا پونچھی سرحد دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر کچھ خوف جان نکر کے وہ شکاف کی راہ سے گس گئے اور وہاں اپنے تئیں جمع کر کے بجانب راست فصیل پر چلے اور دشمنوں کو مارتے ہوئے اور زمین کو اونکی لاشوں سے بہرتے ہوئے آگے بڑھے یہ جنگیں صاحب وہی ہیں جنہوں نے فوج باغی کو چند روز پیشہ مقام بخت گڈہ شکست فاش دی تھی اور جنہوں نے قبل ازین پنجاب میں کار باہی نمایاں سے فتح و نصرت کو حاصل کیا تھا شہر میں یہ حال تھا کہ بامہاسی و دوسرا و دیوار باہی مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیاں برستی تھیں اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلو لہای بنادیں ہر چار طرف و کوچہ و بازار سے ان پر علی الاطلاق پڑتی تھیں اور سپاہی فوج انگریزی اگر جہ کرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑھا کر مارتے تھے اسی ہنگام میں مجلس صاحب زخمی شدید ہو کر عقب فوج میں لیجائے گئے اور کتان پر رک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہیں اور تھوڑے عرصے میں ساری فوج داخل شدہ کٹ جاوے گی اونہوں نے حکم دیا کہ بجانب کابل دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنوں کو پس پا کرتا ہوا بمقام کابل دروازہ دستہ اول سے جا ملا کیونکہ اوس روز قدم پیشہ ازرون شہر بڑا نا ممکن تھا اور دشمن بھگالت دیوار باہی مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب و کٹو آسیب نہیں پہنچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تھا اور ہر گھر ایک گڈھی بنا ہوا تھا اور اوسکی حفاظت میں دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسیطح او کٹو آسیب بھی نہیں پہنچتا تھا جو کار باہی نمایاں سپاہیان سرکاری نے یہاں کیے وہ بشریت سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرن قیاس نہیں سار جٹ کار میکینیل صاحب نے باروٹیر دروازہ جا رکھ دی گو دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر انہوں کو وقت واپسی جان بحق ہوئے لفٹنٹ ہوم صاحب شتابہ اوس میں لڑنے لگانے لگے آگے اور جب وقت شتابہ میں آگ دینے کو تھے اوس وقت راہی ملک بقا ہوئے فوراً گورنرل برجن صاحب نے شتابہ صاحب موصوف کے ہاتھ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اوس مقام پر اور شجاعت دے کر اس ملک فانی سے رخصت ہو آگ کے لگتے ہی دروازہ اوٹ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوئے اور ہر قدم پر لڑتے ہوئے اور دشمنوں کو پس پا کرتے ہوئے قدم بڑھاتے گئے آخر کار بہت سا اتلاف جان اوٹھا کر قریب جامع مسجد کے پونچھے اس مقام کو دشمنوں نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب فوج سرکاری نے یہاں قیام کرنا مناسب سمجھا اور واپس کر قریب مکان چہاہ خانہ کے شب بٹل تھے اس عرصے میں فوج پچھلی بھی زیر حکم ریگیڈیر ٹیگیڈ صاحب داخل شہر ہو کر کاشاں ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازے سے مکان گارو ہوئی ہوئی تمام مکان مدرسہ جاگیریں ہوئی اول روز کا کام یہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑھی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچاں دشمنوں نے بنائے تھے سب قبضہ دلاوران انگریزی میں آگئے اور جب قلعہ کو گولہ باری ہوئی تو سب معتمد شہر چوڑ کر ہٹا گئے

شہر دہلی ایسی سخت جنگلہائی متواترہ کے بعد قبضہ سرکاری میں آیا اور اس شہر میں تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کی قواعد انگریزی سے واقف تھی جمع تھی اور سرکاری فوج اوسکے مقابل میں عشر عشر بھی نہ تھی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے کہ ایسے ایسے شجاع وہاں پیدا ہوتے ہیں اور نفرین ہندوستان کو کہ جسکی اس قدر فوج سے بھی کچھ نہ ہو سکا اور آخر کار سوارے فرار کے اور کچھ چارہ اور نکونز جنگلہائی دہلی میں فوج انگریزی کے گیارہ سو سپاہی کام آئے اور دو سو پچاس اس فوج مذکور کے داو شجاعت دے کر اور نام دلاوری باقی چھوڑ کر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جس نے ارادہ تخت نشینی کیا تھا اور جس نے حکم قتل زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تھا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اوسکی بھی جان بخشی کی گواو سکی اولاد کو اوسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوئے تھے وہ بھی قتل ہوئے مگر اس حسن کنش کی جان بچ گئی

بعد ازین بندوبست اور نظام دوبارہ شہر دہلی میں قائم ہوا اور مفسدان گرفتار شدہ کو سزای اعمال ملنی شروع ہوئی سابق کئی مقام پر پہنچے احوال شجاعت جنرل گلشن صاحب کا تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تہانہ دار پشاور تھا اور نکل صاحب کے ساتھ وہاں سے بمقام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی میں رہا کرتا تھا ہمارے پاس آئی چونکہ اور کا دیج کرنا اس مقام پر بھیجمل متصور ہوگا اس واسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہے

خواجہ خان بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل گلشن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازہ شہر دہلی نہضت فرما ہوئے قدم آگے بڑھاتے ہوئے فصیل دیوار شہر نہا تک پہنچے یہاں دیوار صدقات گو کہ سے شق ہو گئی تھی اوسکی راہ سے درمیان بارش غلو لہائی دشمن داخل شہر ہوئے اور ان کو آپ دشمن پر قبضہ کر کے پیشتر قدم رکھا اور گر جا گھر کے مورچے کو بھی لے لیا یہاں سے آگے قدمزن ہوتے تھے کہ کبھی مفسد کوئی جنرل صاحب کو لگی دہنی بھل میں لگی اور یونین میں سے پارکل گئی میں صاحب کو ڈولی میں ڈال کر ہسپتال لیگیا جان لکھ صاحب کچھ دوادی جس سے صاحب کو کچھ تخفیف ہوئی وہاں سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے میں جاوین گے میں حسب احکم صاحب کو وہاں لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتان کو ہمارا سلام میں گیا اور کپتان صاحب سے مینے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہو کر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تھی اس لیے کچھ لکھ کر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اوسکے جواب میں کچھ تقریر کی اور اوسمیں نام کشن کنج اور پتی دروازے کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت ہو کر اپنے رسالے کو گئے اور وہاں جا کر حکم درباب ان دونوں مقاموں کے صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگٹیر جنرل چمر لین صاحب کو بلوایا برگٹیر صاحب کے انسی کچھ درباب کشن کنج اور سلیم گڈہ کے بڑی دیر تک رہی برگٹیر صاحب بعد ازین رخصت ہو کر شہر میں گئے اور حکم مارنے کو چونکا اور پر سلیم گڈہ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہو گیا اور مینے خبر خالی ہو جانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم بھی چاہتے تھے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم

خبر فرحت اثر کو سرج لے سو خدا نے چارسی مراد برلائی یہ فرما کر یہاں تک خوش ہوئے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصے بعد بیدار ہوئے
آئے اور فرمایا کہ ہم اب بے فکر اور بیخ کے مرین گئے اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور اس دار فانی کو چھوڑ کر بجانب ملک جلاوادی
عازم ہوئے اور داغ رشک و رافسوس کا سینہ دوستان و یگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہاں لکھتے ہیں جو مولوی رتب علی خان بہادر سابق مینشی پنجاب حال رفیق کپتان بلوچستان
نے منجانب سرکار بنام حکیم حسن اند خان تحریر کیا تھا اوس سے صاف تراویں متبادر کہ اگر اس وقت بھی شاہ وہلی تہہ ہی مفسدین
باز آتے تو سرکار اونی خطا با موصاف کربتی

نقل خط اسمی حکیم حسن اند خان مورخہ ۱۱ جولائی ۱۸۶۱ء نصیحتی کثرت بشنو و بہانہ مکیہ بہر اسخہ نا صبح و شو کویدت بنید
حکیم صاحب فلاحون فطنت اسطو حکمت یکتای زمان و انامی دوران سلامت سومر فیہ بر طرف حرف مطلب ایک از عہدہ
کم و بیش کہ سپاہ نمک خور سرکار گردون و قار انگیزی از انما قبیل اندیشی بمقام دہلی سیدہ گرفتہ و فساد بلند کردہ نام حضرت بہانہ
باو شاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران عدت انگسید قرار میدہ بعینہ مطابق شعر عارف
روم ست سے آن گس بر برگ کاہ و بول خرد سچو کشتیان ہی افروشت سر بر ضمیمہ نیشا ہی و آن شعری و عقلای ہفت کشور عظمت
اقتدار سرکار انگلسی معلوم و حال معرکہ روس چون آفتاب غیر و ظاہرست کہ اندیشہ گاہ ملکہ انگلستان خدا شدہ بلکہ ماہ سلطنت انعامت
سلطان عبد المجید خان باو شاہ روم و صرف ز خطیہ از بہین و احمد و ماوری انواج ظفر امواج و بحر و بر و محفوظ و شہن سلطنت اسلامیہ
و پسند کردن نقصان خود و حفظ حقوق رومیہ باوجود اتحاد و ملت با روسیان چہ قدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہی از ابتدا
تسلط بر کشور ہند تعلیم یونین احدی از اہل اسلام و مہنود بالاجبار برای اختیار مذہب سچی بنودہ بلکہ خلافت بہر روشی کہ در امورات دنیا و
آخرت خواستہ آزادانہ زیت کردہ و میکنند باقی تفصیل مجمل راسی صایب کہ تطویل غیر مفید و دست حال ابوالمستحج جلال الدین
محمد اکبر شاہ کہ ہر از و قبای شاہی کشور ہند بر قد کسی رہت نیامدہ از تاریخ فرشتہ و پنج ست کہ در عہد قوت و شوکت پادشاہ محمود
در ہندوستان جہازات شاہی کہ انہندوستان و اندہ جہاز ہر دہ دیا شدہ بودہ دست فہیش دولت انگیزی شدہ بآین بدیخلی کہ سرکار
انگریزی را در ہند بود استرداد احوال و انتقال جہازات شاہ جہا کہ در ان تمامت حالاک عرصہ ہند از دیامی شہر یا پشور یا مال ملازمت
دولت انگلشی ست چگونہ کسی با این حکمای عہدہ شجاعان دہر مقابل کردن میتواند اگر تراخی و تاخیر با بیصال کفر کردہ از نا اگاہان عا
بقوع آمد حمل بر بعم عوام میتواند شدہ بلکہ امتحان و دست و دشمن و تفرقہ دانا و ناوان و غیرہ مصالح ملکی پیش نظر ست تا وقتیکہ کردہ
مفسد قدم اندازد و ہلی نشدہ بود از جانب ملازمان شاہی ہم امری خلاف رضای اہالیان سلطنت انگیزی بظہور نہر سیدہ حالاجہ
انقلاب بر روی کار آمدہ و کد ام امید و ملت و کہ این سوی اختیار بودہ خانہ زادان اسخ الاعتقاد با وجود تخیلی حلیہ عقل و دانش
بنا اتفاقی چار و پی اطفا سی نو این سراج ہند شدہ و سبب دفع عاجل آجالین فریغ و دودمان جنتانی صرف اوقات نمی نمایند
این چہ خیال محال بباغ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر نیست تا ام و زجر اشرعی درین باب نہر سیدہ و کوششی در رقع
مفسدہ نشدہ مصالح جواب اگر در راسی ارباب در بار شاہی متحسن شود امنیت کہ مظلہ برات و مکونبات خاطر را اصلان یا و کائنات شہر را
باتقریر اسخ دست صاحبان دار اوربان گزارش فرمایند کہ بعد بر ہی اساس این فتنہ اینوقت بدست خود آمد و بجز تاسف یا و کار

برصغیر و دیگر گارنٹریا ہر ماہ اندک لکنا یہ مبلغ من التصحیح و درست را وقت انتظار جواب تصور فرمائید و ہر جہہ ارقام خواہند فرمود حرفت بحرف
سلاحتہ صاحبان عالیشان خواہد گذشتہ نقطہ قلم ششم و مضمون مختصر کردہم کہ نیت طرز من این گفتگوی طولانی

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہے جو بنام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا
اور اسکے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کقدر بہت اور درست تھا اور کیا کیا اتہام اور بہتان بی بنیاد و نسبت کے لکھا گیا تھا

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روسای ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم ہمہ وجہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی میں شہ الدہم و العوام ہو اور ہمت
حسن حمایت طرز اور فہم اور درایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہو لہذا ازراہ خیر اندیشی تمہاری تمکو ہدایت ہوتی ہو
کہ خدا تعالیٰ نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کی واسطے پیدا کیا ہے اور تم پر فرض ہے کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی
درست جانو اور اوپر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالیٰ نے تمکو یہ مرتبہ عالی اور ملک و دولت اور حکومت اس واسطے بخشی ہے
کہ تم اون لوگوں کو جو تمہارے مذہب میں رخنہ اندازی کریں غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم میں سے صاحب طاقت ہیں اونکو ضروری
کہ وہ اون لوگوں کو جو تمہارے مذاہب کو بگاڑا چاہتے ہیں نیست و نابود کریں اور جو اتنی قدرت نہیں رکھتے وہ بدل و جان آفر
تدبیر و ن میں مشغول رہیں جسے اونکے مذاہب کے دشمنوں کی پامالی ہو اور یہ تمہارے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مذہب
بدلنے سے مر جانا بہتر ہے اور واقعی میں ہی حکم خداوند تعالیٰ کا بھی ہے جو خاص عام پر روشن ہے انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے
ہیں اور ہندوستان میں ان کے تخیل مذاہب کی واسطے اونہوں نے ایک ت سے بہت سی کتابیں لکھ کر اپنے پادریوں کے
ہاتھ سے سب ملک میں تقسیم کرائی ہیں اور پادریوں کو بلو کر اپنے مقولہ کا اعلان کیا ہے سمجھنے کی بات ہے کہ انگریزوں نے کیا کیا تدبیریں
واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہیں اول یہ کہ جب ایک مرد مر جائے تو اسکی بیوہ دوبارہ شادی کر لے دوسرے یہ کہ سستی
ہونے کی ایک سم مذہبی قدیم تھی جسکو انگریزوں نے اپنے قوانین کی رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ اونہوں نے تمام خلعت کو
علانیہ سمجھا یا کہ اگر وہ ان کا مذہب قبول کریں گے تو سرکاری میں انکی توقیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیسا و مندر
و عظم سنو علاوہ اسکے اونہوں نے یہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گودلی ہوئی
اولاد کا کچھ حق نہ ہوگا حالانکہ ازروی شاستر دس طرح کی مختلف وارث فرایاد سلطنت ہو سکتے ہیں اس تدبیر سے ان کا مطلب
یہ ہے کہ وہ آخر کو تمہاری ریاستیں اور جاگیریں چھین لیں جیسا کہ اونہوں نے فی زمانہ ریاستہاسی لکھنؤ اور ناگپور میں عمل کیا اور انگریز
ایک و تدبیر اونہوں نے یہ بھی کی کہ قیدیان جلیانہ کو جبراً اپنی بیوی روٹیوں کے کہانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیوں نے تو یہ امر قبول
کیا ہو کہ مر گئے اور بہتوں نے لاچار ہو کر روٹی کھانا قبول کیا اور اپنا مذہب کو دیا جب یہ تدبیر انگریزوں کی اچھی طرح نہ چلی
تو اونہوں نے آٹے اور شکر میں ہڈیاں سپوا کر ملائیں تاکہ لوگ اسکو بلا کسی ظن اور شبہ کے کھا کے اپنا ایمان کو دین اور چھو
چھوٹے ٹکڑے استخوان اور گوشت کے جانوروں کے ساتھ ملا کر انکو سر بازار بکوا یا علاوہ اسکے اونہوں نے ہر ایک تدبیر ایسی
کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہوں اسجام کار بعض بنگالیوں نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ اگر ابتدا کراہل فوج اس معاملہ
مذہبی میں پروا ہی انگریزوں ہو جاوے تو فرقہ بنگالیان بھی انہیں کی راسی کے مطابق کار بند ہوگا انگریزوں نے اس تدبیر کو

بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کندہ راجاہ و پیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگوں کو اون کا رتوس کے کاٹنے کا
 جکی بنانے میں چربی لگی تھی حکم دیا اس حالت میں اگرچہ مسلمان سپاہیوں نے خیال کیا کہ ان کا رتوس دن کے کاٹنے سے مذہب کا
 صوف جاتا رہے گا لیکن تاہم اونہوں نے اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیوں کو جنہوں نے کارتوس کاٹنے سے
 انکار کیا تھا انگریزوں نے توپ سے اوڑا دیا یہ ظلم شدید و یکسر سپاہ نے انگریزوں کا قتل شروع کیا اور جہان کہیں فرنگی کو
 پایا مار ڈالا اور بغض ایزوی اور امداد سوری بالفضل اون تدابیر میں مشغول ہیں جسے کہ چند انگریز جو کہیں کہیں باقی رہ گئے ہیں بھی
 نیست اور نابود ہو جاویں اور ہمارے یقین واثق ہو کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان میں رہیں گے تو کل اس ملک کے اوسو کو مار ڈالیں
 اور ہمارے مذہب کو مٹا دیں گے ہر چند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بھی انگریزوں سے موافقت رکھتے ہیں بلکہ اونکی طرف سے
 لڑتے بڑھتے ہیں اونکے حال پر جو بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا کہ انگریز نہ انکا مذہب چھوڑیں گے اور نہ تم سب کا پس
 اس صورت میں ہم متھے پوچھتے ہیں کہ متھے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہو اگر ہمارے اور تم سب کے
 راہی متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزوں کو غارت کر کے اپنے ملک و ایمان کو بچا سکتے ہیں چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی
 بہتری پیش نظر ہو اور انگریزوں و دونوں فرقوں کے دشمن ہیں لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس و خیال کر کے اور نظر
 انداز اعدای دین ہر ریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل ہندو کو گنگا جی اوتلیسی اور سالکرام کی قسم ہے
 اور مسلمانوں کو قرآن کی قسم ہے کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزوں کا قتل اپنے
 ذمے فرض سمجھیں اور چونکہ گامی کے بیچ کرنے میں ہندو کے مذہب کی اہانت ہو دین نظر ہو سائی اہل اسلام نے یہ عہد و پیمان
 کیا ہے کہ اگر ہندو قتل عیسائیوں میں گرجویش اور مسلمانوں کے شامل ہونگے تو اویسی روئے سے گامی اور بیل کا بیج ہونا موقوف
 ہو جاوے گا اور بعد اس کے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کار بند ہو گا تو وہ پیر و قرآن بنجھا جاوے گا اور جو مسلمان کہ گامی کا گوشت
 کھائے گا وہ اوکو سو گئے گوشت کی برابر ہو گا اور اگر اہل ہندو قتل عیسائیوں اور فرنگیان میں مکرستہ اور آمادہ ہونگے تو وہ
 خدا کی نظر میں اوتنے ہی گنہگار ہونگے جبکہ وہوں نے گامی بیج کی یا اسکا گوشت کھیا یا شاید اہل فرنگ بھی اپنی مطلب باری
 کے واسطے ہندوؤں سے بھلائی یا سہی اقرار کریں گے الا کوئی عقلمند اس مام فریب میں نہ آئیگا کیونکہ اقراران اہل فرنگ
 ہمیشہ مملو فریب ہوتے ہیں اور جہان ایک مرتبہ اونکا مطلب کل آیا پھر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالای طاق رکھ دیتے ہیں
 اور ہر غریب و امیر ہند پر روکش افدہ ہوتا ہے کہ فریب انگریزوں کی عادت جلی ہو اور ہمیشہ دغا بازی اور کاشعار ہو اسی واسطے
 انگریزوں کے کہنے پر کہی یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پہر کہی ایسا موقع جو بالفضل موجود ہو یا نہ آویگا فقط
 اب ہم پہر کچھ مختصر حال اون تدابیر کا لکھتے ہیں جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفائی نائرہ فساد ملک اوہ
 وغیرہ میں برروسے کار لائیں تھیں

جنرل ہیو لوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کمان کا پور پر چھوڑ کر آپ واسطے رہائی اون محصورین بلی گارڈ
 لکھنؤ کے روانہ ہوئے جنہوں نے متعدد عرصہ دراز تک بخلواف مسندین و محو غار کے اپنے تئیں بچا رکھا تھا اس بدست فوج کو
 فتیحات کہ بلی نصیب ہوئیں اول روز اوسے دشمنوں کی ہیں ضرب توپ چھین لین اور دوسرے روز چھین لیں اور اوسے زنا ناک

شکست کما کر بجانب بٹور فراری ہو اجنرل صاحب مدوح اوسکے تعاقب میں گئے اس عرصے میں جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھ تھا وہ سب صرف میں آگیا اور جنرل صاحب اسطے بھرسانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوئے اور سامان سب لے کر بتاریخ ۲۷ جولائی عبور دیا کر کے ملک لے و وہ میں داخل ہوئے اور مقابلہ دشمن مقام اونا تک پہنچے وہاں دشمنوں کو شکست دے کر بجانب فتحپور چوراسی کوچ فرما ہوئے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کر لیا یہاں کچھ ملک اور آنے والی تھی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پہر بجانب کانپور منتقل فرما ہوئے جب مقام کانپور میں بتاریخ ۹ ارباب ستمبر فتح ملک آگئی تو جنرل صاحب پہر عبور دیا کر کے داخل وہ ہوئے اور بمقام منکرواد دشمنوں سے دو چار ہوئے اس مقام پر چار گنتہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پس پا ہوئے اور سات ضرب توپ میدان جنگ میں چھوڑ کر رو بفرار لائے آخر کار فوج سرکاری پہ لکھنؤ کے پہنچی اس مقام سے دو تین میل لگے بڑے کے دشمنوں نے مورچال نہایت مضبوط اور استحکم بنا رکھے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تھیں اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور فوجت جنگ سنگین پونجی اور فوج سرکاری نے دشمنوں کو سنگین مار مار کر پس پکایا مگر یہاں سے اب ہر قدم پر لڑائی ہوئی شروع ہوئی اور فوج سرکاری سب جنگ جنگاں اور حرب کمان پیشتر قدمزن تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل ہلی گار ہو گیا اس فوج کے دیکھتے ہی محصورین ہلی گار خوشی میں نہ سمانے اور آسمان تک آواز مکالمہ خوشی آمیز پونجی یہ فوج بروقت ہلی گار و میں پونجی کیونکہ مضدین نے ایک ٹرنک ایسی بہاری لٹکائی تھی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہ ہوتی تو وہ تار ہو جاتے اور اوسے کے اوڑنے سے محصورین میں سے ایک سبب زہرہ تربتا القند جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل ہلی گار ہوا دشمنوں نے جمع ہو کر اور جرات کر کے پل چوراستہ پر ضرب شہر کے واقع تھا توڑ ڈالا اس کے شکست ہونے سے فوج ہیولوں صاحب کی جو داخل ہلی گار و ہوئی تھی اور محصورین کی کمک کو آئی تھی خود محصور ہو گئی اور اوسے ورتک دشمنوں سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر بحیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لا اور لکھنؤ فتح کر کے تمامی مضدین کو لکھنؤ اور اوسکے قرب و جوار سے نیست و نابود کر دیا اب فتح لکھنؤ امر یقینی ہو گیا بعد ازاں جنرل ہیولوں صاحب بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہاں بعارضہ پچیش وغیرہ مبتلا ہو کر بہشت نصیب صاحب مدوح کے مر جا کا ایسے نازک وقت میں بڑا افسوس ہوا

سرکولن کمپل صاحب جو جنگ وس میں بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہو کر رونق افروز ہندوستان ہوئے لکھنؤ کو فتح و فاکر بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہاں سے مضدین کو الیا کر شکستہای فاش دیکر اور فتح لکھنؤ وغیرہ شہر و ملک فتح کر کے انتظام اس فوج میں دوبارہ قائم کیا

خاتمہ

الحمد لله والمنة کہ بعون قادر یحیون یہ چند اجزا ختم ہوئے اور اقم سب بار فرمائش دوستان صادق لولاسے سبکدوش ہوا یہ کتاب جب چند کچھ طویل ہو گئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل ہلی و لکھنؤ تحریر ہو کر کا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اس وقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار رقم کے پاس نہیں پہنچا تھا اور سوای اسکے اگر حالات مقامات مذکورہ کا تفصیل لکھا جاتا تو اور بھی طوالت ہوتی اور قیمت بڑھ جاتی اور شائقین کو فی الجملہ وقت اس کے خرید کرنے میں ہوتی لہذا اس قدر پر اکتفا کر کے یہ عزم نہاد کرتا ہوں کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالیٰ مفصل حال علیحدہ جلد میں تحریر ہو گا فقط

مدیریت کر بعد علوم ہوشیہ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح قدر سننے کے مشتاق ہیں دریافت و قیام کی خواہش میں
 افان ہیں مگر افواہ عوام پر اکثروں کی نظر ہے سچے حالات کی خبر کتر ہے جسے جیسی سی پونچانی کسینے محض بے پرکی اورانی
 حقیقت واقعی کا انکشاف نہا کوئی بیان بخلاف نہا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے
 یہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سچ کا اعتبار کہوتا ہے اسلیے واناے روزگار و واقف روز و اسرار سخن فہم خود اسان ہنرمند حکمت شناس
 ستودہ منش نیک خصال بیڈت منشی کنہیا لال نے جنگو انگریزی میں ہی ونگاہ کامل ہے تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل ہے
 اور آگے انگریزی کے ترجمے کے حکمہ حیف کشن میں لازم تھے تاریخ تصحیح لکھنے پر غریت درست کی مہم تن مستعد ہوئے مگر
 چست کی نقیض حقائق میں بہت محنت اور ثنائی ہر واقعے کی است خبر ہم پونچانی انگریزی جٹیوں سے مضمون معتبر رقم کیا جو کچھ گذرا
 تھا بعینہ حوالہ قلم کیا کیسے طے کی مراعات نہیں جانب داری کی کوئی بات نہیں جب یہ کتاب تیار ہوئی پسندیدہ اولی الابصار ہوئی
 سمجھنے بھی چاہا کہ سبہو نگو سچی خبر وین گتری ہوئی باتیں ہنوسے دور کردین نقش باطل صفحہ دہر سے اوٹھالین حرف غلط لوح
 روزگار سے دھو ڈالین لہذا ونگو چاہا کہ مشہور نام کیا قابل نظارہ خاص عام کیا تصحیح لفظ و معنی جیسا چاہے خوب اہتمام ہوا
 وہ جامدی الاوی شمسہ سحری کو اسکا اختتام ہوا غرض دیکھنے پر ماجر مفصل کہل جائیگا بلو کیا اتنا حال تحقیق کہیں ہاتہ نہ آئیگا طبع کو بعض
 کارگزاروں نے طبع آزمایاں کہیں یاوگا زمان دابل زمان کے واسطے تاریخین کہیں

قطعہ تاریخ از تہاچ افکار مجر آثار افضل دوران کل زمان جناب مولی محمد ہادی علی اشٹ

جب مصنف نے یہ کتاب لکھی | جو خبر راست و بہتر تھی لی | اب جی شنگ نے کئی تاریخ | کہ یہ ہیں واقعات تفصیلی

طبع زو و سخن دان جمش بیان منشی اشرف علی اشرف شیرین زبان

طبع گردید چون بغاوت ہند | شد جہان پسند این تاریخ | اشرف نکستنج و بختسرا | گفت تاریخ او بہین تاریخ

نتیجہ فکر شاعر شیو از زبان منشی قوتارام شایان

کتاب بغاوت ہوئی طبع جب | گیا شہرہ او سکا عجم تاعرب | اوٹھا فکر تاریخ میں جو تسلیم | کیا موجبات بغاوت و شرم

۱۸۶۱ء

ایضاً

لکھی اسکی تاریخ پھر دوسری | بجلاب کتاب بغاوت چھی

۱۸۶۱ء

فہرست ابواب کتاب محارر عظیم

صفحہ	نام مقامات	صفحہ	نام مقامات
۱۶۶	جیسلم	۱	ا
۱۸۳	جون پور	۹۳	انبالہ
ایضاً	جانشی	۱۴۳	امرتسر
۲۰۷	جلمند ہر	۱۶۴	آگرہ
۲۳۶	جلیپور	۱۷۰	آرہ
ح		۱۹۶	الہ آباد
۱۲۵	حصا	۲۰۹	اوگرہ
۲۳۵	حیدر آباد	۲۲۹	اندور
۲۴۸	حیدر آباد سندھ	۲۳۱	اعظم گڑھ
۱	دیا ج	۲۴۱	اوریا
۳۴	دہلی	۲۴۲	ایوکوہ
۱۴۰		۲۴۷	اوزنگ آباد
۱۵۳	دیو گڑھ	ب	
۱۳۵	دیا	۱۱۴	برہم پور
		۱۸۹	بریلی
		۱۱۹	بلند شہر
		۲۳۲	بنارس
۹۱	روہنگ	پ	
۱۰۶	روہکی	۱۳۶	پشاور
۱۲۳	روہتی	۱۴۵	پونا
۱۴۴	راول پٹی	ج	
س		۱۴۵	جلیگوری

صفحہ	نام مقامات	صفحہ	نام مقامات
	م	۱۵۳	سہارن پور
۲۶	میرٹھ	۱۶۶	سیالکوٹ
۱۱۳	منصوری کوه	۱۸۸	سکدورہ اودہ
۱۱۴	مادپور	۲۰۴	ساگر
۱۱۶	مٹان	۲۲۱	سرسا
۱۴۱	مری کوه	۲۴۴	سلطان پور
۱۴۶	مراد آباد		شیش
۱۶۶	مدپور	۲۴	شروع احوال فساد
۲۳۰	منو	۱۴۵	شکار پور
۲۳۱	منگیر	۱۸۶	شاہجہان پور
۲۴۸	سندراس	۱۰۵	شملہ
۲۴۹	مقدمہ		ف
	ن	۱۱۸	فیروز پور
۱۱۵	نینی تال کوه	۱۵۴	فتح گڑھ
۱۳۰	نوگانوں	۱۳۸	فیض آباد
۱۶۶	نصیر آباد		ک
۲۲۴	نیج	۶۴	کانپور
۲۳۵	ناگود	۹۱	کلکتہ
	ہ	۱۶۹	کراچی
۲۰۳	ہمیر پور		گ
۲۲۳	ہافسی	۱۰۸	گوالیار
	تھامش	۲۲۲	گوپی گنج
		۹۴	لکھنؤ
		۱۵۰	لاہور

حالات ہندوستانیان حسب حکم خدای صاحب الالہان

مستر اگینیل صاحب بہا دریا جولائی ۱۸۵۷ء

میرید احمد نام ہوا۔ ملازم نواب امیر علی والا ٹونک تھا روزگار نواب بھونو چھوڑ کر نزد شاہ عبدالغیر صاحب محدث ہلوی جا کر یک طرفہ
 مشنچی اور تصوف اختیار کیا کچھ دن ہندوستان تھراؤ کا اشتہار نام ہوا اور دوستی اپنا جان کو امام مہدی برحق جکا الیعت ثب
 اسلامیہ بن فرض عین سے قرار دیا اور میں ہندوستان میں ترغیب دعوت جہاد جاکجا گیا اور میں عوام حرمین شریفین ہوا
 اور جو کہ احادیث میں دریا تھیں خروج مہدی ظہور از طرف خراسان سمجھتے تھے یہ سب وہی امام میر سید احمد وسطی تصدیق الہی
 مہدی عربستان سی عمان طرف خوات براہ بندر ممبئی و کراچی منعطف کے قند مار کو ازاد بلوچستان آیا اور نہ تھا اور چند
 سبب سے حطیح کہ احادیث مذکورہ خروج مہدی میں تھا تر ب کہ کتب مسموعات اللہ سو مند و نانیان اور علمانی نامدار اور فضلہ کی بار
 بہر گاہی خود لے آیا منجہ علمای مذکور جو اسکا وزیر عظم اور مخن رانچم نہ مولوی اسماعیل کہ از اقرار قریب مولانا عبدالغیر صاحب
 فتح قلعہ ہند اور ہر گلی اور مردان اور ہموہ تی بموہ عار بہ سردار بار جگہا و محاربہ اخیر مایہ سید در سلطان محمد مجاہد و قریح
 لپا و بہت مولوی مذکور ہوا الاکہ در جنگ عظم مایہ میر سید احمد بذات خود ہی حاضر ہو کہ قتال تھا جنگ اخیر بالاکوٹ میں جو اخیر
 محاربات سید احمد تھا مقتول ہوا اور قبر مولوی مذکور بالاکوٹ میں موقوف ہے اور لاش سید احمد بعد جنگ زندہ با مردہ کی بنا نظر میں نہیں
 آیا اسر اسر علی ۱۸۵۷ء ہجر حال تک ہندوستان سے اسکا ظہور کا امید پر خیر خیرات کا نام بیت المال رکھ کر بدستور اپنی بی بی اور
 بیوہ بعضی مورخین اپنا کہ بونماں لکھتے ہیں کہ بعد جنگ بالاکوٹ میر سید احمد کاٹ کر کہ پیشینہ جنگ بہیہ ہوا امر خدیف کہ کینکے
 صاف حال لاش سید احمد معلوم نہیں ہوتا ہی اور نہ کیسا نظر میں آیا اور اس باعث سے بامید ظہور میر سید احمد قوافل مردم ہندوستان

ہزار ہا شکل حدود یا غنائی اگر کما حقہ آجی اور واپس ماندہ گال کو ہندوستان میں بلطافہ عیال عیال عیال تقریری و
 تحریری امید دور و دراز اعلیٰ امام حق و مہاجرت و جہاد بالال و لغت مع تصدیق حصول چند دفعہ حکومت اول عہد سید احمد
 علیہ السلام تا ۱۲۹۷ء تک پندرہ سال سے غیر تک دفعہ دوم من بعد سید احمد تعرف ہندوستان بذر لویہ امارت سب خلی صاحبزادہ
 کو انی راجہ یا رعدتہ ملا صوالی میں آور تفرج حاجی عبدالعظیم کچھ دن اگر وہیں اور قتل والد علی محمد علی اگر وہ بعد دیگر منافات
 مولوی نصیر الدین وغیرہ رویداد آنوقت دفعہ سوم حصول حکومت مستقل پر گئے محمد مولوی ولایت علی و غلام علی وغیرہ مولوی علی
 ۱۲۹۳ء تک سراسر علی مردم متولین کو بعد مال و جان اور حاضری در فائدہ یعنی ہجرت ترغیب دیا ہی آور صحابہ مردم غلبہ کی بکری ہزار
 بنا اور بعد ازاں ابتدای شروع سید احمد سے حال تک ایک سرشتہ اور قانون وسطی حصول مراد مذکور بنا موافق معلوم اور مختصر بذات
 ایک شخص اور اولاد و اسکا نہیں ہے لہذا حال تک جاری رہا ہے میر سید احمد کا ایک بیٹا جو اصل دیوان اور دفتر سید احمد تھا بطور اقم گذرا ہی
 میر سید احمد نے سردار لائقہ مارے اور امیر کابل دوست محمد صاحب سے تاسرواں بناد اور اخذ بیعت تحمل جہاد و ارشد دیر کی و میر کی کیا تھا
 رجوع بیعت ارشد قطع نظر از تعویذ و عام رسم معمول افغانستان ہی لہذا خاص و عام امیر و بیعت میر سید احمد سے لڑا اور بعد ازاں بیعت
 بامکانات سے مخلص ہو کر اخیر میں بعد نشیب و فراز بسیار وارد پنجستان من مضافات علاقہ یوسف زئی ہوا اور تمام مذکور دارالدار
 رکھا اور فتح خان پنجتاری اپنا مخصوص خاص بنایا اور سکھوں سے کئی دفعہ لڑائی جاری رکھا تا کہ جگہ نشیب و بین سردار لائق بناد و سنان
 ہون کمسات کیا اور سید احمد کو زہر جگر سوز دیا من بعد بہت مشکل سے بمقام چنگل علاقہ فتح خان میں اگر کہ جلد تر ملک سواد و مقام
 رب خیل از باعث علالت فراج بخت زہر مقیم ہوا اور مولوی عبداللہ جو نہایت معتبر تھا و مان فوت ہوا بعد
 خدا و از اقوام متفرق یوسف زئی اور کوہستان یا حدود کاشغر کیا اور سرکذنت سردار لائق و اور زین سکھ و اسطی
 اور تالیف قلوب مردم تحریر و تقریر شروع کیا اور دقت و حلیات و کاشغر و بکانت خلیفہ فقیر محمد کابل نکاح بانی لایا
 سردار لائق و بعد خادی خانہ سے جو اخذ بیعت محمد و دہراشا کیا تھا اور سپہر طوق بیعت امارت رکھ کر بخت زین سکھ
 مولویانہ اور خروج از اعلیٰ امام حق جکا اعلیٰ کتب اسنادیہ میں فرغ علی منقذ کیا خادی خان کو اول مولوی

بمقام ہندو مار کر قتل کیا من بعد غنیمت سردار یار محمد خان والی پٹنہ در سے فوجا بڑھ کر ورنہ سخت مقابلہ ہوا مولوی کا محل
 نے بحسب باج سمندر دہانی خاص سردار نکو کو کچھ لٹا بسیار مار کر قتل کیا اور اب و براق و خیمہ و لوہ غنیمت کچھ
 من بعد بمقام مایا بحسب زیادہ ضرر کا بل مجھ سردار حبیب اللہ ^{والی پٹنہ} برادر سلطان جال و زرنہ عظیم خان سردار محاربہ عظیم ہوا اور
 اص لڑائی میں میر سید احمد بذات خود حاضر ہوا اور گردن ملک سوار کا بل جو ہم کار سردار حبیب اللہ خان و وزارت
 شکست دیکر بغیر صلہ چند کردہ تعاقب کیا مگر حجت ہندوستان میں مخصوص مجھ میر سید احمد نہایت باجی ہوئی سخت
 مقابلہ کیا اور دران بن کو شکست دیا اور بار در کس کا زیادہ تر از توپ اسب و براق و خیمہ غنیمت حاصل کیا
 اور سید احمد کا انتظام کھجول دو دفعہ میں ہا سردار اپنا در کچھ بے خوب ہوا اور سلطان علاؤ الدین کی فارغ
 البال ہو کر مجھ چھ سات زیادہ ہوا وہ و سوار عازم برکت ہشت نگر ہوا جو کہ سردار اپنا در کو تاب مقابلہ نہ تھا لہذا
 ہشت نگر بے شک دست بردار ہوا ہشت نگر سے بغیر سلطان پٹنہ و راز راہ میں چلے گئے دریا عبور کر کے وارد ہندوستان ہوا
 فیض اللہ خان مہمند نرائی جو ہمیشہ سے پورہ حدود و امداد میر سید احمد کو دیتا رہا علی الخصوص جنگا بڑھ کر پٹنہ میں
 مشغول نہ تھے بجتہ و خدمات بر حسب تقہیم لایا اور عرصہ یک دو ماہ تک میر سید احمد پٹنہ میں رہا سردار حبیب اللہ
 سردار اپنا در و حرب مصلحت وقت و جہت جاری بخوبی متعفی و نامضی و صلح آئندہ سید احمد کے ساتھ
 مجبور کیا اسنے صلح منظور کر پھر او کو پٹنہ و ہشت نگر میں اپنا طرف سے چھوڑ دیا اور مولوی خٹہ علی قانون
 دان قواعد انگریزی اپنا طرف سے منظم بھی پٹنہ چھوڑ دیا اور خود پٹنہ در سے بوسفزی میں راجت کر کے
 پٹنہ چھوڑ دیا اور جلد تر بمقام ہشت نگر آیا اور جو کہ ملک بوسفزی قدیم سے باغشاں تھا اور
 میر سید احمد حاکم اول او کا سر پر آیا اور پابند پٹنہ ہو کر قید سخت ہوا خفیہ طور میں بوسفزی میں پٹنہ چھوڑ کر

میر سید احمد نے درباب دفع بلوای مذکور فتح حاصل پختہ رہا استوارہ دستور پہونچا دستخط سے ملو
نویا جنہ علیہ اور تجوز لایا گیا لہذا پختہ رہا ہوا مای صوبہ دستور کو مسار معیہ بنی مزار آبادہ و مزار کابل گم
لوا ازراہ کوہ بنیو آیا اور کل توپ فجاہیں پختہ رہا پختہ دفعہ دبا یا کہ ایک کسکو دستیاب ہوا سوای ایک
ذی کہ سہانہ میں رہا اور دہر توپ ایک سو پانچ ہوا امیر حال کے پاس موجود ہیں بعد رفتہ رفتہ بمقام بالبلو
اقامت کیا اور قطب الدین نے قندھاری عوام ایک ہزار سپاہ جوار ملک و قندھارہ و بعض مزدوستانے طرف مخطو آیا شہر
چو ابا کہ ناگاہ بمجرع افواج مجید ببار شیر سنگہ بمقام بالاکوٹ واسطے شہر پہونچا ہر چند کہ اکثر لوگوں نے اور مولو
اور درباب بہرام حال تہکال جو پختہ مہر کا بہرہ استوارہ شہر جب کہ کثرت دشمن و عدم
وقت ندیا مگر میر سید احمد نے بھگت لای ہوا مجید بعد ملاقات فوج لڑائی چہر کر کنارہ ہوا کہ عظیم
خیال کیا اور مستعد مقابلہ ہوا فجر کے بجای رات کے بجای تک لڑائی ہوا مولو و قندھارہ اور درباب
بہرام حال مقتول ہوا اور میر سید احمد نے اس لڑائی میں مقتول ہوا اگر اسکا لاش زندہ یا رہے کسی کا نظریہ
نہاں آیا حکومت میر سید احمد حدود و تنوں سے خبیثت تھا تجویز کر دینے فواعل خود ختم
کنارہ اور تجوز فیصلہ ہوا و احکام حسب ریت کنارہ سفارش فیصلہ احکام تک قلم بند کیا اور جو کہ

بذایبہ امر موجب بلواری عام اوسبہر ہوا مدت حکومت اور تسلط اور خروج اوسکا ہفت سال ۱۳۴۲ ۱۳۴۹

جنگ بابل کو اے یقیہ ماند کا دوتن سو کچھ دن سردار ولی محمد کا ماتحت تختہ بند عددہ یونہی حاجی کا تو کچھ دار فرزند کا

سند و قلم نذر تینا سنگی اور محبت باقیہ فی ہمراہ صاحبزادہ کو رانی و سچ بہار امارت و حکومت علاوہ ملک

انہ میں بنایا قوم دینے صورت اسے اونکا سخت عداوت پیدا ہوا اور وہ صورت بھی کچھ نہیں خراب ہوا میں نے

وہ نصیر الدین بہرائچ ارشد الخاتما و بنیاد اور بھضم سے تانہ سید اکبر شہیدیت پانچ سو ہندوستان کے راجا اور جگہ

در این وقت میرسد احمد فتح خان بدیع پروانه مهری سید احمد این جانگوناوب با هم میسر احمد قرار

یہ اکثر عداوتہ قرب و چار سے عشرت بنا معمول آیا اور دنیا میں اس سلسلہ کا افتتاح کا مہذب حب معمولی عادت

فخانی خانی میرٹزائی ہوتا تھا لاکھ فتح خان نے پروانہ تھری عید اللہ و رسولی نبایت خود اور عشرت لینی کے محبت

اور سب دوست آویز بخشنه حاصل کیا لہذا ارسلوا در سطحی رفع حجب ہذا کہ مولو نصیر الدین امیر اکبر

ہندوستان میں بڑا وقت خود لایا منارہ اور کونہ اور ٹوٹی فتح علی سے مولو مذکور نے لیا اور اللہ

جہاں فوراً سرکشیے متعام تو بچے کیا اور مولو غنڈ کو رنجو نہ تمام شکر ٹو بے پاس قندک اور بہرام کا فرزند

رسد جا ایسپور و بدر با آری بند عجز کا عدا کا کہلہ متوکل غفور و مہر اور او نہ نو میں جا ہی

سید الرحیم محمد قلیب اگر در سکھوں سے لیا اور ہم دن اگر در بین راجا تاکہ غفور خاں والد علی غفری اگر در

[illegible]

ہندوستان میں یہ قتل کیا اور اگر دوسرے ہندوستان پر لایا اور بعض لوگ آیا اور بعض ہندوستان کو گیارہ من بعد پھر اور کا جویت
تدریجاً تدریجاً ہوتا رہا اور کوئی مولو اتا اور کوئی جاتا تھا تاکہ مولوی ولایت علی اور مولوی غلام علی اور میر غفور علی آیا اور حکومت
پر کنہ پہلے میں مستقل حاصل کیا سید صاحب شاہ کا نانے بخوبی خوش مل رہا اور جیسا کہ انات فیل پر لڑائی سکھوت کیا بہر کذا
شہنشاہی گہری حمید کا ^۳ مانسہرہ ^۴ وغیرہ شیردان تمام مقامات میں فتح ہندوستان کیا کہ آخر اندرون نوبت بمقدمہ

مانکرا اور مری پور ہزارہ کے ساتھ پہونچا اور اسوقت میں اتفاقاً لگ بارت خانہ ہندوستانیہ کی بنیاد قائم مانکرا پہونچا بہت لوگ اسمیں تباہ ہوا اور مری پور فتح ہوا اس درمیان میں مسٹر انگو جب بہادر مولوی دلاس علی و فاضل علی و مقصود علی کو ایک طور سے گرفتار کر کے واپس ہندوستان کو بھیجا اور عرصہ چھ ماہ تک مقصود علی لاہور میں بند کر دیا اور بعد خدھی بوقت شمس سکھان سرکار انکھلیہ کے سات روانہ دھرم ہوا اور بقیہ ماندہ گمان ہندوستانی حکمت کر کے از مقام مارگلہ واپس ہو کر سہنہ نزد سید اکبر تہ پہونچا اور میر ولد علی اوٹکا افسر کا اور مولوی عرب جو اسکا بھتیجا نام معلوم نہیں ہے عرب جیسے منہور تھا وہ بھی ہمراہ میر ولد علی کام کرتا رہا تاکہ پہر مولوی ولایت علی اور غائب علی بھتیجا عیال وارد ہستہ ہوا اور بھتیجا عورت سات اس میں عید آیا اور بوقت آنی اوٹکا کے خوب چرچا دھوم دھام ہندوستانیہ بنا ہوا تھا کہ سید اکبر تہ کے ساتھ بدریہ اوٹکا نے بغیر صورت بادتہ صورت اور دالی ہوا اور غوثی اور ناوگے علقہ جہ میں بھی دیر ہ ہندوستانیہ جا بھی ہوا ہوا تھا لہذا تہ سے صورت تک چہرہ ہندوستانیہ بخوبی خوب اور علقہ وہ راہ اندازت و آورد و برد خراج محبت سلطنت سرکار انکھلیہ اور امان راہ کا پیشت بہ علقہ ری س بقہ سکھان کی خوف تھا و بھتیجا بھی ہوا اور جو کہ انہو نے اوٹکا میں کچھ توفیق علقہ محروسہ سرکار میں نہیں کیا اسور علی اوٹکا نسبت بھی سرکار دہلہ کو کچھ اسقدر التفات تھا بلکہ ایک دفعہ چھ ہزار سترال ہندوستانیہ مقام بارہ سے تہا ندر صورت گرفتار کر کے عدالت میں بھیجا یا صدر حکم

اسی شتران مذکور آیا اور وہی واپس دیا گیا اور معاً ہر مصلح ہنسنے بوقت ان
 مولوی ولایت علی وغایت علی مجموعہ قبیل فہم لہم ہو گداؤنگو کیا مگر انہوں نے ضرورت اور دینی
 در صرف ہجرت پیش کیا جو کہ معمولی عادی سرکار انگریزی عدم دست اندازی اقدامات و تہذیب
 ہذا اس صورت سے روانہ ہو کر بعد قطع تعلق بمقام سے تانہ پہنچے اور مولوی ولایت علی بعد واپس
 بارگاہ بنی رفیع ہوا اور غایت علی امیر ہوا اور کجیاں جہاں ولایت علی غایت علی بونیر و صوات میں
 ہمارے اخذ علیہ بعض صورت سے بذریعہ سید الشہداء والی صوات سلوک پیرا ایتنا سو بعد فوج
 ولایت علی اولاً بمقام اشترادانہ علاقہ جہانڈا دھا والدنور محمد اکرم خانہ علاقہ سرکار بدو
 ہذا ہوا عرصہ کی دو ماہ تک اشترامیں رہا جو کہ اس وقت میں فوج مجبور کیا ملکیشن چھ کشتہ اول
 و تہذیب اور جناب مہجرت چھ سہارہ چھ کشتہ ہزارہ و سطحی سرادہی قوم سوزا پیا کشتہ
 اکارام ہا بہار و یک صاحب دیگر ملک حسن زئی جلد کر بولاسے انکذا رانہ و سہانہ و سرکار
 نسبت علی مجموعہ محبت اپنے کا دو سیدال سہانہ طرف چلے چنے جلد گیا بعد واپس فوج
 بمقام سہانہ محو سیدال آبا میں بعد غایت علی کچھ دن تھام موٹنی و ناو کی خداداد قیامت کر گیا
 کچھ زیادہ ویر کیا کہ سب شکر کو سہانہ اور جابجا سے جمع کر کے محبت بمقام مکمل تھانہ
 کیا اور مغرب کا فوز فتح کا ہنچ رہی اپنا تالیع بنایا اور جو کہ اکثر مردم خدا و صاحب مغرب سے

آپس میں نزاع اور جدال ہوتا تھا مولوی غلام احمد اکثر قلعہ بندی و حالت میں مقرب خانہ نور و وقت را
 مگر متغیر علاقہ نہوا تاکہ سب سے پہلے باسماع شورش ہندوستان مولوی غلام احمد جہاں شریعہ نما
 و وقت اندازی علاقہ سرکار علی محمد ۵۵ اولد برفاق برادر آ مقرب خان اور مبارک خان فرزند سید اکبر شاہ
 و مرم الو پند و غلام بمقام نودہ و تاج جہاں چہا و کئی عہدہ روز فوج انگریزی و وسطی نزاری پھر ملک
 اور کٹر ہندوستان پھر سوار علی مبارک خان و وزیرہ مفور مہا میرزا محمد علی عفریدی سالار مبارک خان پھر دیکر
 چند ہندوستان میان اور چند مہو کا ملک جو افسانہ سازش کی کا خود مہور پانچ و پانچ میں بعد دفعہ
 بمقام نارنجی علاقہ سرکار علی سخت لڑائی کی اور عہدہ اکبر خان کم و بیش مولوی غلام احمد پھر
 نارنجی میں رہا پھر دہلی سے برہمن ہو کر تھوڑی دیر میں ڈیرہ پٹنہاں ہارس صاحب را
 یوسف زئی کہ تقریب و ورہ بمقام نودہ تشریف لایا تھا چہا و کر کہ اربائی چہا بخشہ اور
 دیکر سوار جمعہ اور کچھ اسباب لگیں جو جو کہ ہنگامہ شورش ہندوستان برپا تھا لہذا خرچ کے طرفہ
 اور کو بہت مسئلہ ہوا سو علاقہ خود قیاس سے پھر راسہ تانہ ہوا مسعود اثنی راہ میں بمقام
 چنے بجا رخصت کیا رخصت علی بیمار ہو کر روح بقا بعض اللہ و اح فیما اور اسکا فرزند عبد الباقی محمد موجود
 ش علی جماعت مولوی نور اللہ و شہ اکرام و میر تقی بمقام سہ تانہ ہوا اور مولوی
 نور اللہ میر علی بابا جو کہ جناب والدہ کر بل پر پٹ او و دوسرے صاحب کٹر پور و بار خٹہ بلوای

دندان سے فراغت حاصل کر کے وسطی سزا دہر مفید بنے مقبض حدود متوجہ ہوا لہذا اولاد حضرت
 بیچتار و جیح و منکر تانہ وغیرہ حکمات بود و پاش مفید بنے جو حکام بلوچان میں مرتب ہوا
 اور مغرب فال لیلہ قہ حیدر فرار مواصل لہ جو فوج ظفر موج عازم تانہ ہوا بمقام لریش کا
 فریب تانہ سرخک ہوا شہ اکرام اللہ محبوبہ بیچہ نفر مند دستانیا و مال ملک ہوا اور یقینہ

دستانیا بمبیدیا تانہ بمقام ملکہ جو سیری مبارک شہ تانہ گیا کہچہ دیکھیں اور لکا حببت و مال
 فوید خرب ہوا اگرچہ سرکار کا طرفے اوغلا نسبت رقبہ طہ ہونا رہا مگر ہر صورت اور لکا حببت علی ہونا
 راجد حببت تانہ محمود شہ برادر زادہ امیر اکبر شہ احمدہ سالاری شہ ہرہ مکیدہ روپہ تانہ ہوا
 ہریم سرکار مکر بہند تانہ لغبات کیا گیا اور مولو عبداللہ امیر حال محبوبہ کا اور میر مقصود علی
 یقام ملکہ آبا اور میر مقصود علی امیر ہوا اور مولو نواز اللہ فوت ہوا بعد زور عرصہ ایک برس کا ہریم مقصود علی
 ہی فوت ہوا اور مولو عبداللہ امیر ہوا ۶۳۰ھ میں مولو عبداللہ تبرک و شمول شہ محمود
 و مبارک شہ تانہ ہوا تانہ سرکار تانہ اگرچہ فوکنش ہوا اور ورت اندازی بدعات کیا رہ
 رہا تانہ حوالی ٹوپی مان کیا عرصہ دو تین ماہ تک پٹن و حبب کاڈ کور و وسطی حفاظت سرحد
 نہات تانہ کہ کرنیب ٹکیر تھا ہا کہ شرفست اور اور غنبریاں حبیب بہار بغیر ہرادی
 وکی عید فوج ظفر موج ازراہ درہ انبلیہ ہوا صدہ شرفست عظیم باجماع افواہ متفرق تانہ تانہ

بہار غنبریاں حبیب بہار بغیر ہرادی

مقابلہ فرج اور سرکاری فی الجملہ بعد نصیب بہت تیر و فرار مقام ملکہ جلد با اور اخذ عبد الغفور
جو شورش مذکورہ پیش مل مولو عبد اللہ ہوتا ہے جمیع قوم متفرق ہو گئے اور حضور بونیر سے افرانہ
دوستانہ لیا گیا اور ہندوستان بامقام کلونو پورہ علاقہ چغری مقیم ہوا اور وہاں گذارہ ہوئے جہاں
تاکہ بہت سخت و دشوار ہو مولو عبد اللہ مقدمات با جمعی معمولی افغاناں میں دست اندازی و پرہ داری جو
داری شروع کیا اور اخذ صوات کو ہی پہ دست اندازی رہا غیر غائب بھکر معلوم ہوا افغاناں بونیر و
تمام ہندوستان پر بمقام بابا انا علاقہ بونیر شکر شے کیا اور با جگت سے بہت لٹکا کر فائدہ دیا
اشارہ کلونو پورہ میں لڑائی نہ ہو بہت ہندوستان قتل و کشتار کیا اور کچھ پٹن ہی مارا
میں بعد کلونو پورہ قلعہ چغری سے برخاست کر کے بمقام بہار اور جہا علاقہ چغری
دریای آب خدا اور جو کہ روڈ نوہی شورش اگر برپا تھا اور فرج وہ موج در سطحی سرحد
غدیہ بالدی کو ہی سرینچ کو سیاہ تھا مگر ہندوستان بامقام کلونو پورہ ہی رہا
یہ عرض فرج اگر کہ نہ ہو اللہ اس وقت طوفان عظیم سے محفوظ رہا میں بعد بمقام پلوہ
علاقہ حسنی زئی نزد مسہر زادہ و رند حاجی کنارا اگر کہ افغاناں اور پلوہ میں قلعہ بنایا
در انجمن ۱۶ بمقام پلوہ اسکے باہمال حال موجود ہی قریب چار صد فوکر ت اسکا
بالفعل موجود اور اللہ مجددار اللہ جماعت اور ایک جماعت کن دہ قاصدان وغیرہ ہیں اور پلوہ

ستمبر از مذاہن درج ہوگا

تاریخ ستان و ملکہ و حالات سیدان ہواخوانان قدیمی مجاہدین ہندوستان حکیم جناب شہر الہینیل صاحب بجا در ۲ جولائی ۱۸۹۶ء

سید اکبرؒ ہستانتہ از سادات تختہ سبذ علاقہ لونیرھی اور اسکا نسب نامہ یہ اودہ و سبطہ جناب سید علی نرذیا
کہ معروف بہ پیر بابا بھی اور ۹۸۹ھ و ہند و نہ پوری میں اوسکا انتقال ہوا بہونچا بھی اور جناب پیر بابا کا والد سید قریبی
سردار جلیل القدر ترند تھا اہمد امیر تیمور میں یا من لعداوس سے تقویاً بہر کیا لی والد خود سید علی صاحب ہندوستان میں
نہرا کر کے مرید شیخ سادہ رومی ہوا اور محاملت دنیا داری والد خود سے دست بردار ہوا بعد تکمیل امور
سخت بوابہ ہندوستان علاقہ لونیر میں اگر کی بمقام دو کہندہ جو اقصیٰ سرحد لونیر متصل کوہ جوار
مہتمم مقیم ہوا اور بہت انیکہ ایک کہندہ پیر بابا کا تھا اور ایک کا خادم کا رسوڑی نام فرید کو درو
لہندہ رکھا گیا ایک وہ فرید کلا ہر جو اور کہندہ افغانی میں بمعنی آہرے ہی یعنی دو گہر زادہ
مادت کا کچھ ضرور نہیں ہے لہذا اس قدر برور سنی معلومی اصل سید اکبرؒ ہاتفا کیا گیا زیارت
ورنزار جناب سید علی صاحب در میان دو کہندہ و پاچا بکنرہ رود واقع بھی اور اولاد کا
پنیر سے متفرق ہو کے بریات واقعت اضلع و اطراف دور واز مثل کوٹڑ وغیرہ فائر

ہوا سید اکبرؒ ہ فرزند شاہ جی بن ضامن شاہ بن میرزا شاہ بن محمد شاہ بن
سید خواجہ بن میان محمد بن عبد الوہاب شہو پیدل عبد بن میان مصطفیٰ بن جناب سید علی صاحب

جد دیا عادت قدیمی تھیں سیدان سہت نہ چھوڑی اور نہ ہی عہدہ سرکار انگریزی اور سابق بھید کمان گروہ نواح ہزارہ
 وچینچ اور سید اکبر شاہ بوقت نورش مولراج ہزارہ میں بھید عملداری سکھ فحط بخت بابت ہر دم
 ملکی موافق اور ہمیش سے ایک رہے ہندوستانی اسکا پاس رہا کرتا تھا اور شاہی محل میں سید اکبر شاہ
 بوسطہ اخذ عبدالغفور صوت مخاطب بخت بادشاہ ہوا اور والی ملک مذکور و اسٹی مقابله
 فوج سرکار انگریزی کے پس از انکہ چک پیلے کوکٹ رعد قریب صوت میں سرکار انگریزی سکھ تہہ اخذ
 عبدالغفور باجماع مردم ملکہ بوسطہ و صوت کیا تاکہ سید اکبر شاہ بجائے بجائے شہرہ عام میں بجائے
 بخار انتقال کیا اور فرزند خود میر مبارک علی شاہ کہ مبارک شاہ زبان زد خاص و عام تھی و بھید
 خود متورک مگر چونکہ یہی جوت سید اکبر شاہ اکثر امور سلطنت میں خلل حاجی واقع اور اخذ عبدالغفور
 کو بھی اس باعث کئی طرح تکلفات شاہ ملی ہو لہذا عرصہ ایک ماہ ہوا وہ روئے ثبات
 ہو کے مبارک شاہ سب سے ایک سو بیس سو روئے روانہ ہوا تاکہ ہر گز شمار راہ میں بھیم جینی قبول مولوی
 بھیم بعد ہر سرکار بھیم نوادہ و رسوئی و بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم
 ازبیکان صاحب کمال افسر اور کمالی صاحب سرکار و بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم
 ہو کے شکر مند رہا اور مبارک شاہ و غرہ منور ہوا اور بھیم خود آگیا تاکہ شاہی بھیم

ہر پرست اور دوسرے حکم سہار کشتہ قسٹ پڑے جو سزا دی اور جلد بیا سنگت سے پہلے اور پنجہ رتقہ سہانہ بالہ
 و شہ متا جلد ۱۰ اور سیدان اور ندستان بقیام ملکہ اقامت اور یوں طقت قفر غنیرت و پنی شہ محمود
 عمر دہ مبارک شاہ اور چہک سوار ملدزم فرمایا اور شاہ محمود چہک مرہ کھید روپہ فرمایا ری اور محمد کالدار کا
 مقرر ہوا تاکہ ۶۲ سالہ میں تحفہ مانے اور بیا جب بد چلنے موقوف ہو کر ایک کورسہ فصل پر حکم جاب
 نواب معی القاب کفٹ گورنر بہار پنجاب و اسٹی فرب مردم افغانی و دارم جو امنیہ
 اقرار باقی بعد اور دس حب در باب عدم و خدمت سیدان وغیرہ بداندیش کیا تھا صاحب کے
 دلایا — نکتہ حکم جناب نواب معی القاب کفٹ گورنر بہار پنجاب —

سندہ عرضی سید محمود ہر سال ریسایہ و درخوات عطا ہوئے سستانہ ملک بستان

حکم جناب معی القاب کفٹ گورنر بہار پنجاب

سستانہ سرکار انقلابیہ کے تعلق نہیں مریں جو چیز کہ سرکار انگریز کے نام و سرکار کیونکر دے سکتا ہے
 اور مولو محمد اللہ علیہ ایک ہزار دوسو ہندوستان بقیام قندہار و سستانہ بمو خود مبارک شاہ محمود دلایا اور
 بقیہ ہندوستان ملک میں چھوڑ دیا اور عہدہ سرکار دست اندازی شروع کیا جبکہ ملٹی کابڈ گورنر
 حیدر آباد واسطی حفاظت سرحد بمو ملٹی عنت گورگہ مقیم رہا تعینت تھا تاکہ کربلہ علیہ

و رجب جنرل نیول چیرل جی بھبھو فوج ظفر موج یقار دلد مشورت ریل علیہ باجوب
 نقشہ میزم تنبہ گاہ مقدس سندوستان جام عازم ملکہ ازراہ سرخ آبے بدرہ انبلیہ
 ہوا صد مشررش عظیم باجماع اقوام متفرق تاحدود کافستان و اطراف دور درازنوا
 اخرا لدربنت شمس اقرار نامہ و عہد نامہ مردم بونیر و امازیسی حاصل ہوا اور مقام
 ملکہ جلد با گیا اور مولو عبداللہ سعید قہ حقیر زی مقام ٹلو ٹلو ہوا اور مبارک شاہ
 بعد مراد نے بہر مقام ملکہ قہیم ہوا اور فوج و مانے یعنی درہ انبلیہ سے واپس آکر کہ
 مقام خند ہی اور سہانہ جلد دیا اور اقرار نامہ مکرادمانہ اور گدونال سے درباب عہد خلد
 سیدان زمین سہانہ بر لیا گیا اور خادی تھان جو دفعہ اول میں بہر رجب دور دی جی کھار مدد
 کامل مقدمہ اول میں دیا اور دفعہ ثانی میں دیا جیاب بہر جی کھار مشرق و غرب
 بلحاظ یہ کہ وہ بھی سیدان نیل بہر دوستی سرکار کہاب لکھا لکھا بہر مقام کہاب مقیم فرما کر
 مقرر کیا تاکہ اس میں خادی خاں بخلاف خانہ پٹانان مقام کہاب برخواست ہوا
 اور علی بنی ماسو حقیقہ مبارک ۱۱۱۱ مقام کہاب متصرف ہوا لہذا بہر سیدان زمین سہانہ بہر

چونکہ کیا اور بدستور زمین سہانہ اور بہند پر عذر اند کرتے ہیں اور احبابنا کاروانہای علقہ سرکاری
محصل راہ سہانہ ہی سیتاھی اور چوراہوں کا حرب عادت قدیر از راہ گذر سہانہ و کھب بہم رازی
ورازداری ماموی حقیقہ علمی جان علقہ سرکاری پرتما راول پندی اور ہزارہ اور ایک اور صحت کرانی
یہم بہ حالت سہانہ اور سید ابتدا سے اس طرح کے معانی سے اس طرح سے